

نگار فرمایا خداوند عالم را

بسم الله الرحمن الرحيم

سراج نور محمدی کو بخش دیا کوئی صاحب بغیر اجازت نہ ہوگا

4

M.A. LIBRARY, A.M.U.

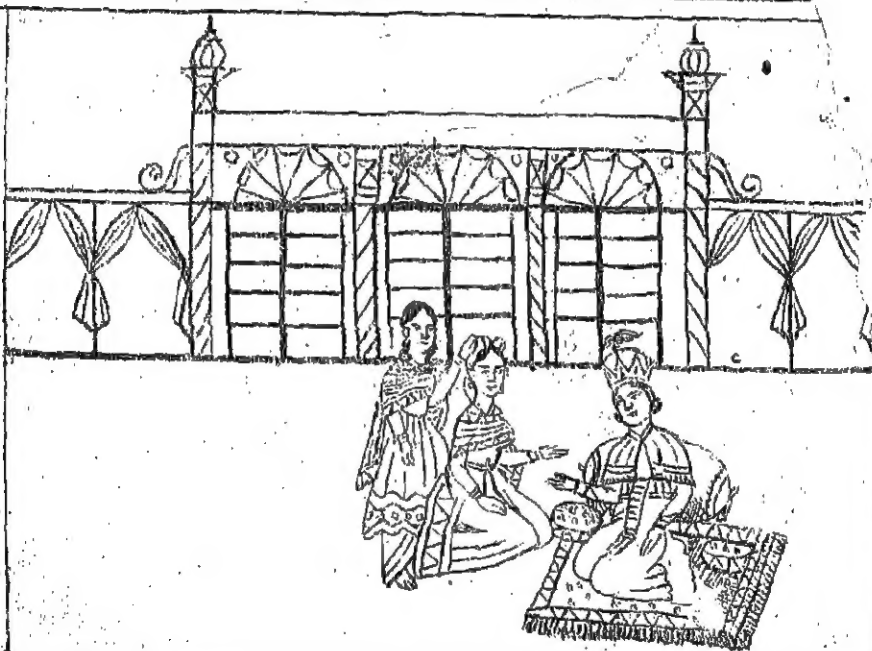


U37890



| | | | |
|---|--|--|---|
| مئی وحدت بلا دی اہسانی جیاہینی لکھو نشہ وحدت کا انہیں سچ بیان شعبت | زست نام کو دوئی باقی وحدہ لائے ایک کی ہوشنا ہلچل بھی کدہ ابھی بافتاح دی غروس بہار کو سبیت خلعت بنیر سچا و سبیر دیا نہ محفل کا فریق پہنچا ہے گردیا ہے دریا دل ہاؤ کی کوڑی لائی من | شیشہ دل میں بھری ہوئی سبب غمی نہ ملا سیم چھان ہمد خان اگر اسے زبان جس کو نہ ماسخ ہوا یا بھرو مٹتی بھڑو برگ لگی میزر جاء | جام کی طرح تارہ ہون خندان کر دیا ایک کن میں جسی عیان کی ایو دین ندان ہو مل کو تاک کو انکار نہ بھی بھولا نہیں ہوتا خاک کو بھی غلش کا آفتاب آپ دراز کو کوڑا لکھنا تو اپنی مت کر روشن ہو دیدہ کو یہ سے نہ سہارا |
|---|--|--|---|

| | | |
|--------------------------|--|-----------------------|
| دل بہہ آنا سیر | یہی صاحب خدا کی لکھ کر | ایک شاعر |
| نہیں پوشیدہ اسکی | ہر صورت سی او نکی لکھ کر | میں نے |
| آب شمشیر سر کون سیر | کوی نشہ دہن جو مانگ اب | میں نے دل پیر |
| مسل سی جان بخت جا | میں جو بگری نہ کچھ بن لگی | میں ہوں جو تیر کوئی |
| نار کر فی لگا دہ قسمت پر | زانوی پار پر جو دیکھا سر | دش من لکھا وہ تیرویر |
| بہی اک غمیری الگ جا کر | اپنی زانو سی سر کو سر کا کر | ہو گیا جو حجاب داینگہ |
| فرط شادی سی آگنی طاقت | تصویر شہزادہ مرقا و ملکہ حسن او وزیر زاد | مردہ |
| | | میں نے طلعت |



| | | | |
|-------------------------------|---------------------------|---------------------------|---------------------------|
| کہ میں شبنمی سو اپنی لپٹا لوں | او سکری چاہتا تھا میری | آتش عشق سے جو دل تہا لگا | دیکھا او سکرو گیا بیتاب |
| مڑکی او سکی طرف کو آخرا | سو بچ کر دل میں اپنی لکھا | سو فرقت کی سر دگر می ہو | تا کیجیہ کی لگ ٹنڈی ہو |
| نارسی او سکی فی فرمایا | قصدا اسکا جو یہ نظر آیا | تا کہ غوغا میں رہ آجا | کیا ہی حسرت سے باتہ پسیلا |
| باتیں یہ آپ کی اچھی تھیں | خوب سچاں سلاستی سے ہیں | کیا ہی جلد می میں آتی تم | ہو غم میں آکے رنگ لای تم |
| ایسی باتوں پر غم تھا | یہ میں یہ اختلاط بہا تھا | دیکھا اتنا بکے ہو سچا ہلو | کیا کوئی نشہ پکی آتے ہو |
| مجھ کو در پردہ تم سبائی ہو | اپنی الفت اگر جہاں ہے | ضبط کیجی جو تھیرا ہی ل | ایسی بتیا میں نشی کیا حال |

ہی پیدا ہے فریسا

جھکو معاد

اک جھکویا دانی ہو
 دعا باز مرد میں سار
 لشکر آتی ہیں قریب نہیں
 بندہ بی درم ہیں طلب پر
 پہرہ انکا عجیب ہی شہر
 ہم کرین سچ ہی کوئی الگ
 کرتی ہیں کیوں بناؤں بکا
 اوس پروردگی انکی پتھر
 دمی وہی شخص در کوا لام
 میری کنی کا گریسین نہو
 دیکھو کتنی ہیں با وفا ہم کو
 بولی یہ سب کے یوں ناہون
 تنہا ہر ہر ہر ہر ہر ہر
 ابی با ہم یہ ہوتی تھی تیر
 شہی جو حاسی زیادہ شہر
 شانہزادی سب کے نظر
 آپ کیدن انکو نہیں لڑن
 بھگدا اسکا سبب یارن پہا
 شہی آپ کے قدم حرا ہے ماہ
 ستارہ قیامت میں غش کوں کا
 خیر ہوتا تھا جو کہ تو ہوا
 کنی دکانہ یہ طلعت

دسی مینی نہیں بنای
 ہو گیا آج امتحان بار
 ہی دعا بازی انکی خالقیت
 مستعد ہیں جو کوئی ملی سر
 بیوفا خاق میں تو نہیں شہر
 توڑ آئے کیا کوب سے باو
 ہم سمجھتے نہیں کچھ کا وقار
 منسلک کہنے لگا وہ نہ ہو
 جو نہو آپ خلق میں بنام
 دیکھ تو تم بہار دانش کو
 بلکہ میں صاف دل بھی ہم کو
 یہ جرم انی کی بات نہیں
 ہی ہیشا بت تمہارے چہرہ
 انکی ہمیں دان دختیر
 چہرہ نیکی لئی یہ سب کے تیر
 یوں لگی کنی اوس سے تیر
 کسلے اس کے سامنے آئیں
 وجہ جو ہو وہ اسبائیں آپ
 سبے عجبات آپکی التہ
 کچھ سمجھ میں مری نہیں آتا
 حال اب کچھ بی بیان اپنا
 کیا عیان کیا انکی ہر خا

بجدا
 جب نکلیا
 کیا سمجھتے نہیں ہیں
 انکی دانای پر ہیں پتھر
 یہ اگر نہ ہی کاٹ کر نہیں
 زام کو نہ ہر دو نکو اس جو
 مرد کو یاد کب چلتے ہیں
 خوب لکھ ہی سی اسکا علم
 نہیں اسکا خیال کرتے ہیں
 میں سانی کا کرتی ہوں گلا
 کچھ قیافتہ شناس ہر نہیں
 ایک جادو نو جب آئی نظر
 کیا زانیکا ہو گیا سی طور
 کیوں حضور آپ کو توجہ
 مینی کیا اس میں ملایا تھا
 اوس پروردگی کو یہ تیر
 سیکڑوں جسکے دامن ہوں
 یہ ہی ہی خوش نصیب لکنا
 کیوں یہاں آپ کو توجہ
 سبے احوال چوتھی کیا ہو

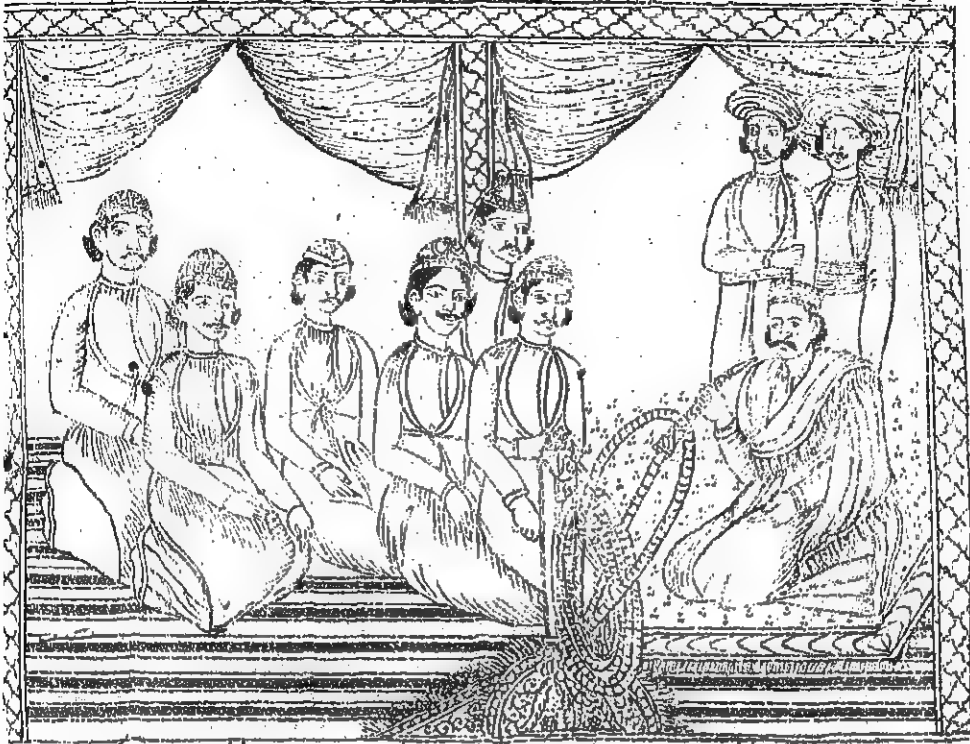
تو نہ
 عورتیں
 مکر یہ ختہ
 کہ ہی خرا
 یہاں کرتی
 یہ ہمارا نہیں
 وضع تم میں نہیں برائی کی
 دلین خوش ہو گئی دیکھ
 دلین کچھ اور ہی رہا پیر اور
 مطلقا اس طرف نگاہ نہ تھے
 غصہ کیدن دہ پہ آیا تھا
 بولی پر یہ تھا سہی توں شیر
 دفعہ ہو وہ اس طرح تسخیر
 خوب کھل کھیلے آپ کیا لکنا
 کسلے یہاں اٹھائی تیر کلف
 آئی میں قسمت آزمائی کو

| | | | |
|---|---|--|--|
| ہر کا اوسکے گر پستے ساد سینے تیرے دیکھو وہ دھڑکنے شہ جہان سعد نی کبوتر کو ایں یاہی بھونچل کو شوخ کبھی گل و گلے رنگت کر ای خداوند تہمان زمین کیا بزرگی میں تیرے جا بجا توئی ہر شے کی ایجاد پیدا تو ہی دونوں جہاں کا مالک روشنی دی تیرا کر مہ اگر ہیں بکھا ہی پاس نہ والا تو وہ معشوق ہو کہ عشق تیرے مجھے ہر شے میں کج فی محبوب اللہ اللہ در لطف ہوسکا کچھ | نور خود پاسے دیدہ جریا کوئی شے میں اوسکا نور دل کو پیچھے کر دیا روشن کر دیا باغ اوسکے ہر پر کو حسن بخشا ہی چہرہ گل کو رنگ کو رستی غنایت کی تو ہی یکتا تر استر یک نہیں نہیں چون چرا کا کوئی مقام تو کسی سے نہیں ہوا پیدا تو ہی اوس جہاں کا مالک کو رہو جہاں چشم شمع تو ہی کرتا ہی سب کو برق عطا بفرض ہر ایک پرزل ہو ہوا حسب ہونکائی تو ہی محبوب جستجو میں نہیں تیری آوارہ تو ہی وہم نہ قیاس ہی باہر | باغ قدرت ہوا و سکی بنی خیر اوسنی پانی میں پالا گوہر کو خون ل لطف ہی ہر جہاں اوسکی قدرت کو جو خیال کر کری مشاہکی جو دست کر توڑتا ہی وہی طلسم خزان سر پر احسان تر اسیر کسکے ماسو سی جدا ہی تیری ذات تو ہی راحت کا دین والا ہو حق و قیوم نام ہے تیرا تو ہی سب کا ہی مدعا و مراد تو وہ محبوب ہے کہ بے شک گر کسی پر کوئی ہو اس شیدا کسکو تیری نہیں تلاش بیان تجسس روشن ہر دیدہ افان جو تیری ذات پاک کی ہر صفات | ہیں شربانہ صغیر کو سیر اگ ایسے ایسے ہی مسند گو اشک ہون غیرت در غلامان چہرہ سمجھ خود نہ مال کر خازنہ روی گل ہی شبنم دیکھ لی لوح و لہجہ میں نہ ان ہیں ملکات فاک گواہ کسکے صانع ماسو سی تیری ذات تجسس ہر در کا مدعا و ہا صنع و ایجاد کام ہی تیرا دل میں ہر ایک کی ہر تیری سب کو دعویٰ ہی عشق کا پیر تجسس الفت کی لڑہ کی پیدا روز و شب ہر وقت میں گردان تیری دیدار کی ہر سب مشا کوئی اونکو اگر لکھ دے ت ایک شمع بھی ہو سکے شمع |
| ورفت سرور کائنات | | | |
| میں پر نور ساقیا وہ ہا اب کروں نظرت پاک تجھ مفتی مفت زمین و دیان کچھ نہ ہوتا اگر نہ توئی وہ ذات نور سیمای حضرت آدم سقا وہ لار لیلے ررب ملا | دی شراب بطور کاجو مرا ہو جو در گاہ میں خدا کی قبول مفتی محض کسب میں خزان خوب ٹولا کس ہی یہ ثبات حامی ہیکسان شمع اعم اوسکے مہر سے سنا کلام خدا | سب جہیں حضور ہر وقت نشین فرض ہی سب پر اوسکی حیا سرور مہر سلطان محمد ہے منع فیض کج جو دسنا صابر و شاکر و معنی در کیم ابر رحمت کا سایہ تھا سر پر | نظم بر میری سبب و در پیر کہ محمد ہے نام پاک و سکا خسر و انس جان محمد ہی جمع خلق و حکم و شرم و حیا محب صادق و سلیم و رحیم اس میں سایہ نہ اوسکا لفظ |

| | | | |
|------------------------------|---------------------------------------|--|-------------------------------|
| خاتمہ اوسہ سبب نبوت کا | دو تیرے سبب بحسب قدرت کا | حامی عامیان غریب نواز | لحدن صدق و مقرر انجمن |
| فلک فسم و شیر اوراک | شمع بیت الحرم شد لولاک | باعث فخر آدم و حوا | باقص سبب حق حبیب خدا |
| قبایہ دین و کعبہ حاجات | ذات سوا کی ہوا میدنجا | بادشاہ دیار دین ہی وہ | کہ تیرے سبب مسکن سیدہ |
| لکھنے کے اوسکی نعمت کیا لکھا | مدح جسکی کر و خدای جہاں | کیونکہ کائنات کا چودہ مطلق | کی تیرے سبب عباسی صبر و |
| اوسکی عظمت تیرے ہی خدا پر | منہجیت جناب امیر کل امیر شہسوار لافشا | شیر خدا اسدا لشکر العالی علیہ ابن جلیل | دفع میں اوسکی ہی زبان قلم |
| ساقیادی شراب غم خیر | جو کہ ساقی جو جو من کو فرکا | مدحت اوسکی اگر کہ شکر رقم | ہو پیو پیارون میں مری تو قیر |
| تر زبان اوسکی وصف میں ہوتا | اہل ایمان کا پیشوا ہی علی | قلم بخشش و عطا و کرم | مہم کو خصلہ میں پائیکہ ہم |
| نفس فخر جبر اسی سے | رکن ایمان ہی بن اوسکی لا | سبب میں نصف نبی فی رؤیہ | نوح خیر النساء ایسم |
| مومنون کا وہی تو ہی مولا | جن دانسان کا رہنا جو ہی | اوسنی پیروں کی کی امداد | لحدن کا اوسکی کایہ ہی |
| مصطفیٰ ناطق خدا ہی | پھر کے آیا ہو صر منور سے | یہی اسرار میں کا چشمہ ہے | پیر علی میں کایہ ہی استاد |
| سب پر روشن ہو حکم کا دے | ہی عدوی علی عدوی خدا | اسم اقدس ملی جواد سکا | فہم اس میں ہر اک کو ہوتا |
| جو علی ہی پھر خدا ہی سبب | عالم باعمل ہی عاشق رب | لام سحر صبیح صاحب دراک | ایکے حرف و نمین میں سنا |
| عین سی اوسکی تویہ ہی | ہی ید اللہ ذات پاک اوسکی | ہی یہ ثابت حدیث و قرآن | میں حضرت ہی شاعر لاک |
| کرتی جہاں اشارہ بای علی | نہیں دسکا جہاں میں مجسری | زور و طاقت میں رتبا عین | ہو و فضل ہر ایک انسان |
| کہ پیغمبر کا وہ برادر ہے | حلم میں بہترین طہارت میں | میں سوا اوسکی در جنتی صفا | جو و بخشش میں عبادت میں |
| علم میں عقل میں علم میں | لیکن نام اوسکا کرتی میں | کس طرح زور و ثبات ہو پست | سب میں لیکتا ہو بس علی کائنات |
| میں وہ طاقت کہ ہو جہاں میں | اور سخاوت پہل کی شاہر | ہی وہ کائنات پاک ہے | کہ اللہ ہی تعالیٰ |
| ہی شجاعت پہ لافشا شاہر | اوسکے درسی نہیں پھر شاہ | زہد و تقویٰ میں ایسا تھا کیا | خیرت داری صفت جہاں |
| ہی پیشوا ایک سالن ہی | کہتے تھے جب کو باب علم ہے | وہ عدالت میں ہی پال تھا | کہ تیرے ہی ہوا ایک |
| علم میں ہی تھا ایسا لاک | شہر اوسپر خدا کا کرتے تھے | شاہین اوسکی ہی خدا لاک | حق و باطل میں جس پر جاک |
| وہ کرامت کہ دیکھ کر بند ہی | دی ہی دنیا کو تین بار طلاق | اوسمیں پیروں کی خصلت ہے | آپ انست میر میر لاک |
| وہ توکل تھا شہر آفاق | حق فی کیا کیا اوسی فضیل ہے | سب پر تیرے دو چہرہ کھتا ہے | اوسکے لکے کسے فضیلت ہی |
| چہ نام انعام ہو جو دیکھو | | | سب پائے پلست رکھتا ہے |

| | | | | | | |
|-----------------------------|--------------------------|------------------------------|--------------------------|--------------------------|---------------------------|---------------------------|
| بسی ہی لائق است | بسی ہی کارش خلاف است | ملی ہی جو کچھ بنی لی وہی شتا | کون ایسا ہی بندہ مقبول | اب کون منصف کو سپہ تمام | بہن بر بارہ امام نور آکر | عروش پر نور کی پتھاری ہیں |
| آو سنی گرا ہو نکو تائی راہ | حق ہی ساتھ اد کی حق راہ | اس خرابات میں خراب نکو | کندی جو بات تھی مرغی لگی | دل دکھاتا ہی درد عیا کا | خواب غفلت میں سب لگا کر | اس خرابات میں خراب ہا |
| کسر میں خلایق کی دہ ہلو پیا | اسکو میر تہ نصیب ہوا | جس کی گناہ ہو خود خدا نصیب | میری رحمت کے گھر میں | بنگیا ہوں گناہوں کا پتلا | کچھ نہ انجھام کا خیال آیا | خوب ہی ندگی میں بچیاں ہو |
| چشمہ نو کسیر یازن یہ | چشمہ حق میں رہنا ہیں یہ | سا قیامی وقت استغفار | جان مجرم زمانہ پر صدقے | ای سمیع و علیم ای غفار | میری رحمت کے گھر میں | بنگیا ہوں گناہوں کا پتلا |
| آلہ مرسی شجک و الفت | دل ہی اوں چارہ سار | کام اچھا نہ کوئی ہوسے جا | لو جوانی کو بھی دال آیا | بیم روز جزا سی زبان ہو | سخت شرمندگی سوز رہا ہو | تہنیں دکھتا ہوں راہ ہوا |
| ساقیا ہی وقت استغفار | دل ہی اوں چارہ سار | لو جوانی کو بھی دال آیا | بیم روز جزا سی زبان ہو | سخت شرمندگی سوز رہا ہو | تہنیں دکھتا ہوں راہ ہوا | سما منی تیری آدھ کا کیا |
| دل ہی اوں چارہ سار | کام اچھا نہ کوئی ہوسے جا | لو جوانی کو بھی دال آیا | بیم روز جزا سی زبان ہو | سخت شرمندگی سوز رہا ہو | تہنیں دکھتا ہوں راہ ہوا | جانگر شکار ای خدا غفار |
| کام اچھا نہ کوئی ہوسے جا | لو جوانی کو بھی دال آیا | بیم روز جزا سی زبان ہو | سخت شرمندگی سوز رہا ہو | تہنیں دکھتا ہوں راہ ہوا | سما منی تیری آدھ کا کیا | جانگر شکار ای خدا غفار |
| لو جوانی کو بھی دال آیا | بیم روز جزا سی زبان ہو | سخت شرمندگی سوز رہا ہو | تہنیں دکھتا ہوں راہ ہوا | سما منی تیری آدھ کا کیا | جانگر شکار ای خدا غفار | بہن ہو دفتر گناہ کی سپر |
| بیم روز جزا سی زبان ہو | سخت شرمندگی سوز رہا ہو | تہنیں دکھتا ہوں راہ ہوا | سما منی تیری آدھ کا کیا | جانگر شکار ای خدا غفار | بہن ہو دفتر گناہ کی سپر | تو ہی ستار عیسیٰ کی بار |
| سخت شرمندگی سوز رہا ہو | تہنیں دکھتا ہوں راہ ہوا | سما منی تیری آدھ کا کیا | جانگر شکار ای خدا غفار | بہن ہو دفتر گناہ کی سپر | تو ہی ستار عیسیٰ کی بار | تیغ رنج دالم سی اسل ہون |
| تہنیں دکھتا ہوں راہ ہوا | سما منی تیری آدھ کا کیا | جانگر شکار ای خدا غفار | بہن ہو دفتر گناہ کی سپر | تو ہی ستار عیسیٰ کی بار | تیغ رنج دالم سی اسل ہون | عیش و عشرت میں ہی نہ رہا |
| سما منی تیری آدھ کا کیا | جانگر شکار ای خدا غفار | بہن ہو دفتر گناہ کی سپر | تو ہی ستار عیسیٰ کی بار | تیغ رنج دالم سی اسل ہون | عیش و عشرت میں ہی نہ رہا | جبکہ دنیا سی ہو سفر میرا |
| جانگر شکار ای خدا غفار | بہن ہو دفتر گناہ کی سپر | تو ہی ستار عیسیٰ کی بار | تیغ رنج دالم سی اسل ہون | عیش و عشرت میں ہی نہ رہا | جبکہ دنیا سی ہو سفر میرا | گورین ہی نہ وہ خدا شہار |

| | | |
|------------------------------|-----------------------------------|----------------------------|
| افزادہ اور سیر سے سبب جہاں | مدح سلطان ابن سلطان ابو منصور | مدھی ہر ایک مثل گل شاپ |
| جامہ شہید سابق الانا | ناصر الدین سکندر رجاہ سلطانا عالم | اوسین خنجر کر شراب پوانا |
| ہرم شامانہ ہوا بھی طیار | محمد واجد علی شاہ بادشاہ غازی | دختر زربچی کی کر کی کھانا |
| دل مشتاق کی جو انگھڑ پر ہے | خدا اللہ ملکہ و سلطنت | بھر طبیعت ہماری خوبڑی |
| بنی طبر نور ہرم میں مینا | جای نغمہ ہو شور و فلفل کا | سین میکش تو وجد میں تین |
| ای کیتہ ظلم یہ ہو چالاک | صید مسموم تری مینت قرک | اس نگاہ میں بھرتائی میں |
| دل پیر غریبی را بھی میں | شاہ واجد علی کی مدح کرین | ایسی سان میں ہر جنت شاہ |
| کہ ہی اس فن غریبی کو کلا | کہوں سنہ و کلا گرا گیا ہر جلا | سچ ہی بڑہ بڑہ کہ جو کردن |
| فن جو عہدہ ہما نہیں ہر شہر | حدی فزون ہوا فزون ہو | مشال و کون نہیں ہے کو کھٹ |
| گر کہوں جہاں زریا ہے | اسن مانی میں کون ایسا | کہتی میں اپنی دفت کو کھانا |
| جنتی اہل ان میں مانتی میں | بلکہ استاد اپنا جانتے ہیں | ہاتھ آتی ہیں غیب میں مینا |
| عجب کہہ او کو شاعر میں | نور قطبہم نثر زربنگین | شاہ ملاک سخن وہ حضرت میں |
| چشم بد دور کیا طبیعت ہی | سینہ گنجینہ فصاحت ہے | کہ میں مضمون لوح کی تحریر |
| چہرہ نام خدا وہ دریا ہے | نہ سنا ہی کہتی دیکھا ہے | دم محبت کا بھرتی میں کانا |
| کیا ہر منہ ہمسری کری جواہ | ہر انور ہی ایک خال سیاہ | عکس خساہ ہو وہ گردون پر |
| کلہ دل ہی کیوں پڑن دین | مثل پروانہ کیوں پڑن قرین | رشاک یوسف جو کونہ بیابا |
| طرز او سپر ہے غرور نہیں | خسرا خلاق میں قصہ نہیں | پیشوا سب مقدس ہو کھانا |
| سدا وہ اگر یہاں کون | لوگ اسام کا گمان کون | کیون نہ درگاہ حق میں ہو |
| طبع عالی میں نہ عداست ہے | ہفت کشید میں جسکی ہر شہ | فرخو شیر والہ ہو سہ مشہو |
| منفق ہیں وہ لوگ ڈرائی میں | گرگ و بڑا ایک گھاٹ اترتی | پڑی تار نگاہ کی سیلے |
| جو دیکھش میں ہر کلا دیک | مشغلہ میں ہی وہ کلا دیک | دور رفعت کم نصیب کو کا |
| ابو عیسان کو رتہ بیان کیا ہر | جس طرف دیکھوں میں بستانا ہی | گنج ہر اک گرا نے پایا ہے |
| کسی میں ہی نہ حرص و ہلو | غنی گل ہو گئے چلے وہ ہوا | دل میں شیر فلک کی دشت ہوا |



| | | | |
|--------------------------------|---------------------------|-----------------------------|-------------------------------|
| بھوکو کیا جو اس کے گھر میں لگے | ایک فی اطر جسے کی تشریف | حال تغیر کیوں سمجھا رہا ہے | بخت بد سے کسی کو چارہ ہے |
| صبر سنج و الم میں ہی بہتر | کہی مجبور ہر طرح سے کشتہ | اس میں بہتر کوئی علاج نہیں | دیکھ لو کل جو تھا وہ آن نہیں |
| نہیں ہتا ہی ایسا حال کہی | گاہ عشق ہے اور طالع کہی | غم کا کیا غم اگر خوشی نہ ہو | نہیں ہتا ہی کا یہ بھی طور کہی |
| جو وکل پر خدا تو قادر ہے | غم نہیں ہے اگر وہ حاضر ہے | مہربان ہی وہ اپنی بندوں | ہی وہ حاجت روائی چاہی |
| رنگ قدرت کا وہ کھائیگا | لکھنو کو ہی پھر بسائے گا | اس چمن میں بہار آئے گی | آج کل میں غزان پہ جائیگا |
| پھر وہی شہر بار آئے گا | وہی جلسی خدا دکھائے گا | دل کو افسردگی کمال ہی ب | بھڈا زندگی و بال ہی اب |
| جب تک شاد ہوں اور خوش | شعوی ایک تم کرو موزوں | غم غلط ہو اسی بہانے سے | ہو گا حال کوشت کھائے |
| سمجھو پیادہ نہ تم یہ کام | اس سے ہانی رہیگا خلق میں | لیکن اس کا ہی خیالی ضرور | خاطر دوست ہی اگر منظور |
| شعوی صاف سب لکھی جائے | تا سمجھ میں ہر ایک کے آتی | بلکہ سب طرز عاشقانہ ہو | ہی باتیں مناسب فساد |
| نہ لغت ہو نہ استعارہ ہو | ایسی لفظوں سے ہی کنارہ ہو | فضل خان سے چیکو ہو وہ تمام | گلشن عشق اور سکار کو تمام |
| کچھ شش و پنج کہہ دین کرو | تذرو دجائی بجالغالم کو | چیکو وہ دوست کو چکائی بیان | تھا جو میں چرخ جوڑی لانا |
| میں اور کو جواب صاف دیا | اور حد سے زیادہ عذر کیا | ہوئی انکار سی و سخت ملول | عذر میرا نہ کچھ ہوا مقبول |
| اگر کو آزر دہ جب بہت پایا | جو کہا تھا وہی سب لایا | الغرض ان دنوں جیسی مرضی تھی | شعوی بنی ویسی موزوں تھی |

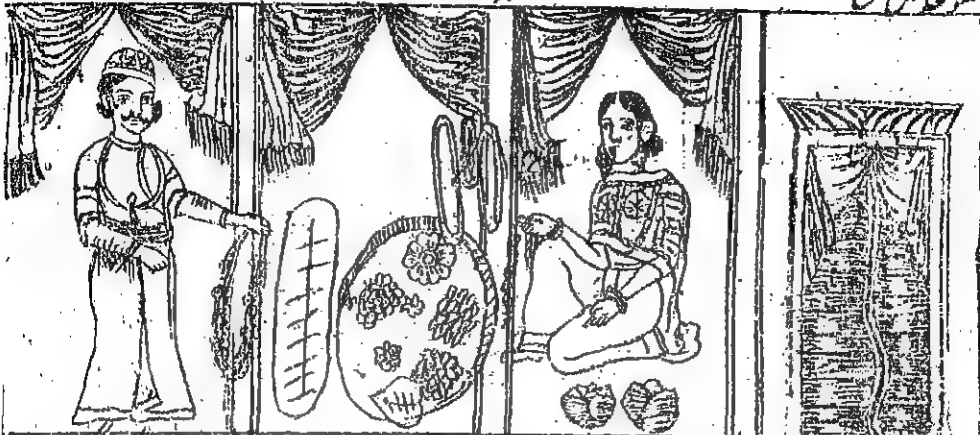
| | | | |
|--|--|--|---|
| اب یه جو عرض بر خندان است کشتی باقی نگاه بین کنی خفا هوتی بین حلاوتی چمن بزم نشین کنی برین خاسی هر دو کلا دوسری انما من جی یه جی ساعت گونی کارگزار نیال کنی | خط او شایع بر لب لسان متوج باد به هر نمون ز نسا باغ عالم کاهای بی دست دیکتی بیون کسب گونی بها یه بجه که برین خطا پوشی طبع اس صحت کو اگر جای | وقت گلشت کی کسی چار کچه نذا سکا ملال نسا رطقتی بین جو طبیعت عالی اسکی گلن این نظر بین بخت کچه فرشته نمین جو انسان یاد فرمایش جنتی ز جی | اتفا کا خدا نخواسته گر دسگری خیب ال فراین کرتی بین جبهه گلشن کی دگو ابی اهدین سیر شاد کون واسطی هر شکر کی نسا بات یه زمین کی تربیت جی |
| ساقیای دما کایه بیکام رات دن داغها حاجت هر عرض تخی جی ای خدای قیام حکم جاری هو طبع موز و کلا اس فصاحت فی نظم تقاضا گوش زرد چسکی بهوید افشا پاک هر عیب سی میرا بومون نظم بهر حایل محبوب هر جری فضل سی به جلد تمام | دعابد رگاه جناب باری اوسکی کیا کیا بهین نسا طبع موزون بهوید جی نگاه منی بین بومر او کلا عاصد و نکا سدر یاد او وه بشتر عشق بین هو دیوان مانو طعن زن کو بی شمن دل سی اهل تنکو موز غزل | و عابد رگاه جناب باری مین عا نگون او کو آیین باد شاه سخن به سیم مجھے ایسی اس شنوی کی شرت دیکه اسکو اسطرح جوق دل فرقت زده کو دخی سر فکر عالی جی عطا کردی گلشن عشق به پیل پیل | هو اس ناز کا جنبه ایام هی ابی سنجاب دین جو مری نظم رکشا کنی دل شی خوانان عالم خلقت هو رشک سی هو و دعا بید عشق عشق انگیزه تصه به شاد سر فرود سب بدین سید کردی هر جی محفوظ چشم حاسد هو سون ل خواص عاک |
| من مضمون سی جام جراتی شنوی نظم بهر کون اسپن اوسکی شمع شعور گل بهو جاس لا زبان پرنه به کلام اتفاق اوسکی زیر نگین نمی خفت ایم حاتم وقت تحاد و طعل آید طبع عالی بین یه تفاوت سی اوسکی بخشش شوی شکل بها | اب نه لشد و پر کسائی نه سنی هو کبھی کبھی سی شنکی بهر نگ عقل جی جی نظم کر لوگ اسکی بهر شتاق رحم دل حق پرست رای سلیم کستی تھی خلق اوسی مطلق شاد برده کی حاتم سی دیکه شرت جبت سی نمی رنگ گل زو | است کیت شراب بین هو لو شاعری بهر جو باز کرتی بین کسطن بیجلی جی جودت نگر اوک تھا خسرو سلیمان جاو برده کی قهر سی تحاد و پر کلا زرو دولت کا اوسکی کر کلا سانکو نگو کر و روئی تیا تھا وان بهر محتاج تھا به کوئی فقر | بندرت سی جی بان کو لو خوش بهانی به اپنی مری بین آو مطلب بهانی دی فکر مثل هو رو تلج تلی دسکی به نه زمانی بین تھا زو بار سکا جی حاصل ایک گنج قارون یمنی نرات شغل و سکا تھا منی بهیا شهر ساری اسپر |

| | | | |
|---|---|---|--|
| جو دو بخش میں لیا گیا تھا عس و ناکس تھی لپٹی لالا اوسکی مینار عدل کا پتہ دیکھو خوب و خود دسرتی کرتی تو خوش با سوگئی ان ہوتی تھی ہی اوسکی یہ عجب کی تاثیر مہر لقا نام اوس قمر کا تھا سب عیت تھی چارہ سالہ کیا عمارات شہر کا وہ بیان تھا جو بازار اوس میں چکر کا نور کی صدف تھی شایب کی دن رنگین تھی تہیج آنکھ میں | دو بیوں و سکی فقر عطا تھا لب تھی شناسی حرف ایل عدل نہ شیر دان کا تھا پانک بلکہ جرات جری نہ کرتی تھی عطر فتنی کا بھی نہ ملتی تھی اب ملک سر جھکائی تھی شیر دل ندا اوس پہر لپٹکا تھا ہر جوان بغیر گل و لالہ چشم بد و نور کی تھی رنگ چار کر کن جہان ہو کر تھا صدقی جانسلی و لپٹا لپٹا | کچھ تھی قدر میسا گر کی آب نیسان کبواسطے صلا عدل کا اوسکی یہ یادنی حال رخ غالب تھا اسقدر سیٹھا کشتی ٹینٹہ بھی نہ کرتا تھا اک پس رکھتا تھا وہ نیک صلا شہر اوس شگ ل نی بھیج رہتی تھی رہبان خرم و جو مکان تھا بلند تھا ایسا قصہ فرد و جن کی کی کمری شوخ میاں اور بیت طرار | پاکہ مٹی خراب تھی زر کی کھو لٹی تھی مٹتہ مٹا پنا چور کا شمع بک گذر تھا محال شیر مری سی جلتی تھی بکر اوس کی رنگ غنیمت دیتھا تھا وہ ماو پھر حسن جمال نام سی اپنی خود بسا یا تھا لوگ کہتے تھی و سکویش آباد صاف آتی تھی تھیں مکی صلا جگمگاتی و نین لالہ و یونکی بندہ ہوا |
| گمرہ طوا الف مع قصا و یہ | | | |



| | | | |
|---|---|--|---|
| کوئی پردہ اوٹھا کسے پہاڑ کوئی سستی لگاتی تھی مٹی بی چری ہو رہا تھا کوئی ملا کسی ہیل بہر جھلسا دی تھی بیچ مگر کی آیا صورت لپٹ خاک لپٹ کی آگے جھٹائی | کوئی چلن سے محو نظارہ کوئی نندی لگاتی تھی ٹی چل ہی تھی کسی کھی تی چا عسلی شتر پیس فرای تھی کسی کو چا یا با صورت لپٹ اوس کو کسی کو جھٹائی | بیٹھی تھی تھی دن کی کوئی کوئی اپنی سنگار میں شغل کوئی سرگرم دہری میں تھی شکل سنبھل کوئی پریشان تھی ہو تھاپا کسی نے چاب لیا دوسری کی خراب تھی کی | کوئی چلن سے محو نظارہ کوئی نندی لگاتی تھی ٹی چل ہی تھی کسی کھی تی چا عسلی شتر پیس فرای تھی کسی کو چا یا با صورت لپٹ اوس کو کسی کو جھٹائی |
|---|---|--|---|

| | | | |
|--|---|---|---|
| کسی صورت کو نامزد کیا اور پری دل سی سبقتی تھیں آنکھ بھری کھجور کی سائے سب یہ پریاں پریں تھیں تیار شمع قامت پہ کوئی پروا نہ نار کش کی مثل لیل تھا اور کیا تھا دایر بار و پیش آؤ سیدھی میری لگ جاؤ مثل لیل کوئی حریف نہ کیا ہو جی تھی کی کو دست خواہ چل ہی تھی ہرولی آفتاب رات دن گرم عشق کا بازار چشم مجنون ہر ایک ذریعہ خضر چراغ لہو جان نہ ہٹی اوچھل سی اور ہم کھٹی قوس رخ کا واسکو صاف گوشت لہو کی پائنتا راہ ہوتا تھا ششتری اور حسن قامت جہاں قیامت جان شرمین بہاؤ تھی صاف آراستہ چین کی طرح تاشگاہ ہوا پری لکھی | دھیل سیلک کو تو شاد کیا بیسویں ہر اک سی کرتی تھیں منہ دکھایا کبھی داک ساتھ راجہ اندر کا یہ اکھاڑا ہے اچھی صورت کا کوئی دیوانہ خندہ زن کوئی صورت گل تھا ایک عشق سی تھا ہم کو پیش کوئی کہتا تھا اب نہ ترساؤ صورت گل کوئی گویاں چاک دی رہا تھا کوئی بیاض صال خاک تلی دس گلہ کی عشق آہ جمع تھی سیکڑوں طبیعت دار قصہ لیلی سی ہر مکان بڑا کر خوب در رشک ہوشان سے دیکھی گراؤ سلو کوئی ایک نظر خوب صورت تھا وہ خم خواب نور پر سائیاں پہ ایسا تھا بیچتی تھی وہ جنس حسن اور عبرین لطف چشم آفت زرا خود بلا اپنی سر پر لیتی تھی ہر دوکان تھی سچی لہو کی طرح | دل لگی میں سیکڑی ڈالی بات ایک کی دکانو غار رشک دیا کبھی رخ بھی اوپر نہ کیا کوئی تھوڑوں عجیب سے پسین کرتی ہیں عاشقی کا وہ چرا دی رہا تھا کھڑا دعائیں کوی دیکھتا تھا کوئی کیسی راہ کوئی سکھتی میں بغیر کوئی تب ہی پہلو میں رہ دھلیڑی عسی شیریں کا ہٹا کوئی فراد تھا ہر اک کو ارادہ الفت بچان وہاں ابیدا منہ صبا کو ہی رستہ ملتا تھا بیچ میں او سکی اک سرک ہوا آبر و زیر تھا ہر اک کا بناؤ در نہایت تھی اوکی عالیشان ہر جگہ پر نگاہ جتنے تھے فلک حسن کی تھی وہ تیار پہول جھرتی تھی تھی تنبیا مشتری تھی وہ بونہ کی جنس حسن اور خریدتی | شکر اگر سیکڑی مالی بات ایک کو بھجا مار چھوڑوں کا کبھی چلن اٹھا کی جھانک لیا لوگ جھوٹ دیکھتے تھوڑوں عاشقوں کا ہجوم ہی ہر جا دوسری لیتا تھا بلاتین کی سہت کر کی تھی سیکڑی گاہ غش میں تھیں کوئی ہوشیار کوئی جب ہی ہوش سی جلا کوئی قیس لیل تھا کوئی ناشاد تھا وہ بازار جادۃ الفت نوی دہان ہوا میں کشاکش وہ کشان چلتا تھا دونو جانب وہ نور کا بازار کر رہی تھی اداسی پھر کاؤ نئی ریاض جان ہر ایک کا کیا ہی دھپٹ سکی کر سی نئی دکانو خوب و سار نئی گل افشان اوکی جان نئی خریدار بھی نئی دھپٹ اور کبھی نقد دل کو وہ دیکھ جام میں پہول کھڑی سا آج ایسی بلا سے گلگون |
| گل فرشتہ کی اور کبھی | تاکہ رنگین سوچیں سب | | |



| | | | |
|---|--|--|---|
| <p>مفتطم گاہگوئی ز کس و از مہون خرمیدار کی گلی کا ہار نہر طرکی ساری پائیں مہن ہا مہون خرمیدار کی گلی کا ہار لی ہیہ ہدی وہ ہودو الیلا سختی ہودوئی بیچ ڈالہ دیم تہادہ بارار کو چہ گلبار ناک مین تیری بلہا مون پیتا سہری سندی کی چلی سیرکین خار کمانی چن مین پنے ہار</p> | <p>کج کلہ کے سب وہ لالہ خدا اپنی فن مین سب ایسی ہی کستی ہی یون وہ سب پکا پکا وہ جانا گیارہ مین بلی کے کوی دیتا تھا اسطر جسی صدا کوی دیتا تھا یون کی کوئم تازگی پاتی تھی وہاں سجا کنجڑن کی دکان کا بیان نشدہ سی لال لال مہون دکان کنجڑن</p> | <p>گلرغون کی کملی ہوی تھی چن تھی وہ مشاق ایسی گمان جسہ بلبل کا دم پرتا تھا مہن یہ معشوق کی گلی کی ہا اسکو پنی تو نور کا ہو گل جسے آتی ہی دوی جسم نگار اور نہ چوٹن جو منہ لگین دم ہار کنجڑن کی دکان کا بیان نشدہ سی لال لال مہون دکان کنجڑن</p> | <p>طرفہ معشوق تھی وہ پوچھ کر لوٹ لیتی تھی بسکوا تو مین وہ دول آویزاؤں کا فقر تھا مہون خرمیدار کی گلی کا ہار طوق ہی موتی کی کمان اپن چیلے کی ہار خوشبودار مہون معطر دماغ انہیں پیکر ساقیا جلد لاکہ دی شرب وہی مجھی تو شرب انکوس کیا بیان مہون کنجڑن کا ہار</p> |
|---|--|--|---|



| | | | |
|-----------------------------------|--------------------------------|-----------------------------------|-----------------------------------|
| <p>مہون خرمیدار کی گلی کا ہار</p> | <p>نار پتار پشیمتہ تھی ہار</p> | <p>مہون خرمیدار کی گلی کا ہار</p> | <p>مہون خرمیدار کی گلی کا ہار</p> |
|-----------------------------------|--------------------------------|-----------------------------------|-----------------------------------|

| | | | |
|--|--|--|---|
| پست لب پر لوگ پستے تھے اب کی سہیل کا دیکھ لی جواو بنا لال طاق کے لینے صورت دار دہوین سبکی اوڑنی تھی مٹی گیجی طرح بنا فست تھا یہ تیر نگاہ میں پلا رکھتی ہیں سب کا منہ اورو آسم شیریں ہونے کرب ہونے | شاخ مینی بہ ناک گھستے تھے شق ہو غیرت میں مثل غیا نادر گل لال کی دی رہی تھی ہوا خون کرتی تھی پان کی مٹھی لو تھی ہاندہ کر دہڑا اور لٹا نسر طائر فلک پہ سہل تھا روح انسان کی پڑھ لکڑ اولیا انبیاء کو آئین پسند | مٹی آن نکلو کی عشق میں نہا چست حرم بھسی بھسی کرتی دست رنگین ہونے دست بند کڑی رکھتی تھیں ہر سحر بانو میں تو لیتی تھی سب کو او کی نگاہ گرم تھا او کی دم سے بہا تازی تازی پڑھ لکڑ چھیلی بھونے کسیر دین پور | دور تھی العین کس طرح بادام تھی غضب کی بندھنی تھی کانی پای نازک میں تھی غضب کا چرکا رات دن تھیں ایسی کھانڈ میں کوئی نہیں بھولتا تھی ونکی جا دینی تھیں سطر صدا ہوا دیکھیں زاہد بھی تو وہ ہو ستر دل کی سوزش کو کرتی ہیں کافور یا دیکھا کیا اونھیں لگا وں تھی |
|--|--|--|---|

عینولی کی دکان کا بیان

| | |
|---|---|
| دختر رز کا وصل ہی درکار سرخ و میکشون میں ہوں اب درسیہ کو دیکھ چل کر | ارپہ پیر ہونے اور کھانے ہو درعیش و نشا طاعتی کھو بان والو کی گر ہوں دیا |
|---|---|



| | | | |
|--|--|--|--|
| بٹھی ہر اس غور و غور سے سرخ اطلس کا پاجامہ پہنے دو بونہوں کو لگا لایچ لیا پانوں کی یوں لٹ پٹ ہوا چلن ہی تھی زبان کثرتی ہی دیکھو میں صاف چاند کی پتر | جیسے حاکم ہی ہر بنگلی کی خوب جسکے ہر ایک ہٹھا ہی رکھتی تھیں کی جا بجا کلیاں گنجد باز دیکھ کر ہوشیار لی رہی تھی ہر ایک سی بل کی رگ ہی باریک مشعل تار نظر | کامدانی کی ٹوپیاں سر پہ تخت ایک ایک رو برو رکھ کر مہ و خورشیدی سلو کلیاں تھی نزاکت میں ہاں ہاں گ اپنی گانگ کو یوں بتاتی تھی گرفتار کا ایہ ہر ہونیاں | اونچی چوٹی کی انگوٹھی خوشتر اچھی اچھی چنی ہیں ہاں سپر لہری چوٹی کی خوشنما کلیاں دلفریب میں تھی وہ زور خاصیت ہاں ہر ہون کی مثل گل غنچہ دہن ہوا لال |
|--|--|--|--|

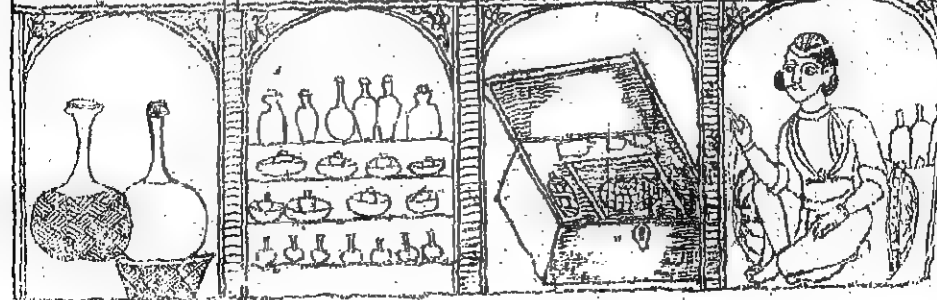
| | | |
|---|---|---|
| کوئی گشت تها گریزین پان ز پوئد کر منی پشنگا باهی عجب میان بات سیری مانوگی یه بکار زمین برین جانی نو ساقیا آج ده ملادی شراب تس چو خبا کو والی کی دکان | لونی تھی لال چو اوچن کیا ایک مدت کی بعد آنا ہے کیا بھلا قدر کسی جانوگی تنبھا گرو سن غی دکان کا بیسان جام دی بھر کی وہ پڑیاب نقصہ یہ تنبھا گرو سن غی دکان | بیلگی پان ہی دستا ور کا قدر و انوگی مانعہ چین سنہ عیش پرتو بوتبولی کو ہود ہوان دہار شاہ کلہوین طغی دغیم ہی نہ یاد بہین طرف سامان نرالی کی دکان |
|---|---|---|



| | | |
|---|--|---|
| سرخ غل کر لاکون پوتو سادہ کروا کسی پین پھالین جسے کھانا تھا نہ ہوا کا دوا لونی تنبا کو جو کہے نام نہیں بہت چو گیاں کھیک | سادی کچہ کار جو بھتی تھی دلبرند نوسی بڑد کر نیز نظر آتا تھا نہ لطف محبوبان کون طرح اس طرح کلام دخل کیا ہی جراس برین چو | چاندی سوئی شکیان حمار وہ غیر نفیس خوش بدوار وہ دہوان بار تھا ہو گینا اتنی کڑوی نہو میان بھلو کیون تو صیف برنی بان بنو |
|---|--|---|

خوشبو سازی دکان کا بیسان

| | | | |
|--|--|---|--|
| ہر نہیں ناک دماغ ایسانی کام یہ عطر ساز نکر سی ہون | بھکر دی دماغ ایسانی گل مضمون کا عطر کچے ہون | عطر ک جیسر کی تی ہو پو پو ایک جانب کو تھی جو خوشبو | پینتی ہی ہو دھن گل شبنو اونی دکان کا بیسان از |
|--|--|---|--|



| | | | |
|---|--|---|--|
| یار تھی شیشی کی وہ رنگین کستی تھی ونگو ونگو کیش گر کوئی اوں چار کو کھائی کسٹو نہیں بھی رنگ کا کیش ایک دن باغ میں ملی جو کوئی شیشہ عطر جو کوئی دیکھے کدو عطر غم کو کھوتی تھی جلد جام سفال ہر ساقی سر شکتا ہوت در دسری کا و وصف لکھوں کمال کا ایسا | بہشتی بندہ خوشہ پر دین بر جو نہیں جلوہ گر نہیں چاشنی عشق کی زبان پائے بہاری ہلکا لطیف ورنی پیل رہی خوشہ ہوشیہ سر نہی انگیز تیرا پند بھیں گسلی روح شرف تازہ ہوتی تھی گل کی دکان کا بیان + کاسہ سرین پر گئی ہن بال بول و تھی سنکے شئی کا پتلا | قابلیں پرتی ہر الماس ہر چارے میں ہر طرح کا چار شعر اس کے سب جو ہن کا ہک پاداری تھی ایسی خوشبو میں عطر ہی قسم قسم کا موجود گل جنت سی پڑ کی خوشبو فیض جاری تھا ایسا خوشبو کا کیون نہ ایک شرابی تو نہ کیا دکان کمال کی چوٹ | شیشی شکر اچار لسی تھی دکھنی میں ہری وکی پڑے ہا دانت کھٹی ہوں ورنی پتک تافہ مٹی تھا نانا آہو میں پڑ ہی خوشبو چپ کی ورنی دود شیشی ہر ایک ناک آہو تھی بس گیا تھا وہ شہری ہر بار چاک سا پھر رہا ہی اس ساقی میری مٹی غراب کی تو سنے حق چھان ہی دیکھا صند |
|---|--|---|--|



| | | | |
|---|--|---|---|
| مٹی وہ او کی دکان پر دین صاف نازک صراحی لاشانی خندش آب سی پکاتے تھے ٹی کی کب پانی نہیں پیا | گھٹی رشک گل خانہ چین نظر آئی ہوا و سمین ہو بانی جیلانی نگار جون چکیتی تھے قافہ سی اوڑ کی آتی تیری پان | ظرف مٹی کی وہ بناتی تھے کاغذی آنچری ایسی تھے خوبصورت تھی وہ کھلونی ہو ہاتھی گھوڑی تھی بناوٹ کی | دکھنی میں کہی نہ آتی تھی پہا میں چھ چارے چکی تھی مٹی نہ کچھ اہل عہد نہیں ساز سبکی تھی ہماوٹ کی |
|---|--|---|---|

سیچے بندگی دکان کا بیان

| | | | |
|---|--|---|--|
| سج سانی پلاوی فرس شرا میں شیا ہون میں تہجگوں | ہوتا ہی دین و دوتوں کا حسا سیچے تھے تو جسے لیکے قسم | گر نہو میرا اعتبار سچے نہی بند ایک شہرینی سی | مجھے پیر میں ان کو نہ ساقی پوچی انہو کا نہیں پانہ پوچھے |
| | | | تھویر شیشہ بندگی مع دکان مع فرہامین |

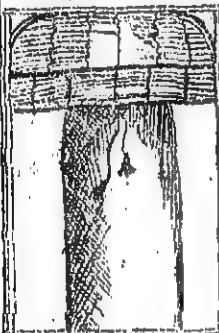


| | | | |
|--|---|--|---|
| ایک گنا پرست کرتا تھا شعنی کرتی تھی مشتری سی بیج جس طرح ہوتے ہیں چین چین میں لگاؤ تو باتیں کرنی لگی کل شکستہ رنگا پت خدا خدا شکل فی پر بطون بھی خالی اندنوں مور دہلا ہوتے ہیں اس مرض سی کیل فاقا ہو جلد امراض کی دوا تیرا ان | بچوان اک بانا تھا بیٹھا یاد نہیں اور کچھ طرح بیج دیکھ کر کیا بند ہی ہلی دی چین نہیں آفت ہو سکی تم دم سر آپ ملت دین جھکو آگ کی دین | ہر طرف دور یوں بین آؤ زبان صاف کرتا تھا کوئی قفس کی کو دیکھی دم اس طرح سے سہا یا گیارہ پایا ہی بیچے فی دم بامزہ وہ یہ کرتی تھی گفتار | بچوچ خوش قاشن ٹیکان کوئی تھا کوئی نکالی کو کوئی گارنگ ہوا کی پائیں خود ہمارا چکر رہا ہے دم ہوتی تھی مشتری سی بیج دیکھی ظاہر تین تین لگی جھکو دار و پلا وہ ای ساقی فصل کو اب جو خدا ل نہیں شعنی وہ عطار کی لکھت دکان |
| عطار کی دکان کا بیان | | | |
| در دس بیچ کچھ رہے باقی اس لیے جی مرا بچا ل نہیں تو ہی حق بین مری سیجا ہو | | اب تپ غم ہو چھٹک ہا نہیں دکان عطار | |



| | | | |
|--|--|--|--|
| نادر الماریون پرین کمی تھے فائدہ اور خس کو ہونی تھا بھرتی تھی سب بعض دکان تن جیان بین جان آجا پرفسون اس طرح کی تھی | بوٹلین در سیکڑوں شیشے جس مرض کر لہو پستمال تھی عطار ہی سیجا دم ہو جو فوق ہی شفا پاتی کیون رنگا رنگ کو کوڑن بچہ | دیدہ دل نثار زیبا لیش جنکی دیکھی سو در دہو کافور گرد تھی اور کے سامنی کسیر لب ہلا تین مریض سو وہ اگر اولکوستے سے ہونی تھی سکین | اس قرین سی و سکی رالیز وہ دو امین شیشہ بکوت تھی خدا دارا نہیں وہ تیر اونکی عتاب لب کا تھایا اونکی باتیں تھی ہر طرح |
|--|--|--|--|

| | | | |
|-------------------------------|---------------------------|----------------------------|-------------------------------|
| نارنگہ کشمیر سے یہ آیا ہے | دیکھنی کیا ہفتہ تھکا ہے | جو دوا ہی بھانج نہ آ ہے | کپے درکار آپ کو کیا ہے |
| اسکو کہتے ہیں زبان پر لڑخا ہے | ایسی ہی شیر خفت بینا باب | لوٹ جامی طیبہ دیکھی اگر | خط مشورتی ہی سپہ بہتر |
| اور دکان میں نہیں آئی ہے | دیکھنی کیا بچہ میں آئی ہے | بیکہ طبرج جسم تھرا ہے | وہ بروٹ ابھی یہ دیکھا ہے |
| خیرا بھی حضور دیتی ہیں | وام میں مانی ہم چلتی ہیں | ایک شیشہ ہی لاکھ پھولوں کا | دیکھنی کیا گلاب سے بھر دیا |
| ہو ساسی غارسی و رنگ | علاقہ بند کی دکان کا بیان | | ساقیا لا شراب آتش نگ |
| لی پی سم ہی ہون سوا ہے | ڈوری تو وقت دیدار کو | تو زمی دی تو جاگوس کو | میں علاقہ بھی سی رکھا ہوں |
| اپنی اپنی جی ہوئی گان | دکان علاقہ بند | | بہشتی تھی کچھ علاقہ بند و گان |

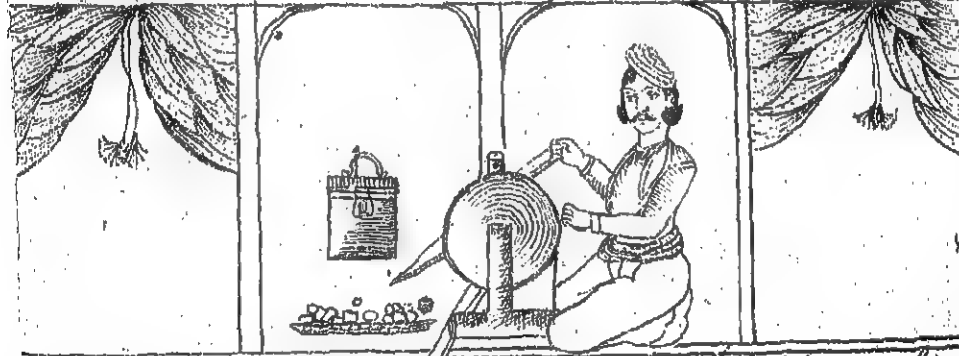


| | | | |
|---------------------------|----------------------------|-------------------------|-------------------------|
| گل بلخ جناب کے چہیں بہار | پول وہ رنگ رنگ کی طفا | کام قماحہ گو نہ نہا گنا | سین بندش کا ادنیٰ گنا |
| پڑتا موٹی کی کوئی باندوٹا | کوئی فیتا زریکا ہتا تاسا | زرد تھارنگہ شرجھت ہے | زرد کے وہ نہای تھی سی |
| کتنی تھی یون جادوئی تھی | جب وہ تھی تھی ناز و فینا | گوی بیٹا کتر تاسا تاسا | وی طیبہ تار تاسا تاسا |
| باقیوں دھنسی یون نہائی تو | جب خریدار اونکی آتی تو | شیر دستی ہیں لگا رہیں | ونگیاں بینین ہلا رہیں |
| سب فی وضع کی ہیں بچی ہو | دستی تارون کی ساوند ہے | کوئی شئی ہی آپکو درکار | بیر و رسم کی ہی یان تیا |
| جنگی دیکھی سی تازگی آئی | کتنی عمدہ ہیں پول ایشم کی | دلچ دیکھی سی ہوت گئی ہے | بیکہ سی کو بانیفس سی ہے |
| خند پر دین ہی نہیں نسبت | بساطی کی دکان کا بیان | | پنہ نصفہ ہیں دیکھنی وقت |
| نزد دیتا ہوں تجھ کو دشت | ہون میں غلٹ ہے سو بہتر | نقد دل اسکی بہی ہر تو | نہانت کر جام ساقیادی |
| کیا بیان اد نکا جی سامان | بہتر کاتین بساطی دیکھی جہا | اہو سینی کی ادو سکرادی | سرقہ محو کار خم کاری ہے |

دکان بساطی کی صفحہ ۱۸ میں



| | | | |
|--|---|---|--|
| <p>سب و ہارائے شمال و جنوب نرخ محبوب سی اورینیت کوی چتری اگر نظر آئے اور جو چتری وہ بھی عدا ساقیا بہر دی آہیگیہ دل رفع جو جامی ساری عدا ایک جانب کو بیٹی تھی جگا</p> | <p>مشتری ہونہ کس طرح مانوس دیکھنی سی ہوا دیکھی اک پیر پتول سوچ نگہی کاشترے نگینہ تراش کی دکان کا بیان تا جلا پای چھ نکلنے دل کبری در پیش صاف حاکمے دکان نکلینہ تراش</p> | <p>صاف شفاف آئینی لپی لال نین ہی اسقدر نایاب دانت کی نگہیاں ہی رہ پاپا می سر جوڑا لپی چوکی دو کرون خمدیکی وہ تراش اش دکان نکلینہ تراش</p> | <p>جونہ چشم فلک فی ہی پچی کہ بی شمس و قمر کا اذکار جواب شاد مین کوئے آئی دیکھی کتاب کوشی گلہ سب باغ خوبی کا سنگ غم کو گزیر ہو کر سنگ خستہ حیران ہوں نگینہ تراش رنگ سب سی جا عقیقہ جلال</p> |
|--|---|---|--|



| | | | |
|--|---|---|---|
| <p>بھوٹی نگا سطح بنائی تھی تھی خجل برق ہر گینے سے لال نگ شوخ رنگ میا تھا جو ہری منہ کی جاکلی کسا ساقیا بی بہا شرب پلا جام جم کی زبیر سحر در شا</p> | <p>دیکھنی بین کہتی آئے تھی کشتیونین چتی قمری سے رنگ یا قوت جس پہ پکھتا ہر گزری رنگ پڑک دھماکی مصرع سازگی دکان کا بیان جلوہ مگر جو رنگ بدر رہے</p> | <p>رنگ دیتی تھی ہوتی کو کیا جو ہری خاک ہی دیکھی اگر جس طرح چاہی امتحان کی رکھی تھی سبکی سبک لاپ تھی غضب کی وہاں صبر تھی غضب کی وہاں صبر</p> | <p>پتلی کو ہی نہ ہتا تھا شرب ہتول جامی نگین شمس قمر دخل کیا ہی جواد سکا عید بھوٹی کو وہ بنائی تھی چو اوس جو ہر نگار جام تھا قابل دید جنکی سبک</p> |
|--|---|---|---|



| | | | |
|---|--|---|--|
| کوی مشغول پن کلام چن آر سی کو ملا سطره بر این کتا تها یون کسی سی کپین نتی کسی مشتری کی خرید هر چکی تیری سیکردن ننین کپنهفت جسمی بود زگر ی بوتاهی کیا س می اعلین کی عوین بود هر وی تیجان چشم زند سیمان کوی کوی ماهمین | اور کوی مخوفکر نام مین تھا کلر حق زبان بر بی لایین صرف کجی اگر سہ اکندن دو مین کی ہو گئے کون در بار کی روز کر سہ | سکی سلپنی فن تیج شیا کیا ہی منی جری ہری چوگ پایا ری ہوہ سنگنے کو اب نہ جادون بی لئی نیکل پیر دی گرنہ ہو سکے پیا | کرتی ہی گاہنوسی گیتا کبی جڑ تاز اور ایسی رنگ پھر نہ تاشتر سکونشتر نوکری بیت پیر لکھ خل میں بنانی کو کسی اور نہ وی چکا ہون میں پہلی ہوا لیلی تو جوسی قیبت ساغر دھن شیشہ تول کا سچا کوری ہی ہی اگوسیان طیار دہری کا دیار یرنگین |
| سادہ کار یعنی زرگر کی دکان کا بیان | | | |
| مین تھا ہون مدعا س چر دی آنکھوں کی حلقہ مین نجنس رنگندی سیماں کے باد و خوار و نی واسطی ہونا پکر دکان مین سادہ کا مین دلد سی بانین کوہ کر پکر دکان مین سادہ کا | | | |
| دکان سادہ کار یعنی زرگر | | | |



| | | | |
|--|---|---|--|
| چلتی دہ خوش غائبی ہی نایا دہ جھی شراب پلا بسی کتا ہی چلن اچا | دیکھنی مین نہ ایسی ہی دیکھن مشوق ہی گرا کٹر ہوزر ہر پتیر اسکا | دیکھنی مین نہ ایسی ہی دیکھن مشوق ہی گرا کٹر ایک جانب کو بیٹی ہی | اونکی گل کہا مین مشوق تاپر کینی لکون کرا کوٹا لکون اونکی چلن کیا اچا |
| صراف کی دکان کا بیان | | | |



| | | | |
|--|---|---|---|
| سواہ جی کوئی شہید جی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی پوچھتا تھا کسی شہید جی کوئی ساقیا جھک کر پلا لگین پھر صفت جوہر کی نظر کوئی جوہر ہی بیٹی تھی تو بیٹی ہو | رولت آباد ہر دکان اور کوئی کوئی کوئی کوئی کوئی جوہر ہی کی دکان کا بیان جوہر یاقوت سی سوا لگین خوب دکلاؤں جوہر مضمون دکان جوہر ہی | دل کو ملتا تھا باپکین دکان کین ہنڈی کوئی کوئی کوئی جوہر ہی کی دکان کا بیان اور کوئی کی طرح ہوشیاری قابل دید جوہر ہی بازار دکان جوہر ہی | تھا جہاں کسی دھڑا چل رہا دکان دیکھتا تھا کوئی بھی کھانا مگر کابھاد کیسی کد لال تار تار ہوتا تھا اور کھانا ہر دکان غیرت عروس بہا تھی جو ہر نفیس پائل دکان |
|--|---|---|---|

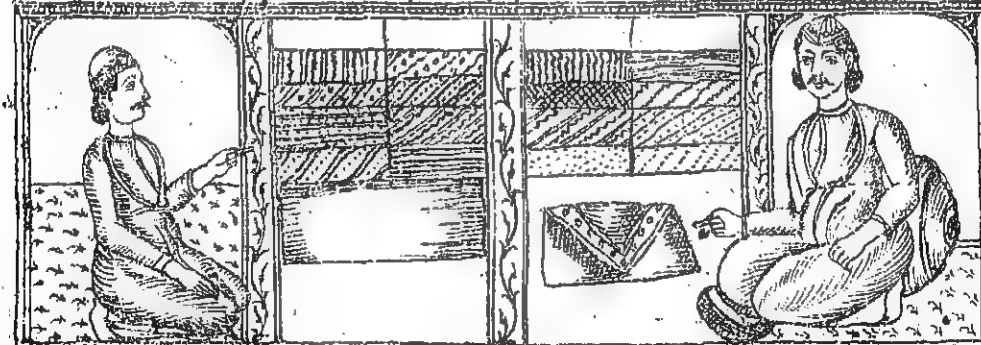


| | | | |
|--|--|---|--|
| آگ کی رشتی تھی پہول کی گاہ خوش خاتمی وہ تو کوئی گاہ لعل اور کسی اگر متقابل ہو سنگ شہر کی طرح حسی بہا عینک انکھوئے اک لگاؤ ہو اس قدر سنگ کا یہ اچھا ہی | ادھین سب بانہ تھی جوہر جس شہر کی ہادی قدر دین دعوی آب و رنگ باطل ہو پھر زاد پیر پری کیسی گاہ دیکھتا تھا گین ہی پری کے گوئے وائے کی دکان کا بیان | تھا جوہر ہر ایک رنگ کا دکان جوہر ہی ہی ہی ہی ہی ہی آتش رنگ میں جلی آیا وہ سلسل تھی گفتگو دینے کوئی باہر کر رہا تھا کلام دکان کا بیان | رنگ باغ جہان تھی ہر دکان اور کھانا قوت لہو تھا لگین رنگ جلجلی لعل کا سارا کیسی صدقی تو کوئی گاہ دیکھتا تھا کپڑے ہی ٹیکام عیب یہ ہی کر رنگ ہی گاہ سہل سایہ علاج اور کھانا |
|--|--|---|--|

| | | |
|-------------------------------|--------------------------------|-------------------------------|
| گوئی کوئی دلی تھی وہ قہر صورت | نہا تھی اور ہر کوئی وہ بد خواہ | گوئی کوئی دلی تھی وہ قہر صورت |
| پیدیاں سب بہری تھیں گوس | سندھ کی جن پہ پہنچتے | گوئی کوئی دلی تھی وہ قہر صورت |
| دکان گوئی و سلی کی | | |
| اسنی جب کیر برق شہر مانا | | ادھین گوتا تانا بداریا |



| | | | |
|--------------------------|----------------------------|---------------------------|---------------------------|
| آگہ خورشید کی چمک جا | دھرن تھی اگر چمک جا | بیلی گاہنہ کی دلیں پوچھ | اور پشیم ہی اس بنا جو |
| جسید لہری بہر تہ خوش | و غضب او سپہ کمان | اک دلا سنی کا وہ گوتا | اس چمک کا سہر لہریا تھا |
| شہنہ ہو تانا مگر گردن کا | پھول بہر ایک یون چکنا | آنکھ چمکاتی تھی وہ تار | کار پو بی بنت شادی |
| سید تو خود قول ہی پیر | بڑا زہری دکان کا بیسان | | آقا تر ہما جہت ہوا |
| نہر لطف بادہ خوار سہ کا | شری شیش فی کیا شوم | چینٹ اسپر شری بندہ کر | حرف کیا دخت کر عصمت |
| شاد سو گرجی پلا بید جام | عرق شرمین ہی تر اندام | ہاں شرمندہ ہی سی کتہا ہون | ہاتھ مل ملے خوب رونما ہون |
| خیر و نوجوان سہر پانا | بانکا تر چاہر ایک تہا بنگر | سہر حکا وہاں تہا تہا نیا | خوشنایک سہر بنگر |



| | | | |
|----------------------------|--------------------------|------------------------|-------------------------|
| کیا ہی اندر سی تھی جوتہ گن | اپنی اپنی سچی ہوی دکان | اور زراکت میں غیرت گن | گلبدن کوئی کوئی لنگ |
| گلج کی تہاں غیرت گلزار | اطلسین ہر طرح کی صورت دا | بات دگھی جو کوئی ہون | تھی نمٹ کی ہی استور کو |
| دیکھیں بیل قہر دہر کما | بیل بوئی کی تھی چن پیا | بلغ کی سپر کا فرایا یا | نہاں گامک کو جو نظر آیا |

| | | | |
|-----------------------------|-------------------------------|----------------------------|------------------------------|
| جامدانی کے ہیل بوٹے پر | صدقی ہوتی تھی ہر گھڑی گارتا | کامدانی کا تھا وہ نازک کار | دور گل کی نخل تھی جس سے سوسا |
| طافی نخل کی وہ کانوئی | کل ترسی ہی تھی کہیں بہتر | خواب دکھا اگر لفظ آئے | چشم انسان سے منیاد اور چاہا |
| مشری اور سکو کوئی کب باغ | بخت پیدا ہو تو ہاتھ آئے | کھڑوین ہی خوشا گھوڑا | وضع میں بخیر زمین نایاب |
| لاکی کا ہنس کو کہتا تھا لال | برسی ملن کھا و سو بھالال | نین کو سکھ بوس کو خوش | خالی کاہنک بیان سو چچا |
| میر لا چھی کو ادھی بنیاہر | اسی داسو نکلی انکو لکینا | چپرا چپا ہی اسپن نیچو کا | تھان میں ہکوپا و لا دینا |
| جان شیرین کی خوشام | حلوائی کی دکان کا بیان | | پی پکی می پھر ہوس باقی |
| میٹھی نظر تو جو ساغر | مینہ کی مانگی مری مراد آئی | دلیں اپنی ہوں تادال لیا | میں پو کا میں نہ کروں مٹیا |
| نہی وہ شیرین زبان حلوئی | دکان حلوائی | | روح فرما و صدق ہوتی تھی |



| | | | |
|---------------------------|---------------------------------|--------------------------|--------------------------|
| زخم ادھی اگر کو دینا | بنی ہر ایک سطر شاخ نبات | خامد کی لگی شکو باری | لفظ نقطہ دلی ہو مری کی |
| حرف ہر ایک ہو شکو پاپا | دائرہ پر ہو شکو جلیبی کا | ایسی خوش رنگ تھاں کو تو | طشت مہر ناک سوا چوتے |
| نورین برنی کی خوشام | بی خریدی نہ چین کی کہی | در بہشت سطر حلی کہی تھی | آنکھ پڑتی تھی چپہ چور کی |
| حبشی تھا جواب چوری کی | جسکو کھایا مزاجد اپا پاپا | ایسی پیری کو ٹوٹی ہر تھو | دانست میں ہی دزادہ چپکے |
| مکھنیاں تھیں رق کی پانا | زیرہ و مشتری شکو پار | ہاتھ میں ایک نور کی چور | کستی تھی زلف چور کی چوری |
| خیرت کہکشان تھی ہر نجم | ماہر دیو کی دل تھی دھنیر | کب ترازو کا وصف پورا ہو | شک خوشید جب کا پلا ہو |
| ساقیاں بد و نکادل ہو کیا | نان باعی کی دکان کا بیان | | ہی طلوع سحر بادی شراب |
| میکشونگی ہی شمار ہی ہے | جان اور روح ہی ہماری ہو | اک طرف نان باعی بیٹھو ہو | شیر مال و کرباب بچھو تھے |
| شیر مال کو لیکے جو کھائے | نان نعمت کا وہ مزہ پائے | ادھی سرخی تھی اک ادھی سا | جیسے معشوق کو خانی ہاتھ |
| ہو صفت اونکی خوشگی کی کیا | ہو جو دست خیال سو چورا | وہ نہاری جو دیکھ لے چار | دل ہو جاتا ہر شکو ب قرار |

کی فرکانہ اوسکو بیان کی جان جانی مگر اسی کھانچ چٹپٹی وہ کباب جو کھانچ زائست کا اوسکو لطف پہنچا



| | | |
|---------------------------|---------------------------|--------------------------|
| ساقی کیون او داس میں باجو | ساقی کی دکان کا بیان | دور سا غریب دیر باب کیا |
| نہیں بے لشار کی قرار ہیں | سوکھی کھانوں تو اوتار ہیں | کستی قن کو جاو دینی دم |
| سبز رنگون میں چاکر شہین | جو بلا نیکی ہم وہ پی لین | یہ زراکت یہ سبز زرا کمان |
| اک طرف ساقین پر پی پکر | دکان ساقی | جان انسان پختی جن پر |



| | | | |
|--------------------------|---------------------------|----------------------------|----------------------------|
| ہوں جو سبز کی کچھ صفائیم | بی پی لڑکھاری پائی سلم | بچی حق محب بہار کی تھے | صدقی دل و پزیر ہزار کو تو |
| روزمرہ جہان سزا کا جلا | کیا دیوں دہار تھا ہر کھوا | مرفہ ہنگامہ و نکی دکان پر | جمع تھی سیکڑی پری پکر |
| ایک تو دائرہ بجاتا تھا | اک چکر سے پڑھا گاتا تھا | دلسر کیا کیا اچکی لنتی تھی | اور خود اوسکی داد دیتی تھی |
| ساقی کا عجیب نقشہ تھا | قابل دید تھا ٹھہرا کھاتا | جو خریدار گر دیکھتی تھے | او کو بھر بھر کی دیتی تھیں |
| وہ شیلی تھیں انکھڑاں کی | کیا صفت ہو سکیاں کی | گر کسی سی کہی ہوئی دچا | ہو گیا سست صورت میں ہوا |
| بی پی اس قدر سرور ہوا | دفعہ نشا میں جو رہا | نام کی پرس کو کوئی اگر | دین وہ اوسکو جواب چکر |
| کتنے بیلے ہوں گے گا تو | اشرفی کی جلم ہی پی گویا | نری ہوش بچھوین | ہوں جاوے گے راستہ کا |
| ساقیادی نہ ہو دم دہاگو | مدک واسے کی دکان کا بیان | تیری چند نالہیں ہم پہلین | |

| | | | |
|---------------------------|---------------------------|-------------------------|------------------------|
| خوب زاهد کامل جلائی | ایک مرد کو جو ہم پلائی | دی ہمیں زود بندہ کی ظلم | شکوہ پر مغال کی سرگرم |
| ہوئی ہوان ہار دہری تفری | کچھ دیک کی صفت کروں تفری | ہوش میں آ کیسی غفلت ہے | صحبت دوستان غنیمت ہے |
| نوجوانوں کو چھینو دیتی تو | کچھ دیک والی ہوئی ہان ٹپی | داد دین جس کے سبب کی ال | دیجی طرح او نہین چھینے |



| | | | |
|----------------------------------|----------------------------------|----------------------------|---------------------------|
| مرد کو تھی ماہر یونکی سنگ | کچھ جانی ہی ہوئی چری | مرد مہلا لگا ہوا سجادان | حال کیا ایسا لگا کچھ بیان |
| سنگ ہو جس طرح مٹ رہا ہے | شعلہ آؤ تھنری ہی اس پر چھینو لگا | نہیں قابیل پر بھی تھو کیسو | غیر تھو نہ تھو نہ تھو |
| نشان آؤ تھنری ہی اس پر چھینو لگا | اس کے کی دکان کا بیان | پوست ہی اتو باہری تھو | دستی لا از خام ایسانی |
| سنگ لگاؤں مجھے تھو ہی اس پر | ورہ تھو کی یونکی افیون کی | | تھو ہی ہی یونکی یونکی |



| | | | |
|---------------------------|-----------------------------|---------------------------|------------------------------|
| لذت انگیز اوئی ہن باین | جسکیان چل رہی ہیں پیر | نہیں کیا کہیں ہی ایسا ہوا | اونکی جیت کا ہی زلاؤنگ |
| آسمان سی زمین پہ لاتی ہو | سیر سیک ہی دکھاتی ہے | کوئی شکل نہ مانے ہیں | بیکریا ہی آؤنگہ جانی پیر |
| کیون رہیں ہن بون پیر | بڑم کو فرما دے ہی او کا حال | سوزن کئی کی بات کرتے ہیں | اونگہ کر دکھاتی کہ تھو ہیں |
| اگلی ہر اک کی ایک تھا ہے | میدفر و شش کی دکان کا بیان | دشت رز کا عجیب ہی رنگ | پیر ڈرہ چھلے تھو ہی قسم ہوتا |
| اتو گھر گھر شراب ڈالتی ہے | بات کب جھب کی جاتی ہیں | کیون دھوم وصلو ہونا یا | ساقیا تیرا درد دور ہوا ج |
| قابل دیدار کی تھی دکان | میدفر و شش کا تھا عجیب مان | | بدلی جانی کر پیر ہن |



| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|-------------------------------|
| کوی تیار کر رہا تھا کباب | کوی پتیا تھا بر کے جا رہا | میکشے سی تھا کوی آلودہ | کوی پیچھا تھا کار آلود |
| کوی گاتا تھا دھرت رکھتا | کوی بوتل کا کوٹا تھا کاگ | کوی کتا تھا لانا پیسا | کوی کتا تھا بائین ستانا |
| شوق نقل تیرا درستان | قابل دیدہ وہی تھا سامان | کوئی بدبوش در چوستانا | کب ساغر کو کوسے چوستانا |
| چیز ترسم کی میتا تھی | کونسی شئی تھی جو نہ بجاتو | مست یوسف تھا ہر اک بخوار | اسطرح کا دہرہ تھا بازار |
| رونق شہر افغان کو ہے | کو چرلفا ہوشان کو ہے | ہی پر یزید جو کہ انسان ہی | شہر کا سیکوی پرستان ہی |
| خوبرو دیں کا ہر جگہ ہر جاؤ | ہر طرف بدو مشک کا چتر کاؤ | حلی آئینہ سار تباہ ہے | ہر شہر کل ستارہ صف ہے |
| ہوش پر یونکی تھی اڈی جا | پرتی تھی اسطرح ہوا کا تے | حسن سی اونکی ہی تھا بھونکا | گلیوں پر سوار لاکھوں حسین |
| عیش کرتی تھی خوب اوجھام | صفت باغ شہزادہ مہلقا | | |
| تازہ تازہ ہی ہواؤں گنا | ہر شجر سے لباس نوپنا | دیکھ فصل بہار آتو پنے | می گارنگ جلد سے سنا |
| نزدیکی میں مثل دستکاتا | باغ ہی اوسنی وہنایا تھا | نہ سخی مین سنت ہی کلب | ہیں شکستہ ہر ایک شاخیں کل |
| اور جواہر کی اور نقش و نگا | بسم در کی بنی تھے ہر دیوا | نہ بابل کا ہر صر قلم | وصف اوس بلخ کا کوئن قلم |
| درونگی طرح وہ چلتی تھی | روشنو تیرا ہی پھر کے تھی | اصل و باقوت کی کئی ستر | سہنبری ہی ہر روش پر ہے |
| لاٹوں دیدنی وہاں کی ہا | تھی جواہر کے جس جگہ شہار | رشک جوت جو کئی تو ہی بجا | جو شجر تھا پہلا تھا نہ لا تھا |
| قیرون کی وہ سر پر کو کو | چھ بلبلون کی تھے ہر نو | پنول سب غیرت گل منا | محبہ گلشن تھا اسکا جواب |
| کھین سن کھین گل کھین | نشرن اور راسے پل کھین | کدرا تھا پیسا ہی پی پی | کھین کوئل شجر کو کہتے تھی |
| چو گلگتا لکھن کھین کاٹا | عشق پچان کھین کھین لا | کھین تر گس کسی جگہ چٹا | سویتا تھا کھین کھین بیلا |
| جوتی چلتی تھی میں میں | فصل گل نی کیا تھا متولا | سکے سب مست باوہ شتر | یہ جوانان باغ کے صورت |
| جیسی بکری ہون بال بکری | پلٹی ایسی تھی سنبل تر کے | کوئی جاتی تھی دیکھ کر بخوار | تاگ اگود پر غصہ کے بہار |

| | | | |
|------------------------------|----------------------------------|------------------------------|------------------------------|
| ہر گل تر تھا عارضِ محرو | میں چینی میں جسمِ پیدگی نو | گل رنگس اگر تدا دیرہ خور | گلوں میں کو بیٹھے پر نور |
| گل سو گل شمعِ اکبر کی | مسی مالیدہ ترا وہی گویا | دل عاشقی اتنا پھول ملا کی | دل کو کون سا دھین ہو پید |
| کیا انارنگ کا جو یاقوت بن | کہیں پستانِ شاہدارِ جمہی | سرور میں خوش تھو رو کا تھار | جنکی تھری تھی عاشقی جاسنا |
| تھی کسی جاپا قصہ طالع | تراہت اہل دید کو ماؤس | نہر پیر کے چار سو جاب | لہریں لیتی تھی رحمتِ بار |
| صاف موی سی او کھاتا | بکرا وہ آب زندگانی تھا | لہریں ایسا تھا اس طرح پانی | برق کی جھلک دھنسا نے |
| تھی جو غیر خبر پر گھوٹے | فی انداز کے عمارت تھے | اوسکو دیکھی تو ہو پری شہنشاہ | بی خودی رہی کہ ہی خبر |
| قصر جنت سی تھی کوئی بند | پونجی او پیر نہ واسی کی کند | خوبصورت ہر ایک حالت میں | کہیں آنکھوں میں جو سہتر |
| اور سکی سایہ میں تھی مینا کی | چاندنی جسکی آگنی سیلے تھے | تھا دھندلہ ہر تون اور کا | ساقی جو بوسہ کیسین اسلا |
| سب در و زمین تھی کی پرے | نارا و زمین شمع ہر کی تھے | لغیب تھی او میں انی کی سی | رنگ نہ سارہ میں کیٹے |
| ہندیاں اس طرح کی تھیں | کہیں بھر صفائی او کو جاب | جدا ہر رنگ کی قزنی سے | چپٹ کی پنجیر و نہیں لکھی تھے |
| گنتی پرنور تھی ہر اک رنگ | ہو دل جو جسکو دیکھی رنگ | خوبصورت تھی ایسی ہر تصویر | دیکھ پائی پری تو ہو تسخیر |
| خوشی جہاں زمین لایا تھا | جلوہ نخل ملو پید تھا | بزمِ نخل کا فرشتہ دانا پید | نہید کر جاسی جسکا دیکھی خوب |
| میرین الماریاں بہت خوشتر | ہر طرح کی چنے ہوئے کھڑ | بعض میں کیوڑ بعض میں لگا | و میں ہوش تھی کسی میں شکر |
| نہا چہر کٹ لگا ہوا ایسا | پاؤں پیلائی دیکھ کر لیلے | پر دی پرنور وہ سفید سفید | عاشقوں کی ہو جبینی صبح بید |
| آگ او سکی تھی سند پزر | بیانِ مہلیساں شاہزادہ مہ لقا اور | در یافت کہ حالِ عشق کا | |
| ساقیا دی وہ ساغرِ نر | بزم کا اوسکی حالِ نظم کر | نابلد ہوں میں ہر لاف | دیکھ جسکو نگاہِ الفت سے |
| دبید دم دھنخوری کا ہر دن | کام آئیگا سیکھ لوں بیگ | بہل امی باغ میں گلزار | روز و شب نہتا ہر رنگ |
| جگو تبادی عاشقی کا رنگ | اوسہ مرقی تھی شاہانِ جہا | اوسکو جو دیکھتا تھا کھاتا | ہی سر پایہ نور کا پستلا |
| تھا حسین بایسا وہ گلِ خدا | خوب رویو کو نام دہتا تھا | دیکھ کر گوارا رنگ کھاتا | آدمی ہی کہچہ بے کا پستلا |





| | | | |
|---|--|---|---|
| تھی سینو انسی صحبت ادا پر آگے او کی پرتی کو خست بست جوتی وہ لہرائی تھی وہ نیا جو وہ وہ نیاں تھے | رسم الفت سی ہی نہ تھا دیر او نہیں اک یہ نہ ہو جیت اوتھی کوئل نئی جوانی تھی مکڑی خوردن کی آن بان | نام رکنا تھا یہ نہیں نکلیں پر کسی سی نہ تھا اوس مر کا چال بین نکی سیکڑن چل کوی پاؤنسی دل کو ملتے تھے | ساتوئی شکل دیکر زہین جمع ہوشان نہا لیل دنیا شوخ دیدہ کوئی کو سے چنچ چال ستانہ کوئی چلتی تھے |
| سحر آمیز اونکی ہایتین تھیں نہ نہ کیسی تہی ایک عورتی انیتان میں رہن دل تھی تنگی جفا سے حسن کس کا | قتل کر تکی یاد کیا تین تھیں ناک میں کیل کوی پہنچے تھے بیلی ڈوری کیسے زنت کو ایک گلہ کی ناک میں تنکا | چورستی میں سو رہتا ہوا خوب آراستہ مثال عورتی طاؤر دل کی جال تھی جا جست کی بالیاں کیسی تھیں | باز حسن سی ہر اک سرشار عذر دلو نصیب سب ملے سکو بالا تہائی تھی باسے بجلیان پنی کوی باچہ بین |
| پہنی ہنکھل کوئی پری پر میں نہ ہو نہ کا کسے شہر چنند قرماتی تھی پان کی سر تنگ کرتی دکھائی تھی پیا | نورتن تھی کیسے باز ویر اچھی چوٹی کیسے دوسری پسند سہی دہوان دہار لکھتی جست محرم چٹا غصہ کا ہوا | تھی کسی گل کی پاد میں سر کیسے گندما ہوا شفا کوی ہوڑا ادا سی نہ ہو قنسل کرتا تھا گوٹ کا جو | طوق منت کی پنی ایک پر تھا کیسے کو تو فرے چو جا رچہ چوڑی ہوئی کوی پتی اگر گمانا کیسے زبید بن |
| نہی لب نہر کر پر سے پر خوشگلو کوی گار ہی تھی ملا تھی پوٹہ پری تو ہی ہی رہا پونچہ جلا اسکو تو برائی نظر | باغ کی سیر کوی کرتی تھی گلبدن اک کٹری تھی شہر کین کوی بجا ہی تھی تار کوی ہنس کر کسی سی تھی | فندق پاپہ صدتی تھی گل تر کوی دکھلا سی تھی طقا کوی طہ لڑتے لگاتی تھے سننی دالی ہی ہوتی تھی تہا | سینے تھی دل کیسے جھنڈی کوی کھڑی تھی جو گلاب کوی جھولی پتی گاتی تھے چیر چار ایسی ہوتی تھی تہا |
| | اٹینہ لیکے ہونٹہ دیکر ذرا | ہونٹہ کی بچی ہوئی گئی ہے | کھنٹی مٹی پری لگای ہے |

| | | | |
|------------------------------|------------------------------|-----------------------------|------------------------------|
| کوتی تھی سیکے یوں وہ بربھا | اپنی آنکھوں کی خوشہ توڑا | پہیلی کا جل کو اپنی دیکھتو | نام رکھئی گاہب راہروں کو |
| کوی پوسے ذرا دہر آنا | بات میری دو گانا سجانا | فوج گنہ ہوائی سرگوشی ہم | جان بچین ہی خدا کے قسم |
| ذائقہ دل میں سکی سب کچھ | جہاں گئی تاکنے کی اونکی دن | ہتھین غضب کی گلا کر مٹی | دہا ہین ہتھین ہمارا کر بیٹھے |
| بی جگت بات وہ نہ کرئی تھیں | اپنی چالاکیوں پہ مری تھیں | اونکا دارانہ مانگت یا نے | سچ تو یوں ہی جوانی دیوے |
| الغرض رات دن وہ شہزاد | ساتھ اون کی جیتن کر تایتا | شہا حسین جسیا وہ گل بنجا | برہ کی اس سی وہ ہا طبعیت |
| نئی باتوں سی او سکون غبت | گنہ قصوں سی او سکون فقر | ایک دن عشق کا جو ذکر آیا | اس طرح اوش تر سے فرمایا |
| عشق کیا شئی ہے کہ رو تو میان | ہی میری عقل اس جگہ ملن | کس طرح سینہ میں سما ہے | دل میں کس سے بھی آتا ہے |
| اون جلیسوں میں ایک غرت ما | عشق کی حال سی تھی خوب | تیج الفت سی نیم لعل تھے | سوز و فرت سی تھی خند دل تھے |
| کہے سب حال واسق و فزا | کی بیان او سنی عشق کی رود | سین چکا جبکہ عشق کا احو | یوں لگا کھنسی وہ تر شمال |
| اس سی بر زمین ہی کوئی | ہی وہ نادان چرا سکی ہو در | یہ تو ہی اک بلای بی دریا | جان و ایمان کا سین ہی نقصا |
| جان جا ہی تو خون کیا اسکا | اس سی جانا ہی رنگ کا فرا | یہ تو تر دبلا ہی آفت ہی | باعث پنج و سنگ دانت ہی |
| دشمن عیش و راحت آرام | کوی ہر گاہ ہی لے لے اسکا نام | طرف عشق قبل ہی ہو اگر | ہی یہ واجب کر ہی سی ہوا و آ |
| بودی یوں سکی یہ وہ ماہ چین | یہ بڑا بول دیکھو خوب بین | پچ را کون تیج الفت سے | ہو اکامیل ہر ایک صورت سے |
| حضرت عشق یہ زبان پر | نگمان ملک جہاں پر ہے | نئی صورت یہ بیک آتا ہے | نی جلد سی سانگ آتا ہے |
| آدھی کیا ہی یہ فرا دیکھ | کونین جبکہ ای مہن شو نکو | محر کو دی جلن تو ماہ کو داغ | اسکا روشن ہی ہر جگہ چراغ |
| کہ چکی جب یہ وہ پر سب پر | تھا جو نازک فراج دہ کل تر | او سکواس کر سی ملال ہوا | چہرہ غصہ سی لال لال ہوا |
| دیکھا اس گل کا رنگ جینو | پائی او سنی زبان کون انور | سچ ہی عیش بد بلا ہی خود | سہی محفوظ اس سی ناتھو |
| اوسنی جب سطر حسن کی نظر | وہ پیرا دھو گیا شخصیر | رنج خاطر کا او سکی دور ہوا | عفو اس حور کا قصور ہوا |
| بجز روی پر خ کی تو سے نہ ہو | نہیں رکنا کی کو یہ سرور | ہو یو غلین کوی یہ تر ہو | عیش میں دیکھا کرسی غم ہو |

انما ایک تاجر کا تصویر ملکہ حسن آرا لیکر اور دیکھ کر عاشق ہونا شہزادہ کا اور سپہ

| | | | |
|------------------------|----------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| ساقیا جلد جام لایا | جس میں ہوا فتاب کا نقشا | ایسی نادر سلیم شراب کی د | صاف جو تر سلیم کا کام کر |
| نچھو اہل پردہ کی تصویر | جس کا گردا ہوا ہر کے تصویر | کہہ تو چکرین فراج اسے کا | دیکھ لین دلف زندہ گانے کا |
| اس جوانے کا غضب زمین | آئی ہر جگہ وہ ہا زمین | کھنسی میں روز و شب ہا زمین | عشق کو زمین ہا زمین ہا زمین |

| | | | |
|-----------------------------|----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| او زمین روز و زمین ایک دگر | او ترلاو میں ملک میں کین گ | شانزادی فی اوسکو بلوایا | مال سربا |
| جو پوچھا دسکی پاس اتی | صورت ہر جو کہ کیا تھے | اوسنی شہزادہ بکودہ دکلا | اور قیمت ہوں |
| ایک صند و قہر تھا اوسکی پاس | اوسنی اوسکو چپایا بی ووسا | پرگی اتفاقا اوسکے نظر | یون رنگا پوس |
| کیون ہمیں ہکو یہ دکھانا ہی | کیا سبب ہی جو تو چھپاتا ہے | غرض کی اوسنی و سہمان | قابل دید ہوں |
| پر حضور اسین پیرا ہی ہے | دسنی ہی کہی نہ دیکھی ہے | کوی دیکھی گرا اوسکو دیک | چلے سکو |
| ہو کی مجھوں پری بیابان | شش یوسف ہو قید زندان | شع الفت کی لوگی یاد | شہلی پر دانہ نہ و سب |
| ماہ کامل ہو تو بنے وہ ہلال | ایک ساعت کی زندگی محال | پای احسان علی ہونہ خیر | شہل جرم ہو کہ تفسیر |
| جب کیا اوسنی اسطرح بچیا | سنگی یون بولا وہ سہمان | تیری تقریر نے غضب پایا | آفت تازہ جان پر لایا |
| توئی اچھی دہائی ہی تید | ہر تن چشم کر دیا پے دید | آتش شوق اور نہ کاد | خوبیا موقت توئی کرچی |
| نہیں جو جہ ہیرے نقد | اس ہی ہوا ہی صاف انگار | یا تو تیری خوش بانی ہے | جو تو گناہی سب کا آئی |
| یا ہی واقع میں کوی شی غلا | کی سبب ہونہ ہی مدح و ثنا | اب نہ ہر حق تو کہہ نہ نکلا | جھکو فی دیکھے ایسا کار فرما |
| ولین اپنی تو کچھ خیال نہ کر | جھکو دکلا دی اوسکو لک | اگر تو بچی کا مول لو گناہین | ایک کی جانہر وہ نگاہین |
| ور نہ ہی اپنی چیز کا فخر | خند نہ امین کرو گناہین نہا | صدر ہو گا اگر دتا لون گا | تھکا لازم ہی زمین لگا |
| جب بے تاجر سی اوسنی کی گشتا | سنگی اوسندم وہ ہو گیا ناچا | لاکہ صورت سی اوسنی سہلیا | یزد اوسکی خیال میں آیا |
| کب مٹا ہی نوشتہ تقدیر | نہ گئی سریشل دسکی کچہ تدیر | جب رہی عذر کی نہ جاؤ | کر کی داپشکیش عیا اوسکو |
| اک پریر وکی اوسین ہی تصویر | دلربا دلفریب برق نظیر | دیکھی ہی وہ کل شوہر با | اوٹہ گیاننگ و عدا کردا |
| حضرت عشق کا گدار ہوا | تیر الفت جگر کے پار ہوا | مٹی وہ تصویر اسقدر نایاب | دیکھ کر دفتہ ہوا بیتاب |



شع رخ پر ہوا دہ پرانہ کنبہ دل بنا صنم خانہ جوشش عشق سی جو گہریا اوسنی تاہر سی پیر فرمایا

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|----------------------------|----------------------------|
| راست تبار از قول تی تا جر | جو تو کتا تصاد و ہوا آخر | کیا کمون تہی اپنی دل حال | رستیت اب جھکو گئی پانی |
| دیکھوں ہوتا ہی کیا مال اسکا | اب بیان کرو تجھ جی لہکا | ہی ہیکس شک ماہ کی تصویر | عشق جھکا ہوا ہی دایہ نگہ |
| اوس گل تر کا دیکھ کر حوال | لہٹس یون ہوا وہ نیک فصل | ہی دیا ایک شک لذت کو | رہی ہاں س جگہ تمام حسین |
| کوئی ہن سب سہی جال نگر | وان کی حاکم بھی پری پیکر | حسن ہی اوس پری گانام | حسن میں جی رشک ماہ تمام |
| خوبرو ایسی ہے وہ جان بہا | مرتی ہن جیسے شاہان جہا | سیکڑوں بادشاہ عایجہا | ملک و دربار کواپنی کرکشاہ |
| انگی اوس شک حور کے درپر | بہی ہن سب فقیر ہن پر | قابل دید وہاں کاغشتا ہی | سیر طرفہ نیا تماشا ہے |
| صورت گل کوئی گیر بیان مال | کوئی بلبل کی طرح ہی غناک | ایک کوشنل آہ و زاری ہے | ایک کی دل کو تقرری ہے |
| ریگاہی کی طرح اک انسان | السی جانب ہی ک پر خطاں | کف افشوس کی ملتا ہے | تجہ فرقت میں جی جلتا ہی |
| کوئی چارہ سی اپنی ہے باہر | دین دنیا کی بھی ہن ہی بھر | کوئی تو پکڑی ہی جگر اپنا | کوئی ٹکڑا پائے سر اپنا |
| ہاتھ اک کی ہی سیلچہ پر | حسرت آگین ہی ہوی چرخ | کوئی پڑہ پڑہ کی درد کی آہ | رو رہا ہی رنگا ابر بہار |
| کوئی کچھ آپ ہی آپ بکٹا ہی | یاس سی کوئی در کو کٹا ہی | آئینہ سان کیسکو صیرت ہی | نظر آجانی وہ بہر حیرت ہی |
| ہی کوئی میر زند گارنے سی | پر ہی محبوب سخت جانی سی | کوئی خندان ہی اپنی قسمت پر | کوئی گریان ہی اپنی حالت پر |
| ایریان اک پر رگرتا ہے | مقنطر دل سی وہ فضا کا ہی | شکی چٹا ہی کو سے دیوانہ | کوئی کتا ہے اپنا فانی |
| بی اجل کوئی شخص قرابا ہی | اور کوئی ٹھنڈی سانسین ہر تار | کوئی خاموش کوئی ہی ہوش | ہی کیسکو ریا و عشق کا خوش |
| کوئی مٹیا ہی انگین بند کئے | ہی تصویر میں اپنی دلبر کے | حالت نزع میں ہی کوئی بشر | اور کیسا ہی حال نوع دگر |
| کوئی مشغول ذکر دہر میں | جو شہنودا کیسے ہی مین | کہ رہا ہی ہیکو سے عاشق | لی تیری جھکو رست ہی شودا |
| دوش پر اپنی سر پہا ہی | قتل کر کا انتظار ہی اب | کوئی کتا ہی ادب تر سا | اسقدر نونہ دید کو تر سا |
| سنگدل جانی جو جھکو گھوم | کہی دیتی ز دل خدا کی قسم | سکھو پہلی سی گر خبر ہوتے | دل پر چہی نہ کار گر ہوتے |
| جو کشیدانی رلف پیان ہے | سب سی پڑہ کر وہی پریشان | دم او بھٹا ہی جبکہ شرت | یون وہ کتا ہی رو کی شرت |
| ہی قسم جھکو اپنی زلفوں کے | اب نا کر چل دی پہا نسے | کرتا ہی طلق قرہ ہیکس | تیرا ان کر آگی اسے پرن |
| ہی متواریہ عاشق کا | دار پر کچ دی برائے خدا | جو کر رفتار کا ہے وارفتہ | کہ رہا ہی ہیکہ وہ جگر نشہ |
| ای پریر مٹی اب بڑا حوال | جانکر ذرہ کر مجھے پا مال | تا یہ مٹی میرے خراب نہو | خشرنگ پر کوئی عذاب نہو |
| واخر ضل نی اپنی کتی ہن | دل کی ہاتھوں صد مچھو | میں جو چھین فرقت سی | دیکھتی ہن فلک کو حسرت |

| | | | |
|---|--|--|---|
| در پہر گامہ ہی قیامت کا ابھی ادب کی نہیں ہوئی شا پروہ میں ہندو بلا شریں نہ سنا پر کسی سی یہ احوال بلکہ بعضوں کی کہ سر مانہ خبر مکہ دکانیا نہ آسے کہ جنت ہے اسل بار دی سی باز رہا ہے کوہ پورا میں ہو سکے آوارہ صدی سو سو طرحی کو کہ اوس پر پچھہ فی برابرے خبر ہوتی ہے جب بلند آواز جس جگہ خانہ باغ شاہی ہے محرم اوس شک حور کا نام الغرض آسے وہ خوش شاہزادی کو لیکے ہم ہمراہ پاس چلین کی اوسکو بلا کہ جسکو وہ دیکھتی ہیں ایک نظر کو صاحب یہ کی ہی یونک اوسکی مطلب ہی ہو کی ہر گاہ دلین سکی یہ حوصلہ ہی گر ہی غم ہی تو بہتر ہے شاہزادی ہو اہی صورت اسمیں امیدیں لکی ساری | سائناتادن سے آفت کا یقین شریں میں سوز کے نہیں ہو سکتی ہیں اظہار گر چہ کتنی گزر گئے وہ دس نہ ثابت ہوا گئے وہ کدیر نہ پھر ہی پروہ دشت غربت پہر نہ دل میں خیال یہ لے دامن ننگ کو کیسے پار آکی در پر اویس کے ٹپہ رہے ایک نقدہ رکھا ہے در پر سینکے آتی ہی اس خراج اوسکو لیا کی و ان ہمار شاہزادی کی سمیت شہ نام اوس محرم کو کرتی ہی محرم جاتی ہی اوس جگہ وہ غرت بنکی مشتاق کرتی ہیں وہ نام رکھتی ہیں کون نہیں کسے لائی ہو میان نظر دلین نشی ہی پہلی خوب ما یہ ارادہ یہ ولولہ ہی عبت رہم دینا اسطرح پر ملک ہی سلطنت ہی دولت یقین شریں مگر جاری ہیں | ہی یہ ہر دروہ پر سپہ سیکر وصل موقوف ہی اونیہ سیکون بہر عقد آتے ہیں کوئی ہی شریاک بجالایا جنی اونیہ بہتر ہی غرت ما جو نہ رکھتی ہی الفت کامل اور جنکو کمال الفت ہی خوب تر پر کر کے تا مقدر ایسی ہی سنگدل وہ غرت جو کو ہی بہر عقد آتا ہے دیکھ کر خوب دیکھی صورت کو پاس شہزادی کی ہی خوش عاشقوں ہی کلام کرتی ہی سنی ہی جب خبر یہ خوش در پہ کجی کے چہرہ کر چلین حسن پر اپنی جو وہ ہیں ناز دیکھ کر اوسکو پروہ دشت وہ طلبکار سنگد یہ گفتار دل کو اسکی جو ہی یقین یہ سمجھ کر وہ رشک ماہ تمام ظاہر کی نہیں قباحت بلکہ نیا ہی مدعا ہی یہ شرط اول تو یہ ہی اسی مشفق | کبھی لیتی نہیں کسی خبر ہوتی ہیں عاشقوں ہی وہ کدیر وعدی شرطوں کی کر کجی یا کہ خالی وہ جگہ کے ہر آیا اپنی کوشش ہی ہو کر جا جا شرطیں ان سبب دیکھیں و ان کی تکلیف ان کو را دلی ہاتھوں ہی ہو کہ چہرہ نہیں کرتی ہر اونیہ ہمت لگا اوسی نقارہ کو جانا ہے وضع کو طور کو لیاقت کو عادل و دی شہر خوش تھیر جنتیں سبب تمام کرتی ہی کوئی اوس باغین ہی تھیر جلوہ گر ہوتی ہی وہ غرت نہیں آتا پسند کو ہی جوان یون بناؤ ہی کرتی ہی تھیر مطلب دل کو کرتا ہی انکار کہ نہوں کی کسی ہی شرط ظہر ہی سنسکے کر ہی ہر گاہ رکھتی ہو اسکی تہ لیاقت وہ مدد حق ہی لیاقت شہر ترین ہی جانب شرق |
|---|--|--|---|

| | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|-------------------------------|------------------------------|
| ایک جانب کو شہر کی سیر | ہی وہاں شوق شاہ کی درگا | پہل دی بقرہ پر ای خوش نو | آہوین رورخ شہنہ کو + |
| ہوتا ہی دھوم دھام سی میل | خوب ہوتا ہے خلق کا ریل | جلسہ رہنمائی پہر پوینین | شکو جاتی ہیں لوگ اپنی گم |
| جو کہ ہی اوس یار کا سلطان | مہیا ہی ہنسکے وہ فقیر وہاں | شاہ ترین تو نام اوس کا ہے | ایک تصویر پر وہ شہنشاہ ہے |
| ہی وہ اک شک عورت کی تصویر | اور یہ بیت اوس ہے پھر | رحم دل سی ہی یہ مری یاد | کردی نقد سے آزاد |
| نہیں واقف پراس نئی دگر | کہ وہ کس ہوش کی تصویر | وہی میلاد وہاں پیکر ہے | مطلب دہلی تسی یہاں سکا |
| شاہد اب کو سے بشر ہے | جس ہی اوس کا نشان بلجا | یہ جھکو جو کوے آتا ہے | اوس کو تصویر وہ دکھاتا ہے |
| الغرض مٹی گر ہو کچھ ندیر | جس جگہ ہو وہ صاحب تصویر | نقد سی اوس پر یو چھو داؤد | اور عاشق سی اوس کو ملو داؤد |
| دوسری شرط پھر کرویداد | ہی طلسم ایک بارہ ہر ہون | مخ کر آؤ جا کے اوس کو ہی | مخ کو دکھاؤ کچھ جوان مرد |
| تیسری شرط یہی داردار | دیکھ آؤ طلسم چار بار | بس یہ کنا اگر ہر بار ہو | عقد ہر نزدی سے تھا آؤ |
| اور جو اسکے نو سکے تیر | دی نیاری تمہاری کچھ نقد | تو ہی اس بات کی ہوس بکار | یون نہیں ہو گا اگر یہ نہار |
| جسکے یہ باتیں دسکی منتا ہی | وہ طلب کار سر کو دہنتا ہے | اور تو کچھ نہیں بن آتا ہے | وعدہ کر کے وہاں سی جاتا ہے |
| اب یہ ہی عرضی مذہب جہا | اس نکلوار نے کیا جو یا | نہیں ہر خلاف عرض کیا | بجدا صاف صاف عرض کیا |
| دل اقدس میں کچھ نہ شک لائن | آپ تحقیق اس کو فرمائیں | نہیں وہ رسم و راہ کرتی ہی | عاشقوں کو تبہ کرتی ہی |
| اوسط طرف کو نہ آپ لکھ | ایسی ہمیر کے نہ طالب ہوں | اور جو ہی آپ کو بھی منظور | لاکھوں شہزادیان ہیں اور حضور |
| ایک سی ایک خوبصورت ہے | ماہ پکری چھ طلعت ہے | نہیں بجا یہ عرض کرتا ہوں | اسلمی ہی حضور دژنا ہوں |
| ایک تو مفت آپ کا یہ غلام | خاقین ہوں گا جابجا بدنام | ماؤلا اسکے آپ کے دشمن | ہو گئی ناحق اسیر رنج و محن |
| اسی خاطر زمین کما تھا | اوس کو اسوا سلی چپا تھا | سکے یہ بولا وہ قمر تصویر | اب نہیں ہو دمند یہ تصویر |
| بات اپنی جبت تو کہتا ہی | کب اتر میرے دلوں ہوتا ہی | اس میں تیری نہیں ہی کچھ تصویر | بس یونہیں تھا اوشہ نقد |
| کہ پڑوٹن مکی ہاتھوں آفتین | ٹوکریں کماؤں شست تیریں | اوشی جب اس طرح کی گفتا | بجھاتا جس کے پند ہے بکا |
| کہ چکا عشق اسکی دلین اثر | اب نہیں نیک بد پر اس کو نظر | رنگ اوس کا جو یہ نظر آیا | خوف حرمت سی پر وہ گہا |
| چیزیں نادر جو تیریں کہانی لگا | اوسط فتنی دل بھٹانی لگا | ایسی اوسکی طبیعت تھی | دلین سکی یہ دہن سی تھی |
| کسی شے پر ہی کی نہا دسی | متوجہ ہوا در اندھ | پر جو تھی اوس کو خواہش تصویر | عشق جس کا ہوا تھا ادھر |
| ساری اسباب کو پسند کیا | مع تصویر کو مول لیا | دیکھی پہر اوس کو قیمت و | خوبش کر کے کر دیا |

| | | | |
|--|--|--|---|
| اس خیزن کا گریہ حال ہوا اک غلام مین دلکو ڈالیا وہیدم آہ سرد بھرنے لگا میچہ ہوئے آہ سرد کی تاثیر عقل و ہوش خردنی چوٹا پھر رہا ہے اس ناز و نیک ہی اشارہ دید ناکاں ہم کہا یا اسلی ت پر زبان اوہ میتھ تھا نہ ہی ہاتھوں کا ہار ہو گیا سی یہ دل بھی قابو جب ہوا عشق در پی آزار وہ انسی خلوتین الفرض خود ہی پھر دی یوں کہ کیا کہی تاجر کو مین نہ بلواتا چین ہی راتوں کو مین سوٹا ہر کسی کو ہی نصیحت تھی وہ بڑا بول آگے آیا ہے دوستوں کو جب خبر ہو گئی تھی نصیحت مین تو شام ہو وصل و سکا محال یوں لوگمان اور دلدار وہ کمان ہے نتیجہ برا محنت کا منہ ہو ہو خشک پھر روزگار | جینا دم نہر کا ہی محال ہوا سہرتن بلکا و سک و غن بی اجل زندگی مین مرنی لگا ہو گئی ہر فن چاند سی تصویر نہ دیا کپڑی و سکا ساتھ صدقہ جھکوا و تار داوس پر سو گئی خوب بوی جسم خم کیجی باتیں یار سے دچا ہو جئے یار کے گلی کا ہار دھونڈتا ہے وہ یاد کا پھلو اوسنی برخاست کر دیا ہار پڑ ہا اک پلنگ پر وہ قمر عشق فی کام تو تمام کیا اوسکا صنف و قچہ نہ کھلاویں ہستار تہا مین جو کی رزم گاتا یہی در زبان حکایت آتے تھے خود ہی بار اہم اور مہل ہے کیسی عوامی در بیکار ہو گئے تم ہنسی دام عشق مین کیونکر ہوں وہ سرطانی دیشکل ہے باز آہ بھی اہم و فی دل نالہ کیون تو دشمن اہم ہوا ہوا اشک نگوں غم نہ لیں در | تھا وہ تصویر کی طرح خاتم نہر آنکھوں سی ہو گئے جاکر دلین اسکی پیرا پیرا ہوا ہوئے آمد جو پتھاری کے جب بہت تھکا رہے لگا آنکھیں مین اب تنگ مین ہوئے اس شوقین مین گھوٹے شوق و پردہ ہی کا لہو چاہتا ہی غرض مین سید پاؤں ہی مین پیرا پیرا ہوا شہر مین پیرا پیرا ہوا اور خلوت مین جاکر بگڑا بچھا جانتا اگر یہ حال تھا نہ اس سرور شست ہی حکمو الفت سی ایسی نصرت تھی عیش آرام کا جو طالب ہو ہی زیادہ ہی ملال مین باتیں کیا کیا نہ وہ باتیں ہا ہی اونکو جواب کیا دینا دور ہی وہ خیال جسکا جان لیتی ہی ابتدائی عشق جان انسانکو عشق آفت ہے تھکے کے عوض کری تا | بحر الفت فی ایسا بارش لہر اس بحر مین کے آئے سرخ چری کارنگ زرد ہوا اب کی طرح اشک باری کے یہی کہہ لکی جان کوڑ لگا سرخ پیرا پیرا کو دیکھیں لب جانان کی لہجی ہوئے سنی اب مسکی و تالون ملی ادھل سینہ سی کین سینہ پھر لے کر چہ مین تار چلے ہاتھ مین انجی لیکے وہ تصویر کسی صورت نہ اوسکا ہلا ہو نکا یوں بتلایں رخ و ملا فوج غم ملک دل کردی تباہ بلکہ اس نام سی عداوت تھی اس ملکی طرف نہ راغب ہو یہی آتا ہی اب خیال مجھے مجھے پوچھیں یہ جو باتیں فرط حجت سی سر جھکا دینا سوچ تو کہ ملال جسکا کون کی گانتہا عشق عشق باری کی یہ حقیقت آتش غم سی لہن ہون چاہے |
|--|--|--|---|

| | | | |
|--------------------------|----------------------------|----------------------------|----------------------------|
| زینب تن ہو لباس عریا | نام کر کا ہو خانہ ویرا | ہو گریبان کی تازی پیر بہار | خون دل سی بنی گرا کو |
| خار صحرای پانگہ زمین | نادک غم جگر کے پار زمین | سنگ طحان سی ہو وگا | قیس کس طرح دشت تیر بنی گرا |
| کوہ سا جستم تو کاہ بنی | کر کا بیچ سی تنکے چنے | ناکون کر عشق نی کی برباد | جان شیرین کو کو گلیا فرسے |
| قیس کو اسنی کر دیا بون | اسنی واقع کا ہی کیا ہی بون | ارسی کس بات پر ہی تو بولا | ترمی گلشن مین طرفہ کل گرا |
| کبھی راحت کا پہل نہ پائی | بلکہ لکڑم ہی کل نہ پائے گا | دل ٹپک سی سی بریان ہے | ادب شہر سی سی گریبان ہے |
| دل لالہ ہی داغ کما ہی ہو | ہی چرخ اس سی دل جلا ہو | آسمان کو اسی نی گردن دے | اک جہان کو اسی نی گردن دے |
| چشم افرسی اسنی کو اخوا | برقی کو اسنی کر دیا بیتاب | ہی رگ ابر پر یہ شتر نر | بہر یاد لین رعد کی تیون |

بیان بیتابی شہزادہ اور نصیحت کرنا ورنہ پرنے ادھی کا منہ

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------|-------------------------------|------------------------------|
| ساقیا کب تک دھون بیتا | دوری دھرت زریں ل کھیا | پاس آداب سی مین حیرا | کس طرح شکوہ خار کرون |
| آج ایسی پلائی سر خوش | زندگی بہر تاسے کر محو خوش | غم و اندوہ کا سوا ہی مجوم | سبھی ک دل پر یہ کھیا ہی مجوم |
| مہمہ پہلے پہل بیتا تھا | سہر کڑی اک نئی مصیبت تھی | دکو غم مین بسر ہوئی اوفا | اور آئی بلا جو آئے رٹ |
| شب غم دیکھو جو گھبرا یا | بہنمون و زبان پر لا یا | شب فتن ہی ہی تبارا | کیا قیامت ہی ہی تبارا |
| کیا یہی عاشقون کی ٹھنک | ہی دوسنی کو کالی ناگن ہے | جس سی جان نہ ہو ہی وہ | ملک موت سی اسی کا لقب |
| نام لیتی نہیں سی شب کا | کتنی مہن سب سیکو کالی بلا | پہی اسی شب کئی تیر کی شکوہ | نام اسی شب کا ہی شب کا |
| سوت یا داتی ہی اسی شب | دم پر بن جاتی ہی اسی شب | پہی زہنی تیج قتل کرتی ہے | پہی جو مین مشک بہر کی |
| شکوہ اسی شب کی ہی دراز کا | کتنی مہن کیا اسی شب یلا | پہی شب کیا حدوی جاتی | کیا یہی کال کا ہوا ہی ہے |
| کیا یہی شب ہی رشک لعل | پہی میل فنا کی ہے کھل | سر نہ دیکھو حد ہی یہی | ساری راتون مین یک ہی ہے |
| پہی بیار غم پہ ہے بہار | دشمن عاشقان ی شب ہی | کبھی کرنا تانا اس طرح تقریر | کبھی خاموش صورت نصیر |
| گاہ تصویر رکھکے سینے پر | پیار کرتا بلا مین ہے کر | چین آہ نہ تہا کے صورت | شدت غم سی تہی تری تہا |
| دن ہی ہی بڑھ کی آہ خارجی | شب وہ بیار غم پہ بہاری | کبھی نصیر پر سی بھی تہی تقریر | رحم لازم سی او بت بی |
| یادنی تیرے او شتم آرا | مکو افسوس بی اجل آرا | قید خانہ جدی کم نہیں اب | بلکہ ہی قہرنگ ہے تہا |
| گاہ کستا تہا سے قدر واد | تیری اس رنگ سی تہا گاہ | ہاں کیسے لا جبر خراب کیا | مفت بہر او یہی شباب |
| ایک اور سنگا درہیر زادہ تہا | | | نام مین اس سی تہا |



| | | | |
|----------------------------|------------------------------|---------------------------------|-----------------------------|
| دل کو اداسکی ہو لال کمال | شاهزادی کو دیکھ کر جمال | دانش و عقل میں تنہا لال | پیر سر سبکی تنہا الفت جا |
| کیا ہی یہ رنگ ای قمر تصویر | اور یہ کی باتہ بانہ کر تقریر | پاؤں پر دوسکے گر پڑا جا | فرط الفت سی جو ہو مضطر |
| اسقدر ہو گئی ہو جو ہوش | کیا محی عشق کو کیا سی اوش | سیلے آپ کو لال ہوا | اسقدر کیون یہ غریب حال ہوا |
| کون ظالم ہی جس پہ اٹل ہو | تیغ ابرو سے کسکی لبیل ہو | مثل الارجدن کیا یاسے | دل یہ کس گل پر رنگ لایا |
| دہم دہم بات بائیں دم صرف | چشم تر خشک ہو نہ پھر زرد | کسی تو منتظر کس کا ہی | انکہ نہ کس کی طرح جو دہی |
| باتہ سی کے قندہ ریاسے | ہر گری سیلہ یہ نہ لالاسے | دو ہونڈہ تی ہی نگہ کسی ہو | بہر آتی ہیں آنکھوں میں آنسو |
| حال دل کو تو مہسی فرادو | کھول دو آنکھ ہوش میں تو | کیون یہ لالو کج گرم جو سی | کیون میں بند کہیں کیون ہو |
| محرم راز ہی یہ اداسکاتہا | وہ ہی الفت جو آتش کو تانا | آفتین پر یہ لبی سی حال | جان گت گت کی دیکھو حال |
| عشق میں سکی حال کج | لی ہی تاجر سی ہنی جو تصویر | یون لگا کہنی اوس ہر درد | اوسکے تقریر سبکی یہ گل تر |
| رؤا فزون ہی آؤ زاری | ہی تر تے یہ پیر اری دل | اشک جاری میں چہ چرخ | آپ ودانہ حرام ہی غمی |
| ایک دم پر یہ دوسری الفت | شب بلا ہی تو دن قیامت | چلی صحر کو دلمین آنا ہی | اتھو گھر جھکو کاٹے کھانا ہی |
| زندگانی کی کون صورت | گر ترقی یہ یونین و حشر ہی | خوش نمین آتی صورت | دم اولہتا ہی بڑہ گیا خفا |
| آفتین چہد جا بجا ہون | کسطح شہر طین وہ ادا ہون | ہی اسی بات کا خیال مجھے | ہی اسی امر کا لال مجھے |
| دل ہوا دشت غم میں آوارا | جب سنا دسنی حال یہ لارا | اسی حیل سے موت آئی | آخر اک روز جان جائی گے |
| دولت عیش رزائی زور | آپکی عمر موصد و سیل | فی الحقیقت ہی جو ہوا ارشاد | عرض کی یون کہ ہی ارشاد |
| ناوک عشق دل پر کھینچے | یا کہ خود آپ دل لگا بیٹھے | نام الفت کو روز دہر ہی | آپ کو کو منع کرتے تھے |
| کیا کلام خدا کا آنا ہے | قول تاجر یقین جو آنا ہے | آپ ہم خدا میں دانشمند | بندی کو آتی یہ نہ بات پسند |
| ہو گا دیسا ہی سکا سحر | ہو کہ ہی ماوشق کا خط و خال | کہ نہیں اس میں کچھ ہی کرد و خور | کسطح یہ ہو نبوت حضور |

| | | | |
|---------------------------|---------------------------------|------------------------------|--------------------------------|
| بیطرح دل میں ہر پہچانی | کس طرف کو طبیعت آئی ہے | جاننی تہی بہت حضور کو دور | مگر کئی عقل اس جگہ پہ قصور |
| کیا غصوں ساز و سکی تھوڑی | ہو گیا وحشی آپ سانسیر | ہی ان تاجروں کا ہی احوال | بہت چلتی ہیں دینوں میں بے سالی |
| جسکو جس نگ میں پائی | دکڑ پڑ زبان پر لاتی ہیں | اوسکی تو لطف لاؤ بائے ہی | اور تصویر ہی خیالی ہے |
| عقل سی آپ کی بہت پڑی | استغدر ہونہ ہجو دای نہ عید | ہی ہو گا ہر ایک جا چرچا | ایک تصویر پر ہر سے شیدا |
| دیکھنی شکل آئینہ دیکر | کچھ ہی رونق رہی چہرے | سب عیان چہرہ ہی چہرے | چاندنی شکل کو لگا کر سن |
| رسم الفت اگر ہی نظر | ایک سی ایک ہی حسین تر | دل سی اور دکھو تپا دکھن | ہول جائی دل وشی یاد کرن |
| دل اگر ہی اوسے طرف مال | تو ہی یہاں کہیں نہیں مشکل | بند رہتا نہیں ہی کا جان | کچھ نہ کہہ رہی جا گیا کسان |
| آپ چو نہیں نہ استغدر مخطر | راکھی ہر حال میں خدا نظر | نہ نکالین گی کہ وہ | ایک دن ہو گی ہم بے بدل وہا |
| کچھ نہ سکی ہی آپ فکر | دم میں ہو جائیں گی ادا | الغرض اب سی میں | اگر حال میں آیا |
| کچھ ہی اوسکا نہ چل سکا | بڑ گیا اور اس میں کج جنون | دور داندہ کا سوا ہی | اگر حال میں آیا |
| دل دین سکی جب ہی گنا | آگیا عشق کی گن میں ماہ | فرط الفت سی تغیر | دل جگر و نون تھا |
| آگیا اوسکو گل سی لپٹا | دکھ گیا دل جو مصلح پایا | دیر سی کی بہت محبت سی | چاہا دل پیر دین صحت |
| اوسکو سبھی سب شیب | پیر کی طرح وہ نہ آیا باز | آگ بہر کی تہی ایسی الفت | بند رہا میں ہو میں نصیحت |
| دل جو بگڑا تھا کہ نہ بنی | دیکھن دل را کو تہی ہی | باری کی درسی کچھ نہ کہتا تھا | بات کی چوٹ دل نہ سناتا تھا |
| گاہ کہتا تھا اسے دل خرو | جو گزرتا ہی ہاں کس کو | پاس نہ کہتا نہیں کوئی ہدم | یار غم ہی رفیق سرج و عالم |
| جب بہت وہ فاق کھلے | غزل | پشک رہا ہون میں پی من | اس غزل کو زبان پر لاتا |
| دوستوی بری بلای فرات | ہونہ دشمن ہی مبتلای فرات | کون صوت ہی زندگانی | کستد گرم ہی ہوا ہی فرات |
| مگر کئی سیکر دن تمنا میں | آر ہی ہی ہی صدای فرات | ہوٹ جا میں کشتا کشت | ایک جاں ریدہ صدمہ فرات |
| جان لیتا ہی بقیہ صدمہ ہر | الحمد للہ سی بلائے فرات | جانا شہزاد کا چھپر والدین سے | اجل تی اگر بیا سے فرات |
| کچھ نہ پوچھو پیہر جانے دو | سوی ملک لدا اور ملاقات ہونا اوس | پہول بہر کی تو پلا چکو | خون چکان بھی باجر فرات |
| ساقیا ابو غمک سے کر | میان سیکری میں آنچ نہیں | ہجر دم بہر کا ناگوار ہے | اپنی می نوش کی تو یاری |
| یاد نے دخت ز کی بار | | رؤی محبوب ب د کما چکانا | |

| | | |
|--------------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| دور دور در دل شفا پاؤں | حال خاطر تمام چہرے | مجموعیت الشفا ہی گہرے |
| نہا کر شباب کیا حاصل | ایک دن وہ قمر جو گہرا یا | رو کی ٹوس اسی فریا |
| اب نینتاب انتظار مجھے | جگو تبادی جلدیہ لنگر | حال اقسامی میں نہیں گاہ |
| یا میری جان پرانو کی ہی | دل عجب دی رہا ہی رنج و | ہی عدد جسکو بھی تہی ہدم |
| رات دن لب پہ نالہ رہتا ہے | حی غم سی ہی جام دل ملو | بہری تہی این آنکھیں آنسو |
| لوٹ جاتا ہی سانپ چہا پر | ایسا نا نفس و بھوتا ہے | نہیں سلجھائی سی سلجھتا ہے |
| بی چہری مرغ دل جلال ہوا | اگلی یاد جبکہ چشم حنم | آنکھیں پیر الین جلا کی شتم |
| رگ جان کی لمبی ہی کشتہ | یاد و خسار کی جباتی ہی | سوت کی زردی منہ پہاڑی |
| لوہم اندھی لکالی ہین | یاد بینی یہ کر رہی ہی شتم | ناک میں م ہی پیر گیا ہی لم |
| کچھ مجال سخن نہیں جسلا | یاد آتی ہی ادسکی شرجی لب | خون ہو کون تو بجا ہی گستا |
| بہر اکھاؤں گا جب الکی قسم | یاد چاہ و فن جب آتا ہی | مجمو کیا کیا کنو میں گنا ہی |
| دم خفا ہو کے الیا اب پر | یاد پستان میں ہینہ کو بی | نمی نوبت ہینہ کی بختی ہے |
| ہاتھ ہی سخت جان جاتی | دست رنگین جب بند ہوا | چٹکیان لین کوی لینی لگا |
| سچ فرقت کا میمان آیا | کیا ہی یاد و میں گل گئی ہم | لینکے اب غم قریب رہم |
| جنگ گیارا نوسے الم پیر | کہہ ہی ہی ہی یاد پاستہ نم | چلے تب قیس کے قدم قدم |
| رہز و شب کرتی ہو جو پامال | سنگے دار یاد قامت کے | کیا عجب ہی جو ایک دن سو |
| مار ڈالی گاہ یہ غم فرقت | تا بکی تاب ضبط نالہ واہ | امو لتیا ہوں کئی یاری را |
| کہ میں پوشیدہ شکو ہوں | ور نہ ہوں گی جو والدین آگا | ہو گا اور نکالم جی حال تباہ |
| جان جائیگی میری آخر کار | اوسنی جب سطر حسنی یا | سنگے اسرات کو وہ گہرا یا |
| یون ٹرپ کر گیا پہرہ دسی | آپ کا گر بھیہ ارا داسہ | چلے خدمت کو ساتھ تہہ بڈا |
| لوہر آسے نہ اپنی طرفت | میری خاطر نہ تم بلا میں پو | بیٹی بھلائی کیوں میں پو |
| ہتی نہ امید محب کو یہ دانندہ | فخر تکلیف کی تو فراسے | میری افسانہ نہ دیا میں |
| کہ حی گاہ یہ بھر میں کہو نہ کر | فی الحقیقت فقیر کی افسانہ | کب سمجھتی ہوں ہما شہ |
| دور دور تک اگر جاؤں | کھٹک کر تباہی بھر بار مجھے | یہی سب عاشقوں پہ تو تباہی |
| کھٹک ہی اب ملی جو قصیدہ | سرمین سودا ہی عشق لیسہ | یاد آتی سب کھٹک یا اگر |
| تنگ کر تباہی بھر بار مجھے | تبع ابر و کاجب خیال ہوا | یاد و فرکان ہی رز و کاؤں |
| یہی سب عاشقوں پہ تو تباہی | کان جب سکے یاد آتی ہین | تنگ یاد و دین میں ہوا یا |
| سرمین سودا ہی عشق لیسہ | دور دندان کی یاد ہو گئی سم | تیا دیا گلو اسے یار اگر |
| یاد آتی سب کھٹک یا اگر | گات اوسکی جو یاد آتی ہے | شکم صاف کا جو میدان آیا |
| تنگ کر تباہی بھر بار مجھے | یاد آتا جو انوسے دلبر | یاد و رفتار کا کون کیا حال |
| یہی سب عاشقوں پہ تو تباہی | اب ہی گے اگر سب حدوت | ہی مگر قصہ میری دلین |
| سرمین سودا ہی عشق لیسہ | مجمو جانی نہ دینگی وہ نہا | منع کرنی کا جو نہتا ہنگام |
| یاد آتی سب کھٹک یا اگر | یون لگا کنسی وہ تم طلعت | عرض کی اوسنی واہ واہ |
| تنگ کر تباہی بھر بار مجھے | کی نہ اسرات پر زبانی نظر | |

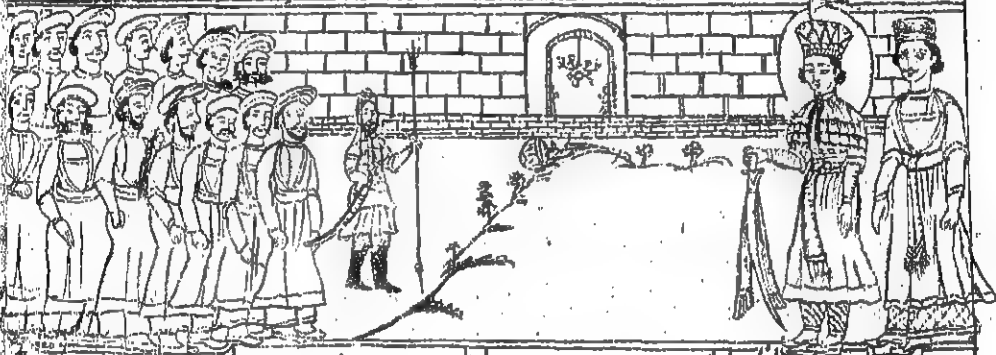
| | | | |
|------------------------------|-----------------------------|--------------------------------|-----------------------------|
| جان تک بھی لگ کر دے شاہ | نہیں لاتی میں بیانیہ نہ | نہیں زیبا میں اچکھو کلام | ہے اسی دلی واسطی غلام |
| کبھی تنہا نہ جازد نکامین | سر نصیر ابوبہین چاہو گامین | سجدا آپ گز فرما تے | مجھے چپکے کہیں چلی جاتے |
| کبھی زہار میں ہیماں رہتا | دل میں اپنی نہ بچ یوں رہتا | جبکہ فرط قلق سے گہرا رہتا | دھونڈتا آپ کو چلا جاتا |
| اس سے بہتر ہی کیا | یہیے ساتھ جبکہ وہی لگند | سنکے گھٹا یہ ہوانا چار | ساتھ لیچنے کا کیا افسار |
| سہوی باہم صلاح تیرے آن | چپکی چپکی کیا کیئے سامان | رات کو دلو چپ کی آخر کا | گئی اوجس باغ سے بربک ہار |
| مہلقا کے مگر یہ حالت تھے | دل کو اس کی کمال فرحت تھے | پچھلا تھا بوشوق وصل صم | دخل کیا جو کہیں کہیں قدیم |
| دور لہر زبان پسیل ہلا | دہن ہی ہو بچوں جلد تار | پر نہ آتا تھا کچھ ادھر کا خیال | کیا ہوا جو گا والدین حال |
| شوق میں تھا ادھر کو یہ تورا | سہو گئی اس طرف جو صبح عیا | جو جلسہ میں خالصین باغ میں | چند سی رات بہر تو وہ شہین |
| ہو میں جسم سحر کو وہ بیدا | نظر آئے زوان ہر گز خسار | جب ہوئی فکر و دلی دلو کمال | جگہ کی دریا نوسی ہوئی تھما |
| اونسی بھی جب کچھ پتا یا | دل پر زون سب اور گہرا یا | لگیکر کہی یہ کیا ہوا یا رب | آگئی کیسی چہر بلایا رب |
| کر دیا اس سحر نے کیا اندہر | ہاں کیسی نصیب کا ہی پتہ پیر | ایک ملی یکا پو پتہ ہی ہے | شاہنہ راہ کدہ گہرا بی سبے |
| باغین ٹھونڈا پہر ونگی جا | خاک و راتی پرین شہیل سبا | چہان ڈالا غرض سا را باغ | گراوس گل کچھ لادہ راغ |
| کوی بولی نہیں بھی جس بجے | دونوں مقفود ہو گئی درجے | کو گئی اور بیکل ہوش و حواس | کیا ہوا ظہار و نکاح عالم سے |
| کوی ملتی تھی خاک چروہ | جان کو تو تھی کوی زور و | کوی کتی تھی گہر ہوا بیتا | کوی کتی تھی رت گئی لشت |
| شاہ کی دوسری لکود ٹہر کا تھا | سینہ میں دو ہاتھ دھجکا تھا | اوسکی ملی سی جبک یا سچ | پہر تو ہر ایک بدحواس ہو |
| سجین دین چپکے گہر تبا | تھوڑی مدتیں جو دھلک کر رہتا | یکسینی ہی کچھ خیال کیا | شاہ سی جا کی عرض حال کیا |
| گوش زرد جب ہوا یہ حال | گر پڑا تخت سی پکڑ کے جگر | تمام کر دلو سب سچ کنو لگا | میری یوسف کا کچھ لگا و پتا |
| جلد لگند ہوندرہ کر لاؤ | کس طرف وہ گیا ہی تباراؤ | سنکے اوس غمزہ کی پچھتا | پہونچی چاروں طرف تراسا |
| سب اوس ہی ہونڈ ہی پھر سو | کھین س گل کی کچھ پائی پو | سہو کی مایوس ہی وہ پیر آؤ | یہ سخن وہ زبان پر لائے |
| دود و منر تلک کچھ غلام | چاندلی ہرین کوہ دشت تار | اوس مسافر کا کچھ نشان | چہان آئی ہم اک جہان ملا |
| جب سنی شاہ فی ایدہ سنی | بولا اوسدم وزیر سی ردکر | ہاں کیسا فلک فی دلع باؤ | نرما کو سے زندگی کا فرا |
| اس جہان سی ہی اس جہان | تیر غم سی چیدا جس گرا پنا | کو لسنی برین چپا وہ ماہ | میری آنکھوں میں ہی جہاں |
| ملکہ کو ہی پونچی جیت خبر | مر گئی جیتی جی وہ خستہ جگر | پیشی تھی کہی وہ سر پنا | تھامتی تھی کہی جگر پنا |

| | | | |
|---|---|---|--|
| کبھی گر پرتی تھی وہ عشق کر کس طرح دلوں کی تسلی کروں گاہ کرتی تھی سب ہی گشتا کبھی کہ وہ ہنسا ہے سوی کعبہ وہ گوہر ہیکل اپنی پری کا تھا عرصہ و جوان | ہو تھی یا تو یوں کہہ دو کر کون سا سرا ہی چہ پیو دوری اکدم کی تھی جھوٹو تکو معلوم حال اوں کا ہر کرتی تھی چن چن چن چن نہیں فریقین اسکی تاب توں | غم جدای کا دیکھی وارے جیتی دی گی نہ مانا جاو صاحبو کیونکر آئے گا آرام کیون ہوا مجھے وہ خطا کو میری پھر کیون تو ملا یارب جب بہت فطرتی لکیرے | ساتھ مانگو نہ لیکنے وارے کس طرح ہلا میں اس نگو چاند میرا آیا آئے شام ارسی تہلا تو کیا ہوا لوگو چاند سی شکل وہ دکھانا کرتی دس گلکی باغ میں |
|---|---|---|--|

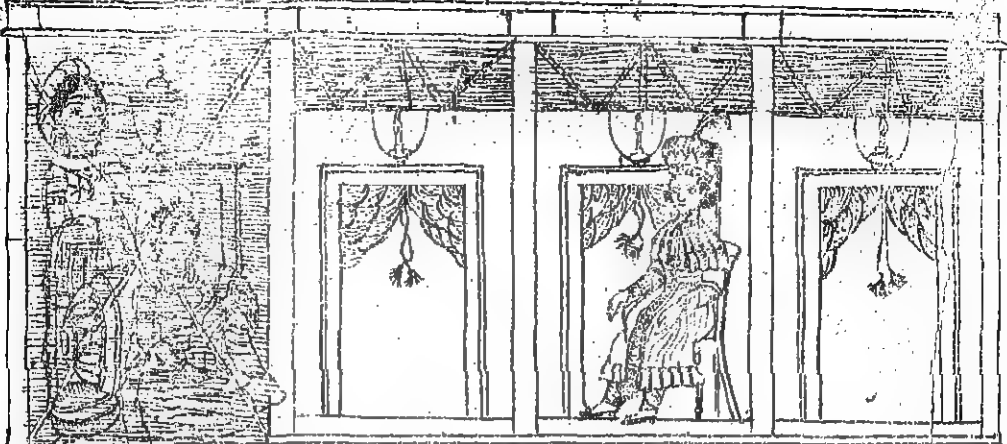


| | | | |
|--|---|--|--|
| مگر ہوتا تھا جان مٹی گل تر خیر لوں سی کہی کہتے تھے کئی ناسے نہر لبیل نے رقص طاس کو نہ یاد رہا نیلا سو سن ہی کیا جو لباس گل سو سن جو سو گوار ہوا موج نسل کی طرح ہی بہتا اوس جگہ خوشنما تھی چمن کا اوس خیزن کو ہی ہو گیا ٹو تھی ادھر یہ بہتا ٹوٹا دشت گرد کی نہ چننا پای ناکر پرتی پری چا | یوں لگی دھونڈ نہی جان ہمیں کیا ہی میری سرور پھار ڈالا قبا کو سر گل نے حال ہو لاجپور سے تاپا رنگ گلشن ہوا اوداس دل لالہ ہی دا غدار ہوا ہو گیا روی خوب چشم چا مہو گئی مثل غالب بھان نہا ہوش کچھ میر دیا کا اوس طرف نہ تھا کا تھا حال تھا بگولی کی طرح سی برباد پڑ گئی اوس کو جان کی لا | لگی کئی یہ رو کی لبیل کر اوس کے روی سے یہ ہوا اکرم پڑ گئی تھی یہ سارے باغچہ چلی گلشن میں ایسی غم کر دوا آنکھ پر کسک ہی ہوئی نور غم سی بگرہ امیر کا نقشہ نہ بہن غضب تھا جو تو آرا تھی جو آغوش جو سستہ تر بیل دسی باغین نہی لگا تھا جو مشتاق دیدار کمال چلے پیدل نہ جو کہ ایک قدم آبلی پوٹ پوٹ روئی تھی | ساتھ مانگو نہ لیکنے وارے کس طرح ہلا میں اس نگو چاند میرا آیا آئے شام ارسی تہلا تو کیا ہوا لوگو چاند سی شکل وہ دکھانا کرتی دس گلکی باغ میں |
|--|---|--|--|

| | | | |
|--|---|---|---|
| زیر پا خار جبکہ آتا متغ کی جو بادِ سموم نے گرمے گل سی نازک جو تہا رخ نور دیکھا بی مثلِ نظر اوستے رواقِ اسطرح رنگنا ہو دیا چشم بد و لب ہی آباد گر کڑی اوسکو نظر دیکھو | قصر کے تیریاں دیکھا آتا خکی دل کو آہ سر زنی سے ہو گیا زرد غمی کہلا کر ہو جوان پکنہ لی جو پیرا جس طرح سی بہار میں گلزار قدرت کر دگارتی ہی پیا پھر رستان نہ عمر بہر پیا | رفتہ رفتہ ہوا یہ حال نہر سریا و سکی جو آفتاب آیا بعد مدت کی وہ مہ کامل وانکی باشند و کا یہ نقشہ روح افزا ہوا ہی ایسی ہے آئینہ سان ہر ایک ہر صا سیر کرتا ہوا یہ غیرت ماہ | سہریں مود بال تھاتن پر دو د دل صورتِ سحاب شہر و لدار میں ہوا داخل حور و علما کا شہ ہوتا تن بجان میں جان کی ہر گلی کوچہ ہی بہت شفا در دلدار پر گھیا نا گاہ |
|--|---|---|---|



| | | | |
|---|---|---|--|
| و ان ہر سامان سکوا نظر حاشوق کا ہی اک سچو گم و ان کی دستور یہ بیخوش ہنوا سکوا و سگری چارہ پہلی شہزادی فی سنی روز آج بی صبر کوئے آیا ہی کب ہلا اوسکی دم تری ہیز کوئی شتاق مرگ آیا ہی شکے یہ در پہ خواص تھی ادس تھی فی ہر جب پاکی کر کی طہر کا در میان پردا | لاکون در ہاں شہی ہیز پر دم بدم کر ہی ہیز آہ و فنا پہلی ہی ہو چکا تھا خوب پاس جا کر بجا یا نقار بولی محرم شہی نہ مایہ ناز سب سی بڑہ کر دہ رنگ لایا راستہ انیسون کو بتائی ہیز دیکھ تو جاکے کیا اراد ہی و ان ہی ساتھ اوسکو باغ لایا پہر وہ کوٹھی میں باغ لایا | اور نقارہ ایک رکھا ہی جبکہ یہ رنگ سنی ان پایا رگیا تھا اگر چہ دن بقیل اس قمر کا جو عشق صادق تھا محبو با تو نہیں سقد ہو تم جلد منگو اسے جلا دے ہنسی یہ بات سنگی خوشد باغین بنی ساتھ لایا دیکھو اوس جگہ سنی اوسکو لایا شاہر اویکو ہی وہ لایا | کوئی حلت جو کئی ایسا قول تاجر کا سکوا یا دایا کی مگر شوق دلی جو تحصیل اور نصیب سکا ہی افق تھا کچھ سنایا کہ خبر ہو تم بنگئے ہونہ جان پرا دیکھو پہر یہ کی اک خواص سنی تھر اک قریبی ہی بان تھا اوسکو کردی دخت فری ہیز خبر بیشیدن ک کمر بین ہم دس ایک کرسی پر اوسکو ٹھلایا |
|---|---|---|--|



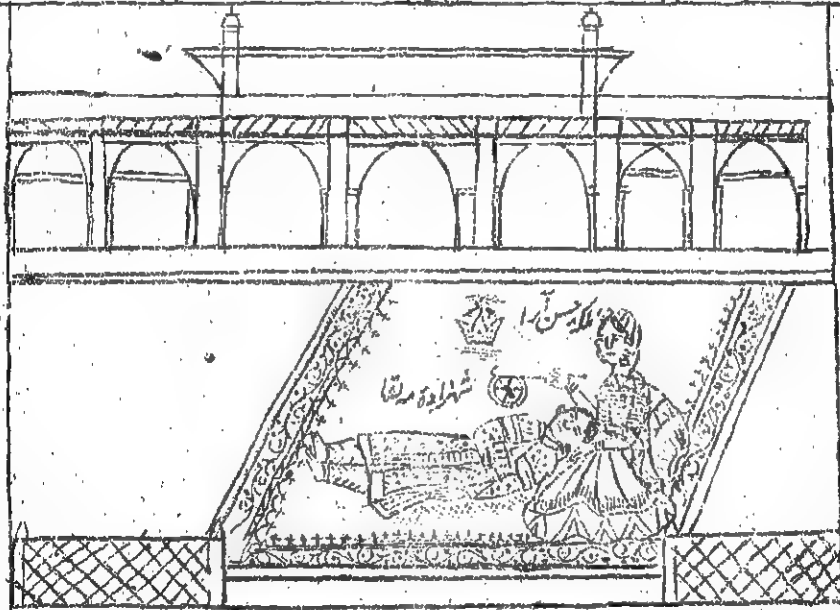
| | | | |
|--|---|--|--|
| <p> سچ ہی دنیا میں پیش مشورہ جذبات لفت لڑکی جو کہ تیار لاکھ دل سے ہوئے نکلے اوس پر پر پر پر جو لکھ سکے نور خان فی جلوہ دکھلایا کم سنی کا کھنچا کھنچا وہ پڑ خوب اونچی گندہی کی چولی زلف اوسکی جو منہ پر آتی تھی وہ جبین صاف تھی یا ضل سمجھ طبع موزوں فی کی بھی چھوٹی چشم وار و کا ہی یہ وصف بنا ہی جو سرمہ کا اوس میں بنا تیز ہی قتل پر وہ تیغ نگاہ گوری گوری بھری بھری گال سمجھوں بیٹی تو بگانی ہے گیا فطرت یہ عجب مناسب لب زکات میں نگہ میں لگ </p> | <p> ہوتی جو دل کو دل سے راہ ضرور شیفہ ہو گئی وہ مہ تمویز ہوئی قربان جان زار سپر سجائی ناکوں میں ایک کو نگہی بڑھ کی تصویر پر اوس پاپا او جھنکی کو بل ہمار پرچہ خوشنما سنبھلے ہی چوٹی شاخ سنبھل کی بیج کھاتی تھی ہلاکتی نور چشم شمس و سہر منتخبیت ہی ہلالی کی کہی ہی شاخ زر گیس شہلا کہی ہی دست ترک میں بھلا ایسی تلواری سنی خدا کی پناہ او کو کس طرح دونی تم سر شال مضبوط رخ میں نشانی ہے ایک باغیہ مدد کا غنچا ہے اونکی گویائی نعمت بابل </p> | <p> آنکھ نہ اڑی کو ہوا پسدا رخ عاشق جو بہن پسدا ایسا مانہ تھا رخ پر نور جبکہ دیکھا نگاہ چھوڑ کر حسن خوبی میں ہی غیرت جو ہوگی عمر اوسکی چارہ سالہ اور موبان لفری ہر بار خوشنما اوس میں ایسی تھی حلقہ کیون اوس بت کی بھونچا ماہ نو یا ہوا ی دو ٹکڑے پس بھری ایسی نگاہی اوسکی میں ایمان ہی سرمہ کی تحریر دل میں کیونکر کھٹکی وہ ہر آن ماضی نور اوسکا ہی مشہور وصف اوسکی دہن کیا ہو بیان دہن اوسکا ہو کس طرح معلوم و طہرند زان بن ہر اپنا سخن </p> | <p> اب سنی خود اسکو جھانک کر کیا غار دل میں عشق در آیا دید میں کرتی ہی نگاہ قصور کی نگہ خوب غور سے اوپر سارا لکھ ہی نور میں سمور رنگ پر و غیرت گل لال گل شہو کی دی سنا تھا ہا جبہ چشم غزال ہنر صدقے دروہیت احمر کی گھنچا طائر حسن باہر پکھڑے گڑی بادام کی کہوں بھیشی سورہ لون کی ہی ہی لغزش نوک و گال ہی فشرنگ جان نور سی یہ ہمیشہ میں مہمور اس میں گنچا شمس کلام کمان کہ یہ ہی ایک نقطہ مہموم کان الماس جو وہ درجہ میں </p> |
|--|---|--|--|

| | | | |
|------------------------------|------------------------------|-------------------------------|-----------------------------|
| دشن او سر کا ہر وہ نایاب | نیم س ہی پیسہ پاش شہاب | کان او شمع کریم حسن لکنا | عین حسین چہل شہون |
| ہی ناگوں گونش حور کی لو | یا کمون او سکو شمع طور کی لو | ایسی گردن وہ ہی صراحی دا | دسویں چہل شہون |
| نہینہ ہی جو دیکر روہ گلا | دم خجالت ہی ہو خطا او سکا | پان وہ نازنین اگر کھاسے | صاف سرخی گلی سحر ہو |
| پیری پیری ہارنی ہا سادہ بازو | ہاتھ نہ ہین دیکر خوشتر | دست رنگین ہی ہو نیمہ مرجان | او گلیاں نشتن کر |
| سخت مشکل ہو وصف پست | کبھی کیونکر او نصیب جابا | کیون نہ قہر و غضب کا ہو جو بن | تمہ کو رسکے ہین دو |
| گات او سکی گلی ایسی ہے | دل پریش ترکی طرح چھتی جو | گور گور ہی پیارا پیار سپٹ | مثال پینہ ہی وہ پٹ |
| سرخ بینی ہو یون عیان جو | رگ نعل و جھڑ سے لطر | ٹیون نہ بل کھا نازکی ہو کر | ہی نزاکت ہین |
| ظلمات صاف اور سحر ہی ہو | شاخ صندل پڑ پڑی زین | جام شہید کا سہ زانو | می حسن شہا سے ملو |
| پندلیان او کی پڑی تو گریں | صاف ہین ساق حور فلذین | کس غضب کا ہو قد وہ پوٹا سا | جس حور پڑا ہا |
| جسم ہین ہی لباس ایسا جو | جامہ ہین ہین جسکا شہزاد | جامہ ملی کا وہ ڈو پٹا ہے | نہین اپنا |
| گوٹ اور ہی اور او سکا گت | شہ کا کونا دبا ہی صبح مہین | خوشنما ہی ہر ایک دسک تیل | سرو قد پر کا |
| پا سجادہ گزٹ کار نیسب | رنگت پانی اغصیل و سکا نسا | وہ پڑانی کی او سپہ چڑی گوٹ | اطلسرچ سپہ جابی روٹ |
| ایسی شہنم کی کرنی نئی یاب | خوب باریک ہی مثال جابا | پھوٹ آئی ہی جسم کی نکست | وہی گویا کہ او سکی نئی نکست |
| سب گوٹ اسپدک قیامت ہی | شکم صاف پروہ آفت ہی | تنی غضب پھیسی پھیسی کرتی | فرو آئی ہی جسم کی پھرتی |
| چمک اٹو کہ او سپر ایسی ہی | دل عاشق پہیلی گرتی ہی | عطر ہین ہی بسی سراپا ہی | گیتا وہ پھول گویا ہی |
| عمدہ آرام پانی باؤن ہی | پس بھرا تھا نگاہ ہین او کی | مونہون کا جو سر پہ تھا چھیکا | رخ نظر تھا دافم بلا |
| دیتا تھا سپس پھول ہی ہا | گل متاب دیکھ کر ہونشار | انٹیان کا نوہین ہی وہ خوشتر | صدف حسن کی ہی او غیر گھر |
| لوہن ایسی ہی سچل پوکی چمک | برق کی آنکھ جس سچا چمک | خوشنما اسقدر گلی ہو طبع | ہا لہ ماہ پر تھا جسکو فوق |
| بازو ہن پر ہی نورن نایاب | جسپ ہر رنگ سی ہنول بنیاب | دست رنگین ہینو کس | حلقہ چشم حور سے کسنگن |
| تھیں جہانگیران زینت | دین ہر دست عاشق کو شکست | پاؤن ہین ہون خوشا جھاک | دلکو جسکی صدارت سے بیکل |
| او سکو جو ہن کا دیکھ کر عالم | نرہا اور اسکے دم ہین دم | حضر ہین قیامت کر | بلکہ پست بنے ہین آفت سے |
| گھر کیا دلین و نو ناکر اکبا | رنگ اینا ہر ماہ آہنہ کار | نور طارہ تھو جو دونون ہم | عشق کا جو شہ ہوا و دم |
| دیکھنا نازکی طبیعت کی | عشق فی جو ذرا شرارت کر | نرہا ضبط کچھ ہی خیر | غش ہونی دونوں یہ ہوا و دم |



| | | | |
|---|---|--|---|
| دل دخت وزیر طرب لایا ہوئی مضطرب نگار تھے کبھی آگئی ہوش میں جہاں جہین طور مبطور آج کیسا ہے آئی تھی میری دین لاکھوں صدیقی خالق کی ہوتی ہے زمین اس کا خیال تہا آج بہائی بلا ہے یہ ہر د بجز افسوس حسرت و ہوس دین بیہات غور فرمائیں حق زد کھلائی بکلی ایسی کوئی نہ کہ نہیں عزیز نہ بیان آدمی کو رہے خدا کا ڈر ہی ہرگز تمہیں خدا کا ڈر چو کتہ ہو غم اسی تہہ لہام سمجھتی ہے دامن دوزخ لاکھوں باتیں دین نہ لگتی | شاہزادہ کیو جبکہ عشق آبا صدوق لاکھ اڈا رہے تھے کبھی لاکھوں پیرین جیکہ دیکھیں بولی کیے مزاج کیسا ہے اچکا حال تہا وہ دراز حال جان پر میری بگنی نہی حضور اوسط غش میں تھا جواہر لقا کبھی غش میں پڑا یہ ہر د نہیں ہونے کوئی اسکے پاس منصفی پر حضور اب آئیں دور ہوتی عزیز و نہیں کیسی ہی یہ گھر میں حضور کو کہان نہیں کہ لیتی ایسا دل تھیر یولی یہ سیکہ وہ پری پیکر ہی ہی وقت اور یہی ہنگام شاہزادی فی جب یہ کی تویر راہ پر یوں نہیں یہ سکتے گی | ہوئیں بند آنکھیں نہ بلیکے لغز وہ کبھی نہ سنے تھے فرط الفت سے جان کھوڑے تھے خوب سنبستہ پہنچے لپٹا یا دیکھتے ہی تہہ ذرا چہرا ہی کون جو قلمی اوٹھا یا ہو تہی بہت دیشہ عورہ و شریر بولی شاہزادی سے ذرا کوہو ٹکڑی ہوتا ہو دیکھو سو حکم اب کوئی دم میں چکی آئی ہو ٹکڑی مان باب کا جاہر ہوتا تاکہ جلد اسکی پیوڑی ہو دور ٹھکساری اب اسکی لازم ہو نہیں چہا پڑا کہیں گے لوگ کل جو کرتا ہے نکو آج کرو گو داغی ثواب سے بھر لو کر رہی ہی فقط یہ ہے جہاں | نازنین سہ و باہری ٹھنڈی عطر خرس کبھی سنگھارتی ہیواری سو گاہ روڑے تھے جسکوئی او سکے نہیں پایا دشمنی نکا اور گیکہ پس اسے دل نہ بول کھایا کوئی جیکہ اس سے یہ تویر سہو شاکے چلے کب سہو دیوان کی حالت پر لعل خان کی جانی ہو اپو کہ میں شخص اگر ہوتا چاہے کچھ علاج اسکا فرود پارہی اب اسکی لازم ہو سہو دیکھیں کہیں گے لوگ لوگ ہی خود علاج کرو نہا ہو جلد اس کا لو سہو دین ہی تہا اب |
|---|---|--|---|

| | | | |
|---|--|---|---|
| ہی سنا رہا سنی سناتا دن جان ہی اس میں کی سچ بعد دم بھر کر یوں ہوئی گویا مجھ کو ہوتا ہی رنج رہ رہ کر اب شفا خانہ سے دنگ لاتی ہوئی شائہ ادا کی تھی میری مراد لگی بیتاب ہو کر دیکھو یہ | بعد دم بہر کی بھر حال دن سو گھوڑی صغیر تو ہوش لئے خیر تھکو تو کچھ نہیں پروا نہیں لیتی ہو کچھ ہی اسکی خبر ادسکو لیکر اسی میں آتی ہوئی خالی میدان پاک ہو گئی بولی لو اوٹھو میری کشتیاں | تاکالی یہ ولولہ دل کا یہ جھک بھاؤ سننے ٹال دیا کون بیکار اب کرے تو دلسلی پی بہت ہو نہیں چھو آخر کار یہ بت کر بات صد نہ درو غم سی تھی بچو اپنی زانو پادسکا سر رکھو | نرہی دلین صمد دل کا اور باتوں میں دسکو ڈال دیا میں ہی کرتی ہوں اسکی کچھ خبر کچھ دوا اسکی ہی کرو گئی تو ٹل گئی اوس جگہ سے وہ خوش نکلی مگر سی پھر وہ غیرت ہو لگی تلنی اوس سے بدیدہ تر |
|---|--|---|---|



| | | | |
|--|--|---|--|
| اوسکو بہوش جب بیت پانا ہو نہیں اوس قمر کو لانی لگی تھی کبھی غم سے صورت لعل لہجہ شیریں سے کچھ کلام کم ہویش میں جیت وہ قمر آیا بولی اشرح سہری میں اسکی میری باتوں اپنی دلی ذرا | سچ جو کم تھا تو خوف کھ گیا ہوئی سید بن قن شنگھائی لگی گاہ کرتی تھی اس طرح تقریر زندگی تلخ ہو گئے اتنو دلی بہت اوس پر کیا گھبرا ہی بناوٹ کی ساری بیہوشی کیجیے گا کچھ دیر صدمہ | ما تھہ رکھتے تھے گاہ سینہ پر گاہ داس کی دتی تھی وہ ہوا جلد آنکھوں کو کھول دلا منہ کی مانگی نہیں مراد ملی پھر وہ کچھ اور رنگ پر آئی اب زیادہ نہ پاؤں پھیلاؤ اور کوئی نہ چاہیو گا سبب | نبض گرد مکتی تھی گھٹیا گہہ شنگھائی تھی بولی اوس فرغ غم سے ہو میرا حال بتا کرتی ہیں غم خوشا بدین لائی لب پہ تقریر ناز کی لائی خیر ہی اپنی ہوش میں آئی اپنی گھر آئینا یہ پاس آئی |
|--|--|---|--|

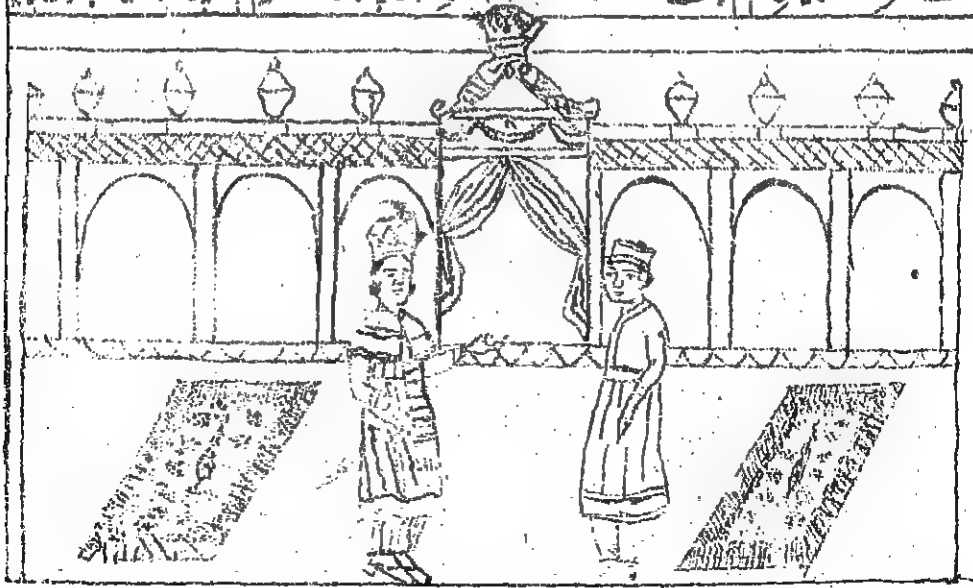
| | | | |
|--|---------------------------|---------------------------|------------------------------|
| در زمیری نین ہی میر عا | اگر کسی شخص کی کرونیت | لوٹلی جنگ لکھا | یہ وہ گوہر نیر جیون لجاؤ |
| لاکون منت ہماری کرتی ہیں | سیکڑوں لک ہم ہم ہم | آپا لاپی ہی سہے نوشی | بھلا اپنی ہی ہی ہی نوشی |
| میری خوشی ہی نین ہو خبر | بھلا استفہ را | ہو جو منظور آب پناہ | اوسکو انکھوں سے ہم بچا لائے |
| لو کی رگا رگا | رقصہ سی شہر | پروہ شطرن بیان کینسک | کہ چکا تھا خواہ اس سے بڑا |
| سطح تقریر | میں جو یہ باہر تھا | دلین بخیدہ ہو گیا اوس | اور لگا کر ہی ہر صوبان |
| س میں اوسکو دیکھا کئی ہو کہ شطرن میں دوا | اس سے ہرگز نہ سکیں گی | ہیں یہ کیا چیز کیا حقیقت | ہی یہ بیکار پوچھنا اسکا |
| اوٹکی بیٹھا غو | نہیں دیکھا ہی تھے مردو | عہد کرتا ہوں بے فضل خدا | جو میں نامراد نکو دشت |
| ہما تھا | بس نین پر غور سارا تھا | سنکی تقریر کی شرمائے | سال بہر میں آئیں لگاوا |
| ر شامل | سہل ہو جائیگی ہر اک شکل | اسی صورت سوا لاکھوں | طنز سی یون بان پوانی |
| ی خطا ہو تھا | عرض کرتی نہیں میں سیر | اوس زمری سگر ہوا کی | گتی کیا کیا نہ باتیں ہاکر |
| بنا نہیں شہی بھرا | ایک ہی شرم ہو سکی ادا | متنی جسوقت کین شطرن | تو بحث بولتی ہو ہر بڑا |
| نہیں لاپی جی ستر نوید | بخشد و محبتی ہو گئی تقصیر | سنکے کہن لکایہ کا خسار | پھر ہیکانہ کوئی نذرین |
| کراس جھیل لی تو رخت | وصلی لبر ہی عشق عشرت | رخصت مانگنا نہ لقا کا ویر | یادہ کوئی نہیں ہر اپنا شہا |
| ی بیکار ہی سب محبت | واسطے ادا کرنے شطرون | شہزاد پکا اور عذر کر کے | دیکھ لیا تم ای مطلقیت |
| باتیا اور دیکی اک ساغر | سوی ملک نہ زین حصار | گسٹن بخت داڑگون لکھا | ہمکو اس میکہ ہر خدیت |
| نی ہیں ہکوا اب دا شطرن | پھر خدا جانی پہر کی آئین | نام رخصت کا ستوری وہ شہر | ہو گین فرض ساقی شطرن |
| مرد جو کہتی ہیں ہر کی ہیں | اوس سے رخصت کا یہ ہو خواہ | ملکہ کا ادب یہ تھا احوال | نام پر ان وضع مرتی ہیں |
| دل میں جی بھکے خیر نہ لک | دیکھا شہزادی کی طرف مگر | پرنہ دیتی ہی ایک کو چھاب | کیا لکھتے فرار دہر دھکا |
| کر کی دخت ویر یہ بیان | سرو شہد کی طرے دہنتو | دیر لکھ سوت ہو گئی بنیاب | ہوئی خاموش صورت قصو |
| اوس رخصت تو اسکو دیتی مگر | اگر وہ گل جانی پر تو ادا | اب مری سمت دیکتی کیا ہو | شرم سے چپ ہی وہ قمر |
| باتیں و لو کی بیٹھ ستر تھی | واہ وا تو ہی خوب ہی رڈی | | دل تھا محرم کی گفتگو کیا |
| جب یہ اوس شکا نہ ہو گیا | | | اگر دیا ترک اوس تو شرم و جفا |
| لوٹن ہ دخت ویر ہو بولی | | | تو ہی جو چاہا اب وہ ہو |

| | | | |
|---------------------------|----------------------------|-----------------------------|------------------------------|
| کیون نہیں کرتی بائیں دست | صبح اب کیا ہو اور گناہ | مکمل اب کیون شریک کرے گی | ناحق الزام سے تو دوری |
| تو ہی اللہ کس قدر ہی شرم | نہیں کھتی ہوا حسن نظیر | گیوں ہی خاموش کچھ تو کر لو | شہکواس گفتگو سے تنہا کیا |
| ستھار اچھڑا اگر منظور | تو نہ کچھ اور بات کا تماشا | سننے ہی یہ جلی کٹی تھیں | بولی جھجھلا کر بولوں نہ |
| خوب سیکھی ہوا دلی تقریر | دوہین ہوتی کیا جواب میں | دو نہ دوہم نہیں جارت دو | مجھ سے کیا کام کیا فرض نما |
| یعنی ہوتی کی ہر جو نظیر | اوہیں صلا نہیں مری نصیر | جانتی تھی جو پاں میں تیرے | یعنی او سطح کر دیا مگر |
| گر یہ در پردہ مجھ سے شکوہ | دل مرا اس میں ان پہ آیا | اس سے یہ گفتگو نہ تیری | توئی میرا نہ کچھ خیال |
| تو ہی ہیں مرا نہیں قصو | نہ تو مجھ سے چھپائی نہیں | ہیں مجھ سے کسی کے دلی خبر | رکھتی اسکا خیال میں کیا |
| تمہیں کہیں و ذرا خدا لگتی | تم تو سنی تھیں گفتگو میری | یعنی ایسا لگے کہا کیا ہے | کہ یہ دلبر تھرا را بگڑا ہے |
| لاکھوں انسان پہ طرح آکر | عقد کا ذکر جبکہ وہ لاسے | یونہی میں بیان کیا اور | تھا جو دستور کہہ دیا اور |
| کون بگڑا یہ سسکے تبار | اسکڑی ہو گیا ہی کیا تبار | ہو نہ مجھ سے فغا برای خدا | دل میں سوچو خود را برای |
| کہ جو کوئی کسی پر مٹا ہی | فی الحقیقہ وہ پیار کرنا ہی | لاکھ صورت سے کوئی سمجھ کا | دھل گیا ہی جو وہ اوچھٹ |
| ہیں یہ کسی کا نکل غیر | جو کر یا نہ کہ ہوئے قیا | ویکھ ڈالی ہو لاکھوں غیبت | نہ نظر آئی اوکی پھر صورت |
| یہیں آتی ہو سب کو غیر | یہیں کھلاتی ہیں انفرادی | یہ ہی لوگوں کو عجب تماشا ہے | کس میں اندھیرا ایسا دیکھا ہے |
| کہ نہیں ایک کو تو خود پڑا | لگ گیا او سکے ہاتھ اکھلا | چوڑے جانا ہی خود ہی لکھ | غصہ او سکا ہی ہم غم بول |
| ایک کو شکل سے تو نفرت ہو | نہ محبت سے کچھ نہ الف | خود گر ڈرتی ہیں جو لو لگا | غمزی کرتا ہی وہ ہی آ |
| دیکھ او سکے نہیں گوارا ہے | جان اپنی بچا کی جاتا ہے | میں تو ہوتی ڈر گئی بچا | جیتی جی غم سی مگر ہی |
| خیر اسوقت ہو گئی واللہ | یہی کرتی ہوں شکر حق ایما | کہ اسی جانتا را ہی محبوب | ور نہ رہتی میں غم سے بچ |
| اگلی اس اختیار ہے تمکو | انکو جانی دو یا نہ جانی دو | نہیں اٹھتا جو بار فرقت کا | میں بتاتی ہوں ہنگام |
| اپنی شرطیں نہیں معاف کر | عہد و پیمان سے انحراف کر | ایک دم بہرہ اٹکے سے ہوں | انکی صیلت سے دل رہو سدا |
| کوئی حاکم ہی نہیں غیر | کہ تمہیں کچھ او سکا خوف | خود ہی فضل خدا کا حکم ہو | کچھ نہ دل میں کسی سی نام |
| سب طرح اختیار ہے تمکو | کسیلے انتشار ہے تمکو | اور ہو تا جو کوئی حاکم ہی | تو ہی کچھ او سکی پاں چل |
| اسپین تو تمہارا کمال وقت | یاد آتی ہی بر محل وقت | دو دل میں ہیں اگر غمی | تو وہاں کر سکے گا کیا فانی |
| شوق سے انکسار ہے تمکو | گر کوئی بکنا ہی تو بکنے دو | دوسرے میں ہی ہوں کچھ نہیں | عین راحت ہی چشم مارو |

| | | | |
|--|---|--|---|
| جو کہا ہی برا بھلا مجھ کو حق و ناحق ہی کچھ کہو گا کر اولیٰ مجھے خفا ہوئی سدم رکھتی الفت اگر تمہاری یہ انس کے مہو خفا تو زیبا ہی نہ جواب اوسکی گفتگو کا دیا پہلے اک بات میری سن لو تم تمہے ہدم جو ای قمر تنویر تمہے شریطن سنی ہیں چو اسرار بسل انہیں کے لیے یہ جگہ اتھا اوس کی تم کو نہیں سنا ہے نتی نہ اوسکی فرشتہ نگو بھی تم تو ایسا ہو بہت مائل مجھ سے وحشی کو کر لیا غیر تمہے کوئی نہیں ہو شرط اپنی تو نہ دو داغ ہر محو کو تم ہیں یہ شریطن بڑی قیامت ماورائے اسکے ای قمر طلعت یا اگر میں تڑپ تڑپ کر کچھ ہوئی دشمن اگر تمار جو ہلاک اس لیے محو منع کرتی ہوں دوسری اس میں قہاحت ہے بہت بھلائی اگلی شامت بلکہ ایسا ہنر خواب میں ہی نہ تم تازہ جو دل پہ کھایا | ریخ سکا نہیں ہوا مجھ کو میں کہو نگے بجای ستر ستر بی سبب بے مزہ ہون سدم کرتی صاحب کی پاسداری نہیں الفت تمہاری صلا اوسکی جانب سے نہ کو بھلا مجھ کو اوسکا جواب بدو تم کی ہی دخت وزیر کی تویر وہ لڑ سکی ہی کرتی ہو بھلا ٹالو کو یہ اک ہمانا تھا تمہیں حق خیال آیا ہی کہ مراد ہی آگیا تمہیں بے جانی ہو کس لہو جابل جسکو کوئی نہ کر سکا تسخیر بخدا ہوں میں مسلح حریف پاؤں باہر پات پاؤں رکھو تم بلکہ دشمن ہیں جان حبیب کا مار ڈالیں گی ابکی منہ قیت تم ہی بان بھر کر آؤ جیتو نہ ہا لطف زندگی کچھ خاک اس ضرر سے میں روڑنی ہوں اور یہ حد سے سو فرست تمہے پہلے پہل ہوئی الفت غم کی صورت کہتی ہیں کبھی اوسکی حد نہ زیادہ دیا ہر | کسل ہوں میں تانے زبان جی تو لکھت بات پر جلا سیرا ٹالو صلا نہ بی خیال آیا چوڑ جاتی نہ ہوں کہی تلو شکستہ دخت وزیر کی تویر بولی اس طرح مدد سے مگر پھر ہونم اپنے فعل کو غما سچ ہی ہیں نہیں ہر سکا وہل جس سے نہ تانا تھا ستلو تم نہ زمین کرو خیال سکا ہی گریہ بھی بات سچ و تہ ہوئی گرا اس سے کچھ ہی گاہ بخدا اپنی فن میں کامل ہو بہر دم بھر کا ناگوارا ہی غلو مجھ سے اگر محبت ہے مبتلا ہی بلا نہ جو بکھر نہیں ہر گز یہ کامل انسان ایسے صدر سے میں ہر دلی اگر بہر نہ تمہے ملو گی میں نہا یا در کھنا یہ ای شہر تنویر ایک تو ہوگی تم ہلا کاؤر کہ میں اس سے خبر نہتی بخدا نہیں گاہ اس سے ہی ہلا نہیں میں بات سے ہی قہا ہی میں سوچتی ہوں نہ کب | ہوں خطا دار ہر گز نہ ہوں اس میں کیا ہو گیا بھلا سیرا زمین انس نہ کچھ مال آیا ہوں اور اتنی نہ ای پری گلو ہوئی آزرہ وہ قمر تنویر اب بخاطری ہوں اپنے ہر ذکر دلی میں تمہے کچھ تکرار کہی اس جگہ کا اتحاد ستور اوں ہر شریطن ہوں تیر کو جانی دو گر ہو کچھ مال سکا کیوں نہ آیا سمیٹوں صبر ایسا بہر نہ کرنی یہ گفتگو داغ وہی نفس خشک مال ہو نہیں قابو میں دل ہمارا ہو کچھ حیمیت ہو کچھ فروت ہے جان اپنی نہ مفت دو جا کر کر سکی ایک کو جو کوئی ادا خون ہو گا تمہاری گردن جان فشانی یہ ہوگی سب کا حشر میں بھرتن ہو گی ہنگر ہو گا جان کچھ سو ای ضرر عشق کہتی ہیں کسل کو میرا کسی نہ تانا ہو درد فرقت کا دکھ میں اس طرح خبر کرتی ہیں جاؤ تم جو چوڑ کر مضطر |
|--|---|--|---|

| | | | |
|--|--|---|--|
| میں تو ان باتوں سے نہیں لگاؤ اوٹھتا ہی دھن کپڑے ہی تو ابھی تو غامض یہ نقش ہے تجسس میرے پر ہوتی شیدا ورنہ لاکھوں حسین چاہ کرتی تھی وہ خوشامدین تر کیا انہیں گایہ جو یہ صبر پڑا تھنے کیا سحر کچھ کیا محو ہے ہم ایسی عقل پر پڑے چنچر جانتی ہوں یہ ایسے کمال تو بھئی ہوں میں بچو دل کو اگر بلکہ اس بات کا بڑا ہے ڈر وہ اچھی سیر دل لگایا تھا نہ نہ کار و کنی سے نہیں سنا عمیال میں ہی نہیں تھی جان صدھو کوئی ناخو اسی صورت سے لطف دے دیکر میں تو اس کا در سکونگی جا یہی بہتر ہے اب نہ جاؤں سنا کہ کنی لگا یہ باہ تمام لیکن اس بات میں دو نقصان فصل جان سے جتنی شریک عقد میں یوں جو نکلا لاؤنگا | ہو گا کیا حال میرا دوسرا ہوئی جاتی ہیں اسی طرح دیکھوں انجام کیسا ہوتا ہی دفعۂ عشق یہ ہوا پسیدا آئی الفت میں میری ہوئی تیار ہمیں جو ہوں پر بھی دلی تیار یا کہ قسم ہے یہ سلوک کیا کیا بلا تم ہو کوئی جادوگر پڑ گئی کیسے پردہ انکھوں پر اب تاسف تو کچھ نہیں حاصل تو اس سے باقی ہوں بہت در درفت سے ہوئی مضطرب خوب معشوق ہوا آیا تھا ایسی الفت کو بس فراکی ما بجی ہو دونوں ہاتھ تھوٹی فقیر وار دوری ہو ناخو رگ جان پر لگائے گشت ہو گئی پڑا دل ہی میں کیا ہاتھ اس قصہ سے اڑھاؤں ہی بچا تھے جو کیا ہی کلام کیے دیتا ہوں صاف بیان اونکو جا کر ادا کرونگا میں کیا میں اون سب کو نہ دکھاؤں | رو برو تو یہ دلی ہی حالت جب ہیگی دھچک بھڑکی تاب دل میں یوں گواہی دیتا ہی پڑ گیا میری عیش میں بھی میں دلی طرف نگاہ نہ کی ہو کی یا یوں کچھ ہوئی رہی یا فلک نے یہ کی ہر کج بازی کوئی نہ باگھری تمام تر شے ہاں افسوس کیا ہوا مجھ کو کس طرح آہ نکالو جانی دون صبر کی سمیت کرتی ہوں جو مجاوے کیے گا جو کوئی بیاب ہر نہاد سکھو ہونی ذرا پہوا بی حواس بنی کچھ رست کرو جسکو اپنا نہو ذرا بھی خیال جو تی ٹھکین ہر سنگدل کو سب کو دن شاخیں لگا لگا ابھی دخت و زری کی تقریر شوق سے میری ساتھ عقد کرو دل میں چاہتا ہوں ناہی اس طرف جب قدم پڑا یا تھا اس سے جو ہوں میں جو رخسا ہو زری زادی سے | ہو میں کہیں ہوگی کیا صورت ٹھوٹ گئی مثل ماہی بی آب بلکہ یہ بات تو ہویدا ہے آئی ہی اس بہا فیہ طری حال چاہ کہیں کر رسم در راہ نہ کی در بعض زمین سے پڑی ہوئی یا تمھاری ہو یہ سخن سنا ہی یعنی کس وقت تھیں تھی نگاہ نہا و بیان کچھ ذرا مجھ کو عسل حسرت میں لکھو سخت کر لو اوسکے نزدیک کہتی ہوں محال طعن یوں کی کہ کیا کچھ ہو سنگدل کو بھلا ہی کیا پر وا ہو میں میں آؤ خیر ہے فکر کرے پاؤں ہنسی اوس کا لال نکو زلیت تنگ دل کو سیل اگر میرے دھن ڈالیں گے میں خود دھن لی ای قمر تویر ملک دولت تمام مجھ سے لو ایک دم کی بھی شادی دوی دوستوں سے یہ کیے آیا تھا کہ محبت سے ہی یہ بات بعید نہیں جاتا ہوں کنی سحر اسکے |
|--|--|---|--|

| | | | | |
|--------------------------------|---------------------------|----------------------------|-----------------------------|----------------------------------|
| اسکین اسکین نہیں ذرا فقیر | متنی تجویز کی ہی کیا فقیر | اور وہ ہو سکے نہ اوس سو | اور میں اب جواب اسکا دو | حق بجانب جو ہو وہ تبار دو |
| کوئی اک بات کاری و عدا | اور وہ ہو سکے نہ اوس سو | جب خفا ہو گی یہ کہو کلام | اسکو پہر کیا کیسی خلعت | ماوراء اسکی ہی قمر طلعت |
| مجھ کو بھوکے تم حقیقت | باز آؤ نگاہیں نہ تمام دور | تمہے الفت نہوتی گر مجھ کو | ہم نہ کرنی جو تیری جان بخشی | پہر نہوتی دین نہیں کہیں |
| ایسی صلیت مجھے نہیں منظور | بھی رات میں حمد کرتا ہوں | نہیں ہی مقام سوز و گداز | سلطنت کو میں اپنی کر گیا | کہ نہیں الفت اسکو مجھے ذرا |
| سچو تو دل میں ہی تبت شوخو | زرد غم سی ہوتی وہ تنویر | آخر اوتھا یہ کہہ کے وہ غم | جیکہ شرط سے ہو چو لگی نہات | اس طرح آنا کیوں یہاں براہ |
| پر میں بدنامیوں ہو ڈرتا ہوں | ہوتی دخت وزیر پر بیاب | آپ سچ بڑی میں غمیرت دار | ہاں مرا فاختہ دلا دینا | آؤ نگاہیں ضرور اورو خوش ذات |
| گریشنا کہ مر گیا جانبدار | آپ سچ بڑی میں غمیرت دار | جو جو جی چاہی اور سنواؤ | چھوڑا دسو وقت کچھ کلام کیا | یہ وصیت نہ تم بہاؤ دینا |
| سنی جس وقت اسکی یہ تقریر | اپنی دل کو عقد میں لاؤ | اور سکا اندر سار بر ملا ہو | خلو سوئی خدا کو جاسے میں | دل جو پھیرا یا نہ نہ کو پھیر لیا |
| رہی چپے دلون پر کاکہ دم | ہنسکے کہنے لگا بہت بہتر | | اس طرح اوس قمر کو کنو گے | ہاں زندہ تو پھر کی اتنی |
| اوس پر ہی فی نو کچھ نہ یاد چاہ | | | کیا ہیو اسطے تم کہتے تھے | واہ واہ واہ ای شہ خوبی |
| ہلکوا سو وقت یہ ہوا اظہار | | | سو پنا اٹھ کی حفاظت میں | دلہہ اک کوہ غم گر اک چلے |
| خیر تر نہیں اتلو عجیب و | | | اتو کہنی نہیں میں کوئی بات | چمن کی یہ افتانت میں |
| جلد یان بامرا چپ آؤ | | | بھی رات میں حمد کرتا ہوں | پہر کی آؤ گی جیکہ اورو شدت |
| اوس گمراہی آپ ہی کلام ہو گا | | | در شاہی یہ باغ سے آیا | غم میں ایماہ مبتلا ہوں |
| سنکے فقر و اسکی یہ گل تر | | | | انہی مونس کو جو وہاں پایا |



| | | | |
|---------------------------|-----------------------------|----------------------------|------------------------------|
| پهلای و سربازان کیا احوال | پیمهر لنگه یون بجز مال | هم تو جاتی بین ملکین کد | تم ای شهین قیام کرد |
| سال بھر میری منتظرینا | دلین میں اپنی نرسج و غم سنا | ہو میں شرطیں اگر چہ سہی دا | یاد رکھنا ضرور آؤنگا |
| آرزو میری برز آئی اگر | جب ادھر میں دیکھو گام کرو | جب گزر جای و ہد کی بت | گھر کو ہونا روانہ بی حجت |
| خدمت والدین میں جا کر | عرض کردینا مال خستہ جاگر | اپنی آقا کی جب سنی تقریر | رو کی بولا کہ ای قمر تنویر |
| نہیں بہتر کج ادائی ہی | دل پہ شاق آگئی جدائی ہی | گھر سی لائی ہو چکو گھر پر | چھوڑ جاؤ اس جگہ لگد |
| بوالہ یہ طرح کہ ای غمخوار | تیری فرقت ہی چکو نہیں شوار | پر یہی صلحت ہی ای خوشخوار | اس میں حجت کی طرح نکار |
| اوسکو سمجھا کی یون گلخشا | ہو ارا ہی وہاں سے آخر کار | شاہزادیکو جب یہ پوچھی خبر | یاں سے تنہا گیا وہ رشک خیر |
| سنکے اوسکو بہت ملال ہوا | فرط غم سے تباہ حال ہوا | در پہ منوس کو اوسنی بلوایا | حال سب پوچھ کر بہ فرمایا |
| آئین جیتک ادھر وہ دیکھ | تم رہو یہاں شوگی کچھ تکلیف | شاہزاد کی سنکی یہہ تقریر | غم سی تنہائی کی یہہ تمار کیر |
| دلین اوسدم بہت ہوا | حکم اوسکا بدل کیا منظور | جو کہ تہا خانہ باغ اوس گل | جا کی اوسنی وہاں قیام کیا |
| بہرہ شہر کی ہوی حالت | روز بروز ہی لگی تپ نہ رفت | نعلی تصویر شیکہ آخر کار | لگی کرنی بسہ وہ یل نہا |
| بعد توڑی دنوں کی ماہ لقا | شہر زرین جہاں میں پہنچا | متصدقہ شوق شاہ کا تہا چنا | اوس جگہ پہنچی یہہ گیکان |
| تھا اوسی روز اوس جگہ میلا | ہر طرف مردوزن کا تہا میلا | صحن میں تہا جو گنبد تابان | اوسی درویش کی تہی قبر تابان |
| چار سو لکھ تہا ہی تہی چمن | قدرت حق دیکھا ہی چمن | دیکھا گنبد میں ایک گنہ گھر | سرنگون ہوا اور دلگیر |
| ایک تصویر کی زانو پر | دیکھا ہی اوسی بدیدہ تر | پاس جا بیٹھا یہ بھی کرکلی | کی نگہ اوسنی ہی بخل تمام |



| | | | |
|----------------------------|--------------------------|----------------------------|--------------------------|
| اوس کو تصویر کا پوچھنا حال | رو کی گنہ گار وہ نیک حال | لے آیا ہی اک کان میرا | ہی قیام اتناک وہاں ہوا |
| پوچھ کر شوق شکار باہی تھا | ہی رہتا تھا شغل حبیب سا | کھینچا تھا وہاں میں رشک سا | ناگہاں ایک روز ای غمخوار |

| | | | |
|-------------------------------|-------------------------------|-----------------------------|---------------------------------|
| سرمه تو ز شست کوه صیقل | هوتی صید ایک ماهی دریا | نمی ده چلی بڑی جسامت | اور کئی ہاتھ قد فکاستین |
| پیش جہت اوسکا چاک کیا | ایک صند و چہ کل آیا | اوسکو جب کھولا دے ترنہ | نظر آئی سیرتی دشت تصویف |
| دیکھ کر اسکو دل تار ہوا | مثل ماہی میں سفیر ہوا | شہر دیکھا جو پشت پر خیر | ہو گیا اور غم کی مین تصویر |
| اوس سے ہوتا عرصان یہ معلوم | گر اسیر بلا ہوا وہ منوم | پر خدا جانی کسی ہر تصویر | اور کس طرح وہ بلا میں سیر |
| کی ہر کوشش ہی بیخود | لیکن اسکا نہیں پالکنا | جب ہو اہر طرے میں ناچار | چھپ کر مدد لکھو بھی نہ آیا فرار |
| آٹھویں روز پنجشنبہ کو | میسلا کرنے لگا میں اعز خوشو | جمع ہوتی ہر سیکڑ دن | وہی تصویر سب کو دکھلا کر |
| فہم میں دیکھ کر پوچھا ہوں حال | یونہی کتنے گزر گئے وہ سال | پر نہ آیا مدد عاتک | نہ مقدر رسا ہوا ایک |
| سلطنت ترک کی اسی غم میں | یہ فقیری ہی لی اسی غم میں | عیا کمون میں حقیقت اب کی | یہ تماشہ ہر روز و شب دلی |
| اگر نظر پاؤی دکھاؤ کر کوئی | یا جمی اوسکا گھر تباہ کر کوئی | سن چکا جبکہ اوسکی یہ دوا | انہی افتاد اسکو گئی باد |
| بولایہ سالک رہ غریب | آپ کو لکھو خدا راحت | میں ہی کرتا ہوں اسکی کچھ | اسے قدر ہو جسے نہ اب گیر |
| آپ کو عشق کا ہی شہر ہے | ذکر یہ دور دور ہو سچا ہے | نہیں کرتا ہوں بے سبب | اس میں مطلب میرا ہی کچھ ہو گا |
| میں ہی آیا تھا یاں خاطر | تا ہوں حال شبیہ سواہر | گو کہ ثابت ہوا نہ خوب اول | پر مجھ کو کچھ نہیں ہوا سکا مال |
| کہ خدا ہو سبب سبب | کلی شکی کوئی شکل خراب | پہان ڈالو گناہ سارے | مجھ کو انکھ ہی پڑی کل |
| کر کی تکیہ خدا کی رحمت | چچہ چندی اور ہر سرگر | اوسکو تسکین طرح دیکھ | سیوی صحرانکل گیا وہ شہر |
| دشمنت گری سہ تھا وہ کیا | ایک جانب گیارہ ناوا | سارے غم میں ہر خستہ | باؤ میں سیکڑوں پر چھپا |
| نہ کوئی بار بار ہنسی شفیق | جز غم و درد تھا نہ کوئی فریق | گنتی دن کر کر دشت پیاپی | کل مطلوب دل کی بویائی |
| ایک دن ایک دشت میں | اوس جگہ ایک کوه کھایا | سبزہ ایسا تھا اوسکو دین میں | لطیف دیکھنا ایسا گلشن میں |
| چشمہ پانی کے جبارانہ | قدرت حق سے تھا عجیبان | دل جو اسکی مضامین لہرایا | چرچہ گیا اوسے جہہ تمسما |
| تسا کوہ خوش نادر دیکھا | تختہ اک عرفان کا دیکھا | بچ میں اوسکا ایک نگاہ تھا | شہر سر کی کرخستہ چہا چہا |
| چست گلانی تھی اور ہر دور | کھار داد و خستہ تھا ہر دور | چاروں کونوں پر ہر دور | فاخہ جن پہ جان کھو ہر دور |
| جای فرشت یک ہر گچھا | اوسہ درویش یک ہر گچھا | ناج سر پر گلین کفنی تھی | وضع محتاج کی تھی لٹھ |
| بند آنکھیں تھیں چہا چہا | گل خندان تھا ذکر حق ہر دور | جب کھلی اوسکی چشم گرام | جھجک کر اسکی کیا اوسکا نام |
| اوسو خاطر سراسر کھلا | | | اس طرح مسکرا کر کھلا |

| | | | |
|---------------------------|---|------------------------------|--------------------------|
| ایک نام بھی لکھ دیا اوسکو | اور آگاہیوں کیا اوسکو | پار دریا کہ کربہ جاوے | ایک بنگلہ وہاں بھی ہو گے |
| دل میں اپنے خزانہ ڈرنا تم | اشتر جست وہاں پر کرنا تم | ایٹنگی وہاں پیا لال پرے | نام اوسکا سر خوش جان ہے |
| لاہ جلی وزیر زادی ہے | بس بھی ایک دوست آؤ گی | خط ہلا اوسکو دینا تم | کام اپنا اوس ہی لینا تم |
| جو کہو گے بجا وہ لائے گی | لیچا نا دور ویش کامہ لقا لوائیک دریا پر | نہ اطاعت سوا تہ اور نہ جانگی | |

اور روانہ ہونا طرف دشت نیزنگ کے جہاں لالہ رخ صاحب تصویر میر
تھی اور ملاقات ہونا اوس کی سے اور قتل کر کے ساحر کو چھوڑا نا اور
شاہ ترین سے ملا نا جو اوسکی تصویر پر عاشق تھا اور شرط دل کا تمام ہونا

| | | | |
|---------------------------|----------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| کشتہ سے کوسا قیا لانا | مجلو دریا کے پار سے جانا | غار دیتا ہر خار مٹھ کا | اب سو میں کون کا دیگا |
| بسطح غم فرج کو کیرا ہے | زندگانی حباب آس ہے | چاہتا ہوں مٹری غنائت | پار ہو جاؤں جو الفت |
| کام ہو جاؤ گا اگر سیرا | شاہ دریا کا دون گین پیرا | دوسری دن دوزخ ہو | ایک دریا پہ لیگیا آؤ گا |
| ایسا اوس جو میں جڑن فرو | اڈر تہہ جیسے ڈیو طائر ہوش | ہر جابل و سکا تھا فلک جلاب | چاہ با بل ہی کہمنا اگر اب |
| موج اوسکی نہنگی دست | چادر آب اک قیامت | بہند ہا اس قہر کا اچھلتا تھا | دل تہہ فلک دہلتا تھا |
| آیا ساحل چسکری دہ قہر | کیے نقش اوس جگہ تیر | خودی دریا میں ایک کڈل | اڑاوسن عجیب کیا پیدا |
| نکلی پانی سے دھتکشتی | بھکے دہ خود کنار پر آئی | دوسرا نقش اس کیاتیم | اوس طرح اسکو کی نفی |
| جب اڈر تہہ کا ارا دہو | یونہی دریا میں ڈالنا اوسکو | اسی صورت سے ایٹنگی کشتی | تک اوس پار لای گی کشتی |
| الغرض سب طرح سہما کر | جو سکھانا تھا خوب سکھلا کر | اس مسافر کو اوسن ہٹلایا | پھر کیر کشتی سے اوسن ہٹلایا |
| دشت نیزنگ کی طرف لچا | پار دریا کہ جلد اسی پہونچا | تھی اطاعتین کی کھانچا | کشتی ہو گئی ہوا کشتی |
| اوس جگہ ایک دم میں پہونچا | جس طرف کا نشان تھا بابا | اڈر اوس پار جا کی چھوڑا نا | ہو گئی وہ گاہ سو نہا نا |
| جب یہ ساحل سے دور گیا | نظر آیا اسے وہی بنگلا | حکم درویش اسکو آیا د | اوسین ٹھہر چھ غیر شہ |
| ایک ساعت کی بھی دیر نہ | | | اگئی اوسن وہ لالہ |



| | | | |
|--|--|--|--|
| دیکھو جو کسی چاندی ہوت نہ کیا وفادار دین دکھا نیکے بھیرے اسکر دیدیا نا ہوئی خست و در کچھ تقریر منظر و فک کی رہی وہ پر پڑو چکی خط نام و ہجدم دوسری در ذوالفضل وہ پر پرفضا اسقدر تہادہ گلزار ایک بارہ در ہی بھی تھی تیا ایک بحر میں اسکو ٹھلاکر لپکے کام کو میں جاتی ہوں دن جو تھوڑا تھا اچھین گئی ہنگی پھر وہ اک سن ہوت سرخ آنکھیں مہ دانت ہی پڑہ کر کہ اسکر جو خچر پھو جھلوا رہا تھی اک پری اپو سن چکا تھا جو پھلے او کا | ہو گئی اوسکی کوک جیت کیا مصیبت پڑی ہر کھون اوسکر اوسکا لقا پڑو کھا وہاں فرکش ہوا بھیرے لالہ رخ جب قید سے چھوٹی یون لگی کینہ و ہائیرالم حسب حکم اس قمر کی پاس صد قمر سودا ہر ہر و سول برجیان برج آسمان کا ہوا ڈالیاں لائی میو کی جاکر انہیں پاؤں ابھی پھرتی ہو نظر آئی اسکر عجب اک بات سر پر ہاتک سیاہ پڑو رخ پر اپنر ملی تھی بحر کی گرد دفعہ بانی جو ش میں آیا حسن میں تھی وہ چاندی بہتر نہ کیا اوسرست اسکا خیال | پونچھ اس سر تباؤ کون و قمر نہیں تاتاربان کوئی انسان آپ اوس بنگلہ میں کرین رام شام کو اس کے وہ قمر اندام تھا جو پاس سکر نامہ در شیر دو کفری دن ہر سر جانا تم جس گشت انہیں لاریج ہر سر حسن میں رشک آسمان چھوڑ حسن میں اسکر فاضل تھا بولی اس سر کو نوش فرماؤ ہوئی راسی وہ کر کچھ گشتا فاختہ بھیجی حوض پر اسکر نیکاسیدور کا تھا ماتھو پر سر پر پخت کر دانیل ہوئی اوسرست عیان اسکر جسوت دیکھی جھوٹ دل اسکر اوسدم یہ اسکر کی تقریر | کیا سا فرہز راہ کی سہم گم نہ اس بھیرے شہت جا کل جواب سکاو دیکھی ہونا کام دیکھی سکاو ایک خواں ہجام کھلے حال اسکر کر دیا اسکر کل بھیان نامہ بر کو لانا تم لیکھی و ان اسر دہ تہ تہیر بھول ہر ایک غیرت پر دین چند آفتاب گویا تھا دلین اپنر نہ کوئی شک لا و ان اکیلا رہا یہ لگڑا خاک پر یو کی پر کو پھیلا کر شکل تھی اسکر نہ تھی چھوڑی بودا سکال کی گڑا آشکارا ہوئی اٹھائی ہو گئی اسکر و لگو لگو ہر کچھ لالہ رخ تھوڑا |
|--|--|--|--|

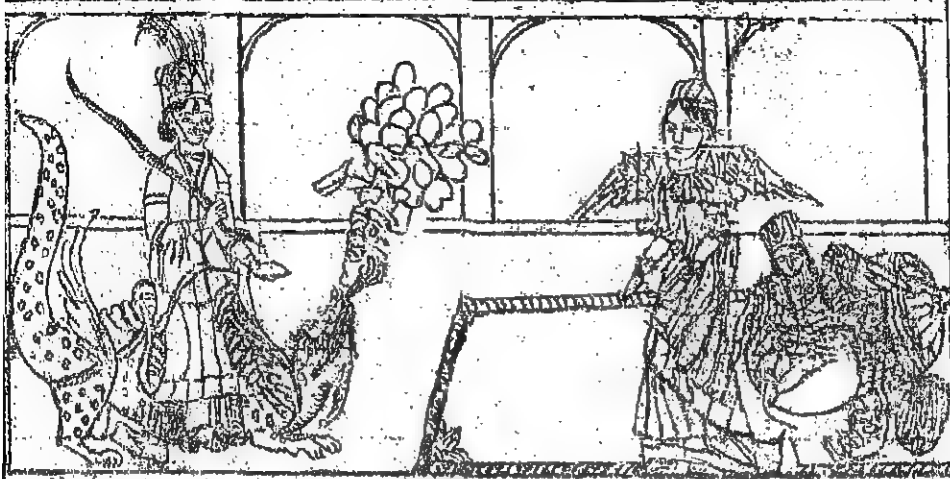
| | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| دین جو گزرا ہی اور نہ ہو گزرا | فتیہ سی چوٹی ہی یہ ماہ تمام | ہو گئی غائب سمین وہ محبت | خافقہ کی ہو گئی تھی محبت |
| اس طرف چند عریین باجم | نکلی بارہ دہریسی پھر اوسدم | تھی جو کشتی نشین وہ ماہ تمام | دیکھا اوسکو اور کو پاس گزرا |
| ہو گئیں جمع اس قدر بیان | ہو گیا ایک ارد اہم دہان | پہونچیں لیکر کیریاں اوجا | ایسا ارجلوس پہر اوجا |
| اوشی کشتی سے وہ پرسی پیک | بیٹھی اگر اوس پر پوسچر | ہو بیان نشان کیا سو پیک | گرد تھی کیس سواری پیک |
| پنج مین اوجہ اوس کی پر کا | بہترین جلو مین نہ ارون تھا | سب اوس پر تھی بعد پیک | تھی کسی کی سب پیک |
| بڑ ہی ہر روز آب کا اٹھال | صورت کا ہونے پامال | پنچا خربھی سو فی جان دیکھی | اگر اکر تھی اوس سواری |
| پاس اوجہ کر تھی کنول روشن | تھی عجیب شنی عجیب جون | اوجہ جہرٹ مین ماہ مارو | چاند حلق مین چیس تارو |
| پاس بارہ دہریکے جب پہونچا | اوس جگہ پر فہر گیا اوجا | رکے شان زیہ پاک حسین | اور ہی وہ رشک گل داگر |
| اوس بارہ دہریں پھر جا کر | نارسی بیٹی ایک سند پر | کچھ چلیسین مصاحبین | جک کر ادب بجا لیں |
| مرتبہ اوسین جسا جیسا تھا | بیٹھی وہ اکر اپنی اپنی جا | ایسی وہاں میکشی ہو اکر | نشا ہو جا کر گروا سکایا |
| روشنی اس قدر تھی بیش لگا | صاف بارہ دہری تھی نزل | صحن مین اللہ مین روشن | تیل پانچو تھر گلاس مین |
| بزم کی اوس طرف وہ تیار | وہ مہر خ کی ضیا بار | صبح کی طرح تھی وہ شبنم نور | تیرگی ہو گئی تھی سب نور |
| تھا لٹین بول اوشی مہر | بلکہ گزرا ہی ہی جاسے گھر | برگ گل پر پری تھی بونچر | اوسکھی اوسپتہ ہما علم |
| اسمین تھیں گاہین جو خوش دار | آئین لیلکے شبنم ساز | گاہی اک اپنی دہریں لایا تھا | درو دیوار کو ہی لایا تھا |
| جتنی محفل تھی ہو گئی بیدم | راگنی ڈی بھی کیا اسم پر | تان ہر ایک فیت جان تھی | روح ناسید اوسپتہ قرآن |
| اسل داسر گئی تھی پری | راگنی بھی بلا مین لگی ہو | تھی جو اوشین کمال دہریا | اوشکے وہ ناچن لگی اکبار |
| کیا بیان ہو وہ طرز قاصو | بجلی آنکھ مین کوہ جالی تھر | بیٹھے جانا کہی نزاکت سحر | روکھ ہونا کہی لطافت |
| گاہ تیغ نگاہ چسکا نا | کیسی ابرو پر اپنی بل لانا | طرزستانہ گاہ دکلا نا | ہوشین کہہ چک کر آجانا |
| جفسر نازہ ادا دکا تھر | بھاو در پر وہ وہ بتو تھی | نار سوا دسوی جب دیا تو را | رشتہ جان ہر ایک کا تو را |
| ناچن رنگ ایسا باندھا تھا | مست و بخت و ہر ایک دھماکا | چل رہا تھا داسو ساغر | پہونچا تھا تا بھر ناچکا |
| گئی اتنی مین ان پر لاکر | غرض ہتھ لال خسریہ کے | نام برد و حضور آیا ہے | اوس طرف کمر مین بٹھایا ہے |
| ہوئی واقف جب سوا اوس | | | گئی دان و شکوہ بہا تو کر |



| | | | |
|---|---|--|--|
| دیکھ کر اس کو یوں ہونی گویا کیا ہی مطلب بیان جو آواز آپ دل کبھی گل تھا اب کلی سا نچا کہوں حال جو بہت خوش اوس پری ازمنی چیتا سب مفصل سنا و حال بنا بولی وہ رو کر کیا بیان ظلم کرتا ہو جو سنا ہوگا نہیں منظور یہ مجھے نہ ہمار جسم ہزار ہات کا جو سارا ہو نہیں اس بات سے اگر آگاہ کب ہتا تیرا مجھ کو وہ فرما آج جس وقت آئے وہ ساحر اس طرح ملنا اور یہ دھرم ہی یقین چھوڑ دے تہا تو ادس کو تیرا کہ اس طرح | سکینے جھکو سر فراز کیا ٹیوں سفارش کا نام لیا آسیا ہی فلک نے پیسا ہے لائی یہ بیت آپ تک جھکو لگی روئے برنگاں بہار نہ چھپاؤ ذرا لالچ سخت آفت میں مبتلا میں ہوں آہ انجام اوس کا کیا ہوگا اس سبب سے بہت ہو وہ بڑا اسپہنار ان ہو اور خراہ قتل کی اوس کی کہ نکالوں آہ بلکہ ہو جا گیا سوا دشمن حاصلت ہی بڑی کہ یہ غلط کہ جو دشمن کی کھا وہ تھا نہ گسب نہ چھپا ہے کا کہ اوس کا شک جو تیرا | ہی عبارت جو نامہ میں تو زہی خادہ کسی مت اہل کہ چکی جپہ ہر طرف سے کلا رحم دل ہو ہی یہ مری فریاد دیکھی تسکین اس قمری کا تائیں اوس کی کوئی نکالوں آہ شیفہ ہو کر شمع چا دواہ نصف شب کو بیان وہ آتا ہو کیون رہائی کی آرزو نہ ہوت کہا ہے کراہی مت مثال بولی وہ جو یہ تو ہی دشوار بولایہ ماہ تم نہ ہو دیکھ اور اُلفت سے پیش آنا تم اوس سنگر کر کے ایسی چال چال سطر حکی جو بتلانی حال کا تو مجھ کو بہت ملاو | اوس ہو تو نہیں چہ کچھ معلوم خیر فرمائیں آپ طلب دل سکینے کہنے لگا یہ ماہ تمام کردی لبت قید سے آزاد نکرو اب ملال کچھ صبر یاں نکسا آیا اسی لیے ایام یاں اوٹھالا یا ہو مہو ایام ذکر و صلت زبان پہ لا تا جو نہیں اوس کو کس طرح موت پوچھو تم اوس سے اوس کی نکال کہ بہت ہو شہار سے ہم مکار جیسے سن لو اب اسکی نہیں ہر طرح خوب و سہنا نا تم پوچھو لبتا تم اوس کی تو نکال بات یہ اوس کو ذہن میں آئی ہی شرد و بہت مہر سے لوگو |
|---|---|--|--|

| | | | |
|-------------------------------|------------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| ایک صند و قیاس و تصویر | نکلا دریا سحر و قیاس و تصویر | هر جزوین حصار کا سلطان | اگر فرشته صفت هر دو ان |
| اوستی صند و قیاس و تصویر | دل سحر تصویر پرده شیدا | یہ تو معلوم ہو چکا مجھ کو | وہ شبیدہ لیلی ہوا خوشخو |
| ہو نہیں مل سکتا بہت | کر وہ دریا میں پوچھو کہ کچھ | سنی اور وقت اور سحر گاتا | بولی اس طرح وہ قمر خسار |
| جبکہ ساحر فرشتے کی کیا | خوض میں مقصد قیاس کیا | یونین مجھ کو گزرتی کیساں | نہوا اوں شقی کو کچھ خیال |
| ایک دن ہی نہ اسکو حرم آیا | بلکہ کرنے لگا وہ ظلم سوا | دوست میرا جو یان نہتاگو | کر وہ کرتا کچھ اپنی دلجو سے |
| مجھ کو گرا و سکا تیرا ہوتا | در سہارے نہ دل راہوتا | ہو گیا اسکو تیری مجھ کو یقین | کر ہر عمر بھر اسے یونین |
| کئی بڑے لطف زندگانی حیف | کئی یون را لگان چو تیرے حیف | دل کو میری تھی جو کوئی کس | لگی تیرے یونین غم سوا و کس |
| حق سحر کرتی تھی میں درت | تا کی طرح قید سحر ہو جات | دخل کرتی ہوں کچھ میں | بلکہ کامل ہوں علم میں |
| تخلیہ میں ایک دن پایا | وقت ایسا جو میری ہاتھ آیا | قرعہ اسو اسطیج میں پکا | ہو گئی ایسی شکل کب پیدا |
| دفتہ سو بھی اک مجھ کو تیر | کینچ تو اپنی آپ اک تصویر | سیت اک اسطیج کی کمر و | جس میں ہو چکا اسطیج |
| لکھ کر پشت شبیدہ پر سکو | کر کر طیار جلد تر و سکو | ایک صند و قیاس میں ہر کمر | ڈال دریا میں حق کر کر |
| گر کیسے وہ ہاتھ آئے گی | خوب شہرت ہا میں پاؤ | اسطیج ہو گی غلصی تیری | نہ ہر گی یہ کیسی تیری |
| الغرض میں کی وہی تدبیر | کار ساز جہاں ہر بے قدر | آخرا و سکا ہوا یہ آج فلور | تم اسی خاطر آتی تھی در |
| سُن چکا جب شبیدہ کی کردار | اس میں کچھ لگیا ہوا دکھ یاد | خوض پر فاختہ کا وہ آنا | سورت اسکا تیرا کچھ بجانا |
| اوپر میں نے جو اسکا پوچھا | بولی اسطیج وہ قمر شمال | فاختہ تیرا چھو کو گریا ہے | اوسی ساحر کی یہ بھی دیا ہے |
| اور ہر اسکا نور جاؤ دام | اپنی جادو کر وری یہ دام | بیس میں فاختہ کرتی ہر | میرے شمع ہر دو اسکی ہر |
| قید ساحر کی جب کیا مجھ کو | تب سپرد اسکو کر دیا مجھ کو | شام ہو تو بیان آتی ہی | غلصی مجھ کو جاتی ہی |
| یونین میں اگر سحر کرتی ہر قید | تنگ ہوں چیسے روز و ہر قید | جو کساں میں یہ شکو ہوتا | اس سحر میں جا رہا اسکا |
| چاہتی تھی یہ بھی وہ جادوگر | کہ اسے سنہرے باغ دکھلا کر | کروں اپنی وصال پر رخصتی | اس قید کا ہوں میں فانی |
| پر تیرے گرا کر نصیب کی حالت | نہیں منتظر کسی صورت | آسمان در پر ازیت ہر | چین نکو شکو احست ہر |
| جبکہ تیرے تمام احوال | دلو اس کے ہوا کمال | گو کہ خود ہی ہوا تیرا دین | ایک اسطیج اسکو دی یہ |
| دیکھ کر تیرے | دور کر دیا سب محبت | ایکے یہ اسنے اپنا حال کہا | بھر دلدار کا لال کہا |
| کہ چکا | اس میں کی آسمان فریاد | اگیا وقت آمد ساحر | وہ پری تھی جو حال ہوا |

اسکوا و سحر چچا لیا جا کر بیاضی نی جگر پر خود کا آگیا اتنی دیر میں وہی سنا جاو مارہ ظلم پر ہنوزی



| | | | |
|--------------------------|--------------------------|--------------------------|--------------------------------|
| اک تکر سوا تو ہی پیو وار | یتوریان ہی چڑھا تھا پیرا | راج شاہانہ رگم تھا سر پہ | جسم میں ہی لباس سپنڈر |
| بگڑی صوف کو وہ بنائی ہو | ایک اسیدور کا لگا کر ہو | اگر بیٹھا جوین نہ تھا | ڈالاکت کاو کی زجا |
| بولی کیون آج تک دیر ہو | کیا طبیعت تمھاری سیر ہو | تو تکبیر میں تمھاری تھی | فکر تھی دل کو پیاری تھی |
| سکے یہ بات خوش ہوا وہ | نہ ہا آپ میں ذرا وہ شریر | بولا بتلاؤ کسی خجستہ صفا | بہنیں آتی مری سچ میں یہا |
| عی سچ ہو ہی نگاہ کر | در نہ تھی تھیں مہرے تم | بولی شلاؤن کیا سبب اسکا | کیون ہوا ہی تجھ کو عجب اسکا |
| آج جی میں سیری نہیں یا | تو فری ہراس سیر گھیرا یا | پیشکے کہو لگا وہ خجستہ | بہنیں بات خالی اولت |
| صافہ صاف اب سو جان | مجھ نہاؤں نہ میری جان | بولی وہ اس طرح لاکر بدلت | ہو تری شاد ہوئی یہ بات |
| میں تجھے نہ دل لگاتی تھی | تو ہو کتنا یہ آزاری تھی | جیکر ثابت قدم تھی یا | آج دھمیں میری زلال آیا |
| اس قدر اس سوز نہ ہو سکا | ہو خجستہ جس سے نہیں خا | خوش ہو تو یہ مقام میرے | روز و شب وہ جانم وصل |
| مگر اب اتنی کا ہر جان ہے | ملک پیرنگ کا تو سلطان | دوست گرونگے دو ہو | نہیں کہتی غلامی ہر جان |
| تو ہی نصف ہو گا کہ نہیں | گر تیری شہنشاہ ہو چکا | پھر نہیں میں اسیر سحر ہی | بلکہ تھی ہوئی ہر جان اب سحر ہی |
| مان بتاوی جو اپنی ہوت کا | ابھی تسکین ہو دور ہو ہلا | کروں منظور وصل ہو تو | نہی ایک بات ہلا و سحر میں |
| سکے اس شک حور کی تھی | یوں لگا کہو اس کے تھی | موت میری نہیں ہی دنیا پر | بھیج دینا تھی یہاں کی |
| نارسی بولی پونہ چہین | بی بتائی مجھ نہو کا یقین | لگا اسنے لاکھ نہو نہو | یہ نہیں لاکھ نہو نہو |
| ہی ہر اس بیان کی ہو | تم نہیں بارو جان ہو چکو | اسچین ہو تانہ کچر فسادا | میں چھپا یہی پری ہر چکر |

| | | | |
|------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|----------------------------|
| بولی وہ حریف بہت باجگاہ | حسکا و دنیا پر کچھ جو دونو | کیا بچہ اندام میں ہوا سکون | ہم سے کہنا مگر نہیں منظور |
| بہنیں تھی رو برو جلال پر | دوست ظاہر میں تھی تمکلی | دل میں لیکن عدو سے تھوڑا | باتیں سن کر تھی جھکا سر |
| کر لیا تھا جو مشورہ باہم | لالہ رخ اوس سے بولی یوں کہا | کیون نہ امنت سے جھکا ہے | آنکھیں اوچی کرادو چھو |
| ہم جو کہتے تھے تم بگڑتے تھیں | کیون میری جان بڑا پیار | کوئی ثابت قدم نہیں کیا | خیر میری قسم نہیں دیکھا |
| مٹھ کر جو امتحان میں لکھا | کسکی یہ جان کسکایہ دل ہے | مرنے والوئی اور صورت ہے | یون کھنکھو کوسب کو الفت ہے |
| کہا اوسنے کہان بجا و مضو | بخشد بے بہت ہوا ہمتو | اوس تمکارسے یہ اوس کی | خوب خجالت کا داغ بھوکا |
| بولی اس طرح شانہادی بجا | اوس شقی کو یہ طعنے دیو گلی | بس ہی مجھ سے بجا الفت تھی | بس ہی چاہ او محبت تھی |
| جھکا اوس نے سر نہ کیا ٹھل | میں فقط دیکھتی تھی تیرا دل | تجسسا کا زب نہیں زنا زین | فاق ہے بات کو نثار زین |
| میری پا پوش کو غرغری تھی | زمین اس امر میں مضبوطی | سنی تھی جو کہ بیا کر تاپ ہے | جان ہی نثار کرتا ہے |
| ایسیلے سے آزما یا تھا | امتحان میں مگر نہ کچھ پایا | نام عشاق کو حراب کیا | تیری باتوں کے دل کہا کیا |
| اوس شکر کو آگئی جو صبا | اوسنے دھت وزیر سے بچا | اس مغمہ کو جب بلند تبادو | ایک آنکھ میں ہی ہر سہر کو |
| بولی وہ کیا بات نہیں مانگ | عقل ہو آگئی ہے دل صبا | کوئی جاؤ کیسے کیا جی کی | میری محنت تمام مٹی کی |
| کیا کر دل کا حال میں کو | آج یوں مجھے کتنی تھی بدور | شش جادو کا شق کا دیکھا | دل تو ہرگز نہیں وہ اپنے |
| سیٹے اوسکے جواب میں یہ کہا | ہے غلط سب بیان صاحب کا | دل خود اللہ شیتنا ہیں وہ | جان و مال سے فدا ہیں وہ |
| گر اسیری کا کچھ خیال کرو | ولین اسکا اگر لال کرو | ہے عبت بات طبعیت میں | رکھو میں تم کو وہ خفا میں |
| ہے یہ بہشت نہ کوئی لہجہ | داغ فرقت کا دل کو دجھا | دکھو اچھو گر اذیت ہے | شب کو کسے بچش و غم ہے |
| دل جان سے وہ تپہ تر ہیں | فی الحقیقت وہ بیا کر تھیں | آپ جیٹہ میں امتحان کر لیں | اک میرے ہونو کا فرق ہیں |
| بولی وہ ہنس کے کہتی تھی | جہر و دین زبان پر آگیا | قول میرا وہ آزماتی تھے | ایسیلے باتیں یوں بناتی تھی |
| آپکی عقل میں نہ آتی بات | ہاتھ آنگلی اب نہ ایسی گات | چل گیا تھا مفسون اسپر | راہ پر آچلی تھی ہر گز نہ |
| مفت گزری ہر بکواساری | آپ کی کھوئی بس ہماری بات | ہو گیا سن ہیہ بات و کاکر | سیلے تو چپ ہوا وہ سون |
| اوسکی آزدگی سو ڈر لگا | اس طرح اوس سے غم کر لگا | سینے اور شک نہ ہرہ لیلی | تھی نہ اسکی مجھے خبر صلا |
| آپ کر تھیں امتحان میرا | نہ کیا اس طرح گمان میرا | ہے اگر آپ کو یہی منظور | اب بن کر تار اوں تار اور |
| صبر چاہو امتحان کو | یوں نہ اپنی ہلاک جان کرو | ہو کے بہم یہ وہ بری بولی | اب نہیں ہر مجھے غرض آپکی |

| | | | |
|-----------------------------|--|--------------------------------|------------------------------|
| نہرا وقت وہ گنتی وہ بات | عذر غواہی بہت ہوا بڑا | اوسکو بچیدہ جب بہت پایا | بہت سخن وہ زبان پر لایا |
| واسطہ حضرت سلیمان کا | واسطہ اپنی زمین و ایمان کا | سن لو احوال ایسا نہ رہا | رحم لازم ہی غصہ دور کرو |
| پھر کر منہ کو بون کھینچ لگی | نیریں دم میں نہیں میں نکلی | سننے والی جہاں بکارت ہو | موت آجائے کھنکھرائے کو |
| پیل نچی دور ہو نہ کر حجت | جھکوا بچے ہو گنتی نفرت | اگل لگیا حیرتی صورت کو | بھاگتے ہیں ڈالوں لہجہ لکھتے |
| پیل سکے کا نہ اب تر افترا | کہ کبھی صاف ہو گا دل میرا | جس جی اوسن کی ایک رفتار | زیستہ ہی اپنی وہ ہوا ہزار |
| کچھ چوب لطف کا ہی پر بھی | نہیں عالی ہو کر مریں کلام | اوسکو ہو گا ایمان مزا مال | ہو چکا ہو گا صبا کا شیفہ دل |
| گر ہر مشوق لاکھ کا قہر ہو | راستی کا گمان ہو عاشق کو | اپنا مزا قبول کر تا ہے | نہیں اوسکو ملو کہ تہا ہے |
| ہو کر مجبور راستے انکار | اس طرح اوس جی ایسے کی گشتا | پیر نہ رشت و سام کی قسم | گر سنو کہ نہ حال تم اس دم |
| کھاٹ ڈالو لگا میں لگا اپنا | خون گردن یہ اپنی ہو گا | ہنسکے وہ بون زبان پر لگی | کیا بلا ہو گیا ہے سودا دانی |
| میری جوتی یہ بھی تنوگ تروان | یو نہیں سرستے ہیں لگا لگا لگا | دکھتے کہتے ہو نہیں نہ بن تروان | کیا ہوا میری عقل کو اسی لگان |
| نہیں کہتے تروان شونہ راز | خیرا سب میں ہوا اس آواز | میری دل کو زیاں اس کا ہر | یہی اس وقت خوف آتا ہے |
| کین ایسا نہو غضب ہو گا | مرگ کا میری یہ سبب ہو گا | کہا اوستہ یہ جھکوتے منظور | پر گوارا نہیں ملال حضور |
| بولی وہ گرتے اس پر راضی ہو | بتلا نا ساسر کا موت اپنی اور جاننا ملے تبا | کہا تامل ہے لو میان کرو | |

کاٹا سم میں واسطے اوسکے اور وہاں سے اگر تھل کرنا سحر کا

| | | | |
|---------------------------|-----------------------------|-------------------------------|--------------------------------|
| ساقیا آخری بلا دی شراب | زنگالی ہے اپنی نقش بر آب | ساقی ہو چکا سمور | فی سکہ دہی میں کچھ نہ تو |
| شان دل پر ملاں مار ہو اب | دوشیر اپنی سر بھی پار ہو اب | کہہ دن نشہ میں اگر سارا دل | ہر ہی انجام کا نہ کچھ بھی خیال |
| لکر اوزن دو لوان کد ایسا | اوسکو چارہ نہ بلیتا ہی ہوا | بولانا پار ہو کے وہ نکار | سینہ اب آپ اسی تم رخسار |
| ہے یقین میری شاتی ہر | ولیں جو اس طرح سمائی ہو | نہ سیکھے گا میری بات غلام | کو دینا ہوں اب میں اس پر شام |
| سمت مغرب ہو وشتنا زمان | اوس جگہ پر طمس کا ہے مکان | چرخ کھاتا ہی پر وہ لیل و نہار | ساحر وہ ایک دیکھی ہے شکار |
| نام اوس ساحرہ کا ہے نامید | میری شاگردوں میں تو ہی نشید | اوسکی ہیکل میں ایک ہے شجر | اوسکو کرتی نہیں جدا دم |
| جان وہ خور کیک و چور | اوسین بوش بلبل سے بون بل | بولی وہ کوئی شخص جا کر | اس طرح اوس میں ہون گز |
| یو لایہ شیکہ بون و نہار | سامنے اوسکے ہر قدم کا شجر | اوسکے پتوں میں لکھی ہے | وہ نہر نگار ساری ہے |
| بہشت اوس کی ہر ہر گنا | اوسکی تاثیر سے وہ تم جائے | یہ نکات وہ کھی اوسن تم | کوئی خوف نہ ہو نہیں اوسم |

| | | | |
|------------------------------|----------------------------|------------------------------|------------------------------|
| جیکو یوں حال کچھ پوہ بیاں | ہو گئی دل میں وہ پری بیاں | مہر جا بیکہ ہو گیا حاصل | میکاشی پیراوستے کیا کیا |
| رہی شب بیدار سطح صحبت | صبح ہوئی ہی وہ ہوا رخصت | مردقا کو پیراوستے نکوایا | اوس عروہ حال سارا پیرا |
| سکے اوستے کما خدائی تم | دل سر کو ششک نیکیا سید تم | اوس اسیر ہاوستے یہ کہہ کر | ہو کر نصبت ہوئے زار و آوار |
| جسکا کا ملا تھا اوسکو پتا | ایک مدت کے بعد وہ ان پتا | تھا قریب ہم جو کہ شبہ | جا کر پاس اوسکے چہرہ گرا |
| اوسکے پتوں میں نہ رہ پتا | لپٹت اوسکی جلا و نرو کھلا | چرخ کہا تھا وہ مکان ہم | اوس علم عروہ گہرا گیا ہم |
| اوس شہر سو اوتریہ کہہ بیویاں | گیا فی الفور اوس طلسم کہیں | دیکھا در اوسکا صورت اتر | جاسی اوسین شہر تھی مجال بستر |
| منہ جو اوسکا کھلا تھا صورت | اوس شہر کے لکھے تھے ہر بار | ہو چکا تھا جو لوح سے چیز | کہہ ہی اس طلسم کا ہر دور |
| اوستے اوسدم کیا نہ کہہ کر | جا پڑا اوسکے منہ میں گہر | بعد دم بہر کہ یہ بہر حال | ہوا اوسکے حصا میں نمل |
| دیکھا دروازہ اکیلے و پنا | اوسچہ جاعز تھی سیکڑوں بان | کہا اس طرح اوسکے پاس اگر | کہو نہا پیر سے یہ خبر خاکر |
| شمس جادو کا قاصد آیا | کہہ زبانی پیام لایا ہے | ہوئی جب وقت یہ خبر اوسکو | بولی رو کر نہ کوئی آئے نو |
| حبیب نسا حکم باریابی کا | بے تر دویہ اوسکا نہیں گیا | ایسا آراستہ اوس سے پایا | دیکھنے میں کہیں نہ تھا آیا |
| شہی زمر کی عمرہ اک کھلی | چلو مگر ساحرہ وہ اچھی | قد قیامت تھا اک بلا چوین | کہہ سنی اوسپر قہر کا چوین |
| ساحرہ مور تین جو اہر پوش | بیٹھی تھیں اوسکے روئے خاکو | پاس زانو کے رکھی تھی اوس | لیو بیٹھی ہے پایاں پر چین |
| جسکے بزدلک وان نظر آیا | دل میں اپنے یہ اوتھڑا | اوسکو گانے بجا کر کاوشی | مدد کی طرح کہہ کئی ہوشی |
| چلو اس فن میں اس کچھ سنا | تا یہ ہو جائی پیر بھی ہزار | بیٹھا اس بات پر یہ کہا کر سم | بولی مہر میں کہوہ چوئی انام |



| | | | |
|------------------------------|------------------------------|----------------------------|----------------------------|
| لو کیا تم ہمیں لاسے ہو | کیسے میرے پاس سے ہو | منہ کے لئے کہا کہ خرابیہ | بھوٹتے تھے کوئی تو تر لپیہ |
| کے میکا پیاسم لایا ہوں | خود دین شتاق ہو کر آیا ہوں | سکے یہ بات ہو گئے وہ | دفعاً رخسے اوڑھ کر گیا ہوں |
| دیکھ کر اسکے سمت کو اکیر | یوں لگی کرنی اس سو گئے | ہر گھڑی کچھ عجیب فرماؤ | پہلے کیا گفتگو تھی بکیر |
| نہیں بھائی مجھ کو فصلی بتا | دیکھ کر لگا کر دیا سیست | کس قدر یاد نکو گھائیں ہیں | فنتہ انگہ ساری بائیں ہیں |
| گفتا دیدہ دلیل ہو بخدا | کہ چلی آئی بی دہر کے سب | بات جو سچ ہو وہ بیان کرو | بندہ طر اسے کی زبان کرو |
| اوسکو آزرده جب بہت پتا | یوں سخن یزبان پر لایا | ای گل بوستان جن جہاں | رکھتے ہیں سپہیں میں کمال |
| سکے اس فن میں کئی شہت | دلو اس درجہ ہو گئی رخت | چوڑ کر دیس کر ملی صبرا | اس جبری گت سوان تلکایا |
| بولی یہ سکے وہ قمر خسار | بس بادہ نہ گائیں آپ ملا | خیر آتا جو سنائیں گے | جو کہ سیکو گے تم بتائیں گے |
| پھر یہ تم پہلے جھکو تبارد | اس جگہ کس طرح سے آ رہو | کہا اسکے کہ اصرہ تابان | لائی تقدیر میری محکوبان |
| بخدا جبکہ میں ادھر آیا | چرخ میں پرکان نظر آیا | آگیا اوسکو یہ دلین حال | پوچھیے تو کسی سے یہ کمال |
| روئے اسکے ہے جواک شجر | بہر نقشش ان کا دم بھر | اوسکے سوسو نخل جبکہ گنا | ایک قمری نظر پڑی ناگاہ |
| اوسو چرخ اپنی برگ براری | آئی آواز اک کٹاکے کی | ہو گئی جھکو اور اک حیرت | گیا کوئی اچھوٹا کی حیرت |
| دل سوانے بہ باتیں کر لگا | نہیں دیکھا ہو برگ سخت ایسا | کیا طاسدات کا یہ صراحت | جو یہاں چیز ہو وہ عفا |
| چڑھ گیا میں شجر پر گھر کر | لوح پتو نہیں اوسکی آئی نظر | نقش بھی اوس پر کیا تفریق | جھوٹ کہتا نہیں خدا پر |
| جا پڑی اوس پر جبکہ میری نگاہ | صاف لکھا ہوا تھا یہ ای ماہ | لوح محکوس جو کہ دکھلائے | بس ابھی یہ طاسم ختم جائے |
| سینے اوس وقت کی وہی تصویر | تم گیا چرخ اوسکانی تاجیز | اس طرح تم تلک میں پناہ | نہیں کہتا خلاف سچا ہوں |
| کہ خطا دار ہوں سزا دو تم | قلم غفہ ہوں تو بخشو تم | بولی یوں ہنسکے وہ ترانہ | فی اخصیقت کیا تھا ایسا کام |
| اپنے گھر آگیا جھکو پاس | ورنہ دینی سزا میں بڑوساں | کہنے یہ بولی ایک ساحرہ سے | نکد اس بات کی بڑی ہو مجھے |
| اور کہتی تھیں ان جلا آئے | شمس جاد و جبر نہ سن پاتے | ورنہ جھکو نہ زنج چھوڑے گا | جان پر میری قہر تو پڑے گا |
| سید ہی کر آو لوح کو جا کر | دوسرے ہو جاو دل سوخت و تلخ | سکے یہ ساحرہ ادھر ہو گئی | میں اوس حور نے ادھر چھڑی |
| اس قدر اسکا ہاتھ تھا تیا | و جبرین آگنی درو دیوار | اس طرح اسکے اوسکی کی تلعین | واہ تیار کیا ہو دست نعل |
| میں سے اوسکی ہو گئی سوسر | اس سے بھی ہر طرف ہوتی وہ جوت | میں دیکر کہا سب اوتھم | اپنی صنعت ذرا دکھاو تم |
| کہا اسکے کہ اوس گل عشا | اپکا حکم ہے سب لانا | ورنہ جھکو نہیں ہو ایسا نعل | نفضل حق ہو ہو جھکو عشا نعل |

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|------------------------------|
| کیجیے گا عاف میرا قصہ | بنی سزا ہو جو میرا ساتھ خنہ | کر کر اس طرح سو یوں گفتا | لیکے ہیں سزا کا قصہ سوا کہا |
| ایسی اسیر بجائی پھر رنگ | مثل آئینہ ہو گئے سب رنگ | لو وہ لی آسمان زہر و ہلی | لگی بایان بجار زام کلی |
| جبکہ پہلو بجا یا اور جنگلا | دیس غریب نہ رو نکو یاد آیا | اوس گل زلف و چہکائی بہا | سینو کی آفرین ہزار ہزار |
| ان گنو کجا بجانا کافی تھا | دل ہیر ہو گیا سیدرا | بولی یوں ہاتھ باندھ کر دھو | مچکونشا گوانا پناہی جھنڈو |
| تھا جو منظور اس فکر کو بھی | ہو سو کس طرح یہ پرسے | اوسکو شاگرد کر لیا اپنا | نار واد و سکی کلائی میں پناہ |
| دل سو یوں چند دین نکھلا | ہین کی فن ٹین ہوئی کچھا | ایک دن اوس کی زہر کر شا | اس طرح سے کہا کہ یا دوستدار |
| سہل پہل بیان فرماؤ | ہم سے کہتے ہوئے نہ شوق | گر زبان سو تھاری تیرا دل | اوسکو کھنکھن میں بجالاؤں |
| کہا ایسے کہ تم قسم کھاؤ | تا کہلی نبی قول سونہ پھرو | حسے پاؤں کی زکھائی | یوں لگا کر زہر بیان و سدا |
| یہ جو خنہ کلی میں بہتا ہے | اسکا تلاء تو سبب کیا ہے | سنے یہ اوسکارنگ زرد و | بلکہ اندام سدا سدا رہا |
| پوچھا گھر کو یوں کہ انجوشا | آپ کیوں مجھے پوچھو ہیں بات | اس میں کیا ہو خنہ کا مطلب | مچکونشا بلی تو اسکا سبب |
| بولایا ماہر و سبب کیا ہے | یہ نیا طور بیان جو کیا ہے | رکتی ہیں سب کہ ہیں خنہ کو | عبور گل میں تم اسکو ڈالو |
| بولی آگے میں شلہ و پھر | ایک کہنے میں جان کا پھر | پہر بیان کرتی ہوں پھر | آپ سوا ب میں قول بار چکی |
| شمس ج دو ہوا ایک جادو | شد خود مزاج اور خود | اسکا چاکا طلسم جب تیار | اوسنے اسکا مچکونشا |
| یوں کہا مچکونشا کیو خنہ | نہ جدا اسکو کیو خنہ | اسی خنہ سے سو قصا میری | اور شہر سو نہیں بنائے |
| نہ کسی سو یہ راز کنا تم | ہر گھڑی ہو شیار زہن نام | دیکھو وہ عقل نہ ایسا ہے | ادنی یہ نقص میں کھا تو |
| آبداری کا کر دیا محتاج | ہی یہ تیغ کلی سو بدتر آج | طر بہت سار عجیب کو چاٹی | کاہ کی طرح کوہ کو کاٹے |
| پوچھا ایسے کہاں تہر تو | مجھے کہہ دو جان تہر تو | بولی جو ٹال مجھے نہ جانے گا | دل میں سلینہ ہزار مانے گا |
| نہیں آگاہ میں کہ سچا ہے | عقل سے یہ ثبوت ہوتا ہے | ہو گا لا بد کسی طلسم میں | پاننان ہو اسی طلسم میں |
| جہاں اوس سنگ کا تپا لیا | دائیں نبی بہت یہ گھبرا | تھا یہ اس فکر میں بہت دگر | ہو گئی یاوری یہ ہو تقدیر |
| آئی درویش کی ہایت یا | انتہا سے زیادہ ہو گیا شاد | جو کر درویش نے بنایا تھا | جاک تہنائی میں غل ہ پڑا |
| اوس کے پڑے ہی گئی غفلت | نہر ہا ہوش چھا گئی غفلت | وہی درویش سی نظر آیا | حال یہ اوسنے اسکو تپا لیا |
| کیون تر سچا ہی بہت مان | لوچ خنہ کے قصہ میں جو نہاں | اوسکو ناہید سو طلب کرنا | اوس سو صلا نہ دین کچھ نہا |
| نارنگی کس طرح انکار | دیگی نکھو اوسے وہ لڑکا | باندھنا اوسکو اپنے بازو میں | تاہ ہو سچ کسیدل کا خضر |

| | | | |
|-------------------------------|-------------------------------|---------------------------------|-------------------------------|
| اس جگہ پر ہے کیا حق ہو | کرنا دم پڑھ کر اوس پر پڑھ | پانی اوس کا یہ جوش کھنکھانے لگا | ہر کے وہ جاہلست جائے گا |
| اوس پر پڑھنا تم اوس پر پڑھنا | ایک تیرہ نکرنا خون دہرنا | ہوگی ایسے مکان میں داخل | ہوگا حیران جبکو دیکھ کے لی |
| پیار دیواری ہے نہ جلدی | اور نہ تیر کی عمدہ بارہوی | حسرت میں اوس کی نفس میں اوس | اوس میں طایر ہے ایسی شہر |
| قاعدہ ہے ہر اوس کا اکیل تر | جبکہ جاتا ہے کوئی غیر بشر | دیکھتی ہے اوسے وہ بر کردار | دفعاً اپنی کھول کر منقار |
| سامری سامری وہ کہتا تھا | اترا اوس کے بیان میں ایسا ہے | اوش دیکھ کے ہو گئی وہ مسدا | دفعاً ہو گیا وہ ہفتہ کا |
| دیکھ کے کا جب تک میں بھی رہتا | بی تامل کے گا وہ ہی بات | حرز جان لوح ہوگی بازو پہ | کچھ نہ ہو پتے کا نکو اوس ضرر |
| ب سلامت تھیں وہ چکا | مرب لیل سا بھر پھر اڑا گا | یون کے گا بھانگے کچھ جراتو | دیکھ بچھتا ہے کان بیان اٹو |
| حسرت میں پھر اونا لینا تم | کچھ نہ اوس کو جواب دینا تم | اوس نفس کو پالین پھر کر | اٹھنا اس طرح اوس کے اگل تر |
| اسم اعظم کے واسطے تو مجھے | جلد سنگ عجیب بتلا دے | جب خرگاہہ اس طرح کی قسم | وڑے سے اعلانہ مارا کچھ دم |
| اگر اس میں کر گیا کچھ اٹکار | جبکہ ہوگا نفس میں تیرہ اٹکار | کے پکے پکے بلین وہ جس آن | ہوا اوس کی نگاہ سے پندان |
| فطرت اوس وقت اوس کی ہو گئی | اٹکھ کھلتے ہی ہو گیا مسرور | پھر لونا ہیدا کو بڑا کر پاس | کہدیا سارا حال بے ہواں |
| بولی یہ سنکے وہ بہت غرور | آپ دلیں نہ اپنے ہون بخور | یہ تو کار تو اب ہے وہ اندر | ہو نہیں دل سے نہ کھلا ہو کھرا |
| لا لہ رخ ہو کہ میں رہا جلدی | ہو یہ مطلب یہ مدعا جلدی | کر چکی اس سے جبکہ یہ گفتار | نہ کیا خوف اوس سے کچھ زہار |
| لہجہ خیر کے قبضہ میں بھی | سے تر و د اوسے نکال کی | جبکہ حاصل ہوا دلی مطلب | ہو گئے دور رسا کچھ بچ و تب |
| جاس کے نور اتریں میں پور | دم کیا اوس پر پڑھ کے سور | جب ملاطم میں آیا آب اوس کا | بی تامل یہ اوس میں کو پڑا |
| ایک دم میں پونج کیا پھان | غواب میں میں چکا تھا سب اٹھا | گیا بارہ درسی کے جب اندر | حسرت میں پھر اڑا آیا نظر |
| دیکھا اوس میں رخ اوس جسد | سامری سامری کہا ہے ہم | سختی جو وہ لوح اوس کے بازو پہ | نہوا سحر کا ذرا بھی اثر |
| دیکھ کر اوس کو اس طرح سلام | یون لگا کھنے اس کو وہ ظالم | دیکھ کتنا ہو نہیں ظلم نہ توڑ | اس ارادے سے اپنے نہ کوڑ |
| نہ دے اسے کچھ ہی اوس کو جواب | پراوتار افس کو چھت ہر شتا | پھر یہ تقریر اوس سے اوس دم کی | ہے قسم تجھ کو اس میں مطلب کی |
| یہ بتا تجھ پر ہوا ہے | کہ وہ سنگ عجیب کجا ہے | اس قسم سے وہ ہو گیا اجا | یون لگا کھنے اس سے کہہ گفتار |
| خیر میں لو یہ حال ای خوشو | شہ نشین ہو جو جو جانب کو | اوس کے درمیں ہے پردہ زرد | لٹی ہے اوس جگہ پر ایک پری |
| پیش میں اس کے ہونہ گھمان | لے لو وہ ان جا کے ہو اگر وہاں | کر چکا جبکہ اس طرح سے کلام | ہو گیا اوس کو وہ اگل پرام |
| طایر روح نے کیا پرواز | نہ سے اوس کے نہ کھلی کچھ آواز | ہو گیا راکھ خود بخود جل کر | نہ نفس وہ رہا نہ بال جو بر |

مختصر ہوا یہ دیکھ کے حال / نہ نشین بین گیا پر تہ تال / دیکھا اک نامنہن بڑی ہیکر / تازہ سولہ بی بی سہری پر



| | | | |
|----------------------------|---------------------------|-----------------------------|----------------------------|
| زعفرانی گلے میں ہوا شب | صورت ماہتاب چہرہ ہے | یونہی بین بین بان کھرکھ | چاند پر جیسے ابر کے ٹکڑے |
| کاجل آنکھوں میں پس ہوا | دست ہوا میں خضبہ مندھی | دیکھا اوسکو یہ ہوا بیتاب | دی صدا اوسکو حکم دیا |
| زدیا اوس ہی زکیر میں ہوا | اوس صورت رنجی ہاں ہوا | اسقدر اوسکو شوق ہوا | اوسکا چہرہ ہوا دلو شوق ہوا |
| ماکر ٹیٹھایا اوس سہری پر | کھنچا اوسکا ڈوپٹہ بندھ کر | جبکہ سارا بدن ہوا عریان | پردہ سلو سکا کھل گیا ادر |
| طور دیکھا نہی دیکھ سکا | اناف کی جاو فضل ہے کا | دیکھی شلواریں بند میں کھسید | ہو گئی اوسدم اسکو اور بھی |
| خون سکون کچھ ہوا مسلا | لیکی وہ کھنچ فضل کو کھولا | جبکہ اوس فضل میں لگایا ہے | سنگ قصہ پھر وہ آیا ہاتھ |
| ہو گیا جبکہ اوس سرنگ تھا | اوس بڑی کاہل گیا نقشا | نہ وہ جو بن رہا نہ زیبائی | بتلی کا نڈکی وہ لٹسائی |
| لیکے وہ سنگ جب روانہ ہوا | نہ وقت کا کا چٹانہ ہوا | دھنقا اوس ہی وہ سیاتھی | ہو گئی چارمیت تاریکے |
| بعد دم بھر کے خود بخود کہا | برطون ہو گیا رگ روغنا | اوس جگہ کا بھی کچھ نشان ہوا | اک کھت دست ہو گیا مٹا |
| جس مکان ہو گیا تھا پہلے | سائینہ وان پھر وہ آیا نظر | پاسن ہمد کے فرض آیا | اوسکو وہ سنگ اوس کو کھلا |
| کہا اوسنے کاسرہ انور | نہیں کچھ غدر رہے مجھے بھر | سختی گرا تھی عرض نوتھی | بہا ہے نور ہوا وہ بھی |
| شمس جادو کو جاتی جوان | قتل جب ہو گیا وہ بڑا ہاں | سبکی ہو جانگی عدو دشمن | کی ہے کچھ اوسکی آپ نے نہیں |
| بات میری رہے یہ آپ کو یاد | نہر گر وہ بانی بیداد | لادشخ کی رہائی شکستہ | رغم سب کا یہ باطل ہے |
| پوچھا اوسنہر اسکی کیا تیر | قتل ہو کس طرح وہ بھی تیر | بولی وہ یہ بھی بات مرسان | جینے آپ مجھے تیر و گسان |
| مرگ ساحر کی جیت تیری جنر | اتنگی اوسکے وہ سب بھر | ہو اسی تیری قصا اسکے | روح کر دیکھا یہ فنا اسکے |
| تیرے کی اگر خطا اسے ماہ | مار ڈالی گی سکو وہ گمراہ | کوشش میں بھی کچھ کمال | تا کہ ہو قتل وہ بھی بد حال |

خوب او سوخت مگو بهما که مع قبر و مکان و پنجبره بگوئی یکی حسب حصول مراد و آن برای بهوای خرم شود

آنکه لقا کا پھر کر لالہ رخ کو پاس و راوس سو حال کہنا اور ساحر کا قتل کرنا

| | | | |
|---------------------------|----------------------------|------------------------------|------------------------------|
| الغرض لالہ رخ کو پاس آیا | سارا احوال دس ہو دہرایا | سب چیزیں ہی او کو دکھائی | دیکھا خوش ہر خود ہوا چین |
| بولی و اللہ ای میرا نور | تم ثابت قدم نہیں ہو پھر | بولا اس طرح یکراں خوش ہو | جگو شرمندہ بہر حق نکر د |
| اسے جو مجھ سے بات طلب کی | تاریکی تھاری ہو جلدی | وہ تنگ حسیب آج بیان آئی | زندہ پھر نہ اپنی گھر خانے |
| اس قدر تم بلاناؤ کو خواب | نری ہو نہیں مغاز خواب | اکی جو ہو گا میں سمجھ لو نگا | تنگو تکلیف پھر نہ کہہ دو نگا |
| شکے یہ بات وہ ہوئی مرا | دو بہر رات جسکے ہی آئی | وقت آیا جو اسکی آنے کا | ہوا سامان جان جانی کا |
| کر کی تیار ہر مینوشی | ایک کسٹر میں ڈالی ہوشی | اس قدر کو ہی کر کی پوشیدہ | اوس پر ہی فی بناؤ خوب کیا |
| اس طرف لو ہوئی تھی پتیر | تھا اردو ہر اس سوی جزوہ | تنگدل میں بہت ستر تھا | روز کی ٹالو سے مضطرب تھا |
| آیا اوس شب ہو گیا گنگا | تا کہ نال ہو کچھ دل دلدار | بھاری لوی تو اسکی سر پہ | اور پوشاک ساری پر تری |
| اور مٹی تھا سر گرج کارو | گوٹ پراو سکھو تو نکاحا | زرد اطاس کی باسیا تھا | پانچو نہیں ہی گوٹ پٹھا تھا |
| نورین یون سیاہ بازو | جلوہ گر جیسے شب کو یون خر | دست دپا میں چچی بنگا | جسم کارنگ مثل شب کالا |
| زردا کسین تھیں تلیان | سرخ سب انت ناک ہی ٹپی | نیل کر و الکا بولون میں | نیا چٹھی بڑی ہی گالون میں |
| سائنسی آیا جب باجینیت | جلگئی دیکھ کر وہ طلعت | سلسکے لوی کہ خوب بن گیا | موا جیسے کتھک کا احوال |
| چلیا اگر وہ اوس پر کی پاس | یون لگا کہنے اوس ہی ہو گیا | جا بھان اب نہ جگو تر ماؤ | آؤ میرے گل سے لگ باز |
| بولی وہ ناز سے کہ پھر ذرا | کر کو کچھ شغل بادہ خوری کا | لوگ سب یکے تو بین او بدوا | ہول کیا جڑا ہی بڑی بڑا |
| مٹھا جو اوس گل کا ویدی | کھلی نیکی وہی شراب طلب | جس میں ڈال تھی او سر ہوشی | ایک مہ پارہ جا کر لے آئی |
| ہاتھ سے اپنی بھری اکٹھا | بولی اس طرح وہ پری پیکر | ہی یہ جام مراد میری جان | پی مری ہاتھ سے تری زبان |
| وہ سنگ پر سٹھکے پھول گیا | ساری ہوشیاری اپنی ہو گیا | فرط شادی سے ہو بیتاب | پی لیا دفعہ وہ جام شراب |
| پی پھر ہی عشق میں جلاں | پیتی ہی اس کے غیر حال ہوا | سرو پا کار ہانہ سلطان ہوش | ہوا خواب چل ہی وہ خاموش |
| مہ لقا نیرنگ جب دیکھا | | | آیا پاس و سکھو لگو سکھ |



قتل و ناسا حاکم با ستمی شهنشاده ملکا

| | | | |
|---|--|--|--|
| لایا تھا جو طالع ستم پتھر ٹھہری اوس وقت نہ اوس جا کرد اتن سر سب دا وکا نکالانہ سی جواد سکرو دواہ پھانگتی تیر کی زبانے مین خود بخود پھلا دہ ہو گئی رو اوس شکر کو دیکھ کر مقتول دونوں ہاتھوں ترخو بیٹا اکڑ جا کر تھرا ب شباب کر دن دیکھی داغ تم جوانی کا فاتحہ خوان مجھ بنایا آہ اس خوشی پہ جان دل تریا پادر کھنڈا فریقہ لوگلی ہکا عوض میں انصاف وہ جفا پیشہ کہہ ہی تھی اور | میان ہی مچھو کو خبی بھاگی بارہ دری میں کھار فرش پر خون سب بہا وکا بنگیا چرخ پر دہا برسیا لگین کے عیب اوازیں نر با ایک چیز کا ہی ظہور اپن دلیں ہوئی کمال مل یوں لگی کرنے پین در در تھا فقط تین سو برس کسن لہو دیا لطف زندگانی کا رحم کچھ بھی نہیں نہ آواہ جھکو بتلا دواتی بات اس کو دینی ہے تیری دلگیر نہ اوٹھا ونگی ہاتھ نہ مقار اتنے میں سہو پشت پر اگر | اوس پتھر تیر کس نے لگا خوب جب تیر ہو گیا خب اوسکرتی ہی ان پینک ہوئی ہندرجا دس بارش دل گاؤز مین ہوا الزان آئی اتنی مین اوسکی داہی ہاتھ سیرانی نوجی سر کال لہو دنیا سہ جلد تم ام لال ہاوی جگہ نہ کچھ وصیت کی جھکو مٹی نہ ہاوی تمنے پاسل بنو مجھے بلا لواب خواب مین ہی کہی تم آگے جتنو مین مین تمہارے شریک کہیں جینے نہ دنگی دنیا مین اسم عظیم جو پڑھ کر مارا تیر | اوس پرید کا دل جو ڈر لگا بیٹھا سینہ پہ اوسکی پرچہ کر خاک پر جس سے دنگ ہوا آوٹو فان مین ورق گرد دو گھڑی تک ہی اسامان بھیس مخ فاختہ کار کتی تھی خون سیاہی اوسکے کچھ لال کیا بھی تھا تہا اس سال کس قدر جلد تم حرکت کی کیسی بھیا و لٹی بات کی تمنے اوتھ کے گاہے جیسے سرتاب شکل یہ چاند سی دکھاوے بلکہ جس جیسے اسین کی تریک بیچو درنگی نہ کوہ و صحرای مین کتی دار فنا کوہ سہی شری |
|---|--|--|--|



| | | | |
|---|---|--|---|
| <p>بولی اب میں نے تجھے پہچان لیا لگے سب نے جن میں کی تو میر دہی رہی تھی تھیں منہ لیٹے اور کہا دیکھ کیسا ہوا سکا اب اعظام حکم کیا دیا اٹھ کر کار و کار کا آگیا لہر یہ اوستہ کے لہریں ال وان سوسا ہی ہوئی وہ چہرہ دوڑا خوش ہو کر بھلا تھا ملی جب کہ سب سے ملو گت دلی دل ہی میں شہ جاتی نہ چل سیکھ براسے خدا ناقیامت سے کجا کجا نام اوستہ کو بھلا یا اپنی مسٹر نظر آتا نہ تھا کوئی بھی ملول</p> | <p>لا رہی تھی بھی بھر اس کی اس کی ہو گئی تھا وجہ صغیر کہ لکھ نہ اوستہ کو ریت میں جو اس کہتی تھی دل سے کیا کیا کام مر چکی جس کو سوسا ہو دو دونوں رہی تاویر اوستہ کو فکر کمال ہو گئی جب یہ بات سن کر دیکھتے ہی اوستہ سے وہ نکلا وہی ناہیدہ ہو یہ نیک تھا قتل ہوتے نہ وہ شہر کو بھی میں ہوں ناچنے میری اس کی بخدا وہ کیا حضور نے کام ملی اوستہ کو بارہ وار دھک</p> | <p>کہ شکستہ گل مراد ہوا شکر کے سجدے بھی کیے بہم اس پر ناہیدہ کا تھا حال وہاں پر ہر اسان وہ نہ تھے تان نہ کسی سے یہ حال کہتی تھے سیکھ نہ وہ لہریں ہو گئی وہ ہو گئی تھی قفس دو دونوں سخنہ کچھ نہ کہنے لگتی لا رہی تھی یہ کہنے ملو ایا اوستہ دیتی نہ یہ کہہ کر نہ سخن پر زبان پر لائیں خرمیاں آئی ہیں یہ والہ ہوئی اوستہ کو دھک دھک</p> | <p>محو بلبل و عشق ہوا غم بہا سکی بلا میں لیں ہوم اس وقت تو ہوا تھا سیان کہتے نہ کہ دیا تھا سیان اسی لائے میں وہ رہتی تھی ویکما جو وقت آکر آیا تھا حکم کیا ہو ملاسے بے تاخیر تھا جہاں تھا وہاں آئی سا سمجھ اپنے اوستہ وہ لایا اسے اسان کیا ابھی ہے بولی وہ نہ اب نہ لائیں تم پہ احسان کرو گئی کیا کار لا رہی تھی نے سنا چہ کہ یہ کہ سب میں ہو شوق</p> |
|---|---|--|---|



| | | |
|---|--|---|
| <p>نایب اور کافر کی بڑی سخت کہیں آسپیدین جلیپین فرستے بہک اور اس زیم کو زوال یا شرط اول تو تو جی کی ہے نام کیا اور اور آپ کا اسے نا بیچ و اور اگر سر بازار ہونو دی یا کی سلطنت ملک بولی میرے سینک وہ قمر شال گر پڑ دل پاد اسکے کوہ اہم کہا اسخو نہ استے تو نوم ملک و مملوک ہونو میری خوشی پھر اور گاجو نہایت باقی رکھتی تھی شس جو وہ تہویر سینک یہ اسخو لیلی وہ ملوار اوسے دریا پتھیں گری آیا آتی ساحل پر پھر ہی شستی اوسے درویش پاس یہ آیا</p> | <p>آئی پھر میکشی کی بھی نوبت کہی تپ تپے جام پھر ہر کے اس گل تر کو پھینچا ل آیا دوسری شرطین بھی کچھ نام یہ کچھ جلد اب مجھے آگاہ داخل کیا ہر جوین کو دن انکا کر دو چاہو اسکے مالک کیا کروں لیکے یون ملک نا جاکو یہ یہ ہوا برا و سدا سارا احوال ہر تہین معلوم یہ اسخو نہ استے تو نوم نقش و پیر تہدی بنکی ہے یون کہا دیکر اسکو کشت شیر کر کسانان سفر کاستب سجدہ شک و سجدہ لایا جو کہ اسرا و اسکو لائی تھی</p> | <p>خوب او سدم و بان شریط بین دن تک یونین جی دوسری شرط کی کو نہ دیر یون کلام اسخو لائی کھسکیا بولی ابن سہ عاز کیا جکو جب سنی اور سنی کی نہ تہویر پر چھو اور لاری کو بھی انجرات ایسی نہ مانی آپکو بین اگر اجازت در نہ ہون تار لیت کسطح میرا ملک و دولت یہ اپنا تہویر ہوی مجبور سینک یہ کشت یہ کچھ اسکو نہایت ایگی کام نیک ساعت میں اسکو کچھ نقش و پیر تہدی بنکی ہے ہوی خوش ہو کو کو نوں سپہ تھی جو شرط ادب بجا لایا</p> |
|---|--|---|



| | | | |
|---|--|--|--|
| کہہ جو کچھ کہ گزری تھی رات لالہ جی نہ ہی جبکہ اگر کی تسلیم صدقہ تھا آپ کی ریختیوں کا سُنی درویش نے چہ چہ نہ کردا میری کلام اس اگر چاہا جبکہ اسطر حسیان رات بھر انکو میمان لکھا بعد مقدر و دیو کو کرا حاصل جب بنگلہ ہو چکا اوس سے جس جگہ تھہری تھی وہ سما جب ہائی کا اوسکو پوچھا سنکے حال دسویں چہ بیان اسی صدمہ سے در نہ رو ختم و اند تہہ خرات ہو نیز ان خوب ناپ رنگ ہا نہ بہلتا تھا دل کسی صوبہ شاہ زین سے ہوا رخصت کہ کرا تیکہ خدای رحمت پر نہ لگا پر کیمین پست اوسکا گسی صحرا میں ایک شب تیر کچھ دی پر تھا جو تیرا جو نحوست تھی سب ہو گئی تو بخدا از جو تیرا مطلب دل | سنکے احوال ہو گیا بیتاب ہو نہی اوسکے قدم بصد گناہ کہ سوی اس غذا پسین ہا ہو اراضی بہت وہ با تو قیر تہہ خالق فریادنا فضل کیا انکی دعوت کا وہ کیا سامان مہر سے اپنے شادمان رکھا ہوئی زین حصا وین غل کہد یا حال بر ملا اوس سے اوسکے لینے کیو سطر آیا مہ لقا نے کہا وہ سارا حال میں بھولو گنا آپکا احسان کہتا دنیا سے ایک دوسر سام و دستم کی کیا حقیقت نہ پایا د کچھ غم فرودا در دہر منم کی تھی شدت چہ سو اوسنہ ہی کیا رخصت سو صحرا کل گیا تیر نہ کسی ہو نشان سنا اوسکا سو گیا اسلم میں در در اس سبب سے شجر ہا چکر اب نہوا اسلم سے تو رنجور فضل خالق سو ہو گا وہ حاصل | انتہا سوزیادہ کی تحسین بولی بھمن مجھے کینہ حضور در نہ تھی پوہین اسیر بلا بولاسر کو لگا کر چپاتی سے نہیں تھی جمال انسان کی دیکھو میں کہی نہ آیا تھا صبح کو دونوں یہ طلعت ایک جالارخ کو ٹھہرا آمد لارخ کی سنکے خبر کر کے نکھال میں ہوا اوسکو قید سی جسطرح چھوڑا تھا بات وہ میری سانہ کی تھی ہی مناسب مجھو ہی سنا انفرض خوب از رخصت کی مہ لقا کی گر یہ حالت تھی دوسری شرط تھی جو پیش نظر تھا جو اسلم میں بہت چہ مدتوں کی جستجو میں بھرا ہو گیا غم سے ہکا اتر حال خواب میں ال بزرگ کو کھیا آج بدلی ہو مشتری تیری نزد دسحر کو اب ای ماہ سنکے یہ مژدہ کی آنکھ کھلی | بولا خالق رسچہ ہنسیہ مین واہ قسمت رہی میں آپس در ہو تھی میری نہ نخل صلا تم زیادہ ہو میری مٹی سے کر سکے کچھ خدا کی در صنی کھانا ایسا کہی نہ کھایا تھا ہو کی رخصت جلا بعد محبت گیا سلطان کرا پان گل تر ہو گیا شاد شاد وہ مضطر لایا گھر میں شہر پار اوسکو جس مصیبت میں اوسکو پایا تھا بخدا رکھ لی زندگی تینے کروں قدموں پہا کو قربان اک تکلف سوا کی دعوت کی دہی صدمہ تھا وہ ہی خوش تھی شاق اوسکو قیام تھا دم بارہ بر جو کھا ہو طلب کیم چھان ڈالو نہ رات وہی صحرا ہو گئی ایک دم کی رست محال اسطر اس سوزہ ہو گویا رات دن ہو گئی بہتری تیری سو بغیر یہاں لینا راہ رات اوسدم تھی دو گھنٹی |
|---|--|--|--|

| | | |
|--|--|--|
| سہوی جبرقت صبح کرتا ہر | ہو نہ نامہ لقا کا شہر شاہ طلسم ہے عیش | اوسے جانب ان ہوا کبار |
| ہو نہ او سپر و شہر شاہ مذکور کا اور نا اؤ کی باس | ہو نہ او سپر و شہر شاہ مذکور کا اور نا اؤ کی باس | ہو نہ او سپر و شہر شاہ مذکور کا اور نا اؤ کی باس |
| ساقیا مجھ کو دعوہ و کالیغ | جس سے ہو پھر مر افلاک دماغ | سو چین مضمون اتنا کبار |
| پھر وہ افلاک کا لکھون کر | دنک ہوں سبہ منجم کمال | مان جاہلین مجھ پر یاضی دان |
| قرعہ بینکون جو طبع موزون کا | اک نئی شکل سے ہو پیدا | سیحہ طبیعت میں بات کی اگر |
| بارہ ہر جون کا ہر طلسم حجاب | شکل مراد سطر ہوں رنگ و نا | گھر میرا آفتاب منزل ہو |
| سب او سنی ہیں پڑی تیر | وہی اس اقرین ہو میری شہر | گذر عرایام جب خوشی کے |
| پھر چوچا سیدھا دوسرے پائین گاہ | جس میں رہتا تھا اوس طلسم کا | دل سواؤں کی کیا تہا یہ ایجاد |
| وہ طلسم اوسے خود دنیا تہا | بارہ برج اوسے نام پائین تہا | خستہ کچھ طلسم وہ کینہ |
| عقل نو اسکی جب کام کیا | اسے اوس شہر میں قیام کیا | دل سے ہر دم پائین تہا |
| ایسا اک شخص جس کو لجا | کہ وہ تندر اس کی تہا | ہو کر مضطر کسی کی تہا |
| ارحم الراحمین ہو قریب | تہا جو اس غم میں بہت کچھ | خواہش دل جو تھی قبول تہا |
| تو سبب جو نام پاک و کا | کر دیا اوسے اس سبب پیدا | اوسکی رحمت پر کسی کی تہا |
| پھر تو مشکل نہ پیش آئی کسی | دیکھو تھی نہ عسر کچھ کوئی | اوراد و تہا ہر سبک تہا |
| تہا جو شاہ طلسم بدختر | ایک دفتر تھی اوسکی تہا | حسن گویا غلام تہا و کا |
| چسکا ایسا تہا اوسکو اللہ کا | ذوق رہتا تھا اچھی تہا | ہو کر شتاق دیدہ گل تر |
| بچے کے دوسرے تھی مگر ناچار | جانہ سکتی تھی وہ پے دیا | نہ کیا پھر کچھ اوسے خوف پر |
| مہل جس مکان میں تہا | کئی پوشیدہ ایک شب دیا | حسن میں پایا حکمت شیک خمر |



| | | | |
|-----------------------------|---------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| رکشتہ تھی یہی حسن آفت کا | سامنا ہو گیا قیامت کا | جب پڑی اس قمر کی ادب نظر | کیا تیغ ادائی نگار جگر |
| دل پہ قابو نہ کچھ ہا زہار | ہو گئی آرزوی بوس کنار | جب ہو کر کچھ درست آکر ہوا | یوں لگا پوچھنی کشتہ یاس |
| ای شہنشاہ کشور خرابان | یوسفِ عمر عیسیٰ دوران | لے لیں ہر دم رہی خدنگ نظر | رہیں سورج عاشقوں کی ہلک |
| رہی پھولا پھلا جس کا باغ | رہی روشن جہاں کا چرخ | کون ایسا تھا کہ سر ضرور | گر دیا جس نے آپ کو محبوب رہ |
| اس شب تیرہ مین اوہر آنا | کچھ تو کہیے ہوا کد بہر آنا | تھا یہ ہنگام اسراحت کا | بلکہ تھا وقت عیش و عشرت کا |
| تھا جو اس کا سر مطلب | در دولت پکیوں کی طلب | طبع نازک کو دی ہی کنگ | ہو تا حاضر دین پر زار کنگ |
| آپ نے حکو سر دراز کیا | میں قسمت پہ اپنی ناز کیا | سارا رنج سفر میں بھول گیا | کل کی صورت خوشی کی بھول گیا |
| دل منہم ہو بہت سرور | بیٹھ جاتین جہنوری و حضور | کیا تو اضع کر بن حضور کی ہم | نہیں کچھ چیز دل خدا کی ہم |
| وہ تو پہلے ہی چہرہ کب | جیکو دیکھا حضور کا جملہ | ہو تا جز نقد دل جہاں رہی پر | نہر کر تا اوں سے بھی ہو یوں |
| جس سے سی اوں کی تقریر | خوش نہایت ہوئی وہ نہ تریر | سمجھتی ہی ہوا مرا شیدا | کچھ فقط دل نہیں تر اشیدا |
| کون حجت نہ در میان لانی | ناز سے مسکرا کے بیٹھ گئی | اس طرح اس سے بچھ کلام کیا | کام اس پر دہ مین تمام کیا |
| بولی یوں کیا ہو پر خاتم کام | ہو تو سو تو نکا اپنی پونچھو نام | جان بچاں اپنی لب کی ہو | اب میں بھی کہ تم غضب کی ہو |
| خوبی گرمی کی نہ تو ہوا | ای سیان اپنی ہوشمین آو | اس لگاؤ سے حال ظاہر ہو | فیل سونو نسی بند ہی ماہر ہو |
| رکھتی ہو نہیں نجوم میں کمال | مجھ پر دشن ہو ستارہ حال | مہراں جس چوں کے بلبل ہو | جسکی الفت میں محو بالکل ہو |
| یوں پھر ایسا ہے در بدر کو | دیدایا ہے در دوسرے کو | یہ لگاؤ اسی سے جا کر کو | یہ بناؤ اسی سے جا کے کو |
| بنوا انسان کیوں بہکتے ہو | چہرے کوئے کی طرح چہرے ہو | ارو اور مرد و بیرو چل اٹھ | پیار کرنے لگا مجھے جھٹ اٹھ |
| گس لگاؤ کی یادیں گناہین | کنہ فافو نہیں سیکھتین بائین | ہو نقین مجھ کو تیری الفت کا | خوش ہوئی میں بھی پرور کا |
| آئی میں حال میں ضرور تر | کسی دان کو جا کر دے نظر | مرد و لور کی ہو ہی صورت | سمجھ ہی باجی خدا کی ہو قدرت |
| شکر کہ کسٹن کر دن مسجد | نہ ہو میرے چاہنے والے | ٹھنڈی ٹھنڈی مہا نسو جاؤ | منہ گر تپا میں ابناء ہو جاؤ |
| تو بہ کتنی بری طبیعت ہو | اچھی الفت ہو اچھی طبیعت ہو | جسکو دیکھا اسی پر نور لگے | جان دل نہ نکٹا کر ڈر لگے |
| دم محبت کا بھرنہ ہر جانی | جھکویہ بات کچھ خوش لانی | نوج ہر جانی نہ کو پیار کردن | گیا ہر شامت جہ دل نکا کردن |
| کیونہیں شہزاد اپنی اچھی | گردن الفت کسی سے نہ کرتی | ملک میں میرے تم جو آئی ہو | سر پہ بار الم و ٹھما سے ہو |
| بندہ آگیا ہوا اس کا پاس | بہتر میں ہوں مجھ کا کسا پاس | ہو خوش شاہ عالم کی دختر | یونہیں کہہ دلیں آئی ہو |

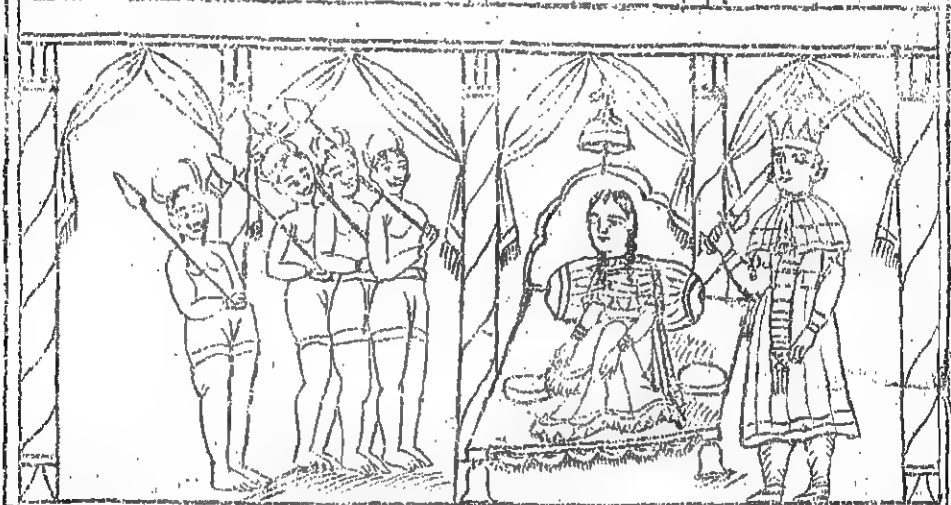
| | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|-------------------------------|--------------------------------|
| رکھو دلین عشق کو کنگ | تیغ سا حری ہو کر تم چو رنگ | آنکھ پر چین سر لاتی ہے | ہر جگہ رال پکی پڑتی ہے |
| شیوہ ہر جامی پر کا چوڑ | اس را دوسرا پنا منہ موڑ | غم فسخ طلسم کا ہے ہمارا | وہنگ نہ تھا زیندین ہمسرا |
| شعبہ کے یان ہزار دایہ | اچھی صورت کو آپ بند ہوین | گر نہ مانو گے زک و شعاوے | زندگی بھر نہ کر کہ جاوے |
| تہہ میں لگی نہیں پور فدا | سیکھ لیل سر جا کر پور وفا | جب سنی اوستی کی ریختار | دل سے بولا بلا کی ہے طرار |
| کہا اوس سر کہ احرہ عالم | کیا تمہیں میں جواب کا کام | ایسی باتیں جو لب پہ لاتی تھیں | اوستی سیدی ہیں سناتی تھیں |
| کچھ تھا انہیں ہر سین قصو | دولت حسن پر پو تم غور | نہیں نخواست ہی تھی اچھی ہے | چاندنی چارون کی ہوتی ہے |
| عشق پر وہ ہلا کر دیا | نہیں رہتا ہر تہمین انسان | ابھی واقع نہیں ہوا خوش حال | رہی ہو کہ میں چین ہو درت |
| کیا اچھی پھل ہر شکل افت | ہر طرح لہجہ بھی عروت کا | تمہی جیسا بیان کیا اے ماہ | آنسیرین آہرین ہزار کا لہ |
| سکھو اے میرے گفتگو سنکر | آچکا تھا جو اسکا دل پیر | بہت اوس دم وہ جو کہ اسے | بھیہ سخن وہ زبان پر لے |
| استدرا تم خفا ہو صاحب | مہم احوال اپنے صاحب | لا کر تشریف اس جگہ جو حضور | جا بجا بیٹھے بھہ شام ذکر |
| آیا ہو ایسا یا تین شیر | حسن میں ہر وہ رنگ شمس | پر وہ اک برق شوق شیدا ہی | قصہ فسخ طلسم کہتا ہی |
| اوس سر عشق کی شکر طرے | ہر اسی فکر میں وہ سر و سہ | سکھ شہر اتھاری خوبی کا | بھو گیا شوق دیدہ سر سوا |
| جب سنا غم کا تمہارا عوا | ہو گئی بتلائے رنج و ملال | مجھ کو اس وقت بھہ خیال ہوا | بلکہ اس بات کا ملال ہوا |
| کس شفت سے بھہ بنا کر طلسم | فی الحقیقت بہت نیا کر طلسم | گرمایا اسے غضب ہو گا | باپ کو میرے کیا تعجب ہو گا |
| میش و راحت کا لب آیا | کس طرف سے چلے آ یا | پھلے چل کر دوسرے میں سمجھائوں | ہر وہ گہرا راہ پر لائوں |
| گر نہ ماز گا نو کرنگی اسیر | اس سے بہتر نہیں کوئی تدبیر | دل سے بیٹھے جو مشورہ دیکھا | اوس سر بر عکس یوں جواب دیا |
| کوی مشوق سے بھہ کرنا ہی | یوں کوی دم کیا بہتر تار | کر نہ الفت کو نام کو بدنام | بلکہ اس وقت آتواؤ سکر کام |
| تیرا اس وقت کس طرف ہو گیا | فتح یوں ہو طلسم بھہ ہر حال | کوی تدبیر میں نہ آئے گی | نفت میں اوسکی جان لگی |
| جبکہ دل نے بھہ مجھ کو سمجھایا | پھر تو میری بھی دہن میں آیا | کچھ تو شرم دیا تھی دماغیر | کچھ تھی خوف پیر سے غم میں اسیر |
| سو جی تھی مجھ کو کوی راہ | شوق دیدار میں تھا حال تباہ | دل کو اتھون میں ہو دیتا | کر دیا ترک نہیں جو تھا حجاب |
| آج بارے جو میں پڑی تدبیر | آئی تم رنگ میں اے قمر نویر | اس لئے آئی ہوں یہاں لائے | کہ تمہاری شریک ہوں راہ |
| دلین پیر نہ کچھ ہر اسان | دوست اپنا سمجھو اب مجھ کو | ہو فسخ طلسم نہ نظر | جو کو میں عمل کرواؤ سپر |
| الوح تم مجھ سے اوس طلسم کا | شوق ہو جا کر اوس فسخ کر | جان پر کیل کر میں دیتی چوں | آفتیں اس پر سر پہ دیتی ہوں |

| | | | |
|----------------------------|----------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| دیکھو میری گل میری محبت کو | اور کرو دہیان اس کو | سے ہر گون کا جس سے | اوسکو بر باد کرئی میں جان |
| باب کو میری گر خبر ہو جائے | آفت اک میری جان پر ہو جائے | خیر جو ہو گا شر اوٹھا لو گئی | جان تمہیں شاد کر دو گئی |
| سہما اس لوح سے بہت شینا | غفلت اسین نہ تمہیں نہند | اسکے لیس کو آئینے ساھر | باتین کیا کیا بنائیں گے سا |
| ۸ دیکھو دم میں در اندھانا | جھلسا زونہ خیل نہ کہا جانا | یاد کرو جو اسکو کو بیٹھے | جان میری ہاتھ دھو بیٹھے |
| یہی ہر دم تمہاری انگلی کا | دفع ہوئے اسی سے سب کام | کام کرنا نہ اسکو بے دیکھے | ورنہ لاکھوں ہی رک رک دیا کو |
| لوح سے جو کہ بات پیدا ہو | جاننا نقش سنگ کا اسکو | بسں وہی طرح عمل کرنا | نہ کی طرح کا خسل کرنا |
| کیوں دیتی ہوں طلسم کا | رہو اسکا تین فرخیاں | بج بائیں اگل خندان | ساختہ ہو اختیار دہان |
| پر نہیں ہیں وہ رخ سب | فاصلہ میری اس کو سون کا | لوح حاضر می شوق میرا | لیکن سہاات کا نوشتہ |
| کہ نہ دین گا کہی دعا کو | نہ کہی بھول جاؤں گا کو | نہیں خواہاں ہیں تمہیں جلتے | ہوں طلب کا چشم الفت کے |
| بہینا خط شوق بھی ایسا | ہو نہ سد و دوستی کی راہ | سینکے اس شک جو رک گیا | بولا اس طرح وہ قہر سا |
| جان ہو دوسرے سے بھولو | کو جو کہ میں کروں مسطو | ای پرید و ہا و میں انسان | جو فراموش کر دے میں جان |
| ہر شے انکو نام دہتا ہے | بلکہ نغمہ خدا بھی کرتا ہے | ابھی جھپٹ نہیں ہو تم گاہ | میرا شیو نہیں ہے سدا بنا |
| تم کو کر رہا ہے دیکھی | کہ نہ کرتا جہان میں کوئی | واقعی تم کو ہر الفت ہے | حد سے بھی بڑھ کر کہ محبت ہے |
| نہیں اصلا دعا پر پیشہ | تکو نا حق سے محبت اندیشہ | سینکے یہ بات خوش ہو پڑے | بڑا مل وہ لوح اسکو |
| ہو گئی دونوں ہم نسل اک با | یہاں دہر تھا اور وہ تھا | بعد اک دم کو وہ پر سے پیکر | بولی اس طرح وہ دھڑک |
| خوف ہو اپنی پاپ کا بھلو | حال اسکا کہیں نظر نہ ہو | اب تو جاتی ہیں اسے عالم | زیست گری تو ہر طبع کے |
| جب کہا اسنو خدا حافظ | بولا یہ رت بکریا حافظ | گئی یہ کیکر وہ قہر طاعت | ہو گئی اس کے دل کا ایک دھڑک |

جانا نہ لقا کا برج اول محل میں اور فتح کرنا اس کا

| | | | |
|----------------------|---------------------------|---------------------------|----------------------------|
| نیک ساعت سے سا بیجا | جس سے ہو میری بہن کا | کر چکا پا تراب میں کب سے | منظر بیجا ہوں تیرا کب سے |
| اپنی خوش کو تو رخصت | چند دن کو لے کر اجازت دے | میر کی طرح طر کر دن نزل | ہو مجھ کو فتح کا شرف حاصل |
| عشق میں اک کمان ابڑو | کھینچ ڈالو میں سیکڑوں چلے | دو چکا ہوں ہو گا کوئی زکا | اولیٰ سیفی سے کم نہیں ہوگا |
| چال سے بیجا کوں نقش | خبر نہ لے گا لون ایسا ہم | پڑے میری چل میں جسے خلیل | کہی خالی نہ جا لیا گیا |
| نہر کوئی کہہ میرا نہ | بھروں نقش طلسم سے | لوح جس وقت اسکی ہاتھ آئی | طبع میری چل پہ لپڑائی |

| | | | |
|--|--|---|--|
| فانی اوس سوچیکه پسر پس پندارید که گنج سوزنی اوس با تسبیح کاکا ز قهر زنده گما جو او سر ز جفا پیش جانی هر گاه کی چاره چیکه اوس ز جگر کای اندر | ارمین نکاکار از خسته سیر سار جی بر خور خور و خور اوس با جانب کوه پناه دیکو شکر اوس کوه پناه قطره خون بر کاک پناه | ساخته جاف کیک بسبب مهر و راه شور و خور نیکو است و خور سره اوس کوه پناه مهر و راه کوه پناه | هر طایفه کوه پناه دور سوزی جده فکس کوه مهر و راه کوه پناه ساره کوه پناه دور سوزی جده فکس کوه |
|--|--|---|--|

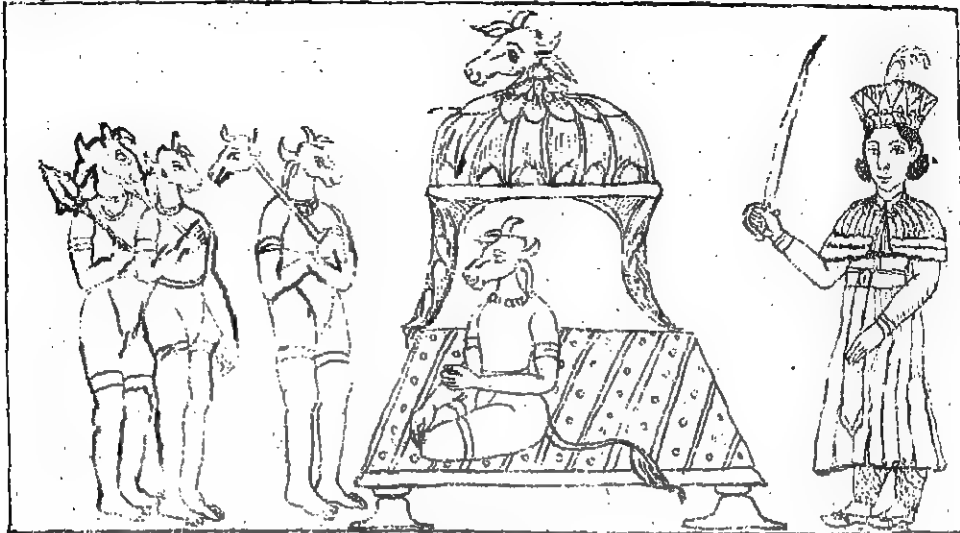


| | | | |
|--|---|--|---|
| تخت پندارید که گنج بیمی بود و پندارید که گنج جسم پندارید که گنج قد و دم طلای اک تصویر پندارید که گنج اکیا و سکندر پندارید که گنج در مین شمشیر که آن نام کس پندارید که گنج مارا و سکندر پندارید که گنج کونا پندارید که گنج | جسکه تخت پندارید که گنج سوزی پندارید که گنج کس پندارید که گنج پندارید که گنج پندارید که گنج پندارید که گنج پندارید که گنج پندارید که گنج پندارید که گنج پندارید که گنج | کمال کافور شاد و سکندر آز جانی پندارید که گنج سوزی پندارید که گنج تخت کوه پندارید که گنج اصل و نشا و پندارید که گنج نکلی و پندارید که گنج دور و پندارید که گنج گروه و پندارید که گنج سوزی و پندارید که گنج زیر پندارید که گنج | بهر طایفه کوه پناه دور سوزی جده فکس کوه مهر و راه کوه پناه ساره کوه پناه دور سوزی جده فکس کوه مهر و راه کوه پناه ساره کوه پناه دور سوزی جده فکس کوه مهر و راه کوه پناه ساره کوه پناه |
|--|---|--|---|

| | | | |
|------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| اوسکو اوجاسی پھر پھر پانا | ایک خط دیوان یہ دم لینا | موج زن ہو گا اوس سہو کیش | دوب جامین گرا بہر سب دھڑ |
| تم اوسی نقب میں اوتھ جانا | دلین اپنی نہ خوف کچھ کسانا | اسطرح سے اگر وہ گئے عمل | فتح ہو جائے گا یہ صر جھل |
| اگر کہ مضمون لوح خوش بین | جبکہ اوس تخت گر گیا وہ قرین | تھا جو مریخ نام جب اوگر | مالک در وہی تھا بد خستہ |
| لایا وہ بھر کر ایک جام پھر | بولایوں مکر سے وہ خانہ خزا | آپ یہ ہم نوش فرمائیں | شرط خدمت کو ہم جب الامین |
| اسنو ہنس کر دیا یہ اوسکو پھر | یوں نہیں لکھیں یہ جام شراب | لوح اس کے عوض میں مجھے نو | شوق سے پھر مجھے یہ سناں دود |
| میں نے یہ بات خوشی سے کہی | سبھا دلین کیا اب سکوا پھر | اوس جفا جو کی جو حال آئی | گم ہوئی ساری عقل فانی |
| لوح لیکر گویا اسکر پاس | باری تلو ارا سہر ہو سواس | ایک ہی دار میں ہلاک کیا | سیدہ ساحری کو چاک کیا |
| ہو گیا قتل جبکہ وہ جلاؤ | غیظ میں آیا ہر ستم یکبار | میان سے لیکے تیغ اور خنجر | دور اسکی طرف ہر اک خود ہر |
| بزدلوں نے جب سکوا لیا | پھر تو اس شیر ذبحی حاک کیا | اسکی جوت کو کچھ کیا تھوڑ | شیر تھا آپ تیغ برق نظیر |
| چاپڑا جسطرف اولت دی | ہوئی پیوند خاک ساری صفت | دیا خالی کیا کار و کار | کسی ساحری چین لی تلوار |
| جس سہنگار ادا کیا تھا | پھر سلاست نہ پانا اوسکا کھم | سبھا کا آخر ہر ایک کھا گستا | جب ہوئی سہل نہ سناں دود |
| جس حکم تھی طلای وہ | پھونچا اوسکی قرین بھندیر | اوس حکم سے جوا سکوا کلا | صاف نہ نقب لکھ لکھ |
| دفعہ اسقہ جب پانی | ہو گیا سب وہ تھنہ طوفانی | بچ آیا نظر ہشال جباب | سب مکانات کا لالہ |
| پھر اوسی نقب میں پڑا | نظر آیا دیوان بہ اک صحرا | جبکہ برج محل ہو تاراج | اوسے ہم سکوا دینہ |
| لوح پریاب نظر ہوا سکی | اوس سے ظاہر ہوئی پھر خیر | فتح اس بھلی مبارک ہو | دوسری در کی چلکر کر دود |

جانا نہ لقا کا بیج دوم لورین اور لڑنا ساحر و شے اور فتح کرنا اوسکا

| | | | |
|-----------------------------|----------------------------|------------------------|--------------------------|
| ساقی آفتاب لاساقی | بیج مینا مجھے دکھاساقی | رایت فتح میرا چکا دود | مغربی تیغ چاہتا ہوں پنا |
| لورین آفتاب اتا ہے | دیکھئے کیا اثر دکھاتا ہے | ایک دو جام ساقیانی لون | پھر میں کیفیت اوسکی لکون |
| جنگ زند و نکی دیکھا ہر نو | خوب مینڈی لڑا رہا تو | کردن بیج دوم کا آب کو | نوزیر فلک تھا خوشہ شور |
| دیکھ کر لوح کو چلا پھر ادھر | نہ کسی جا تھرتا تھا دم بھر | بعد مدت اوشا کو حجت | پھونچا وشت طلسمین گاہ |
| تھی مشابہ فلک اشو سکی | جیسے زینم کا نیلگون ہونڈ | جب دھانسو لڑا پھنڈ قدم | نظر آیا کچھ اور ہی عالم |
| دیکھا اک بیج گاؤ کی صورت | پر نہایت عیب ہر ہیئت | دلین سبھا بیج تو بھی | کو دیتا ہے اسکا طور شے |
| جبکہ اوس بر چین گیا وہ | | | فی صورت کی اوسین لکھوئی |



| | | | |
|--|--|--|--|
| گای کرچہ جسم انسانو لوگ کہنے ہیں، او سکونین شکل جیسی تھی او سترکی یہ جوان اس جگہ آیا ہر ورنہ دشوار تھا یہاں تکا ہاں گردن میں ہی یہ آتا نرسہ کی طلسم کی بنیاد چھین کر لوح مارڈالو کتنے دھماکے اس سرکشی کے گزنا نوگ زک اوٹھا دے سکے یہ بات اسکو آجلاں کی سہراک گاؤ سرکی قربانی جسم چسک پڑنی تھی جا کر رکھ دیا لاشہ پیش عدالت زندہ ہو جاتا تھا وہیں سزا فرط حیرت سے غیر حلال ہوا | ہوتی ہی وحشت اور ڈر پور اوسین شیطاں کو ہیں سراپا وہی ہی وضع او سترکی فتح کر لی یہ قصد اسکا ہے لوح لایا ہر سہنے پہچانا گھر کو بھیدی لڑائی لڑکا یہ سمجھ لو کہ ہم ہوئے برباد آفت آئی ہر سر پہ ٹالو اس باز آداب اس راہ سے زندہ بچھ کر نہ پاس جاؤ گے مار دی غصہ کرچہ ہو گیا لال ناریوں کا ہوا ہوا بانی اوسکو ہوتا تھا ذرا بھی نہ دیکھتی ہی اوسوہ بانی جو اوسی شیطاں نے جک بانی کا دل میں سزا کا خیال ہوا | گاؤ تکیہ لگائی اک خود سر وہ جفا کار دان کا مالک تھا جب نظر او کی بڑی اسپر ہو گیا اسکو پاس لوح طلسم دی ہر کسے نہیں مگر معلوم لوح جب ہم پانی پھر کیا ہر جلد کرچہ سکی فکر کامل ہو فوجا جب یہ اوسو حکم دیا دید و جو لوح ہو تھا رکھا ہیا کر دے اگر بہادر ہو دفعہ تیغ میان سے لیکر بڑنی تھی جسکو سر پہ وہ تلوار زخم کاری ہو جو ہوائی النار تن ہو اوسکو ملا کر سراسر اسکا اوس سر نہ تکیہ آیا وہ اوسدم یاد ہی اسکو سحر آفت کا | نخست پڑھیا ہے ہر دفر منزل سامری کا سالک تھا فوج سوانہی ہوا لکھیا یا سحر یاد ہی کہ یہ ایسا اسم کھاؤں کچا میں ہوا ہر ملک قلعہ ٹٹی کا اک گھر وند ہر دیکھو پچھاؤ گے زمانہ ہو دفعہ آکر سہنہ لکھیا لیا جاؤ پھر نہ گھر کو نہ سوا ہر مثل یک کی دوا ہر دو شیر کی طرح جا پڑا او پھر کاٹتی تھی او سوتال خیا لیکن ہاتھوں ہاتھ او سوتال سحر کرنا تھا او سپر چاہا دیکھا جسوقت اسوہ عالم یونین مردہ اگر ہوا زندہ |
|--|--|--|--|

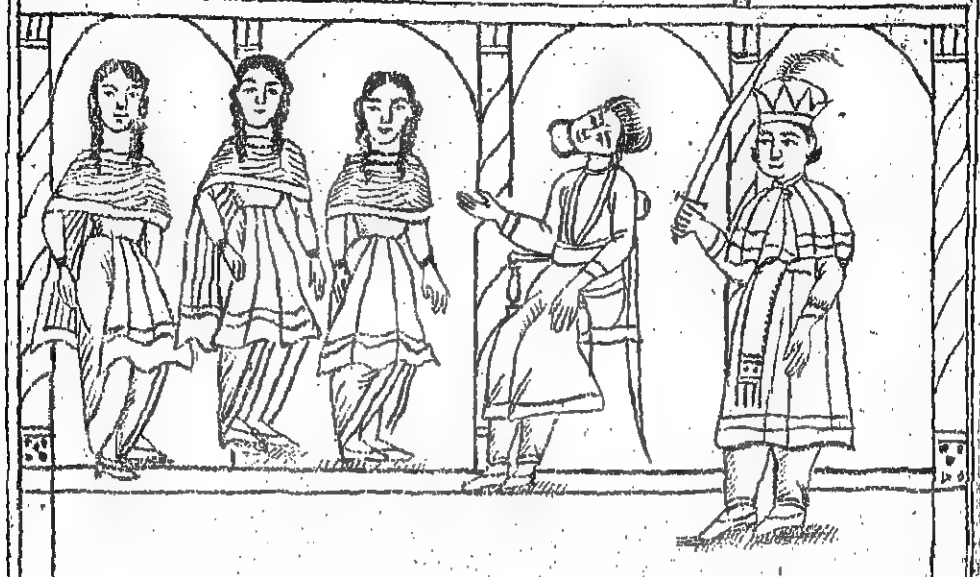
| | | | |
|---|--|--|--|
| کس طرح نہیں تیرے پاؤں کا لوہ سے کرنا تھا انہیں لگا تیرے تیرے ہر کچھ نہ کہہ سکا سو ہی رہا تیرے ہر تکیے پر ہر گھر اگر تیرے دروازے پر | جان سے اپنی خود میں جا لگا کیسے افسانہ تو فی کی تلوار دل میں اپنے درد و سوچ لانا ہر درد و گریہ اور ہر کفر میں نہا کر نشانِ خانہ خواب | مضطرب ہو کر لوحِ کرب لکھا بھٹکا بھٹکا لکھی دہشت ہے پھلے کر قتل اس ننگ مالک کو سیرِ باد سے جو لوح کو مارا نکلا یہ اس کے منہ سے شہِ آراء | ایک دم سے ہوا اس طرح لکھا میں نے یہ کیا چیز کیا چیز لکھا خود ہی ہر جا میں کہیں لکھا شہید سے ہر کام لکھا سارا ہو گیا ہر لکھنے پر خاک لکھا |
| ساقی! دینے لگا ہے دھن کی ہر ہر ہو گیا ہر کسے بڑھتا ہے ہر پیراچ جاناسے میت پر ہر جسدِ طرف کو تھا بہاری غفلت کی دیکھی تھی جبکہ آیا نظر سے کچھ رنگ پہنا یا شب کو کو روٹن میں اس میں اک ہر دستانے آیا ننگ ہر گدو ہاں بہت آرام دل میں سدھ ممال خوش کرو کہا تو پھر سے جگہ کی فرست کہ چکا خوب جبکہ پنا لکھا ہاتھ گر دینے گا ہڈی لکھا گا دینے پر کھسکا ہر لکھا حال اپنا تو کہہ میں ان کو اچھی سے اس سے کہہ لکھا نہا کر باشندہ نکلی تھی لکھا | جبر کی اب نہیں ہر تیرا دیر سے کوی جام باد لکھا اوسن دیکھ کر اب شانا لکھا اوس طرف کو کچھ یہ دازہ لکھا کہ جہاں تیرا لکھا ہے غفلت نہرہ یہ تیرے ہو گیا یہ رنگ قطع نزل کا اب تو نہیں یوں خون و دہان پر لایا ہر تیرا مت م آبِ طہام نیکیا اسکو داسے اپنے گھر تخلیہ میں لکھا وہ بد صلت میتا پھلو میں آکر وہ لکھا کہی کہی بات لکھی مال دیا سو لکھ کر اس کے ہر لکھا ہر دکر میں تھی عورت لکھا جان کی آج ہوا کا ہر لکھا اب ہر لکھی سند و لکھا خواں | اگیا ہے ہر کسے لکھا باسیل کھو چھا لکھا بجھڑا دل ہر پیرا و حدت میں کرسے طے نزل کو شام لکھا نصف ہر قسم از کاعورت لکھا دیر تک دس جگہ تیرا لکھا شہرِ باہی کو کہہ لکھا کیوں پریشان ہوا ہر لکھا تھا اسی فکر میں یہ لکھا نہرہ کیا اس کو لکھا تھا طلب کار ہر وہ لکھا چیز میں لکھا اختلاط کی لکھا میتھی نظر و نسو دسکو لکھا طوریہ دیکھ کر وہ لکھا جھکو اس دم کمال ہر لکھا میں کہی ہر دکر لکھی عورت جمہ دل لکھا کا جو شہر لکھا | بلوغت میں سے خال لکھا شہر کو لکھا کچھ فرا لکھا یہ دور لکھی کچھ لکھا چھوٹا ہر لکھا سکینہ لکھا نہرہ لکھی ہر لکھا دن و دس لکھا طبع اسکی غذا کی لکھا اختہ و گھر میں ہر لکھا باہر لکھی ہر لکھا برف کا پانی لکھی لکھا جا کر ہر لکھا لکھا لکھا لکھا کسی کی خود لکھی لکھا یوں لکھا لکھا کچھ لکھی لکھا نہرہ لکھی لکھا کچھ لکھی لکھا |

| | | | |
|--|--|--|---|
| ایک مدت تو تھی سترن گھر بکری میں شکل سائل محتاج آہرز و میرے دل کی آہی سینکے لسنے کہا کر او بد ذات جو لی جنجلا کو یوں ہمدست ہو بھلا جھکو کس طرح یقین سینکے بات او سکی یہ ہوا مضطر کسیلے ہقدر رہی سنج دلم یان ہو دو تین کوس پر جا کر اوسکے پانی سے جب نہاؤ گے اوسپا یا ہ برج جوڑا ہے انظر ضامن ہم وہ پڑا او گن جب چڑا او سپہ پھر تابان | خاشر صل بن تہی میں مضطر نکلی تہی جھوٹی مرد میں آہم شاد ہو کر تھیں یہاں لائی نہیں تھو کی جھوٹی سی بات میں ہوں صوم و صلوة ہو گیا تو بکر نکاسن ابھی نہیں چل رہا نکتا تھا زور جو اوپر اچھ چوڑا کو پڑھ کر لے دم ابا جھپٹہ لیکاسے گل تر دنکا جو دما ہو پاؤ گے اس سبب سے نہیں لٹا ہو ہوا چھکارا آئی تن میں جان | اسقدر آج تھیتا رہوئی تسا جو تھیتا لفظ آیا اب کر د جا جب کو لیم پتر کی جو مٹی گناہ سے توبہ آپکی توبہ سے مجھے کیا کام نہم مری پاس سے اچھت جا لوٹ کر دیکھا بھٹ پڑا ہو گا اسکی نگاہ و نہ پان ہلی دی چشم کا عطار دنا یہی کہتا ہوا وسکا آبا تر خوش ہوا پڑھ کر اس رت کو پہو چا چشمہ عطار در پر | ضیق میں میری جان رانی نکلا امید نے شرایا جان ہو شوقی وصل میں مضطر توڑوں تجھ و سیاہ سے توبہ نزد مجھ سے اس طرح سے کلام نہیں ممکن یہ ہوش میرا اوس سے اس طرح اسکو حکم ہو سمت مشرق کی ہونا جلد دنا رشتک آبا بقاء ہی تمام آئینا اباب کو ہنچھو نظر گردیا و ردل سے دہشت کو انھیں کہنے ہی آیا کوہ نظر برج جوڑا کو دیکھا تھا عیان |
|--|--|--|---|



| | | | |
|---|----------------------------------|-----------------------------|---------------------------------|
| ساحرک او سکود بر پیشانیها | و ده مین صاف شکل جوارها | چاه او سکود و ان مین کوه | تمی نه جوار او سکود بر پیشانیها |
| مونه می کلان کوئی اصلا صفت | جان پر او سکود مین کوه | مرگیا جب و ده بانیه میدا | هوکیا و ده بانیه میدا |
| جانانه نقاشی کا برج چهره سلطان مین اور شمشیر کرنا او سکود | | | |
| ساقیا اب بچہ چرخ نینازنگ | سکود و دهلا سا بچہ کویا کویا رنگ | یستہ نیک ظرف ہو اول نگ | رفتہ رفتہ بہت ہو اول نگ |
| آبے دلیں سنو داسے مین | پیت سی یاون ابنگی مین | آج پلو او آتشہ سلیم | تا کن سنیت شرب مین ہو پیت |
| کردن سنگ عوض ہو جیانا | آبے سکود مین دل ہو کچھ سکود | لوح دل پر ہو آتشہ سکود | برج سلطان کو کچھ نازاج |
| برج نواز کو جبکہ فتح کیا | داسے زبانی ہو بچہ سبیا | ایک صحرا لاسے ناگاہ | تمی جگہ ساری ہو جگہ کیا |
| نام انسان کیا وہاں چہا | کوسون تک تھی بوری عانتا | خامس تھی نہ کوئی خالی جا | دوسرے جگہ چار سمت کا فوگا |
| سو خرابی ہو کویا محسوس | ایک دریا وہاں ہو سکود | کوئی کشتی وہاں آئی نزل | دلیں اپنی بہت ہو محسوس |
| لوح دیکھی جو بچہ مطلب دل | اوس سی یون دعا ہو اصل | اسی دریا مین برج سلطان | کسیا فکر مین تو غلامان |
| پرہ کو دریا پد اسم بچہ دم | کشتی آئیگی ہو سکود اور پسر | اسی خوش ہو سکود اور پسر | کشتی اوس ہو سکود اور پسر |
| ایک ملاح بیٹھا تھا او پسر | وہی کشتی کنارے پر لا کر | ہو لاسے سکود اور ہو سکود | تکو چھو سکود اور ہو سکود |
| سنو مین بچہ ہو سکود اور پسر | لاؤ او وہ بھی صورت مصر | جیکہ بندہ بار مین پر کشتی | مثل گرداب چرخ سکود |
| ایک سلطان عظیم دان بکھا | ہوگا سکود و گزری بھی گردہ سوا | لیکن مسکا عجب تھا عالم | جسکے کینچہ تھا پناہ |
| سالیانی سمٹ کر دریاستے | بجتر تھا او سکود پیت مین | سالیانی و لہو وہ جیکہ لیتا | سارپانی نکال دیتا تھا |
| گھٹ گیا غم سو وہ کامل | دل ہو سکود اور خان بری شکل | پھونچی او سکود و پسر | اوس سلطان کی یہ جلال |
| دیکھ کر سکود بکھا ناری | کھول کر منہ نکل گیا ناری | ہوکیا او سکود بچہ بقیوں دس | ملک موت تھا در سلطان |
| ساعر عمر ہو گیا بیزیر | تھا عجب بچہ تمام آفت | پہنسی گرداب ہو سکود | نہایت سی یون ہو سکود |
| اسقدر واد بکھا اندر تھا | خبر قصا کچھ نظر نہ آتا تھا | تھا جو ظلمت ہو سکود | کر لیں دشت سکود اور پسر |
| بعد دم بچہ کے روشنی ہوئی | خوش ہو شکل نیست کی ہوئی | آنکھیں کھولیں تہ پر تیا نظر | ہو مین استادہ باغ کو |
| شادمان ہو کر صورت بکھیل | گیا اوس باغ مین صورت بکھیل | وان نہ آیا نظر کوئی انسان | دیکھا اک برج صورت سکود |
| نیلگون تھا تمام او سکود | چال مین صاف آسمان کونک | ہند تھی راہ برج تیا تھا | شعبہ پر نیا بچہ پید تھا |
| تخلیف اوس سی یون ہی | شور و فضا تھا گاہ شور بکا | آئی تھی گرداب و خندہ گل | گاہ پید تھا نا نا بکھیل |
| سیم سپان کی تھی کہی وا | کبھی کوئی نہ آتی تھی وا | یہ عجبائے بان جوار نظر | لوح کو دیکھنے لگا دور کر |
| او مین تیر ہو سکود پناہ | دلیں اندیشہ اپنی سکود | یہی گنبد تو شکل سلطان | یان کو حاکم کا نام کیوں |

| | | | |
|----------------------------|-------------------------|----------------------------|----------------------------|
| لکھدی دروازہ پر تو نام خدا | ابھی ہو جائے گا در اسکا | پڑھ کر مضمون بھی پڑھو اسکو | در پر نام خدا کیا مسطور ہو |
| دفعہ خود بخود کسلا وہو | | | ہوا داخل بھی سرج ک اندر |

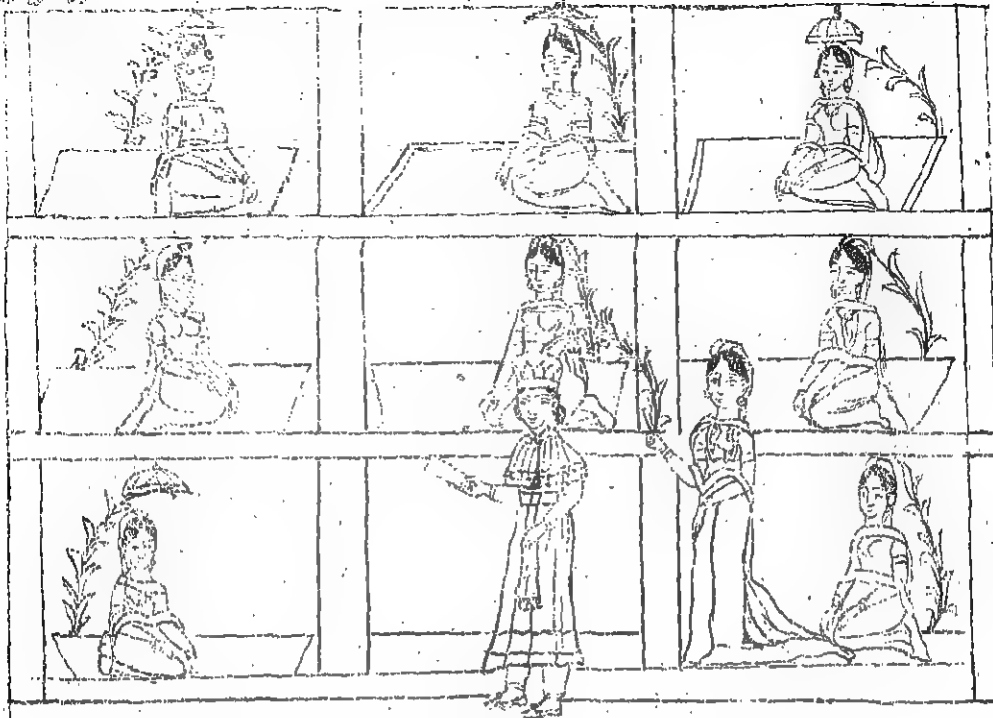


| | | | |
|--------------------------|---------------------------|----------------------------|---------------------------|
| سب جگہ سوز لادیا طور | صورت آسمان ہو اسکا | سقف علو و سب شار و سوز | بوج روشن ہوا پار و سوز |
| بیتھا ہو ایک شخص کرسی پر | جسم میں سب لباس ہو | گوہ کتا ہو شکل سلطان کی | ساری خصلت گزشتہ کی |
| بیشو میں ایک سمت کجا | سانچہ سوز میں جنگہ بنا | دیکھا کس تم کو وہ سلطان | دلیں اپنی بہت ہوا |
| بالا دیں اپنی خادو لپٹیں | ہاں کر دجل زاس جوان میر | اسی جسم سنی پچھو اسکی | لوح لی ہاتھ میں ہر وقت |
| دیکھا مضمون او میں ہو | آہیں جب لوگ تجھ کو کر دیں | دلیں ہر گز نہ اسکو کرنا | گفتگو اسطرح سے تم کرنا |
| آپ چلتا ہو نہیں تمہارے | جسم کو میر سے تم لگاؤ نہ | گرم مانو گی تو ہر بلوگا | قتلہ اس بوج میں ہوا |
| سینے پچھ بات خوف کھا | سرکشی پر نہیں نہ آئیں گے | جو کہ بیٹھا ہو شخص کرسی پر | وہ سنگڑا رہے جاؤ گے |
| تکڑا ہوا میں گریب سکیا | جانا تم اسی قریب اسکی | لوح سے اسکو کچھ پچھو | خود ہی چرا لینگے یہ |
| اسی مضمون پچھو راجس | ہو گیا اسکے دل کو اطمینان | آہ وہ لوگ اسکو کر دیں | اویسی صورت سنی کی |
| جسگہ لی دس لپٹیں آہیں | لوح کا حکم پچھ بجالایا | ہو گیا وہ سر پر جب پہنان | نہ یا ایک چیز کا بھی نشان |

| | | | |
|------------------------|---------------------------|---------------------------|-----------------------|
| بھدی ساتی طاقت کا کام | ہو پچھ بوج اسد خط کا تمام | نشہ حوسے دل ہو میرا | بزدلون کو روک دے شیشہ |
| ہیں وہ رو باہ طبع میرا | اونچے چھین میں نہ آجائوں | بوج بچھ میں جب یہ ماہ گیا | دیکھا سامان ان جہت را |



| | | | |
|---|---|--|--|
| <p>صورتین بین میسب نام مقبول جسکو دیکھو دیکھو کیا سب منہ می او سکے دھواں نکلتا کیلے اسقدر سیسے گہرا اوس سے نکلتے گاشدہ اک فتح ہوگی تہو نصیب بیاہ پیش سر اپن سا سحر ضرور سامو آیا ایک شیر ثریان بھردیا اوسنی خوشی تہالا آفرین آفرین جزاں لدا نرمان نظام برج اسدا دور ہو جامی سب پریشانی دور ہو فکر دل کو راحت تھی نئی طرح کی روشنی خوبصورت بصورت تہو دیکھا سامان کپڑاں</p> | <p>سحر سارین پیش سب مقبول پنہ ظلم تیزا ہے سامو ایک شیشہ رکھا ہے بوج دیکھی تو حیرت کھڑا جیسا شیشہ دہ نوٹ جا پکا ہو گئی آخر کو جلکے خاک سیاہ ہو گیا جب دہ شیشہ چلکا تخم گیا بج چرخ سر او آں تج سے اوسنی قتل کر ڈالا آئی بھی غیب سر خدا ناگاہ اور تو محنت کو سنبھل دے سانپ کیوں پتھن میں لاس پھوچا اوس میں بھی ہو باؤنا نیکسیجا بھی اسیر دیکھو کچھ طبیعت جو اسکی ہرانی</p> | <p>اوجھلے سحر ونگی بکرشت طوہرین بین صاف چوکن پڑے کو کچھ اوسپہ ڈالو ہین شکل آئینہ ہو گیا حیران جلد کر پامال دہ شیشہ و قنار بنا عذاب النسا شیشہ دہ مکر سے کر دیا جا کر ہو گئی سب ہ جلکے خاک سیاہ چاہتا تھا کر کے کچھ اپنا دا ہو گیا اور کچھ نہ بچا</p> | <p>تو نہایت شہری صورت شیر کے چہرے جسم انسان سلسلہ ان ہر اک کو ہاتھ میں جب وہاں دیکھا اسنی چہرہ جا کر تو توڑ ڈال دہ شیشہ یوں کہیں دہ سب پکار پکا لوح سر اس طرح خبیہ را کر شعلہ اٹھا اک سطح ناگاہ تا کر اپنایا سبہ خونخوار اوسکا دینا سب جہنم نشا کیا مٹایا ہو نام برج اسدا ساتھ لکھو سا غرمل کو اسنی رخنے غضب کا دالا تہا چٹا مہر جو کہ سنبھل نام گل سنبھل کر لاکو ہن کر دانہ آواز گزری آئی</p> |
|---|---|--|--|

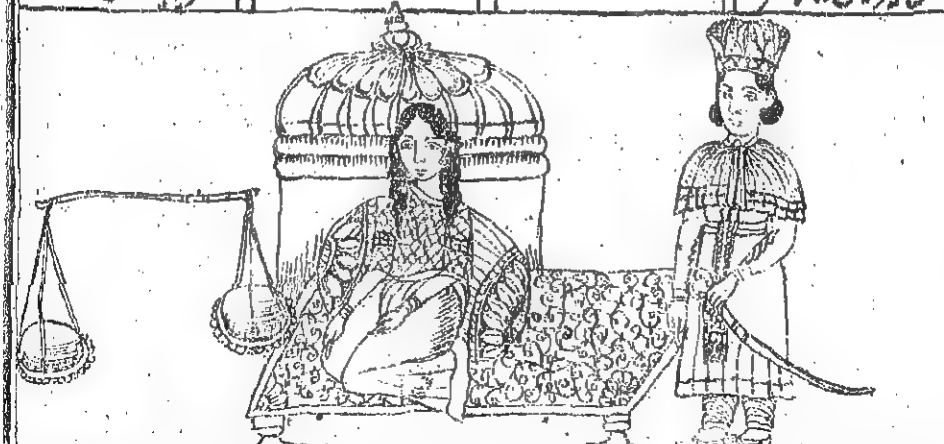


| | | | |
|--|--|--|--|
| نعت پنجہ پرن سات کجا پر بچ میں جو کہ تخت بچا ہے جلوہ گرا و سپا یک شک پری ایسے جس وقت دیکھا چاہا نام اسکا ہی سنبلا باور ایک ٹکٹ سیر دیگی جام شراب پھینک دینا زمین پر وہ جا نام جسکا تھا سنبلا جاو میں گزراںک پہلے تم پہلو کی یہ اس وقت آنر چالاکی بھروہ صورت کیکی ہی ہی | چتر اوپر لگے ہو سے خوشتر اوسکا نقشہ نئی طرح کا ہے ہاتھ میں اوسکا شاخ منڈلی کی نظر لوح پر تو یہ نکلا سامرہ ہو غضب کی یہ پندو تاہو تم مبتلا ی شج و غلاب دیکھ لینا پھر اسکا ہوی انجام جلگئی دیکھو وہ حسد بدو لکے پھر میرے تخت پر بیٹو ہاتھ کو اپنی ایسی لغزشی دیکھا تو بنلیاں میں تھپکی | چارہ گرا پندہ میں جین سات چاروں کو نو پچ چار گلہ سے روبرو کو پچو صین متہ پارا وہ پریر و جو غیر رنگل ہے ہی ہی بچ کی ہی مختار دیکھ مینا نہ می کا وہ ساغر جیکہ اس از سیم ہوا گاہ دفتا بھر کی ایک جام شراب تھی جو یاد اسکو لوح کرچکا بی تکلف گرا زمین پر وہ جا بڑج جب بند کا شمع ہوا | قہر جون ہوا ربا کی گات وہی ہوی میں بہار گلہ سے دست بست لکھی ہیں صف آرا ہاتھ میں جسکی شاخ سنبلا ہے جھکو دیکھ گی جب وہ بد کرد ہاں گرا و سکو ہاتھ سولیکر پاس و س تخت کر گیا یہا اس کو کہنے لگی وہ خا خراب لینا اوسکی ہاتھ سیر وہ جام ہو گیا سنبلا کا کام تمام دان سیرای ہوا یہ سیرا |
| جانامہ لقا کا برج ہفتہ منہ زمین اور فریب کھا کر اسیر ہونا پھر رہا ہو کر شمع کرنا | | | |
| ساقیا اب پلا وہ پیمانہ | جس ہی ہو بجائی طبع زندہ | ہی میں ہی دزن سر شرجان | تاکہ کلین شمع ہو سے مضمون |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|------------------------------|---------------------------|
| چشم سناغ خوشگل برون | مثل بنادون میں نخست سر | نہیں ہر سہیں کو پی کی بات | خود ہی ہوجا گیا گھر اثبات |
| صرف کچھ نہ سکی بخت برون | کو نقطہ ہر سچ کا پیر بھیاں | نفی سنا تکی ہنیں چہی | جلد تر لا شراب کی گشتی |
| سا تو ان رنج تھا جو نزلان | جبکہ چھو نجا وہاں یہ ماہ تان | کوہ سچوں سے نظر آیا | چڑھ گیا جب تو دیکھا نقشا |
| گل خود رو کہیں پہ چھو لا | کہیں تر گس کہیں یہ لالا | سہرہ پر ایک سمت ہر چون | چہرہ بھر کر زمین آہواں |
| کہیں طامس جو جلوہ گری | پھر ہر مہین ہزاروں کی گری | ایک سہرہ بلند صوت ہر | بانع سہرہ کو اس سچا سہرہ |
| ایک جانب کو خنجر جاری | قابل دید خوش گوار سی | گردا گرد جو سر و کمر ہر | ہر عجب طرح کی بھار او نہر |
| آتشبار دلی ہر سچ خوش آدا | سخت طرب تو بھوسے لڑ سا | ہر گل و پتہ نوز سے نمود | ہر شہر غیبت نہال طوبر |
| چہرہ تانی میں طایر ان چمن | ہر صدا دلی غیرت ارمن | نغمہ سخی کا دلی کیا بھیاں | سخت آتی تھی غنایاں چمن |
| سحر کو پاس الگ درخسہ | اوس میں کہہ پڑو لکھ تم سہر | پتہ میں ادون سر و نگار | حسن میں چاند سہرہ ہر تہا |
| اس عجب کی مریں دلی شام | ہر استہاش دان آہ تان | چاندنی کی کیا نالک نمود | ہر گیکہ کوہ نوز سے نمود |
| سناغ و نسیم جو کہتا سناغ | ایک گوشہ میں چہچہا بجا | ایسہرہ نگام میں تھا خواہ کیا | خوف سہرہ طرف رہا نگار |
| زلف شب جبکہ تاک آئی | قدرت حق عجب نقشہ آئی | خود بخود تختون کا بجا چکا | نقشہ آئی اور طامی تھا چکا |
| چار دن کو نوپہ جہاڑی تھو | کنوال و پتہ چڑی گلابی تھو | سہرہ نخل کا او سپہ فرس تھو | تذکرہ ادس کا تا بعرش تھو |
| پتہ چڑی او سپہ سہرہ نزل | جسمین تھی موتی تکی جہاڑ | جب یہ سہرہ سامان ہر چکا | نظر آئی اک اور طرفہ بھار |
| جہن شہر میں لنگ و تھو | گر ٹپ سب وہ سحر کر اند | نکلیں اکدم میں واپس چکا | ہر مہینہ میں تختون و چوہا |
| بیٹی سہرہ جا کر ایک مہین | رہ بر و گشتی ایستادہ مہین | کی نگاہ او سکر ہی ہوا سہرہ | دیکھا سب ہی ہر چہ مہین |
| جس کی یکا تھا سچک چمن | وہ حسین جلوہ گر تھی سہرہ | جبکہ سہرہ سہرہ سہرہ آئی | یون لگا کتہ وہ گل خوشی |
| سہرہ ہر با حیات کا پیشا | پاک و قابل جو سہرہ ہر | مہر حیرت ہوا غرض ای | دیکھا لوح کا نہ یاد رہا |
| جو پتہ ہی جلدہ گشتی سہرہ | حسن پر ادس کے شیفہ ہر | دل میں و سہرہ پتہ چکا | پاس او سکر گیا یہ پتہ چکا |
| ادس غنایاں سے جبکہ دیکھا | نسکے بولی ہر نوچ سہرہ | آئیے آئیے زستہ ہمت | رکے تشریف اتر طامت |
| ادس کی بات تو یہ آیا دل ہکا | بہتر سخت پر سہرہ سہرہ گیا | میں سنا ادس کہہ قیامت | سخت تھا یا طلسم آفت تھا |
| آئی اس وقت خوش رہا تھی | کاہ کی شکل اس کی گری | پتہ کا اک ایسی شستہ تھیں | بتلا ہو گیا سببت کین |
| دوسرے گشتی دن یہ کتہ لگا | اپنی غفلت کی تو نہ لگا | لوح پر کی وہاں جو سہرہ | ادس میں نکلا کہ آخر سہرہ |

| | | | |
|------------------------------|-----------------------------|----------------------------|----------------------------|
| چو کہ سند پہ جلوہ گر نمی پری | روی مالک تی برج میزان کی | نہیں چہ طرز عاشقی بہت | ورنہ اکدن کچھ گاہکوں کی |
| خون دل ہی ٹھلا دیتے | پاس کیوں بیچھو کیا کیا قنبر | ایسی غفلت نہ چاہتے تلو | خیر اب دہو کو رو واندہ ہو |
| یاں سے نزدیک برج میزان | رہنا ہنسیار و شہت جان | اہم اعظم کو کہنا ہر دم یاد | او سکو پڑنا جو کو کوئی آقا |
| حرم طلب ہی ہنسا ہو کہ | اوسی جانب گیا یہ شکم | ایسی تکلیف راہ میں بانی | در دو غم کی گھا او بندانی |
| چشم ترنگا دی سنہ کی ہر | برق آہ جگر چکنے لگی | یوں مناجات میں ہوا نکل | کر دگار سخن آل رسول |
| برج میزان چکھو ہو چکا | باب مقصود جلد و کھلا | ساحر و شاعر کیا عین مین | کرتی میں روز نازہ جو ہر |
| یوں درما جبے بان پر لایا | پھر وہی کوہ سے نظر آیا | ہو کی خوش اور چہ چہ | طی ہوئی تھی بھی آدمی |
| سگسہ روشن ہو تھا ہر دم | سخت گہرا بلین اوسم | کی تو کوشش گر بجا نہ ہوئی | حرکت پاؤں کو ذرا نہ ہوئی |
| اسم اعظم کو آخر اس پر پڑا | ہو گئی دور قید سے گے بڑا | اسم پر ہنسا ہوا یہ سجا | بیخفا اس پہاڑ پر ہو چکا |
| جانور حور کے جواد بہانے | مستعد ہر برج دایدا ہو | خواب جو روشن دروہ ہوا گے | اسم اعظم کو خون کی چھانے |
| مالک برج سو کسینو کسا | یاں پھر آتا ہر وہ طاس کشا | ہنہ صاحب ہی پھر کدی | کوئی نہ سیر یہ چل دی |
| جب ہر اسلحت کو گاہ | ہوا ہشت واد کا حال | پڑا کچھ دوسری اس حور کو | آج پر یوں کو دانہ غول کو |
| بولی یوں آواز نہ ہر | تکو اس واسطے کیا ہر طلب | آپا ہر یان پہ ایک طاس کشا | ہر وہ ہم سے کہ در پی اینا |
| روح اس کی سپر لیلو | بہر سے اوستے اسیر کرد | جب نہ سب سے حال پیرا | شہی بہت او غم کی بکھار |
| اوسر پھیلا یا اگر نہ کمال | گر در پادشاه اس کا حور | اوسکو عشق کی تھی چھیل | بلنگی اوس گہری وہ دی شکل |
| لیکے ساتھ انہی چند پر یوں کو | سیر راہ اگر تھری وہ بدخو | آیا آخر میں مد تھا ہی دہر | اوس فیسار پر پڑی نظر |
| اوس کو دلا رکھی جو صورت بھی | جیکے باعث ہی سر پہ آدھی | دفعہ اسنے اوسکو چھانا | اپنا عشق تھا اوس پر جانا |
| شکل محبوب کیا نظر آئی | انہی جسم میں توانائی | اوس گہری اوسکو بہر آواز | کہ گمان اس جگہ ہوا |
| جوش اہل حور جب ہوا مضطرب | یوں لگا کہ اوس سے گھر | خیر ہر لائین کیوں بیان | برسبت او ٹھائی کیوں بین |
| تولی نہ پھر کردہ ہمارہ | قمن دل کر دیا ہر صد پارہ | خیریت ہی جاری کیا طلب | جیکہ کھانا اک در طلب |
| اگر دل کو تو اوٹھنے سے | فلک کیا ہو کئی جگر کہر | ہنہ ہر دن بتلا ہی سرخ دام | تکو اس بات کا نہ پھر |
| در و رفت ہی ہم تو ہوں | بھول کر ہی نہ ہو جاری | کیوں بھی طبع ایسے کئی ہو | خوب رو پونہ پاک مر |
| یہ بھی شریک نہیں ہر غم | ہی چھوڑ دینے دل تھا | دیکھی تو مری محبت کو | کر کر ہر باد عیش سے |

| | | | |
|--|---|---|--|
| کچھ لکھیا تھا وہ سب لکھ لایا تھی فسون سب زو قیاس کی ایر پر دوسری خطا ہو گئی کسکے خاطر طلب میں ہوں یہ دل لگا نا ہو خلا جی کا گھر خیر اچھا چہرہ دیکھ کر تے ہو کہا اس نے وہ لوح کے واسطے لوح پر جو کچھ میں پہناؤ جان حاضر ہو لوح پر کیا پڑھ ارے نادان کیا کیا کرتا ہو یہ کہ کھانا اگر نہ باور ہو یہ کہ ہندو شے اسکو آتا ہو دل میں اسے اپنے وہ دیکھا بڑھ میرا نہیں جیٹا ہنس گیا | میں ہوں شہنشاہ اور ہوں شہنشاہ کی اوسے جیسا سطر شکایت کی نہیں کہہ سکتے نا انصاف دل میں کہہ سوچو اور مترویر اچھا چہرہ دیکھ کر تے ہو جان اپنی تیار کرتے ہو سہرے مانگو تو دن ابھی لایا جو کہ کتنی ہو کر کے دکھلاؤ بجدا کوئی شہنشاہ ہے عزیز چاہلو سہو اس کے قرا ہے دم کر پڑھ کے اسم غلام کو ہو گیا دور و دور عشق کی خوش جو طبیعت کا اور رنگ ہو | میں ہوں شہنشاہ اور ہوں شہنشاہ کی اوسے جیسا سطر شکایت کی نہیں کہہ سکتے نا انصاف دل میں کہہ سوچو اور مترویر اچھا چہرہ دیکھ کر تے ہو جان اپنی تیار کرتے ہو سہرے مانگو تو دن ابھی لایا جو کہ کتنی ہو کر کے دکھلاؤ بجدا کوئی شہنشاہ ہے عزیز چاہلو سہو اس کے قرا ہے دم کر پڑھ کے اسم غلام کو ہو گیا دور و دور عشق کی خوش جو طبیعت کا اور رنگ ہو | ایسے جو کہ کبھی یاد کیا اس طرح اسے اوس کی تقریر ہوں میں بر باد کہہ سکے کیا اڑا آپ نے ہدف مارا نہیں شہنشاہ کی گھر میں کوئی شہنشاہ تو عین شہنشاہ میں جو کہ ہوا است کہ ہو اس طلب کا تم اس کے تھیں یہ کہ ہندو شے اسکو آتا ہو دل میں اسے اپنے وہ دیکھا بڑھ میرا نہیں جیٹا ہنس گیا |
|--|---|---|--|



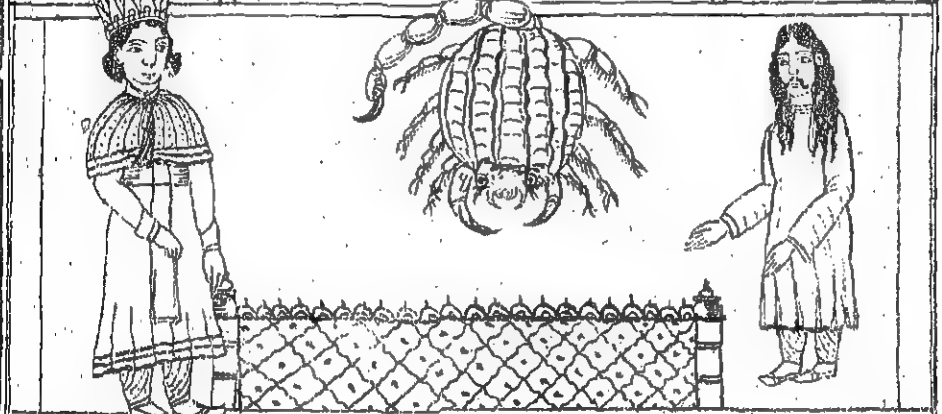
| | | | |
|---|---|---|---|
| تخت زمین پر پاکی پریر ہے چہرہ گیسٹن پانظر برقم نہ دیا اسکی باکھا بھی جو | سامنے اس کے اک ترزو ہے ابہا چو گے نہ ایک م بھر تم سمجھ کر نے لگی وہ خانہ خراب | اوس پریم جو کہ نہ ہو گیا سنی جھوٹا اوس پریم کی بات جس میں پریم کا تھا وہ گناہ | اسی اعمال تو سنے ہو گیا جس کی اپنی دل میں وہ بد ذات تھی نہ سراپا تکی ہو گیا |
|---|---|---|---|

| | | | |
|--|----------------------------|------------------------------|----------------------------|
| سنگ و سحر زد کما یاسیه | پشت گشتی و زمین بنمایا بیه | دیگر خوش میوهی برشتی | منهک بولی کین برشتی |
| لوح هوتی نه اسکریاس گر | کبھی ہوتی نہ اس بلا سحر | اسم اعظم زبان پر لایا | دفعہ اوس سحر پہ نکل آیا |
| نکیلا اوسکری کچھ سنو پیچ | ہاتھ میں لیکے لوح معور پیچ | باری اوس ساحرہ کو جو سر | سوی داخل سحر میں ہوا |
| اگ منہ کی طرح برسنو لگی | گری اس زرد شور سوجلی | اوتھو ختمہ کا کچھ پتہ نہ لگا | نگلیا غار چاہا با بل کا |
| سحر کا شبہ نہ سارا | جانا مہ لقا کا بوج ہشتم | عقرب میں دل و راس ہونا | کچھ نہ اوس بوج کا نشان |
| اور چھڑانا اوسلو دھڑا طلسمہ ہر افروز کا اور پھر وہاں اگر شمع کرنا اوس بوج کا | | | |
| خوش ہوا ب ساقیا بہار | ساعت جتن بادہ خورانی | می گل رنگ آج خوب ڈھلے | تا کر زہ بھی اپنی دلیں جلے |
| اوسکے کچھ پہ کچھ نہیں ہر نگاہ | ارحم الراحمین ہر رب الہ | نیش عقرب زبان اوسکی ہر | ایک ساعت نہیں کہتی ہر |
| کر تو اسلے تین کچھ لپٹو پیر | دیوہ دیو ہوجو ہر دل شیر | بوج ہشتم کی سیر پہ نہ طور | چاہی تو آنکھ نہیں ضرور |
| کتنی بہن پر دیا سہ ماہ لقا | بوج ہشتم کی جستجو میں گیا | رات دن رہی میں تھکا ہوا | گاہ ہوتا تھا شاد گاہ بول |
| ایک صحر ملا وہ آفت کا | عرض طویل اوسکا تھا قیاس کا | حضرت خضر بھی جوا نکلیں | عمر چھڑا پتھر پھر میں امیں |
| گر چہ کی اس سحر لکھ پامردی | ایسی منزل گری تھی غمزدی | تو تپانی بھی جواب دیا | کیا عجب تھا جو شمع شعلہ |
| پریشیت اسخر آپ کو روکا | یون ہوا اپنی دل سے وہ گویا | ہر ہر اسان اسی دل نادا | اسکری میں تیرے حواس |
| یا لاجینا ہوا نہ جانی پائے | یا سنو دیک انا آئی پائے | ہوگی آسان یہ بھی بے شکل | نہیں کہی انتشار سے حال |
| دکھو سہمی اگر جب بھیہ اگر ہوا | نظر آجیا جھہ شجہہ اوس جا | دیکھا دیا باری آشین ایسا | نظر آتا تھا کہین ایسا |
| طایر بیوش جلک خاک ہوا | اور گردبان صبر چاک ہوا | ہو کر چران یہ کرتا تھا گفتا | پر نہیں اڑ کر جاؤں دھڑا |
| شیوہ ہر گال کا جلا دینا | سام پانی کا ہر ہوسا دینا | جب ہوا غرق اس فکر میں | یاد آیا کہ لوح کو دینیں |
| دیکھا اوسلو تو بھیہ ہوا ظہار | استعد فکر ہو سب خجہ بیکار | کہ مدد گاری حسد اہر دم | اسم چھ پڑہ کر نہ لک پڑم |
| ابو شمرق سب ایک تائی گا | سحر کی آگ وہ بجھائے گا | کوی کٹکا نہیں ہر پھر نہ مار | جانا اوسوقت شوق اور مار |
| وہی تدبیر اس آخس کی | ہو گئی سلسری آگ وہ ہند | شادان ہو کر طو کیسا دیا | جا کر اوسرے ایک باغ ملا |
| اوسین داخل ہوا جو بیکل تر | صحن میں بیکل ایک آبا نظر | پانچ درجن کا اوسکا نہ تھا | سحر کا دان یا قرینہ تھا |
| اولین بینی پر گز ہو گیا | طرف سامان وہاں کما جی | ایک عورت کی لاش کی نظر | دست دیا تھوڑا اوکو اور ہر |
| دوسری زین پر بھیہ پھونچا | بڑ گیا ہاتھوں سکال بوج | دیکھی فتادہ زانہ و سکی | خود بھی کہو گیا وہاں کھٹا |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|------------------------------|------------------------------|
| تیسرے زینہ پر گیا جس گن | پایہ مقبول سیر دیکھو وہاں | چوتھے زینہ پر جگہ گری آیا | اوس جگہ اوس کا سر کیا پایا |
| پانچویں زینہ پر گیا جس گن | ہو گیا اوس کے عضو سب ٹپم | ترن بچان میں اوس گری جان | نئی صورت سیر اوس پر پانچان |
| حال دس لاش کا چب کیا | اسکو اوس وقت ہو گیا کتا | اوس دیکھی جب اسکی بھیرھا | اوس عالم میں مٹی وہ عورت |
| تھی حو لوج طلسم اس پر | لیلی اوس گری سر پر سوسن | جبکہ سیکھ اپنی ہوش میں آیا | خیر کے پاس لوح کو پایا |
| ماری تلوار اس کو گہر کر | اوس بلا پر روانہ کچھ بھی اثر | سور اوس پر ہی وہ کیا اکبا | دست دیا اس کو ہو گئے پکا |
| کر لیا اس کو گلیا ہیر | یچلی ایک سمت کو وہ شیر | اوس جفا جو کا نام تھا غفر | درتی تھی اوسکی سادہ سب |
| نہر جاؤ و حوداں کا مالک تھا | اوس تم کش کی تھی پھٹیا | لیگنی اس کے سامنے اسکو | بولایا بھٹا دھوکے وہ بدخو |
| کیا خوشی اسکی میں بیان | سہوا سنا تیسری بہت جمنوں | کی ہر اسطر حکمی عنایت اگر | کو اسکی حفاظت اب شب |
| کل میں اسکو کو کا قتل | ورنہ ہونگے نزاروں اس فقر | اوس شکر کی جب تھی بھٹا | لیگنی اپنی گہر میں وہ بد ذات |
| اوس جگہ لاکر اسکو قید کیا | دل میں کہتی تھی خوب کیا کیا | دل کو اوسکی جو تھی کمال خوشی | رات ہو کر ہی اوس کو نیند ملی |
| سور ہی پڑ کے شام سر دیکر | پڑ ہا تھا میں یہ اسیر | ایسا عجیب ہو گیا تھا وہاں | سو جہتی تھی غلصی کی ر |
| کون ایسا تھا جو نہ کرتا | یار ہائی میں اسکی کہ کرتا | ہی مددگار سیکان جو خدا | رد کی یوں اوس کی ماگت اٹھا |
| اس بلا سے بچ گیا اب | کر دی اس قید سے رہا اب | اس میں باقی نہ تھی ذرا خوش | نکیر تھی اسکو حسرت و غم دیا |
| اس مصیبت میں گئی بچان | لو گئی تھی خدا سے بلیں گن | دسریا دا اسکو کر گرو انسان | مشکل میں اسکی ہون آسان |
| کی دعا اوس پر ہو کر ہوئی | حق کی درگا میں ہی مقبول | محضر فر دتھی جوشن زادی | جس طرح طلسم اس کی تھی |
| یعنی شاہ طلسم کی دستر | کسی سحر کی کیلے دس بفر | سنتا ہوں میں وہ طلسم | برج عقرب میں آج قید ہوا |
| ہو گا مقبول صبح وہ گھر | سات ہر خون کو کر چکا ہوتا | جسکری اوس پر بھیرھا | فرط غم سے بہت وہ گہرا |
| رات کو چسکے وہ قمر خدر | سحر کے زور سے اوری کیا | مہ لقا جس میں تھا اسیر | اوس جگہ آجی وہ بصدید |
| اس پر ہی پر ہی اوسکی | لگا جہت سے دیکھو وہ ماہ | بولی کیا دیکھتی ہوا خوشخو | لا سیان لغت اسکی محسوس |
| ابھی کیا کیا اگر لگی بھٹا | جانیگی سیر جان در غرت | خیر اب آپ جھکو دیکھ چکے | تھی بہت میری بد کی ہو کے |
| چلے بس اوس پر اسے متاں | ہو اب اپنی کو کا کیا ورنہ | ہو گیا شاد و شگفتہ تقریر | اوشکا اوس جاسی وہ قمر نور |
| کیڑا اوس وقت کو خضرے | ورنہ تھی جان کو گری لاکے | شادمان ہو کر وہ بیت خوشخو | لیگنی اپنے باغ میں اوسکو |
| دان چھوٹ کر گیا اس کا | تم کہو خطیر بیان ام | اب میں لوح لکھ جاتی ہوں | ابھی لیکر اوسکی آتی ہوں |

| | | | |
|--|---|--|---|
| گئی سچہ گلی وہ پیری پیکر پڑی عجب بچہ نظر سنا لوح کو لیکے ہو گئے لڑی لوح او سکے کلین پینا جشن اولن لون فریاد سہی جسم دہ بجو بیدار نہ وہان ہر لقا کو بھی پایا پر کہین بھی ملا نہ اوسکا پتا جل قیدی کو دھونڈ کر لاؤ اوس شکار کی سن کر بید تیر میل دس دھونڈ نہ پاتی ہو جنگلی بھی ہوا وہ جادو سے گئی اوسوقت وہ ان ظلم شہ جل گئی دیکھا جہ کہ سیما سائنو او نگو وہ چسکا گئی خوب گہ پٹی کیلستی ہر شکار جھکو تھلا دی جلد تو سچہ بات کھا سکر کہ روک اپنی زبان سحر اور سحری ہلاؤ دنگا سنی جسوقت اوسکی سچہ لقا جیکہ اس قصہ سے پڑایا ہاتھ ہو کر دکر وہ پیش گری مہر افروز بولی خوش ہو کر | سورہا سچہ بھی اک مسہر تھی عدد جو سچہ میرا دسکی وان سے جب پڑیا غمیں تھی جو کہ الفت اوسنہ دلا ہو گئے دور دل سے رخ و الم دیکھتی کیا ہر دہ برون طوا دل بہت اوس بلا کا گدیا مر گئے چتر جی سچہ سچ ہوا گر نہ وہ آکر اوسکا سر لاؤ خوف سے کانپنے لگے دہ سریر ایک ساعت میں لیکر آتی ہوں نہ بھی کوئی جا بھی بد خو سے جنگلی ہو رہا تھا جو بس د دل میں کنو لگی وہ ایمان گفتا و دین پر پیری یون کی اتنی سن سن میں ہونہ لایا اب کھان جائیگا تو ای بدشا کیا سچہ ہلک رقی ہو تو اس خاک میں جھکو میں ملاؤ دنگا جل گئی اور بھی وہ بد کرد آما اس کے قریب دسکا ہاتھ جھگڑی ایک خون کی ندی سنو اک بات میری اس گل تر | سچو بھی اک نیند مخور ہان چاہتی تھی کہ سچے سچان بچہ سوتا تھا جو ماہ لقا لوح لہو سے ہو گیا سچہ شاد یان تو شب بھر کی لقا لوح آتی ہنیں گل میں لکھ کہہ دہر دیکھا اسکو گاہ اڈ مہر جاؤں جب سنی سچہ وہ مع لوح گر نہ ہاتھ آیا بولی غصہ نہ تم کو چھپسہ کھکی سچہ سطح وہاں سچہ ڈھونڈتے ہوئے تھے وہاں بھی مہر افروز اور وہ ماہ لقا مہر افروز کی کیا ہر سچہ تر دیدی دس دس پیری لکی پر کلی جبکہ اوس یون تھیر دیکھتے تھکو اسیر کرتی ہوں اجل آتی ہر شاستانی ہر تیرولات و منات گراہیں چاہتی تھی کہ سچے لوح کو میان سے اوسم آخر لیکر تیغ جب نجات اوس کو ماہ پیری اب مناسب نہیں مقام مہمان | دیکھا ہر لگا نہ وہیں سلطان ہوئی خوف پد سے ترسان اوسکو بے ارشاد بچہ کیا محبت سے بچ سے ہوا آزاد قید میں جسکی تھا یہ سیما گئی زندان میں فتنہ اڈھکر ہو چھا ہر اک سچہ میں دیکر یون کھا اوسنہ اوسکو بھوک ہو گا بینک تمہارے تو میں جائیکا جس سے وہ کہاں چکر جس سے چلتی ہر دس پیری تھا سچہ شکہ تم ہر لگا دو تون پیری تو کراک جانتا میں سچہ بھی تھی ہر سچہ آفت توڑ سکی غصہ کی چالاکی بولی اسلہ دس پیری شیر کینچر کھال ہر سچہ تیر موت یان تھکو کچ لائی ہاتھ سے میر تو وہ ہر لپا بھاگے اسو اسیر کروں اسطرح کی لگای اوس پیر تیغ تن بچا نہیں سکر جان کی کون کا پیر تم کو رسا مان |
|--|---|--|---|

| | | | |
|--|---|---|---|
| ہونے دانہ بیان سوا جہاں روح کو اب نہ ہاڑے سے کوٹا بات یہ سننے ہی ہو رخصت دیکھا جب اسکو مر جانے مین تو یان تیرے ہمارے | آگ تھوٹے گا بڑھ دی حقین اپنے زکا نگر پھر دنا ہو چنا پھر ادجگا بھارت کی یہ تقریر اوس جنا جو | جا کی ایماہ اوسکو سنج کرد کام کرنا جو ہوش سے کرنا ہر ج عقرب جو اسکو اناظر یان پھر آقا تو ای طلسم کشا | نہیں چھوٹون اب دلیں ہر جگہ دیکھ کر قدم دہرنا غیظ سحر کسے لگا تھر تھر ہی مقرر تری اہل اس جا دل تو قفس سے انتشار پڑنا |
|--|---|---|---|



| | | | |
|---|--|--|---|
| کچھکچھ یہ پائین ہر دود دیکھی ہی جو اپنی حالت قتل جیست ہو گا یہ قوت سانس دل و سر نہ ہلاک ہو | اوسکی آواز ہی سچے آلود کی نظر روح پر بعد عجلت سحر خیمہ جو ہے وہ ہو گادو ہر ج ہی سارا جگہ خاک ہو | گوشت زرد اسی جب ہوں ودا اوسمیں سیر حکم یوں پایا دیکھ کر یہ جو پسینہ مارا تیر دور جدم وہ کارخانہ ہوا | ہو گیا نصف جسم خیمہ اسم اعظم کو پڑے تیر لگا ہو گیا اوسکو وہ قضا کا تیر یہ نوہن بھیج کور و انہو |
|---|--|--|---|

جہان نامہ لکھ اکا بچ نہ قسم قوس مین اور سنج کرنا اوسکا

| | | | |
|---|--|---|--|
| ساقیا دی شراب دیرنگ مرقاہ ایمان ہو کیا احوال سرخ سرخ ہر جہت مین ابر تیرہ بلی سیا چاہا تھا خوشی کا پتہ تو ہوا بڑھنا دیکھو اوسکو کس مین لڑکھ اسی جانب تھرا زدا ہو گنا | ہو گیا دل کیاب دیرنگ نادک غم سے تھا جگر غریب تہی کہین غار اور شتی کہیں دل کا فوسے بڑھ کالاستھا ڈر تھا یہ آسمان گر کہیں نہیں سرد ایسا خیر کشمیر دبدم ہو تو تیروہ شعلہ فشا | آج سب پر جھکو جانا ہے طی ہوئی مٹی نہ وہ جامہ ہا مکینہ تھا اوسکو خوشی و خلق وہ گر جاتا تھا الیہ شیت سے تہی وہاں اس غصہ کی لڑکی لکیر کر مدح دان کر دیکھی شعلہ بادی یہ کر تھکے اڑو | قوس کے برج کو شانا ہو ایسا صحرا ایسا سلیمہ ناگاہ ہو گیا تھا جسک زین کشن پچھو جاتا تھوکان کر پد سج کی ساری زمین نیکی تھی خامہ کا فذ پشورہ ہو قلمی پھیل جاتی تھی آگ کی چاد |
|---|--|---|--|

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------|--------------------------------|---------------------------------|
| شعبہ رحیم کو جو آئے نظر | بہار اگر نہ ہو | سجی تو یہ ہو معلوم | کسے اندر ہو تم نمود |
| اسم اعظم کو پڑھ کر دم کر لو | دستی جلا جلا | ہر بھی در منزل مقصود | لکھو داتا کو پڑھو اپنی اسلم دود |
| اوس جانب گیا | پیشانی سرور | تا پیش صحر کی پیمہ شد تھی | دہو پڑھو سر کی قیاس تھی |
| ایک بار اس نے | اسکو جان لکھا | کل سا چھرہ بھی تھا آیا | دو ہونڈ تھا تھا کہیں کیا |
| پیارے گلے | نکل آئی تھی اسکو منہ پڑیا | چار ست آب کا پوٹو جو یا | پڑیاں قطرہ دستیاب تھا |
| شام کو اس کا ملا لالاب | دل جو اسکا تھا شکلی سوزنا | آب خضر اسکو ہو گیا مانی | خوبل کو لکھو پیا پانی |
| شکستہ | پاستر لالاب کو وہ چھی تھی | تھا تھا کا ماندہ جو فیض نزل کا | دفعہ جا کو اسپد پست رہا |
| مصر بھی | منزل غریب میں ہوا داخل | نہو لٹاں اور ہو گیا صحر | تیرگی شب کی اور رہے گنا |
| نہ | بہترہ فی بھی اوٹھا باسر | وہ چمک برق کی دہا کا شو | وہ سیاہی بلا کی غیت کو |
| وہ | جا بجا غول کی بلند صدا | سطی پڑے ہو تھو کار | تھو کیجا درندہ آدم خواہ |
| کین | آز دیو تھی کہیں تیرا نشان | ہو مار تم اگر دہل جاتا | خوف ہوا سکا دم کل جاتا |
| پیر | اوس بلا کا نہ پڑیال کیا | اسین چمکی فلک پران کھلی | آکر وہاں میں پڑوڑی |
| ار | دلین سجا کہ کوئی ساحر | کھکے بیاختہ آئی خیسر | اوسکی پھر دیکھو لگا پیر |
| دیکھتا | کہ ہر شلہ طلسم کی دستر | صحر افرز نام جسکا تھا | چلی آئی سے وہ قریبا |
| بولا | خیر تو آئین کیلئے تم ادھر | کھا اوس کو کہ احر قمر طلعت | لائی بان جکوا کی لنت |
| سچ | روشنی کا نیند فرا بھی نام | دل بیتاب کو نہ آئی تاب | لایا اسکی پر عشق خاں کرا |
| جکا | اوس کی روشنی کی یون پیر | بس گدھی یاں گدھی آئی | ماش کہہ تاتھہ ہولائی |
| پیر | اک شجر پیرا دیکھو پیکر یا | ساحرہ تھی بڑی جو پیمہ پرن | جھاٹکے طرح وہ ہوا روشن |
| کوشی | یون لگی کر اس قمر سیا | بارہوین بر جلی جو حاکم | دہی سب حروین طام |
| جھاٹو | کوئی مثل دسکا سا پوین | ہر شہر کی بنین ہو تھی مالی | کر سکے اوس سب کا جک |
| سب | نہ کہی تپس پائیگی وہ ظفر | صاحب لوح ہو تھو در نا تم | شوق ہوا سکو قتل کنا تم |
| رہا | میری الفت کی اوسکو پوین | کر کر پیمہ گفتگو وہ شک پری | مثل پڑا نہ اسکر گر دہری |
| نہ | ہوئی رہی وہاں سے پوین | رات بھر پیمہ مگر رہا اوس جا | صح جسم ہوئی روانہ پڑا |

جیب با نسو گیا یہ تھوڑی دُ
ساخو دیکھا ایک برج بلو
اسم اعظم کہہ کر آؤ کار
اوسین غل ہلو یہ گل خسار



| | | | |
|---|--|--|---|
| نئی صورت کا دیکھا جادوگر سیرین واد سکوا در انگبین چار غیاظ میں آیا چڑھ گئے ابرو چلے اور لک لک ابرو کا ناؤ کی غم سے دل لگا ہوا دست دیا اوسکو مھر مھر آؤ | فوسن کی طرح ہو حمید مگر ہر سر ہو ہوا وسکا آتش بار مضطرب دیکھنے لگا ہر سو ہو گیا زرد رنگ بد خو کا مثل سیما بے قیاس رہا ہوا ہوش آؤ ہو ہو ہی ماؤ لگے | ہاتھ میں اوسکی کمان آؤ پڑی اوسکی نگاہ جب ہے اوسپر رعب اسکا اسقدر چھا چاہا گوشہ میں چھپکے بیٹھ ہوں شکل سوفا رنے کو کھول دیا اوس جفا جو کاجیت دیکھا | ہر طرف دیکھتا ہر وہ ہے پیر دل میں بلبل ہے ہر آنظر اوسکڑی کہنے اوس کی یا عسکی رت میں سام آؤ بے ہوش ہوا ہوش ہوا سوچیا لی نظر سے لوج ہر فی آؤ |
| اوسین بکلی بہ بات مطلب کیا پڑھ کر دے بار اسم اعظم کو ہیکہ جو تھا اوس سے بجا لایا اوس جاؤ فرجیت دیکھا لک اؤ ہوش میں غل آیا | فوس کا بھج ای قمری ہی لوج کا سایہ برج پر ڈالو برج پر ڈالا لوج کا سایا ہو گیا ایسے ہر ای جنگ غیر سے ابرو دین بل آیا | اوس جی دوجا اس شریکا نام پھر کر داس شری کو فی النام شق ہوا وہ جاب کی صوت اودہر آیا وہ تیر کی صوت ہاتھ اوسکا نہ اسٹروٹھیا | اوسکے سب سے کا ہر سنا نہ کر داسے رخت کچھ نہ بہ گیا بلکہ آب کی صورت اسطون انجی ہی ہیکہ عشتہ یہاں کیا |

جانا منہ لقا کا برج دھم جی میں اور شمع ناؤ

ساقیا ایک باہم ایسا دے
دوسرے ہام کی ہونے ہو
نہیں بے سکارا فراخجے
موت ہونے کا اوتارے

| | | | |
|--|--|---|---|
| <p>او سبک سبک چلا چمن سبک کچھ عجب بوستان تھا وہ تختہ ابرو کا آب پاشی تھیں بحث شیون میں تھی کہیں بلبل سارا صحرانہ رشک گلشن تھا لطف دیکھانہ ایسا گلشن میں یاد دہ ابر تھا تجلی گاہ بننا تھا مشک نافہ در کاہن پتو کڑی جھری آیا اک ابر چاہا بس کیجئے شکار اسکا ایک جانب جہنم کے کھلا چاروں طرف رہا تھا اگر دغا نہ ملا دس نقش مہم کا نشا کچھ نیاسب سوا دس کا عالم برق تھا ساقی تھا شعلہ کسی جانب کو تھی تھیں چرند چائے تو آب گوہر سے نہان العطش تھی تھیں زبان خار اگا کر سے ہر ایک سمت نگاہ ایک تالاب دان نظر آیا اس طرح اس کو نہ جان دیکھا اس کی اس سے اس طرح سبکی نظر نہیں جی تھیں</p> | <p>قوس کا رخ جبکہ نشہ کیا رشک باغ خان تھا وہ تختہ خار و خس پاک کر سی تھی کسی جا تھی صدی خندہ گل گل خود روہ طرفہ جون تھا ڈھاک پھولا ہوا تھا یہ تین سرمہ الودیا تھی برق نگاہ سبزہ چرتی تھی ادھر جگر جوہر سیر کرتا تھا دانگی تھیں مہر ہو گیا دل بھیہ تھیں اسکا اوس ہن زجود بکھا تھا دامن شت میں بہر تھیں خا جا کر اوس شت میں ہوا تھا تھا یہاں باہنم تھا گرم اسد جہر ہو گیا تھا خاک پر جل کر گر تھیں چرند کیا عجب تھا جو تھی سخن بان آگ کی بنگلہ تھیں سب اشجار تشنگی سے ہوا جو حال تباہ جسکڑی بھیہ تھیں شجر گریا ہر افروز کو دیاں دیکھا ہوئے جیوت اوس کا چار طوق دہن میں اس سے</p> | <p>لیکن تھیں جدی کچھ احوال جہنم تھا لطف باغ سرور تھا کہین نام کو نہ گرد و غبار تھا ترش تھی اور مرد و زکا شو کہین کوئل کر کوئل کی صدا رنگ لالہ کہین پہ لایا تھا دامن شب سے جلیس صبح عیا مست تھی جنت و جہنم میں کر تھی سیر طائر پریش شوخیان کرتا تھا عجب ہر قوس طبع کو ادھر ہر پھونچا اک لیس و شت میں گاہ نہ کی طرح سے اس سے ہوا یاد آتی تھی خشم کی گرمی ترش و ترش زبان قلم اور تھی وہ ہوا شل شر تابش شمس سے جگر تھا کباب آب تیغ اجل کی خواہان تھی بزمین پای خیال میں چکا اوس جانب دھما کر تھیں قد شاد ہو کر گیا کھانا سپور ہوا بھیران بھیہ بہت دلیں جگر بھیہ پیل ملا محبت کا</p> | <p>ہوا اگر کچھ مہر افراہ جمال ہوا صحرای پر فضا میں گذر او سبک تھا یہ لفظ ہوا کجا اوس کا دوس گستاخ غضب نمہ زن ایک کجا پھیلا تھا کہین شاداب یا لا تھا ابرتیرہ سی برق یون تالان پھر تھی تھی چلو بھی پھر زلف و سبیل کو تھی خوش پھر تھا وہ زمین پہ تھی شوق دلی جو اسطرح گہرا ساتھ اس کو گیا یہ غیث وہ ہن تھا اک چلا تھا مھر کی بھیہ حرارت اوس کا حال اوس شت کا اگر ہو ذرہ ذرہ تھی غیرت احر قریطیر فلک پہ تھا بیتاب جان بلب نیاسب سے چو تھی ہیان میں کوئی ہر کچلے بلکہ اسیت پر شجر باہم بہت تشنگی سے جو مضطر سسل سے وہ اسطرح ل گیا مال تیری الفت کا</p> |
|--|--|---|---|

| | | | |
|------------------------|---------------------------------|---------------------------|---------------------------|
| تجلی روح طالع جودی نمی | اوسکی باعث من اسل کین | سکے میر پر فردی پسند | وہی پیشانی بانوف تھا جسکا |
| تیر بحث پر سنج سستی ہو | رات دن اس غصہ بین ہی ہو | انتہا ہو کچھ اسل نسبت کی | زیست مشکل ہو ایکساعت کی |
| جلد نلند کر مری امداد | اوٹھنے میں کئی محسوس پیدا | جب یہ آئی تہنا کلام اوسکا | ہو کر بنیاب اوسمین کو دیر |
| پاؤں ٹھہر کر میں چٹیکے | آنکھیں کھولیں تو ان سے پاگل | دوہ مہر ہو اور نہ جو دہا | اک دریاغ پر ہوں استادا |
| دل سولہ لاکھ بک پائی | دیکھتے ہیں تو فتنہ کی یاں کھانی | تھا جو ادس وقت انشا زمین | پری تفریح دان ہوا دامن |



| | | | |
|--------------------------|------------------------------|---------------------------|--------------------------|
| دیکھو آراستہ چین ہر | بارغ سب گل خون ہو ہو ملو | حد ہیڑھ کو ہر اوسین بتا | برج اک صحن میں ہر کار |
| وہ ہی آراستہ ہو مدد سوا | لہریں سامان یہ نہ دیکھا تھا | بھی ہر ایک سند پر | اوسہ پٹھی ہر اک پری بکر |
| کچھ کینہ کٹری میں آرا | وہ ہی سب خوش حال رہا | وہی اس جو دان کیفیت | ہو گئی اسکو دنگو اک فرحت |
| باچکا تھا جو دک یکتی جا | دل میں آبا کر دیکھوں لوح ذرا | سوچکے یہ جو کی نظر اوسپر | اوسوئی اس طرح سے ہر |
| رات دن ہی جب تجو جسکی | ہر وہ ایسا یہ ہی برج ہر | جو کہ سن پٹھی ہر عورت | یہی بکر غزال کہ |
| تجلی لائی ہر دان کران پر | مالک اس برج کی ہر یہ خود | زہرہ جادو ہر اس شر کا نام | جلد اسکا ہی |
| اسم آعظم کو ہر کر گشت | نکس طرح چوڑا نصیتا | دیکھکر لوح کو یہ کہہ سیتا | اوسو عورت کا |
| آگراستادہ جو صبر میں | دیکھکر اسکو سب ہوں کین | خون ہر دم کمان ہر | ہر لوت ہر نشہ کا ادا |

| | | | |
|-------------------------|-----------------------------|-----------------------------|---------------------------|
| ایک بولی کہ گننا بندہ | بچہ نہ بچہ کہ غیر کا گھر ہے | کچھ نہیں پائے اپنی خوشگ | خبط نہ بچہ کہ گننا بندہ |
| ایک بولی کہ کچھ بھلا کر | تکوا صحت میں صریح ہو | حال سزا دیکھ کر تھی جو گاہی | نہا کچھ جواب ایک کو بھی |
| زہر جادو نہ جکڑ نہ کیا | یون ہوئی اس کو پیر کو گیا | کتنی مہ پست ہوئی ہو تو گویا | کیون چایا ہوئی نہ بھلا کر |
| کوئی آنا جو کبھی گھر | کر تو میں طراوس کی خوشی | خلق سے عیدان کو لاتی ہیں | یا اوسو بانو لانا ستہین |
| پیشتر تو تو اس وقت | کر تو منون نہیں اطاعت | رکول اپنی زبان کو فرار | کر نہ حد سے زیادہ بخت |
| بولی پھر تم سے وہ بھو | تم مکر نہ بچو دل میں جو | میں بھیک فہم اور سہو | پہر سلیقہ نہیں نہیں معلما |
| خود میں ہوں گویا بھلا | جو نہ است ہوئی ہو کچھ بھلا | سینوں دہتا بار غلجست | پانی پانی ہوئے بہت |
| نہیں کر سکتی تم چارہ | جو گھٹن میری شمسار | ہو یقین جگہ کی ترشال | آیا ہو گا نہ تو کھو خیال |
| کتنی عورت یہ بے سلیقہ | کیا برا نہ ہم کا طریقہ ہے | کچھ عفو انکی اب قصہ | ورنہ جو حکم ہو وہ دون |
| نکش خانہ حضور سے | نہیں ہو کر باغ سے اسین | بولایہ جگہ کو کچھ نہیں | نہیں ان بانو کا دل خیال |
| سنی بہت تکی بیکت | اوسو بیاب ہو کر وہ مکار | اسکو نہ پد اپنی بھلا کر | روئے ہو سکی نہیں دوار |
| پھر رنگا کی شرب کی شتی | جکڑائی شرب کی شتی | کر کر مہو شرب سے ساغر | بولی اس طرح اس کو نہ |
| میری خاطر سے جام پہلو | تا کہ دلو تمہارے فرست | اوسو غائب نہ کیا نہ کلام | لیا مسکر کر اس سے جام |
| بائیں کچھ کر کے اوچا کر | نوح ماری جواد کی شادی | ہو گئی حلقہ خاک و مہر | ہو اسب بچہ جدی چور |

برہن رد کر اس طرح بول
جانا مہ لقا کا بچ یازدہم دلو میں اور غریب
کہا اگر اسیر ہو نا اور ہار نا اوسکو ہمہ افروز دہم شاہ ظلم کا اوس فتح کرنا پھر اوس مہج کا

| | | | |
|--------------------------|--------------------------|-----------------------------|---------------------------|
| ساقیا باب بندہ اب بول | دل مرا ہوا ہر ڈالہ بول | اب کر دیکھ میں بخل بخاری | پھر پھر پھر پھر پھر پھر |
| می عیش طریقی کر سہر | کافحت راہ دل سے جو کچھ | آج ہو ساقیا وہ دو شرب | یا پیر پیر پیر پیر پیر |
| ہر غنیمت میرے عیش کا | خواب سے خواب سے طلب جان | ہر دورنگی زبانی کی خسور | نہ سہمہ انقلاب جرح کو دور |
| ان قلم تو ہی کر زرا داد | سا شققت نہ میری ہو برباد | گیا بویں بچہ کا لکھن حال | حال ماضی بھال شقیال |
| ہوں و مضمون اس میں لسانی | و جزمین آمو مہج خاقانی | رہی پھر ذکر حاضر و غائب | سہر بھی ہو انیر و کلمہ |
| نہ کہیں اہل حسد ہی ہو کر | و احمی لہ شال سے شاعر | نہیں لیتا یلین ترانی کی | سہی تو ختم او پیر و شانی |
| لہر و لہر کا گر کچھ سکوا | آمین مضمون بہر استقبال | ہر توانی کر فہم میں ہی بکنا | یا علم عروض سے پیر |

| | | | |
|----------------------------|-------------------------------|----------------------------|----------------------------|
| طبع اسکی اور کھڑا کر اگر | کر کے اس کو بیان ستر ستر | حفظ اپنا جو کچھ درکار | مشکلم اس سے ہونے نہ |
| نہیں کرنا یہی سبب | نہی غصہ ہوا در نہ عداوت | جو دست طبع ہو برائے | واقعی طور یہ نہیں مہیرا |
| کیا کیا تو نے نہ بانی | میں تو ہوں ایک دو چہرہ | ذیلاقت نہ کہ طبیعت ہو | سبب یہ بیکار تیری حجت ہو |
| شاعری تو بہت تیری | نظم بیان بھی مجھ نہیں ہی نہیں | پر جو بین ہی کمال اہل ہنر | اور میں انصاف طبع جاننے |
| اونکری کے میں طفل کتب ہو | کیا ہو طاقت جو نہ کو کھول کو | سوا و نہیں سب سے میری گفتا | ہر دم ہر دم میں ہر کچھ کار |
| ہو کر ادا نہ ہو کر بیٹھیں | جو میان ہوا پس منہ ہی ہن | ہیں دل سے کہیں طبع میں نہ | اس میں خجندہ ہوں کہ ہوں نہ |
| امی سفیر کج باتیں جاؤں | سب میں شتاق قصہ نظم کرو | جب سنا ہر جہی فتح ہوئی | مہ نقاد اس سے بھی ہوا اسی |
| دلو کو بیچ کی تھی اور سکول | خیر فکر و متبادل صدیاش | جا بجا ہر پیشانی عیا | پر نہ یا کہیں ہت اس کا |
| ہو چکا جہاں سے دشمن ناگاہ | کبھی گذر نہ ایسا پیش نگاہ | دیکھو کہ ہوں جو در ہر | کیا عجب ہو ملک شک ہر |
| رنگ ہر رنگ کا وہ ہر رنگ | سبزہ رنگ اور دیشہ تھو نہ | ما تھا یہ چار منہ نہ | پاؤں تکین تار دل مضط |
| اک طرف باغ بھی نظر آیا | رنگ سب سے علاحد پایا | کے کچھ میں سے ہوں | تھا جہل جس سے گلشن |
| تم ہی وہ چہرہ چار دیواری | دید سے صبر تھی نظر عاری | کے کچھ میں سے ہوں | گر تھیں تھیں وہ چہرہ |
| چاہے غصہ تھو چار دیواری | تھی جدا گانہ اونکی قید | اک زمرہ کی ایک ہر | ایک غم کی ایک لعل کی |
| جب نظر آئی اس طرح کی چہرہ | گیا دوس باغ میں گل خیار | دیکھا آراستہ میں خوب | قابل دید اور کار ہر جو |
| لعل کی سب کٹی ہوئی تھی | ہر دیش پری ہر زمرہ کی | تھو جو ہر کی ہر گونہ | زور جو میں تھا اور ہر |
| ظاہر ان میں ہوا ہر کے | بولیاں عجیب بولتی تھیں | ہر زمرہ کی ہر مہی | لعل کی چرخ پاؤں لیا |
| نہی صورت تھی اونکی انور کی | جس طرح کوئی گاڑا مہی | پر تھیں ان میں نرالی تھی | ہوئی تھی عقل کو وہاں |
| کوئی تھو جہاں سے ہر وہاں | ادنا تھا ہر طرف جو | جس قدر وہاں تھو ہر | او جھک تھی بہا لیل |
| صحن گزار میں تھو ایک گونہ | وان عجب لطف تھا عجب | جگت اس کی ملائی | خوشنما سوئی گری |
| یل ہر کی پر تھیں مہ | سوئی چاندی کی تار و کار | پانی بولاگ خود نکلتا تھا | آپ سے آپ پر وہ چلتا تھا |
| سہمی تھو اس سے ہر وہاں | وہ میں ہر تھو ان ہر | ہر جہی ایک طاق | سامنے اس کی تھو چار |

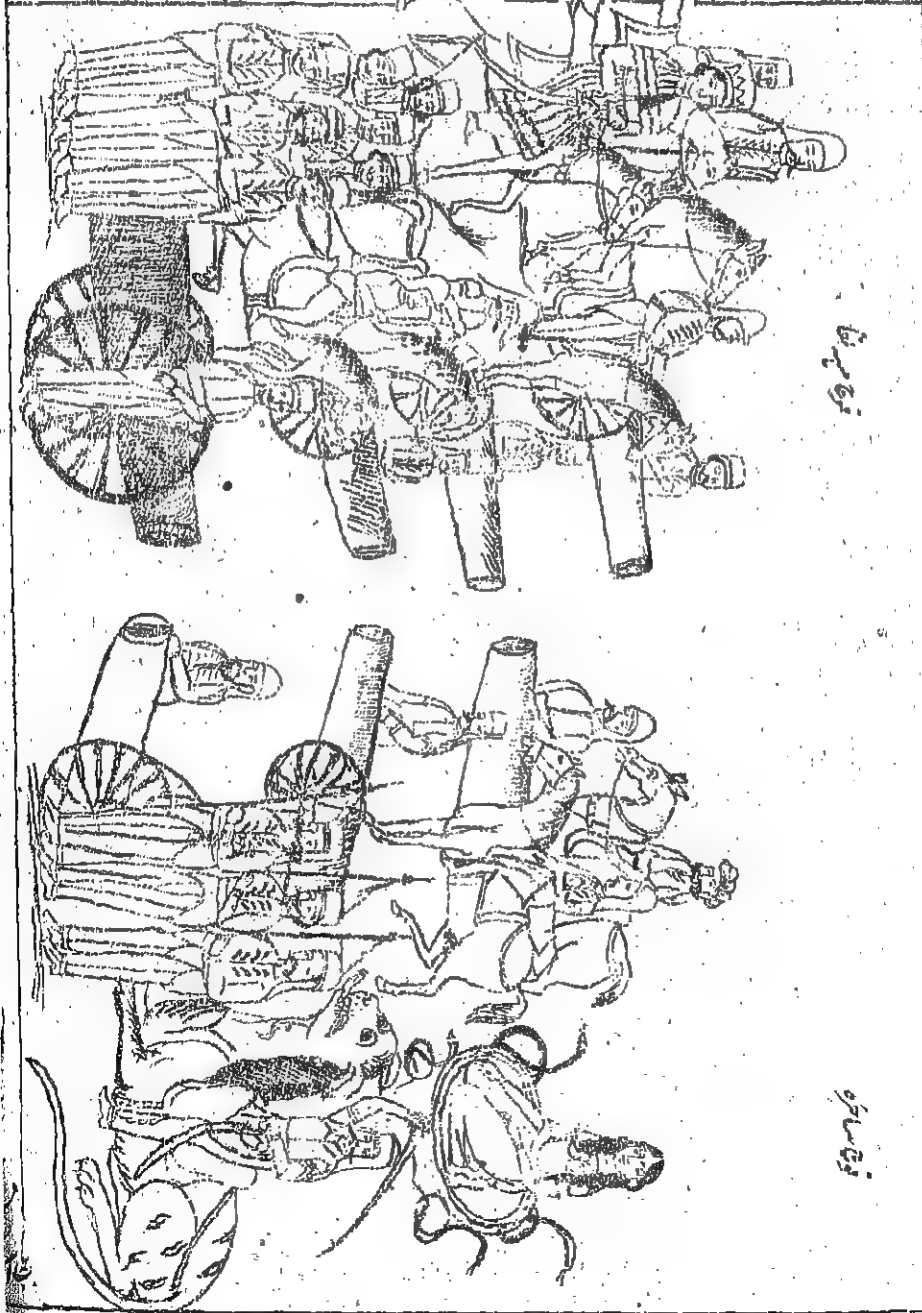


| | | | |
|---|--|--|---|
| <p>دیویتی بریا فیض کی غسل اوسکی گانہ کا بندہ ہونے لگا بی ہوا ایسی جان بھر دی چھپکے کر لگا دیا اسنے نظر اڑھین پرستون کی استاد ہو چھوڑی بھی طلسم کشا پھر سیاست سے سوتیل کر ناز سے اس تھر کی پاس کر تکو اسی ماہ خوف کسکلی ہے سب پر روشن ہو آکا فدا ہو گیا اوسکو دایہ تر جھکو ای سوار کا دکانا تھون چمک و مار و گانہ خوب کے لیل اس طرف جنگ کی سامان اور لاکھون ہو جی جی لکھ</p> | <p>ہو اوس بر جین بچہ رطل گاتی پر ایک زہرہ دشن سا ساری محفل کا بقیہ اسی دل بھی ہو گیا در کی آڑ میں جا کر دیکھا اوسکو لایک شہزادہ سبھی بھید دیکر وہ لگتا لوح چھپے تو کر سے لیلو بات بھید اپنی دل میں ٹھکر کفش خانہ تو بھید تھا اسے ذات اقدس ہی منبع شفاق اس طرح اوس کی تقریب ہاتھ اسکا پکڑ کے وہ تھکا قصیدے کی کہ لایا کمانا بھی ایک قطرہ جو کوئی فی سکن کی عنایت جو آنہ ہو کر بسا سکو کر لیا تو</p> | <p>آئی طبلہ کی کان میں آواز و دلیت شمن سے ہو وہ غور سب مہین ملو شمن سے ہو راگنی کر رہی تھی لاکھون تم کینن اسپر تری نظر اوسکی اس طرف کو ہوا و سکی لکیری آئی اوسکے خیال میں با ہو گا سب حردین میرا نام کیون تھری ہو بیان پر پشیمان تا کروں اپنی بخت پر مین نا ناج دیکو کہ دل کو حرت ہو ہو گیا اوسکی سمت یہ میل میں ہی انداز سے الگ جا کر اومین ملو تھی وہ میرا حرم بولی یوں نرسو وہ خا خرا</p> | <p>سیر مین جو شاد وہ مایہ ناز بیٹھی ہر دان پر ایک غیت ایک کر بھی بجا نہیں ہوئی و دھچکا جو وقت تھا اوسدا مالک اوس کی جلی جو پڑی تھی لوح ہی پر لکھیں سکی پڑی اس قدر بد بلا بھی وہ بد ذات ہن پڑ گیا اگر بھید جسے کام باندہ کر ہاتھ بھید کلام کیا کیجیے اس کینر کو متناز چلکے صاحب شریک صحبت لے لیا اس طرح سے مین ل اپنی سند یہ اوسکو بھلا کر پھر سنگا و شراب کے کٹر بھری ساغر مین اپنی ستر</p> |
|---|--|--|---|

| سب کوئی جمع حب سپاہ عظیم | قاعده جنگ کر ایقلم | یکے سہراہ اپنی ساری سپا | دان سہراہی ہوا چہ غرض |
|---|----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| جانا نامہ لقا کا طرح دوز و ہم تو یمن اور لہر پیر وین جادو مالک بروج اور فتح یاب ہونا کا | | | |
| ساقیا اب پلاؤ لکھون | نارائی کا حال کچھ لکھون | آج کروں گانجکھو مال | ہوئی بھہ فوج ساچر مال |
| میکہ یمن کرونگا آج تمام | بیچدی دخت زر کو خط جام | اوسط ف نامہ بری بھی جا | شرط آداب کو حب لاکر |
| دستہ پر دین میں دیدیا آ | اوسنی خوش ہو کر لیا آ | جیکہ اوسکا لاف اندہ سنی ٹپا | دیکھا لکھا ہے نامہ ہا لقا |
| ہو گیا انتشار گیسرا نی | یہہ سخن وہ زبان پلائی | صاحبو ہو گیا ستم کیا | اس خوشی میں ہوا الم کیا |
| میں تو بھی تھی نافر خضر کا | وای بھہ خط ہو اوسن کر کا | کر رہا ہی طلسم جو برباد | نیز ہے جسکا پنجسہر بہاد |
| کل رہی سنا تھا وہ کسیر | کس طرح اوسنی خط کیا تحریر | ہو گیا قید سے رہا کیونکر | وہ پہلا وہی کوئی یا پھر |
| ہو کی حیران اپنی دیکھ ل | پوچھا اوسن مہر کی بھی حل | عرض کی اوسنی میں آگاہ | جانتا ہوں پر تاشا ہی فوجا |
| گیا سہوان بروج اوسنی فتح کیا | غرم ہر اب دہر کر آنے کا | فوج بھی بوشلا لانا ہی | آج ہی کل میں بیان آنا ہی |
| ہو گئی قتل آپ کی دفتر | کٹ گئی لاکھوں سحر و دگر سر | خون دھڑھڑا پیکہ حصو | اوسنی نامہ کیا ہے بھہ سطر |
| آپ خط کو ملاحظہ تو کریں | حال سارا مندرج آئین | سینکے اوسنی لاف چٹک گیا | تبغ غم نے اوسنی لاک کیا |
| خون دھڑکی اوسنی آئی نو | اگیا جوش میں تمام ہو | پرہہ کی مضمون خط تمام تھا | ہو گئی جتلا سے بروج و ملا |
| غیظ میں آکر کوئی یوں بہار | جیرائی تو بیان وہ بد کردار | رہی باقی اگر عاری حیا | دیکھ لینا بفضل لائت نہ |
| سر میدان کردگی اوسکو کر | حسب نحوہ ددگی میں نصیر | جھکودہ سفلیہ کیا ڈاتا کر | فوج کی برستے پر دہر تانا کر |
| سین میں چوکر دشتی ہو | دیو کو پائمال کرتی ہوں | یوں کہا افسردہ تو بلو کر | کرد و لشکر میں بھہ خضر جا |
| مہج کو نہ تقاسی ہر پیکار | فوج جتنی ہر سب ہی شیا | جلد تیار ہو سکے وقت سحر | جمع ہو جائی بروج کے پر |
| ساحر دنی بھی بھہ چھو اوسنی کیا | اب قریب اگیا طلسم کشا | تم بھی ہشیا رہو ہو سب لوگ | ہر یوں کو جگاؤ دیکر ہو کر |
| یہی شاہ طلسم بھی خضر | محض افسردہ کی تھی خستہ | جیکہ سب اپنی کو جکڑ تیر | بولی قاصد ہی اس طرح کا |
| ضراب جلد تو بھان ہی جا | اوسن ہو کنا کتنے خوب کیا | آداب جلد کر تم آتے ہو | دیر کیوں استغدر لگاتے |
| میں بھی کیوں رہی جرات کر | فوج کو دبا دہ کو شوکت کو | واہ رستم ہی چڑھ کر کاچ کیا | خوشی لان کی میں نا کر |
| تمہی احسان بھہ کیا چھہر | اپنی آئی سی پھلے کر دی خضر | سمجھی میں تم بڑے بہادر | کھیلے کر تری تو قتل دشمن کا |
| برتم آؤ گے اس طرح سہم | جیکہ ہو کا مقابلہ باہر سم | اوسکھری چکو گھرا سکا | او میں دن جو کیا سکا |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|-------------------------------|-----------------------------|
| دیر ہوگی تو خود دین آؤں گی | استبشاری ہوں منتظرین ہی | لطف دیکھو گر خیر ناتی کا | ایتور جو کچھ کیا وہ خوب کیا |
| مجموع ہوئے کے ساحر ہزاروں | اسمین گذر اداؤں آنی رات | نامہ کو کیسا روانہ افسر | منہین جو کچھ کیا وہ کھکر |
| اوسیدہ سینہ در کا دریا شیکا | کوئی مینڈا اکھین سے آیا | بہشت کی چیز تیری تین لڑکے | اپنی اپنی چون لڑکے |
| تھی کہی شاد اور کہی غمبول | سہی شب بھر بھین مشغول | کاٹ ڈالا چھری سواوٹکا | نام لونا چارسی کا لیکر |
| ہو گئی راتوں رات وہ تیار | کوئی اپنی درست سب تیار | اوسکو جس وقت یہ خبر پہنچی | جس وقت تھی سپاہ پرورین کی |
| ہوئی اس شانسی اور دیر ہی | جب سحر ہو گئی تو روین ہی | برج کے در پہ جا کر وہ ٹھہری | دو کھری رات جب تھی غمی |
| مخجوت مہرست تھی بخت | چار ار در اوہماں تھو دھت | تاج سر پہ رکھا مریع کا | بہشتی اک تخت پر وہ تھا |
| چال ڈھال دلی جہاں تھا | کیا بیان نکالے کچھ نقشا | پہچر دو لاکھ ساحر ہر خوا | تخت کر اگر کچھ تھر دور |
| چھری اور تو تھی پانی | سخت بد شکل خبر وہ نالیاں | کوئی اشتہر کوئی بچہ پر | کوئی ساحر سوار در پر |
| جسم میں سب لبائیں مشغول | باتہ میں سب کز قری تر مشغول | تو حائل گزین تھن میں | باز دو پیر تھن کی قصورین |
| ہو گئی شادمان بہشت آن | جمع پائی جو پنی فوج وہاں | پہنچی جس وقت برج پر | اس تھل کر ساتھ وہ ہو کر |
| فوج بھی اپنی ساتھ وہ لایا | اسمین شاہ طلسم بھی آیا | آکر اک ممت وہ بھی شہس | اوسکو ہر جہت سے ساحر تھے |
| نامہ براسط فرس جانا تھا | بجہر وہ ادھر کو آتا تھا | مہ لقا کی لگی وہ دیکھ رہا | جب ہوئی جمع فوج خاطر |
| ہو گیا اسکو آتش کمال | جب سنا نامہ بر سو اس حال | کہدیا جو کہ حال گذر تھا | اوسکو آتش اور آتش ملا |
| ہو گا غالب اک طرح پر | کچھ تر دو تو پیر ولین نکر | فتح تیری ہے اس طلسم کشا | لوح پر کی نظر تو بھیجہ نکلا |
| قرب میدان جنگا پوینا | دہن تھی اوسکو جہاں کی پوینا | خیط واسطرف روز پوینا | پایا جس دم پھر لوح کا فر |
| نظر آیا وہین بھی غیر تیار | اوسکو گئی اوسطرف کو سکی گاہ | اسکی آمدی جب ہوئی ماہر | ستھی دیر انتظار میں باہر |
| فوج بھی جیسا ب لا تا ہے | منتظر جسکی تھی وہ آتا ہے | دل مضطر کو اپنے ٹھکر | یون لگی کہنے پھر وہ گھر |
| ایک کی بھی ہیکل کی زنداں | خج یا لب پہ ہون بہت ہی محال | بی طرح ایتور اپنی ساتھ ہر موت | دیکھیں کس کس کی اسکا ہوت |
| پست پر ہو کر ایک پتہ تھا | دیکھ کر رنگ و سکی آمد کا | مال جان اپنی کھو بیٹھے | زیست ہی تھو تارہ وہ پتہ |
| گرداؤں کے تھی بٹیاں سپاہ | بچ میں گھوڑی پر سوار وہاں | شان و شوکت تار تھی چہر | اتارنا ایسے تھانہ ہو وہاں |
| ایتور یون میں ہال توڑ چھی | تلج کسر پہ تھا سجا کلاہ | دیکھ کر جسکو برقی بھی تار | شوخیان کر آتا تھا سوار |
| مان لیر و بری ہو سکے چلنا | دیتور اسطرح نقیب صدا | جنگ پرست توڑ پر سوار | آؤ دیتا تھا مہو کو ہر بار |

| | | | |
|---------------------------|--------------------------------|-------------------------|---------------------------|
| جہان شایگان کو بھی ہنگام | دیکھیں کیا قوت آج کر لے دو نام | غٹا کو غٹا چھو تھو سوار | غول اگر تھو شیر در دستے |
| پاشمین ایک قریب سے پہا | قدرت کر دکا تھی وہ سپا | ادینن ایک ایک تھو جوان | جو کر جنگ لاکو تھو تھو |
| شیر قاتل غیرت سمجھ ب | جس سرستم کا بھی تھو آب | پیش کر قصہ سولیتی تھی | خود وہ مرنے پر جان پیگی |
| ہو تارستم تو دنیا دادا کی | فتح و نصرت تھی خانہ دادا کی | آخر اپنا لے ہو سہ لشکر | ایک گو لیکر پٹہ پر اگر |
| سامنے سارو دنگر وہ ٹھہرا | | | آئی ہی باندہ سامو چہ اپنا |



توجہ میر شا

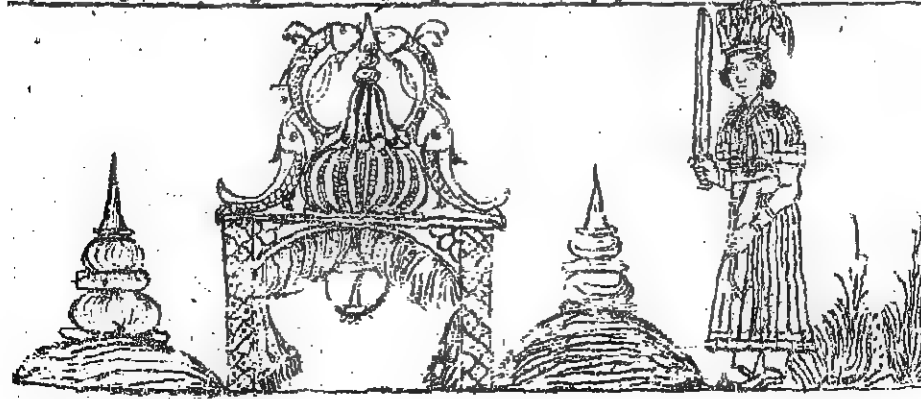
توجہ سارو

| | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|------------------------------|-------------------------------|
| آیا میدانم جیکه در سردار | یمنه میسره کیسای تیار | چنه او سنے جوان ده ناباب | اوس مازنن تھانہ جنگاوار |
| جو کہ شکر دنگ برین بہت ہشتیار | رکھا اون لوگوں کو ہمیں دسار | کچر جبر را اپنی ساتھ بھی کسے | چمکے گئے ہیں بھی صحیحی |
| سیکے لگے ہر وہ استاد | شیر کی طرح جھوٹا تھا کھارا | فوج پر دین پس کی جلیب ہو گلا | دیکھا جو جمع ہشتیار سیار |
| جمع اکسویں سیکڑوں سار | خود ہی شاہی لاسم جانی فر | ایک جانب سپاہ پر وین ہے | تخت پر جلوہ گرہ میزین |
| مستعد جنگ پرین سنگھار | جا بجا مورچے بھی ہیں تیار | اسنے مروت دیکھا ایسا رنگا | دو گیا اور اسکے دکان رنگ |
| جب دل اسکا کمال گھبرا | یمن وہ زبان پر لایا | نہ ہزار سان ہوا بدل نادان | دیکھ کر تباہ ہے کیا خدا سامان |
| دیکھا حقیقت سکور پرین | کہا یا پینچ رتاب بیدین | دشتا حکم ساحر و نکو دیا | تم کرو نہ تھا پہ سحر اپنا |
| اوس جفا جو کی سنہری ریشا | ہوئی آمادہ سحر پید ذات | رائی سر سونکو ہا تختہ بن ایک | بڑھو گئے کو کٹنے جادوگر |
| پہلے تو سحر او نہ ایسا کیا | بنادانا ہر ایک انگار | پھل و نمون (نمیا) زون ذرا | اسکے لشکر ہوا نکو پھینکا |
| گر نہ وہ لوح ہوئی اسکی پار | قہر و باقی وہ دانا پھوسا | تیر دہتی کی طرح سے وہ چلے | پہنچے جیسے کپڑے پائے وہ چلے |
| جب نہ کی و کھر سنے تیار | ہو کر کھسیا ز سیکے سیر | نکلا پھل سحر ایت کردار | یوں لگا کہ نہی وہ پیکار |
| جسکو دعوی بہادری کا ہو | جان دو بھڑکی پی ہو | وہ کر ڈاکر جسم جنگ جلال | بزدلوں میں نہیں ہر سوار |
| ششکے یہاں جل گونہاری | اک جری نکلا بھر جانار | نہ کیا جانکا کچل و ششہ و لیم | اوس حلقہ کار پر لگاتی تیغ |
| چلا جادو کا تھا جو وہ کھار | ہو کر شوکر ٹی پرتی تلوار | اوسو بھی سپہ وہ کیا جادو | نہ ہا ساتھ پاؤں پر قابو |
| بیمطرا سچ ان کو کر داسیر | اگر پر دین کر لیکیا وہ سیر | بڑھ گیا ساحر و نکا دال سنگا | سحر کر لگے وہ مسہریم |
| ایک نے سحر یہ کیا ناگاہ | نکلا لاکھوں دین سوار سیار | جیکہ سامان لیلے آبا | دین اپنی ہر ایک گھبرا |
| تھا او ہر فوج میں ہی کسا | سحر کرن ہی خوب تھیں ہا | جب پریشان فوج کو دیکھا | سحر او ہر سحر ہی کیا ایسا |
| آخراط دس سیکڑوں نحو | ساری سپاہوں کو کر دیا نوا | بھڑے اول سحر و فوج سحر کیا | آگ کا ایک ہسا دیا دریا |
| خاک ہو جا حلیکے تا سبج | آتش نشان تھی وکی ہر | اوشٹھا تھا پیرار و نکا طوفان | خون سحر تھا کیا طائر جان |
| او ہر سحر فسون پڑا ایسا | ایک لاکھ کو دان برسنگا | ہوئی بارش کی ایسی لمبانی | سارے لشکر میں گیا پانی |
| سحر کی ساری آگ سرد ہوئی | ساحری ساحر و فوجی گرد ہوئی | تھی دہر ساحر و فوجی تیرا | غازیوں فرہنگی ڈاکر کیا |
| تیغ کو تیغے رکھ لیا او کو | دم نہ لینے دیا ذرا کو | اوس گھڑی او کا حال ایسا تھا | تھے سحر کہتے کچھ نکلا تھا |
| جس پر تلوار پیکر دیم | مع مرکب و سحر کیا جو رنگ | تیر جیسے بڑا دوسار ہوا | نوسن مرکب پر سوار ہوا |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------------|----------------------------|------------------------------|
| ہو گیا کوئی سامنے سے فرار | زہتا اور سکاوان سگاز نہار | پیش جاتی تھی کوئی تیزیر | تیج تھی مثل مرگ و مہنگ |
| کوئی زخمی کہیں تھا افتادہ | بھل گئے پر تھا کوئی آئادہ | ہاتھ شان سے تھا کیستلم | کوئی راہی تھا سوئی ملک و مہم |
| زندہ درگوراک ستر تھا | کوئی دو دگر کوئی در ستر تھا | پانی پانی کوئی پکارتا تھا | دست و پا کوئی دیدی مارتا تھا |
| انفراں و کھنجر تھی چھتا | ہو گیا ساحر و نکال شکر صاف | چند ساحر جو رہ گئے باقی | وہ بھی بھاگ رہا کجاں تھی |
| جا کر بدین ہو یوں کہا تو | بجئے پشیم ہو کہ ہر سو خیال | اب کرو جلد اسکی کو تیر بیر | نہیں ہو گا وہ شیر جسے اسیر |
| ساحر و نکاہ جبکہ کیا حال | ہو گیا غیر غم سے و سکا حال | فوج سے مڑ کر یوں کام کیا | جیت تھی بھی کچھ نہ کام کیا |
| گیوں نہیں جا کو ملک کر تو | ایسی شکلوں پائیا در تو | خون دل میں اگر سما ہے | رعب او کا ہو تو پچھایا ہے |
| چند بیان ہنسوں کہ شہیا | کھوین میں دود ہو جو غریب | شکے یہ بزدلوں کو آیا جوش | خون فاسد نہ ان کو کھایا جوش |
| بڑی رو بہت کردہ مایا | سوخت کڑی سو تھی گر بٹاب | دیکھا جب درقا نے یہ نقش | فوج کو اپنی او سے لکھارا |
| لپٹے مالک کا حکم پیش کر | برقی آسا گری یہ فوج او پر | خوب گھسان کی لڑائی کی | اس قدر تیج آرمائی کی |
| دونوں جانب سے لاکھوں کا فوج | جا بجا کتے تھے ہوئے پشتے | دو پہر تک بھی رہا احوال | خون سے نہ پین ہو گئی لال |
| اس میں کی رہا فانی تیزیر | ہیا پر دین کھینچ کر شیر | ہو گیا محسوس یہ تازی | تیج کی آنچ سے ڈر گئی ری |
| ساتھ شاہ و ملسم کو لیکر | بھاگی نور گدہ سچ کر اندر | جبکہ یہ اسکی فوج نے دیکھا | وہ بھی راہی ہوئی سو مچھرا |
| بن پڑی خوب اس کی زلی | بولابا بننے یہ گڑھی سر کی | چوڑ کر فوج سے کے درجہ | گیا تنہا حصار کے اندر |
| قتل پر دست کر کو چھلکارا | فتح گمر نامہ لفت کا بیج و دانہ دہم | | بادشاہ طلمس کو مارا |

جور سے گواور و دانہ ہونا براسے تلاش طلمس چار بہار

آخری جہم پر پلاستی تاکوں فتح برج موت کو بھی چمکی کی طرح بھڑا ہے دل حل کہیں یہ بھی ہو چکر شکل ہوئی قتل ہو کر نہ بہت دان سے اگر بڑا ہے طلعت ایک برج کالان نظر آیا کچھ نئی شکل کا او سے پایا



| | | | |
|--------------------------------|-----------------------------|------------------------------|---------------------------|
| شفا سر بر او دود صورتیابی | دلین سجده بر رخ صورتیابی | او سکی آکیند تهنیت بر سر او | موت نهاد دین سر بر او |
| تعداد فکر دشمنین خلی صورت | حدی می بر او کرد کفایتها و | جسکه می بر او قریب سکی گیا | بوج سر نکلی اک حبیب صدا |
| اسم اعظم کیا جو پر کردیم | بهو گیا او سکر وسط و دهم | دفعه او سکا شکیا نقشه | نرا پیشتر جو تھا نقشه |
| بلکه باقی رها نه توئی سکان | اک کف دست بهو گیا سیدان | شادمان بهو گیا سیه سیمیا | اورا داسکر کا کیا سجدا |
| سحق جو فوج سکی بر سر کردی | او سکا سکر و صاف آئی نظر | وانسری پانی سپاه مین آریا | استاد کی قیام او سکی |
| استعدیال وزیر دیا سبکو | ایکدم مین غنی کیا سبکو | تھی جو شاہ طاسم کی کشتی | جس سر لوح طلسم آئی |
| اسکو اوسدم جو کچھ خیال آریا | او سکا اوسمی کو بلوایا | باپ غم مین سو گوار تھی وہ | مثل سیاب بقدر تھی وہ |
| ابن کو نمودم سر جب پایا | باندہ کرنا تھے خوب مذا کیا | بولی اس طرح سکر و شک کی | تمسیر کیا یہ تھی خطا میری |
| مینی در کچھ سیکہ کیا تھا کام | آج دیکھا اوس کا یہ سنجام | خیر جو کچھ ہو اودہ سب ہو گیا | حق فی تمکو تو فتح باب کیا |
| کھا اسکی لکڑی پر پیسیکر | دیکھو انصاف کی نظر سکر | اسمین سر گنبدین خطا میری | منو سیم بات دلبر با میری |
| رنگی ہر اہ کیون پر دین کے | مہو حایتیں ایسی ہدیہ کے | سچیلے محبت اور نیتیں سبقت کی | نجدائیں بعد جرات کی |
| اور گن پر کھو مین کیا کرتا | پایس کیا او کی جان کرتا | ہاں اگر خود مین قتل ہو جاتا | توسیدہ انجام پھر پشیم آتا |
| او کو روکا نہ تھی کیون اہ | جھکوا اسکا سر خود گلاؤ اللہ | بولی وہ سچ ہو کر تو مر ادا م | ہر سجا جو کہ دوجھ الزام |
| مین تو کرتی ہوں بیان اللہ | کہ سراپا ہر اسمین ہر گناہ | بچھریہ انصاف سکر تو فرماؤ | ہر سکر بھی نہ اتنی نجاؤ |
| کیونکہ اگر دیکھو مین کسکتی تھی | تم ہی تبار و لوگ سکتی تھی | کچھ مخاطب گرا دھین پائی | کسی پر پائی مین سمجھائی |
| دوسری اس تہی مین آگاہ | کس طرف جاتی تھی فوج سپاہ | بعد اسکے ہوئی خبر محسوس | بن پڑا کچھ نہ احوال محسوس |
| یہ بھی مجھ کو ہندین گوار تھا | قتل منظور کب تھا رستا تھا | اوس کی جب سطر حسرت کی تقریر | سینکے خوش ہو گیا یہ تقریر |
| اپنے سینہ سے او سکو لپٹا کر | یون کھا اوس کی لپٹ مار کر | کیا سیکہ کہتی ہو اوس مہربان | میں تھا اوس مین ہندہ جہان |
| تم بھی مجھ مین بھی ناچار | نکر و اسطر حکی اب گفتار | سینکے سیم بات وہ ہوئی | لگی کچھ ہونے اور مٹی کو |
| اوس کی اوس فرماں قیام کیا | خواب سحر کا انتظام کیا | تیسری شہر کا جب آب انیا | اوس کو قند مین جو کچھ ہوا |
| محرافہ کو سب سنو دیا | تن تھما سفر و ہاسے کیا | اوس کی پر و کو توجان چھوڑا | اوسکی الفت سہو انیا |
| کہد اوس کیون سپہین | پھر مین اوس کا تم غمگین | تھانہ واقف ہو اس و تھا | کس طرف ہو طلسم چل گیا |
| رکھو اوس دود مہذاب اپنی نظر | سہو مہر انکل گیا وہ قمر | قرشام اسکو اک ملا دیا | دل مین اپنی ہر سیم گہرا |

| | | | |
|--------------------------------|-------------------------------|------------------------------|-------------------------------|
| دن جو او سوت رکھا تھا | پار جائیگی کچھ ہوئی نہ بیل | ہو کر مجھو دل سے کھنر لگا | نہیں تدبیر کوئی اسکے سرا |
| رات کی رات بیان مسرے | صبح صوفت ہو منہ پر کبھی | دیکھی جو دھان کوئی سن کا | پڑھ کر کچھ اک شجر تہہ سرا |
| منہ پر کبھی غم میں آتی ہو | برہنا شب بہرہ لقا کا کنارہ | دور یا گرا ویر | بلک آتی ہوئی بھی جاتی ہو |
| و کھینا ایک پھر کو کا دریا میں | نصف شب کچھ پھرا و پھر سرور دن | ارہونا اور ملاقات ہونا | سکندر چاہ |
| ساتیا اتھو دور اب ہو | جن سے دیکھنا پھر لہجہ او کے | طلسم چار بہار کا | پار بحر الم سے سیرا ہو |
| ہلکے شرب کی سنگوا | دو با جانا ہر آج دل میرا | پر کوئی ماہ و شل و ستارا | قندیں جو دیکھ کر جو دیا وارا |
| اویسی کچھ میکشی کی کیفیت | دور نہون رخ و غم نہ حرا | مولہ رات عیش و عشرت نیا | در قہر کو پا لین و صہر شین |
| یہاں لٹھا اس حیرت کا حال | رات وہاں کو جو گئی تھی بال | کسی صورت نہ تھی اتنی تھی | رات گویا وہ کا کی کہ اتنی تھی |
| گدڑی و نصف شب کی تھو | چین آیا نہ پر کسی صورت | مشعل باہر ہوئی روشن | خوبیہ یا یہ ہو گیا جو بن |
| شک نہ ہو اب ایک جہا | پلا ماہ بن گیا گرداب | تھا پر نشان جو بھیہ غیرت ماہ | کر رہا تھا ہر ایک سمت |
| اس میں اک سنا سنہا دیکھا | آب دیر یا نہ تھا و بالا | شعاع اک نور کا نظر آیا | سبحا سید چاند یاں تر آیا |
| تھو کچھ شہوت تھا وہ دور | کر گئی اس کے نگاہ قہر | آگیا جب وہ رفتہ رفتہ قہر | آیا سامان نظر بھیہ یہ پھر |
| گنگا جمنی نفیس دریا ہو | برق کی طرح و چمکتا ہو | چند ملا حسی بن با در پویش | باوہ حسن سیرا کن پویش |
| نور کی صورتوں ہر ایک کام | رخ روشن ہو اور نہ رات ہو | ڈانڈین ہاتھ لگن گنگا جمنی ہو | اسی شب ہو کھیت و لا ہو |



| | | | |
|------------------------------|------------------------------|------------------------------|----------------------------|
| کعبه ری زمین ده اکل داکر ستم | تال سر سر سرین او نگر با تهم | خوشنما او سپید ایک کمر است | قصیر غ جان سوا چیا پر |
| شیشمه آلات او زمین برین شکر | کچھ عجب لطف و عجب جوین | صدیقین او سکنو پر ز | جلوہ گرا سپیداک پری پیکر |
| سرب او سکری خوشنما جوڑا | پس مناب و شیب پیدا | گیسو دل میں جبین رشک | دو شوہر کی در میان سحر |
| تیغ سے تیز آبر و خون بریز | سر آگین نگاہ سہر آئین | دو دنون تکین میں جو کر دوغ | دیکھی جواب می ہو وہ بار |
| صفا فرکان غضب کی جوڑ | پیکر کپڑ جان لینی پرستین | صدف بحر حسن میں دہ کان | وصف میں جس کو عقل پر حیران |
| بیمہ خبر سوا دسکو کان کی لو | ہر محل جس سے آفتاب کی فو | دو نوحاض کی در میان مہی | زیبہ کی سیمہ اکوتی |
| ایک غم جو کس پاس میں پھول | خوشنما دیکھو میں اور بقول | رشک خورشید روی روشن | شعلہ طور صاف گردن ہے |
| خیمہ خال سیدہ نیارن ہے | رفک سر داغ ماہ تابان | تنگ غمہ سیمہ سوا جوین | دردن میں صاف دردین |
| برگ گل سر ہین رنگ و سکوب | ہر سیم کا باراد نہ غضب | دو دنون باز وہی اس پر تاب | دیکھی سیمہ جو جگر دل بیتاب |
| سرخ گوری جو دہ کلائی نر | انہو خیمہ خانی ہے | کیا بیان ہو تہیلیدون کا نو | پیشیا میں یا بسط طور |
| ناخن او سکری بن غیرت و نو | او نگلیان گوری سیمہ کی | پیشیمہ گوری وہ اور شکم شفا | مثل عینک ہو دو دنون صفا |
| دو دنون انسان میں تہیلید | باردیر یا کسین کا سہ شہر | یا کہ تہا ہے نور سینہ کا | دو دنون عارض کل اکہ کسری |
| ہر سیمہ ایک اور سیمہ کی | او سکری اگر گندہ نظر | بشت پاسف اور دہ کفر | دور نہ سیمہ ایک آئنا |
| زعفرانی غضب و پشیم | سنگ بھی او سکا بلکا بلکا | کچھ کھری پین خواہ میں بھی | گاہ میں چند مہی میں آگے |
| گاہ میں میں وہ ایشی میں چتر | سب فدالہ میں جان نر | چلو زمین صبا جین چار | اونکی بھی حسن کی ہر طور |
| پہو چنانچہ دیرین جو دہ بکرا | چرخ کھا کر زمانہ ڈوب گیا | جاکہ سیمہ نظر آ یا | فرط غم سیمہ دل اسکا لیل |
| بہت او سد م اسر مال ہوا | دلین اس بات کا خیال ہوا | چرخ میمر نے سیمہ کی سیداد | برگئی اسپہ کچھ کچھ افتاد |
| ادسی جانب نگاہ تھی اسکی | اور حالت تباہ تھی اسکی | غرق تھا خودیمہ بحر الفت | پہن گیا تھائی مصیبت میں |
| دیر تک او سکا انتظار کیا | پر نہ دیر یا سوا دہ بکرا | خود ہی چھ سو چکری کفتا | ہر ضرور میں کچھ کچھ کھرا |
| کسی آفت سیمہ دیتا سیمہ اگر | تو او بھرتا کوئی نہ کوئی بھر | کل کردن بھی تھری سجا پر | ہر حقیقت میں کوئی تھیر |
| او سکا کھل جا رہا فصل حال | اب ہر بیفایدہ سیمہ سچ لال | گر پیلون اسکی دلو سیمہ یاد | پرنہ خواب اسکو رات بکرا |
| اس سرد میں چھ رہا تھ | اسی میں میں ہونی نمود سحر | ہر طرف کو او تر کیمہ فری لگا | پاؤن ہر سو نظر سوئی یا |
| جب ہو فی شام اور دن گند | آکر تھیں مقام تھا جن | گذری جیب نصف شہر | اوسا مان سے نظر آیا |
| کھوئی ہی اوس سیمہ شاد ہوا | ناہرادی میں باہر ادا ہوا | شاد مان ہو کر یون ہو گیا | کیون دل است تہا گمان |
| دلای سیمہ تھیں محکوتین | نا تو بوجہ دوستی سیمہ | موتا بکرا ہر غرق بکرا | ایک زندہ اتین سو رہتا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| نہیں کھلتا کہ ماجر کیا ہے ابو مطلب کی گھاٹ ماجر کیا ہے پیریزہ تو سب کے گیا نیچے پھر اک پھار کے اوپر پیچھے پیچھے چلا یہ غیرت روح پر مردہ تازہ ہوتی تھی جسے چھوٹی نگاہ کی نہ کند آنکھیں کھل جائیں نہ کھلیں شکے ہوتا تھا صولتا جان پانی اونکا تھا بیدار شکستہ گلا چاندنی کی چوہوں پر تباہی کا سرخ نخل کا پردہ سارا تھا تھانہ ثانی جہان میں نہکا مسمی کا قوری تبتان انہیں جو ہو درکار سب مہیا تھا | ڈوبنے کا نقطہ دہو کا ہے اسی تدبیر میں یہ مہیما ابھی اک چرخ بھی نہ کیا تھا وہ فوسلہ مہین جا کی وہ چرا لیگی سب کو کوہ پر ہمراہ وہ کی آہ ہوا بھی ایسی تھی اور ایسا تھا وہ رفیع بلند تھے چمن ایسی اوسپر گرسکے نغمہ کش اور نغمہ خوش گانا نہیں جاری تھیں جا بجا تھا لب نہر ایک نگہیرا زیر نگہ و فرش سمجھا تھا مجاہد فرشی بلور کے عمدہ سرخ اور نہر کتنے رنگین مجتمع اوس جگہ نہ کیا تھا جا کی مسند پہ ناز سے بیٹھی | بال بیکانہ میں کس کا بھی کھینچا جاتا ہی ڈوب کر یہ کدیر آکری جب ہاں وہ چرخ نہاں لگا ڈوبا وہ چرخ کھا کر آخر کار نازی اور تری لائن گل نام نہ جہاں میں نظیر اوس کا تھا کوہ یا قوت کا وہ گویا تھا آتی تھی و ان ہوا میں نکلی غیرت سر و قلمت محبوب وہ کی صورت ملی رشتہ رشتہ چل رہی تھی ہوا و غنیمت پر لطف دیتی تھی کہ محبوب جہاں اوس میں بھی موتیوں کی تھی جہاں قابل دیدار و نگاہی جو بن باڑہ اوس سب کی اک ترویج سیر کرتی ہوئی وہ شک پر | نظر آتی ہیں عزیزین یہ وہی اب سیرت بیٹھے اسپر جس جگہ ڈوبتا تھا وہ چرا بیخبر ہو گیا پھر اوسہ ہوا اوس جگہ پر کیا جب اوس قیام روح افزا وہ کوہ ایسا تھا اس قدر صفا رنگ و سکا تھا ہر طرح کے گلون سے تھا ممل شہزادے کے تمام خوش ساق چاندنی پر وہاں تھا یہ چوہن تھے مکانات اوس پر عشرت خیز نقرنی باد کی سب جہاں فرش پر ایک مسند پر زور چاروں کو نہ نوید فرش کو زور سب اوس روشنیوں کی گھسکتی |
|---|---|---|---|



| | | | |
|----------------------------|------------------------------|------------------------------|------------------------------|
| گردن چین مصاحبین بزم | دست بسته کمر و سر و خدام | یون لگا کمر و دم و دل میں | جانہ اس طرح غیر محفل میں |
| کیسے تو محفل صحبت ہو | نہیں بتلائے آفت ہو | مہوا اس بات کا جب اسکو | تھو لب بھر سر دے جو بھر |
| اون درختوں میں چہرہ چھپا | و انہر کرنے لگا چہرہ نظر | بعد دم بھر کے چہرہ نہ لگا | اول مصاحب ہی اس طرح بولی |
| کیا سبب ہو جو سر اٹھادو | نہیں تشریف اتک لایا | بولی وہ آپ ہوں دلین | میں کسی متغزل میں نہ شہد |
| اونکو فرقت پہنچ گئی کچھ | ہو یقین راہ میں میں اس کن | ایک بولی نہیں فکر کی بات | آتی ہونگے وہ انجھتہ نہشت |
| ایک بولی کیا اون کو کم اگر | ابھی کی آواز کو میں جا کر | مہو رہا تھا ابھی ادھر بھی کر | حدس کی چہرہ پر گئی تھی بکھر |
| اس میں ایک سماں اور وقت | تھا جو اسے نگار سدا تمنت | اک جو اندر اوپر بیٹھا تھا | بڑھ کر دیکھتے تھے شہنشاہ |
| جسم میں پر میں ملو کا نہ | سب سے تھی دفع او کی بگناہ | پنھن تھا وہ جڑا و سبز یور | خیرہ ہوتی تھی دیکھنے سے نظر |
| اوجھ کھڑے وہ تحت سے اتر | جبکہ او میں م کے قریب آیا | پر گئی اون صاحب کی نظر | بولیں لب سوجھی تو شہر |
| لیچر دیکھ وہ آئے حضور | کرتی تھیں آپ ہی بھی کور | بیٹھا مسند پر وہ جھتہ شہار | ہو گیا اگر دم چھوٹے دلا |
| ادس پری چہرہ چھپا تیر | کیون ہو ویرا تو فر تویر | کب سے میں تھکوا کر تھی | نہ گھڑی آہ نہ دھرتی تھی |
| گوشت داو کی جھپٹا کلام | یون لگا کمر و دم اندام | آج سلطان قاف سے اور | ملک کا ہو رہا تھا کچھ نہ کور |
| ہو گئی دیر اس میں سل | دور تھی میری دل کو تابان | کہہ چکا جبکہ یون نہ تویر | پھر لگا کر اس طرح تغیر |
| تم بھی سر جو کتنی خفا ہو | ہو تو میری جانتی تھے عاقل ہو | ایک شہزادہ عظیم الشان | بلغمین آپ کے ہوا امان |
| نہلا کر بٹھایا غرت سے | پیش آئیں نہ تم محبت سے | یا د کوئی کر گایا مسکو | کیا کھی گا کوئی بھلا نکو |
| شکے حیران ہو گئی وہ ماہ | بولی والہ میں بھین گاہ | دوسری بے تمھارے گل تر | میں بلا لیتی غیر کو کیونکر |
| تھک و محلو م ہے اگر کا حال | کیون نہیں لاتی کر کہ استقبال | پاکو اون او سکا وہ تیرا | کر کر نہ رہا تھا کی سٹ میں |
| یون پکارا کہ او فر سیما | گر کر م آپ نے میرے مایا | یا ن تلک کوئی خدایا | کچھ نہ شرمائے برای خدا |
| اپنی کچھ میرے خیر سند | مرتبہ اس حقیر کا ہو بلند | اسی جدم نہایہ او سکا | دوسرے کئے لگا چہرہ ماہ تمام |
| نیمہ مجھی کو بلاتا ہے والد | پر گئی مجھے شہید سکی گاہ | صاحب خانہ خود بلاتا ہے | چلے ہیں نہ مضائقہ کیا ہے |
| اس سے شاید معمول ہو | دوہرہ جا میں سار سرج و | اسی امید میں چہرہ سیما | سو محفل نکل کر داسی بھلا |
| تھا ادھر انتظار میں بھی | اسی جانب نگاہ تھی آپ کی | جبکہ گھڑی او سکو یہ نظر آیا | تاکہ فرشتہ وہ قمر آیا |
| بصد آداب کر کہ استقبال | لیگیا ساتھ سر وہ نیک خوا | صاحب جاہ اسکو جو آیا | اپنی مسند پر اس نے بٹھلایا |



جب پریشان ہو گیا اس کا
 کسی تم جتو میں نکلے ہو
 تم کو ملاں دو جہا کی قسم
 وہ اگر کوئی دل ہو پنا تھ
 اپنے مہمان کا یہ سنے کلام
 جیسو جو ہو سیکے کلام ایماء
 حال ہمارا عیاں کیا اپنا
 پہلے میرے غریب نہ پر
 شاد ہو کر یہ اسنے کی گفتار
 پھر کہا اوس جو یوں کا غمخوار
 تھا و رختوں میں چسپاں ہو گیا
 ہنسکے کہنے لگا یہ وہ وجہ
 نام عاصی کا ہی سکندر جاہ
 یہ پر ہی جو کہ پاسن پٹی ہے
 باپ سے اپنے میں جوڑا ہوں
 چھپکے ہر روز کرتے آتی ہی
 میں بھی اوس وقت یا پکارتا

ہو کر منہ چم اوست پونچھا مال
 پیش کیا آیا مارو نہ تسکو
 کہد و احوال صاف صاف
 پھر اٹھائی نہ اپنی ساد ہی
 بولا اس طرح سے وہ گل اندام
 نہ کرو دنگا درفش بہن والہند
 نام جو تھا بیان کیا اپنا
 رہتے وہاں چند روز اگلے
 دیکھ یوں کر لکسم چارہا
 حال بنا بھی کچھ کر دیا طہار
 آؤ تھے متو میری آکے یہاں
 تھے الفت مجھے ہوئی دلہند
 شاہ جن کا پسہ یوں بینا
 یہ بھی اک شاہ جن کی ٹیٹی
 نہیں اظہار عشق کرتا ہوں
 سیر دریا کو بچلے جاتی ہے
 صبح کو اس کے ساتھ جا ہوں

کہنے کیا آگیا ہے اسم شریفین
 کہنے کو پتا ہوں
 سنکے اسنے دیکھا پادسکو جواب
 کہ نہیں یہ تو فائدہ کیا ہے
 کیجیے آپ اپنا سال بیان
 ہو گیا جلد اسکو اطمینان
 جب سنا اسنے لکھا اسکا
 سہل یہ امر ہی نہیں مشکل
 رہوں تا اوست جان فرماں
 پر مجھے یہ بھی بات بتلا دو
 اور کس طرح سے ثبوت ہوا
 جو جو پونچھو گے تم بتاؤ دنگا
 ہی پرستان میں خاکسار کا
 بندہ مدت ہی اسے شہید ہے
 اس سب سے یہ بات مخفی ہے
 اک پھر پھر کے بعد بیان کر
 تھے لیکن بڑا کمال کیا

اس طرح لائی ہو بیان شریفین
 تو جوانی پر جسم کھاتا ہوں
 پونچھے دو شخص یہ حال جواب
 کہنا سنا تمام عجیب ہے
 نہ دھکا دنگا ماتہ تا اسکا
 حسن آرا کی شرم کر کو بیان
 یوں لگا کہنے وہ تو مثال
 درعائے حضور ہے حاصل
 تن پہچان میں میری آئی جان
 تھے کس طرح دیکھا بند کیو
 کہ یہ احقر ہے کوئی شہزاد
 بات کوئی نہ میں چسپاں لگا
 آتا ہوں سیر کو میں اسچاپر
 حسن افروز نام اسکا ہے
 یہ جگہ سیر گاہ اسکی ہے
 یے تفریح رہتی ہی شب بھر
 نہ ذرا جان کا خیال کیا

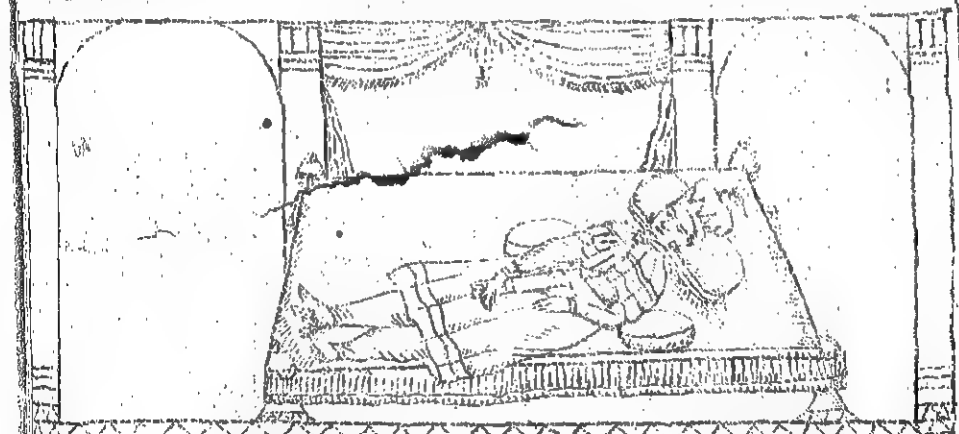
| | | | |
|---|--|--|--|
| <p>آتش تملو هست بر سر آتش در نذر قهرم چون تو بگری هر طرف کی نظر جو گشاید غم ز لیکار کجا چو حال بجا پر مرست دلیون پای و دیوس تشی نه آگاه نیست سر تنال آتی کس طرح بان پیش تو بزم بر خاسته بود کوی ساری سالمه پشته دهان سر آید تو میستی پیش کاسانان چایا کردی سبب وفا و عهد اب من جانان و بان فرزند نهمین بگویی کس پیش تو کس که چهره تن کو نگاه او هو گاه تنائی سر ز راه سوال عمیون بر لیشان بونی بولاد دیکتا کل سر سے تم او تلو ورنه اک قفل می دوا هوگا سینه بهی تیر سینه کی یاد هو رازی دهان سر و ده خور</p> | <p>آج تک کوئی یون نہیں آیا ہمیا نہیں تملو اس سو آگاہی ناک میں میرے آئی بوی گدھو اس سب یہ کوئی نہ بجا جی میں آیا چلوں گی رخسار میں جیل میں پری ہو چنچا کہ بنا کر خود انسو بونچو چال انہیں با تو نہیں جب تو بولگی جو پریشان میں باغ او سکا گدھو جب چند روز سے کو صاحب خانہ لڑیہ جب دیکھا جھکو در پیش ہو ضروری کام رکھو جو فون اس جگہ نشین ہو مرے کچلے جو کچر وعدا لیکن اس لیکھا ہو چکو خیال میںے استی نکال لی ہے راہ گنجیان اون ہونگی بسو لو فرق اسمیں ہونے پاؤں ذرا ہو گا دل و نگہ دیکھو سے شاد</p> | <p>کچر دزد دلیر لالہ تم تمنے کس طرح مجھ کو بچانا اس طرف کو تو رم بڑھایا تھا ہوا بٹری سے یہ تھاری عیا مجھ کو اوس دم ہوا کمال لال پہلے دریافت کر لو حال سکا اوس گھڑی عقل میں ہی آیا دی یہ بھلیف تملو ای گل تر تحت پر ہیمان کو بھلا کر خادمو کی طرح اطاعت کی منو خوش یہ بزم عشرت میں یون بناوٹ سوا تو کی گنتا نہ کس طرح اسمیں ہو کا قصو آج کا دل سے سب کر شیک کام خیر بہتر سد ہار و بسل شد اسکی خاطر نہ ہو جیسے غم تم نہیں دیکھ حال سے ہار در کی عزت ہو ہر لای کلید جب تک آدنگا میں ہی اسی ہو</p> | <p>لی و ہرک اس جگہ پر آئے تم جو کہ تم کو پکھنے ہو حال اسکا ماورائے کسکے یاں جب آیا تھا تم کو دیکھا درختوں میں نشین جبکہ دیکھا تھا راجہ احوال نہیں معلوم اسمیں کس پر کیا اور پوٹل میں انچو کھڑا یا دل میں آخر یہ بات ٹھہرا کر تھا جو وہ بادشاہ جن کا بٹرا اک تکلف سوا سکی دعوت کی دل چھپسا تھا جو وہ اہم الفت پر نہ پہلے اس سے کہ کیا اٹھیا چو تھے دن آؤنگا میں ان کی جتنے حافظ میں بان جو خدا سینکے کھنڈ لگا یہ غیرت ماہ سینکے یہ بات بولا وہ منہسکر چار کمرے میں اس جگہ نادر پر رہتے یہ چنچال اچھید باری باری سے کوٹنا اوکو گنجیان اسکو دیکھ کر کار</p> |
|---|--|--|--|



| | | | |
|--------------------------|--------------------------|----------------------------|-------------------------|
| اور اس طرح اس کا نام کیا | کہ اس کو خیر ہوئی اس سال | نیکو اور خوش اس ہو گیا تھا | کہ وہی ہو طلسم چار سجدہ |
|--------------------------|--------------------------|----------------------------|-------------------------|

تکونہ لٹا کا پٹیلے کر کے کو طلسم چار سجدہ کے اور وائل
 ہو کر بکھینا عجایب و ہائے

| | | | |
|--------------------------|---------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| فد جان لیلیٰ تو شرارت کا | وہ نہ جانے بلے سائی کھول | دیکھوین بیچارہ طلسم کا رنگ | سود چھتری میں ایشی گیا |
| یا آگے بانیہ پیر پیر | تا میں الی طلسم نظر کر دن | جبکہ تہہ ہار یا چھتر و دران | ہو گیا اس کے باغ وستان |
| خون بہنا فی کا ہوا دل | باغ میں چھپر کیا دن بھر | جبکہ گداز دل آئی کش | کاٹا او سکوی بھی پر سر |
| میں گری ہو گئی غم و ہجر | دو دنیا خواجہ گاہ سے اوچر | تھا جو کروں کی ہر شتا | انہا وقتہ تھا او سکوی و شتا |
| تہہ میں ایسے کر پانچید | پھلے کر و کھول کو کھولا | جبکہ کہ تہہ میں چھتر و دران | شل گل ہو گیا شگفتہ |



| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|---------------------------|
| پایا اس تہہ شمال پر | ہنگیہ دیکھتی ہی دل و دوس | وہ سہرا پانچا تھا میری کا | کا ہوا چھتری و دیکھ سے کا |
| اک طرف تھی مسرتی نایا | آیا جاتا تھا جس کو کیک کھڑا | اوس سہرا تی تھی عطی کی | شک کا جا کا ہوا تھا میری |
| ہنگیہ دیکھتی ہی دل و دوس | جا کو ایسا چلے و س مسرتی پر | پینچو گیا چھتر آئی پسند | اوس کھڑی رنگ لائی |
| چوہ عجب بارہ او طلسم | سیر کو آتا تھا جو دان کوئی | اوس صو تھو کر تہہ میں جا کر | سوتا تھا وہ بستر میری |
| چوہ کہ چھتر پینچو فی | تہہ تھا اوس طلسم میں داخل | جب پڑا دل پیر و غفلت کا | اسی پر دیکھن چھتر چاہہ گا |
| اوس گاہ جا کر تہہ تھا میری | سیر کرتا تھا خوب ایل خفا | جبکہ حد او سکے تھم ہوئی تھی | دیکھ لیتا تھا میری چاک |
| چوہ سہرا و دیکھ لیتا | | | اگر کمر میں ہوتا تھا شیا |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|------------------------------|----------------------------|
| اوسکو ہوتی تھی خیر امتلا | کس طرح میں ان گیا آیا | تسا ہی طور ساری کمر و نکا | وہی باب طلسم تھا گیا |
| اڑی صورت میں ہی تھی شک | ہوا داخل طلسم کے اندر | اوجھل پہرہ و لکھتا کیا ہو | پر رضا خوب ایک بجا ہو |
| سیر کو دان ہی چیتا اگر گیا | دیکھا اک قلعہ سنگ مرکا | در پہ نوبت نواز بادلوں پوٹا | شکل تصویر میں ہی تھا پوٹا |
| بچہ گرینڈ اوسکا دروازہ | کسی جانب نہیں ہی راہ نرا | چاہا اسنے یہ و اگر ہو جای | پھر تو اپنا بیان گزربوچا |
| بسکی باہر ہی ایسی طہاری | ہوگی اندر ہی ایسی طہاری | ہوا شد آق و دید یہ ایسا | مثل نقش تو دم نہ دھاری |
| اتنی میں پیر شخص آئی نظر | رو بھی ٹھہرے اسے بجا اگر | اسی اور شخصوں کی کیا کلام | کیسے تو کیا ہر دم اپنا نام |
| ہوئی مازن ران پر نام کا | شک نہ جنت ہی ہر مقام کا | ہرمان کے حاکم کا نام دار تھا | کل کی حیات بار بار تھا |
| تیسرا دن ہوا پھر آج گھر | کہ وہ دنیا سے کر گیا ہر سفر | اوسکے مرنے کا ہر الم سبکو | کیا کہیں جس قدر وہ گھر |
| ذکر ازل و گون سویر تھا | باواک آکے ہات پر بیٹھا | خوجی در پہ بیٹے بیٹے تھے | دیکھ کر یہ بہت وہ تھا |
| لیکے چوب اپنے ہاتھ میں | لگے نوبت ہوا سنہ وہ چیم | کھل گیا اندر کا بھی درواز | او مبارک یہ وہاں تھا |
| دل میں دوسم یہ تھا ہر دن | نظر آیا پھر اور یہ سا بازن | چلی آئی سپہ کچھ سپاہ اور | تا تھیوں پر شاہانہ اور |
| نوبت آئی رسالہ دار و نکل | نفل کو غیب چھپے ہیں سوار | پلٹتے ہیں اتنی میں عقب و کمر | پین جوان آفتاب اور |
| چہ دراز و نکا او کو میں پیر | پیر ہی دولت یہ عروسی کی | پچھلے اک تخت آفتاب ظہیر | چاروں کو نہ پیر کی |
| تخت کو سکل پاس لائی | بدر کے قسملہ وہ بھالائی | عرض یوں اس کی آواز | جلوہ افروز تخت پر بھالائی |
| رہے اند نامہ اور حسین | میرے ہاتھ تک ہونے لگین | اسنے خبوت دیکھا یہاں | یوں لگا کنو بہت تاراں |
| کیوں بٹھائی ہو تخت پر چکر | کیا یہ ہی ماجہ ابیان کرد | جب وزیروں کی یہی تفر | دست بست یہ تخت کی |
| کہ یہ دستور ہو گندہ کا ہے | باور شد جب یہاں کا کرتا | اوسکے تیجے کے رزا سجا | باز کو سب وڑا تو میں کر |
| اگر سعد جسکا اتنا ہے | اند پر اوسکے بیٹھ جاتا ہی | بس وہی تاجدار ہوتا ہے | وہی مختار کار ہوتا ہے |
| مگر اپنے جواوشہ یا نکا | اوسکے تیجے کا آج یہ دن تھا | حسب دستور باز اور ایسا تھا | مرتبہ کس بلند کا ایسا تھا |
| باغداد آکے دستاورد تو | کھل گیا قلعہ کا بھی نور و | حکم زمانہ شکر کا دیکر | اڑی یہ نور و تخت اور |
| آج ہی آپ شخص پار ہوئے | دل ہی خامو یہ جان بھرے | اون وزیروں کی کئی گفتا | تخت پر بیٹھ رہا یہ سوا |
| دل میں و دم بہت چلنے | کہ یہ پیشان تھا گاہ خلائق | لیکھی چھوڑ قلعہ کے اندر | کیا اسنے ناراں اور |
| خست شامانہ اسکو چھینا | اک جہان دیکھنے کو دیا | دیکھا اسکی شکل ہو گئی شام | ایک راک کوئی سب |



| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|------------------------------|--------------------------------|
| تخت شاهی پر بکوه بملک | نزدین او بینگی سبب آکر | برو گنج سبب فقیر دامیر | بروئے استاد و ایوبیاد ویر |
| آیا آتین من یک خواهر سر | کر که آداب اس عو عر کیا | کر محل من اب ایو سبب طلبیا | والن بھی مشتاق و عجز و شکر کیا |
| سینکے پر بات او سکے سا گیا | پر بہت او سکواک تعجب تھا | ہوا درغل محل من یہ جسم | نظر آیا مکان وہ شکام |
| گیا بارہ وری کر جب اندر | ویری میر پارہ ایک مسند پر | حسن پر او سکے یہ ہوا مال | سین ابرو سے ہو گیا بسمل |
| و یکہ مکہ وہ بھی بہتر رہی | اسے سو جان سے نثار رہی | باسل پیٹھے پھیلا مسند پر | باتین کرنے لگی وہ ہنس مسک |
| کھٹ گیا دن وہ عشق شیر | تھا جو بیتاب شوق و ملت | لوش کی را کوئے و ملت | حاملہ ہو گئی وہ مد طلعت |
| بعد نہ ماہ با ہزار امید | بیرج جو زاسے نکلا اک شہر | بڑی الفت یہ وہ نوین باجم | نہ جدا ہوئی تھی کبھی اکدم |
| کج روی پر جو آسمان آیا | اختیار بھی رنگ کچ لایا | دان سے پہر ایک دن بڑا کج | سو صحر گیا یہ گل رخسار |
| دان نظر آیا اسکو ایک حق | بر صید انگنی ہو بیتاب | و دعقا او سپہ باز کو چھوڑا | عیش و راحت سوا تھا مسرا |
| ایک جانب وہ لگیا اسکو | کیا آفت میں مبتلا اسکو | احمل میں تھا وہ ایک جا کو | بہیس برے تھا اپنا بار |
| اوسے صوابین تسکون و سک | ایک چاہ طلسم او بجا تھا | جو دیشہ او سطر ف کو جاتا تھا | جیکے وہ اک عتاب آتا تھا |
| کر کے اور جو سطر ج کچ | کو تا تھا اسکو اور طلسم قید | اوسکی فطرت ہی تھا یہ کیا تھا | تھا اس پر یہ بلکہ ناواقف |
| جانتا تھا جس طرف تھا بڈر | ساتھ ساتھ اسکی تھا یہ ناز | اسی بہت ہی یکہ و تنص | مستقل و اس طلسم کو پہنچا |

| | | | |
|-----------------------------|----------------------------|----------------------------|----------------------------|
| میر گیا وہ عقابان محرم | مثل عقابان پیر و اسلم | دو ہونہا گواہ کو چار سہو | کی ہر ایک طرح مستحق اسنو |
| برسی ایک چاہ آیا نظم | بہشت تھا ایک پیر مرد و پیر | تھا وہ پیر زندگانی سے | سچ کا کتنا اتوا تو |
| مثل سیاب بقیہ رتھا وہ | بشت تم بھی نجیف و رتھا | کھڑا تھا بھی بحالت یا | اس ملک تو فیروز می |
| مجھ کو پیری میں کیا غرض تھا | آتش غم سی دل کیا کبھی | سکھات او کی یہ ہوا | پونچھا احوال و سچا گھر |
| بولادہ حال کیا کروں اٹھا | میری امداد ہی بہت دشوار | جبکہ اس بہت کیا اسرار | یوں لگا کسی اس وہ نگار |
| ابن حنیفی میں ایک فتنہ | خویر و نیک بخت داشتند | حسن خوبی میں یوسف کتنا | اور جرات میں تہم دستان |
| لوکہ اشعار و انحال کو | پر ہر اک فن میں کمال کو | ایک دن بھی کو برائے شکار | ادب آتا تھا وہ قہر خوار |
| چاہ ہی نکلا ایک دیو سیما | لیگیا او کو اس میں گمراہ | اس لیے اس جگہ میں رقا ہو | جان وقت میں کی گمراہ |
| اسی اس طرح او کو دی | رکھ خدا پر نظر سمو گئیں | اب میں کرنا ہون کی کام میں | اس میں بند بھی کر گیا وہ |
| سکھ سچہ پاد پیر گرا وہ پیر | مکری او سنی پیر کی تفر | مجھ کو رتھا پیر میں غلط | کہ یوں پیر سب کا کھو |
| جان کا اس میں ہی ضرر داند | جھوٹ کتنا اندیشہ گمراہ | بولایا وہ دس تو ذکر کر | اب آٹھ گیارہ سی دل کو قرار |
| فون ناقص کامین عوض لوگ | خوب دس دیکھ کو سرا ونگا | مرد جو کتنی میں وہ کر میں | بات پرانی ہتھوڑی میں |
| ہلو اس با تین بنین ہو در | گو کہ ہوا میں جانکا بھی | لکے اس پیر مردی میں | ڈاکٹر دس کو میں ایک |
| دھلیں ترا وہ یوسف ثانی | وہی گردن او کو کٹی ثانی | آئی پیر چاہ ہی میب صدا | گھا کر غش و فتنہ پیر |
| بعد دم بھر کو پیر ہو ثانی | ایک گلشن میں آپ کو پایا | سہرا او وقت پیر خرا | کہ بہت وہ ضعیف تھا مگا |
| دس سنگ کی جھوٹی باتیں | قید کی نیکی میر گمراہ میں | گر گیا خوب مجھ سی عیاری | اس بلا سو نجات دہیاری |
| تھا مجھ باب طلسم موت چا | اوسو اس مکر کو کیا پرتاہ | جبکہ صدر بہت ہوا اول پر | لگا پیر در او ہر مضطر |
| بسط کو پیر ماہ جاتا تھا | کسی بجانب نہ راہ پاتا تھا | ایک جاگر باک نظر آئی | دیکھا اس کو یوں چلائی |
| ارغ میں آج پور آیا ہے | یاں تلک کون اس کو لایا | جلد اگر اسو اسیر کرو | کہیں آج خست نہ کوئی برائو |
| رجب اس طرح سے چلائی | گانی فیروزہ رنگ وانی | منہ میں او کو تھا کٹا | کبھی گریبان تھی کبھی خندا |
| مجھے ایک پیر زن خیمہ پست | منہ سے بکٹی ہوئی کلام در | باتھ میں او کی ایک ماریا | ہر طرف کرتی تھی غصہ گنا |
| گانی ذرا دیکھ کر دیر واکر | منہ سے اپنے گرا دیا وہ سر | لوٹ کر وہ میں پہن گیا بار | خود وہ او سدھم تھا ہاں |
| دس ہی یوں پیر کی تفر | کیلے کر رہا ہے تو تاسیر | جلد ز جاسان تو او کر | کر دیا وہ طلسم کو پیر |



| | | | |
|---|--|---|---|
| کون منین جل کرایا عاجزی پرینا سکی ایاجم ریتی تھی جس مکان میں دال ہی اسکی گرسب کرایا شام ہوئی ہی پھر وہ بندجا اپنی سیگوئی توڑ کر کھائے جا کر دیکھی وہاں پھڑپھڑا سائو ہو رہا ہی ایاج اندک یون اگر کو کچھ جہاں لگا ساحری کی قدیمین چھین لوان ہوا اگر کھیر راست نظر آئے ہستی ہی پھر کلام | پیر شاہ نے ہنسایا ہے مطلق اس پر چھوٹی یاد لیگا کر دن کشاں ان سکو خاک کھانا دسی پھر قیرتا سو رہی پیکار شراب بھام بھاگا دانسی پھر کھٹھ خوب آستہ ہو سب گلزار بج ہو میں رباب بریطویک تال پر اپنا سر بلائے لگا ہو فقط سحر سے اسچرخ اصل کا اسکی راج جلد ہو گوش غنیمین وہ ماہ تمام | جب کھی اسنی پھر کی بتا بلکہ اسطر کا کیسا جادو ایک تھا تھرین اسکا تو کیا قیدین دن بھی وہ تمام دیکھا آہو فی جسکے بھی رنگ نہ کسچی پر رہا ہب ریا عمدہ یا قوت کی ہی بارہ اوسن پرو کسٹا نے جا کر غور سے اسکی سمت کر نظر بدلو کچھ نہ پھر پھر آدھرا دل نہیں یون یقین لگا پڑے کر کچھ اسنے ہم کیا اوسن | خوب تیر پیرا پسے بل لاکر کون تھو کھو جھان پلا لاکر کہ مین یان آپسے مین گیا ہوئی خاموشی شکوہ بٹا بنگیا لوٹ کہ کچھ اک ہو نئی صورتی دست کی کیا نہا ہی کا انصہ رام ہو ہو گیا اپنی زندگی ستونگ پراسی باغ اک نظر آیا اوسین پھیڑا ایک شکار گو اوسنی تھا اسکا دل اک مصاحب ہوئی وہ کسی سحر سے پہل کی بیدا کبھی باد نہ بک کو آویگا بنگیا پھر پھر لوٹا انسان |
|---|--|---|---|

دیکھی اسکی جرمی اندر سے شیفہ ہو گئی وہ مر طلع
نہ کسی سے درجا بیا اینی چھوٹیں اسکو ہلاک



| | | | |
|--------------------------|----------------------------|----------------------------|--------------------------|
| پونچھا بتلاو خیمہ خیمہ | بیمہ جوانی بھیمہ بھیمہ | چاہ شیب میں کس طرح | جان پرانی کیوں بھلا |
| کدیا اسکی حال وہ سارا | سنگے کھنڈ لگی وہ مہ پارا | تسے اس پر سے فہم کیا | نہ بھیمہ کیسی بھیمہ آیا |
| ہو گیا ہاں وہی بد ذات | یونین کرنا ہے مگر وہاں | نام اسکا فریب جادو | سوچ میں بھی بلا وہ بد خو |
| جنہر تکو بنایا تھب آہو | نام اسکا ہر نارون جا | وہی بد بخت میری دایہ ہے | اور وہ پیر شوہر اسکا ہے |
| یاد رہی پر تھاری شہیت | کہ سیمان آویل گئی آفت | فرہ نہ تھی اسی بلامین اس | نرمائی کی ہوئی کھنڈ میر |
| ہو گیا تھب اسل سو گل تر | تم اطاعت میری کرو اگر | لطف اسکا جہی اوڑھاو | مخلصی بھی جہاں اسکی |
| کھہ چکی چھو وہ پری پیکر | ہنسکے اسکی کھا بہت بہتر | اوہ جہاں پر ہا بھیمہ ساری | عیش و عشرت میں گذری |
| ہج اوڑھی چو پیران بد خو | جسے ابھو بنایا تھب اسکو | جب بھیمہ اسکو وہاں آیا نظر | ہوئی اسوقت وہ بہت |
| گر گیا دم پھر اسکا آہو | اوڑھی شیل شہر کھا کوش | دیکھ کر بھیمہ تو دم ک نشان | آئی اوہجا جہاں بھیمہ نہا |
| پاپا اسکو جو اسکا عاشق | دیکھ کر جل گئی وہ بد کردار | بولی آتا ہوا اسو دیکھ کر | فرہ نہ شاہ کا فہم یوں |
| نہ کیا اک ذرا بھی خوف پز | بیٹھی آغوش میں اسکی | بیرخی اسکی دیکھ کر وہ پری | بولی اس سے کس بات |
| تم نہ کتنی تین مجھے کثر | نہ کر عشق جو نہین ہاں | کتنی ہی سے تھاری ہو دیا | اس جوان پر جاواں |
| اب جو کچھ پسہ آج آئیگی | ساتھ ہی میری جان جایا | سنگے بھیمہ بات بولی یوں | تھیں بتلاو کیا کروں |
| شاہ کو بھو چکی خبر اسکی | راہ اب کیلے اور تم اسکی | خوب تمنی کیا میرا کنا | فر جاواہ واہ کیا کنا |
| خیر کوشش کرونگی تا | فرہ ہی ہو کوئی پیر نہ تو | کوہ چکی جبکہ اس طرح | دل میں کچھ اسکی سوچ کر |

نہ بھیمہ کیسی بھیمہ آیا

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| فان چو نامدا جان چو کما | بجاک کریری تیدر و دیر | شانزادی کے پاس جا پہنچا | رور و جب وہ بد بلا پہنچا |
| کھدیا غایتری سی پانہ پیر | کھی رو داوا پی زور و کر | رحم دل پر بخت جو دہم شتا | کر دیا او کو قید سے آزاد |
| سیکریہ حال دہ پانہ پیر | پھر لگا کھنڈیون چو شش | کرنا دس بیجا سہ پیر گفتا | ایسی تو ہو گئی ہی خود مختار |
| خیر الکی کیا معاف قصو | یا در کھنا لکر بھہ دل میں د | سہوئی بار و گرو ایسی خطا | بی تامل تجھ میں دون گانا |
| آئی بیٹھنے اسکی کو پاس | بیٹھی تھی سطر وہ کم اودا | کی بیان سوا اس سب د | سُنکے اس بات کو وہ ہو گشتا |
| ایک دن سہ پیر بات کی جو نہ | زعفران م مھی چو اسکی کینر | کس چار او سے یک مخفی | سحر میں جو وہ دخل کھی تھی |
| کر دیا او سکوا دسکی صورت | تا نہ باقی رہے کوئی کشتکا | کچھ دنوں تک بھی رہتا | خوف سے دل کا تھار لٹتا |
| تھی چو شتان وہ میر کا | اس سے وصلت کی وہ ہوتی | کھا اسکر کر اسی پری پیر | تم طلب کار وصل کی ہو کر |
| روح یا نہ طلسم کی دیر | دور اندیشہ تا سہ لادو | وصل چوری چوری ہو لادو کیا | گر با دل میں غم نہ تو کیا |
| کھل گیا حال اگر قیامت | سیکون طرح کی قیامت | سُنی جیوقت اسکی بھہ تیر | بولی اسطر صر و نہ نہ پیر |
| نہیں وقت مول سے دین | بان مری دایہ ہو گی کچھ گاہ | اس گل ترس بات یہ کھکر | تھی جو وہ شوق صل میں |
| خود ہی دایہ کو انسی بلوایا | جب وہ آئی تو اس سے فرمایا | روح کیا چیز بتا دو مجھے | او سکاکچھ حال ہو سنا دمجھے |
| بولی وہ حال روح ہو مرن | او سپہ فتح طلسم ہے مرن | کھا اسکر کہ بھہ بھی کر دیا | روح یا نہ طلسم کی ہو کھا |
| پھر تو چٹائی وہ بھہ مکر | بولی پھر اسطر صر و نہ پیر | دو دہ یو تھیں بلایا ہے | مجھ کو اسوقت پائش سکاکر |
| جو کہ تم کو پختہ ہو دھال | سنوایا بھہ بھی اوی تر شتا | ایک محو آیا اسے نو فرسخ | کتری میں سکوا در و سرخ |
| مثل بر شوت دشت دان کا | اک تو می سیکال دھیں ہنسا | سحر سے بھین لی سو وہ مگر | ور نہ ہو دہ بھی ایک جادو |
| او سکی گرو نہیں ہو جز نگلا | ہوا دس میں وہ لوح پوشید | کتری میں جس لوح دار او سکو | پر ہو تر وین نہ نہیں بد خو |
| قتل کرنا ہو او سکاکر حال | جا او سک نہیں کی سکی مجال | بان لگا ایک مرغ شیر دھان | کہ نہیں ممکن سکوا دس کا |
| پر نہیں مجھ حال یہ ظاہر | رہتا ہو کس جگہ یہ وہ طائر | سُنی جیوقت او سکی بھہ گفتا | رو کر کھنولگی وہ گل حسد |
| جان لو کر نہ لوح پاؤں کی | جان دید و لگی زیر کھاؤی | سنو ہی بھہ دہ ہو گئی مجھو | لگی کھن کر خیر سینے حضور |
| مہ تقاسی بھہ پھر کلام کیا | خوب و پر دہ اپنا کام کیا | ہو طلب کار لوح کر تم اگر | کر و تیر سیر کی باند ہو کر |
| اک دعائیں بٹائی ہوں بلو | اسکو محو این سات بار پو | آئی گا دان وہ مرغ شیر دھان | ہو گا سو جان سے تیرا فرما |
| جو کہو گر کر گشت قبول | اوس سے مطلق تھلا ہو گلا | نہ نہ کرہ ہو جاکھ پر ہے | بس بھی اس طلسم کا رے |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|----------------------------|
| جسب لعل لعل اوہیں جانا تم | دل میں صلا نہ خون کسانا تم | الغرض اوس دھاکو تیار کر | سہرا بھیج کر |
| ایزگر کو وہ ہو گئی راہی | پھر نہ اوسوقت اسکو تیار کیا | جا کر صحرائیں قبلہ رہ ہو کر | سے دعا دے دو کر |
| ویر تھی اوسکی فتم ہونے کی | ایک ساعت نہ اسکو گدھی | ہوا سا فرودہ | یاسر لپکرون میں ہلکا سا |
| چہرہ نہا چہرہ لپٹک کی طہر | شاخ و پانی شائشیں ہر گادو | آنکھوں میں | اونٹ سحر بھی سواشی کچھ کر |
| پاؤں وہ نہ تو ٹھیک باؤں پیل | قامت دیو سو قرون تہا دل | دیکھی | ڈرتے ڈرتے کیا یہ اوسکو برب |
| اسطرح اوس سحر ہوا گویا | دشت آشوب میں بھی ہو چیا | میں نامی جولو حدایہ و دان | اوس مگہ چلے اوسکو کرجاں |
| سنی اوس مرغ نے جو یہ گفتا | پشت پر اپنی اسکو کر کے | جس طرف کو کہا تھا ہو چیا | ایک گوشہ میں اسکو چھایا |
| نیچا اونچا تھا اوس جگہ میں | بیستہ دندانہ دارم و زار | دھنشت میں بہری تو تھا | غیرت دار تھے تمام شجار |
| سنگ بل بل کو تو تھو کو | اٹھ ہی پھر | جو کہ ہینسی کل تھا سا | اوسجا پھر ہاتھادہ کافر |
| اوسکھڑی آئی تھی جواو کی | اڑ کے مرغ اوسکو پکایا | مارا اسطرح زور سے اک پر | گر پڑا وہ زمین پر مر کر |
| لیکے وہ لوح رنگ ہی اکبا | ہر گشت مرغ غریہ ہوا | اسکو ہو چیا کے باغ میں آخر | ہوا غایب گہ سے وہ طائر |
| باغ میں جب ہوا یہ ریل فر | راج دیکھا کے دل راسی کما | دیکھا اللہ نے یہ دلوائی | لعل کیا ہے مراد دل پائی |
| دیکھا اوسکو وہ بھی شہا | ہوئی حاصل سری مراد ہوئی | ہو گئی اسکو جبکہ لعل حصول | ہوا نہ بیرغ میں مشغول |
| دیکھا اوس میں ہوا سنو | بات یہ اوس سے ہو گئی حاصل | تسلیم اختیار تبا ہے | یاں متقل جو ایک کما رہی |
| خیط حاتم جلد پسر | لعل مس کہ نقل کل تھا | جائے لاج طلسم کے اندر | راہ رو کین کے شیر واکر |
| نقل کرنا تو انکر | دل میں لانا اذرا نہ خوف ہر | ہوا زمین سے فقط بقا طلسم | ہوئی برباد سببای طلسم |

جانا مہر کا اوس طلسم میں وفتح کرنا اوسکا اور رہا ہونا چاہ طلسم ہی اور جانا آگے گو

| | | | |
|-------|-------------------------|--------------------------|---------------------------|
| ساقیا | نریسے باب سیکدہ مسد | دختر تریتاک ہوساتی | میکو تبا شہاب کی شہی |
| آدم آ | دیدہ دہل بزرگ شہیدہ جہا | شے الفت سو جلد کر مسد | آج کہو تو نکا نقل ل کو فر |
| کر کے | گیا ہر اوس طلسم کے یقرن | نقل ہو جبکہ لعل مسد | کسل کما |
| ہو کر | ہوئی دوشیر راہ میں لیل | اونکو اوس لعل سو لاک کیا | ہو گیا |



| | | | |
|---------------------------|---------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| ہو گیا تھا دل میں میرے | آئی ملتے ہیں دل راجا دود | اوس دی فتح کی مبارکباد | اپنی سسکے گئے سے ہو کر شاد |
| سلطنت کا دل میں سے لاکر | لکھی تھنا وہ حشر پیش پدر | کلیکے فتح فاسم کا احوال | یوں لگی سسکے وہ تھنا شاد |
| سنیہ ای قبلہ زمین زما | جو کہ کرتی ہی یکیز بیان | میرے کئے کو وہ بیان لگا | اب ذرا راہ راست پر آؤ |
| نام دنیا کا دار فانی ہے | چار دن کی یزدگانی جو | چاہیہ کچھ خیال سچہ کا | نہیں کچھ اعتبار دنیا کا |
| شب بے بات میں نہیں اصلا | ایک دن آتیگی خود قضا | نہیں لے لے کے سوام بود | ہیں یہ لالت و نہات میرے دود |
| وحدت حق کو دین قاتی ہو | حشر میں سرخروئی جا مل ہو | کیجیہ وہ کہ میرے خیال انجام | نہیں آئیگا کوئی قبر میں کام |
| پراثر اسطر محلی تھی تیر | کر گئی دل پر اوسکے وقار | بہر گیارہ بنوئی الفت و | بہر گئی نفرت او کی صورت ہو |
| ہو لا اسطر سے کدای خیر | جو کہ کہتی ہے تو وہ بہتر | گر ہوئی دین حق تو آگاہ | کہ وہ نہ ہو مچھکے ہیں لک |
| لات اب بنو لات پراری | لا تو اوس شخص کو چھان | دین حق جیسی چھتا یا | قصر حق کو تین بچا یا |
| اوسو عبدہ سننا چھو کر پدر | اسکو چراہ گئے گلی اگر | خود دلا اس سے یاد شکر | پاس چھلا یا اپنی سنہر |
| دین اسلام کو قبول کیا | کلڑہ کر شرف حصول کیا | ہوئی تیاری بزم عشرت کی | بزم دن او کی خوشی کی |
| چوتھی دن وانی چھو ہوا | ہو اہر ایک کو غم قہر | گذری جب کتنی دن کا سفر | چھو چھیا ایک الگ میں کر |
| ہو گئی تھی وہاں اسکا شمار | اک نہاں کیا اقدار کو تمام | بہیو بھیر کچھ خیال آیا | اسی بھاری ہو بھیر بنا |
| نام کیا ہو چھیا کی سلطان | کیا ہو احوال ہو سکی ایلان | ہوئی وہ نام بادشاہ خندو | سب میں زیر کلا ہو بندو |
| یاں کل سلطان بھی عیب | تج کو جانی ہیں اینا | اوسی سلطان کی ایک خندو | دوئی کہم کر اب ہو بندو |
| حشر میں شاد ہو پری | دوست کھتی ہیں انکو دین | اوس پریر و کامیاب ہو | نہیں ہو و عیب ہو بندو |

| | | | |
|------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|---------------------------|
| سماگر دشت و دهست هر دو | سنگ موسی کاظمی گرد صفا | چار دن کو نو پنه چار گلدستو | دو برقی قهر و بھار گلدستو |
| پنج مین شعی حلق اک تلوار | چرخ کھائی تھی خود و خود ہوا | پہنچوئی حبس وقت دان گل نام | کسی مسجد کی کو چرخ شہرام |
| جبکہ سید نور او سب جگہ دیکھا | سجھاتے شعبہ ہر سحر کا | پڑھ کر لاجل دفعہ گئی بار | اسطرح اپنی دلسوی گنہ گار |
| اسکو دریا فتنہ اب کسی پرگز | تا سجدہ شمرندہ خوب لیں ہون | بات چیت اپنی و ملین شہر اک | بولایوں طنز سے وہ شک |
| جبکہ تین باغ خوانی او خوش | سہو دیکھا امتناع خالق کو | تو یہ مامیت او کی ہر چو عیا | جسٹا ناو کی حقیق تم ابرار |
| بولی چیمہ سنگ و پری پیکر | نور عیان چھپے اسکا حال اگر | تو میں میں یکا قبول کروں | و حدت حق کی تظاہر ہوں |
| سب سے اس کی کہا بہت بھتر | حل کمال جائیگا چیمہ پیر | اوس پریر و سر کر کران | دان سراہی ہوا اخیر کار |
| ایک صحران میں کو پہنچو چیا | اسطرح کی خلا سر و گرد دعا | اگر تم و رحیم اسے قیوم | نتیج کا حال ہو مجھو معلوم |

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| بهره عاگ گردانه بودا | سج سے ترک ب دانہ بودا | کئی فرخ زمین جبے کی | نظر آئی دہان پر ایک بندہ |
| مرگ چما کر کاشن ساسا | ایک جوگی دہانہ مہیا ہے | سن پڑا پست قد بدن تیا | ریشن سکی تھی تا بمو زربار |
| مندری کانن میں ہیں موز | میں ہر جگہ کی تانہ میں ہی | اوس سید رنگ پر لکڑی ہو | ہو مناسبت کئی اوسکو پوت |
| اگر لوں ٹہک الگ کی شونہ | کئی اوگلا پر منہ سے سانیچ | بالا کتہ سر منڈا ہی ہو | تھے جوان رنگار اوکے کڑے |
| اگر دینا کے حج کی کوئی | اک طرف یک را تھا مکان | تھا جو پھیر بھی فقیر کی صورت | دشت گردی تھی بری جات |
| سائنو جا کے رام رام کیا | اسطرح کر سے سلام کیا | بولا جوگی دہا ملی کا کرم | پہو کھنڈ میں تھو کوئی غم |
| اوس جوگی سواون پھیر کر | ایک گوشہ میں اوڑا پھیر کر | دوستی بالکونسی پیدا کی | ناز پر داری اوکے کیا کیا |
| تھا پھیر شاق ایسی گھاؤنہ | ایک دن اوس باتوں بانوین | اسی درپردہ اپنا کام کیا | ایک چلی سی یون کا کام کیا |
| ہو کیا توتا دو تم پھیر بات | مہی ساجی کی ہو گوزرات | پرینا شنبہ پھیر دیکھا ہے | یانسو نزدیک یک صوڑا ہے |
| سہ گیا اوس طرف چو پنا گز | دیکھا اک تیغ کھاتی ہو چکر | دیکھا اوسکو بگلی حیران | سہی تا دیشقل سر گردان |
| پر کوئی دینا آئی بات | نکستی مہی پھیر تباہی بات | کیون آئی مہین عجیب سپر | کر وہ ڈالاک کھاتی ہو چکر |
| تھو کوئی اگر ہو آگاسی + | تو کوئی پھیر بیان مہی مہی | سنکے پھیر پھلے تودہ پھیر | پھیر ہوا اس سواطرح کیا |
| پھیر جو جوگی گروہا ہے مہی | شعبہ پھیر مہی کے سار ہو | ساحر میں مہی ہوا کا نظیر | جانی میں مہی صغیر و کبیر |
| اکر تکلیف تھی بہت اسپر | مہی تھرات دن بہت مضطر | تھک کر تھیر کی پھیر آخرا | کتری کاغذ کی ایک دن تلوا |
| اوس صحر میں شیکو پھیر کر | سحر سے اوسکو دیدیا چکر | جو کر اوس مہین کا حکم تھا | جا کو پاپل دسکے یہ بیان کیا |
| پھیر پھیرا ہر یون کوئی مہی | پھیرش تھیر ہو نہ ہو | دشت مہی میں جاننا | پیکر تیغ میں ہو وہ داخل |
| نکلیا تو گر پھیرا قبول | ہو گا اک دن بلا کا پھیر | آئی گہر میں گرو پھیر کر کیا | تھا جو وہ باؤنہ ضعیف مہی |
| نہن مہی تریت در سپاہ | وان گیا سبکو لیکہ وہ پھیر | دیکھی چکر میں جگہ مہی تلوا | عقل چکر میں آگئی اکب |
| پھیر کر آستہ ہوا اوسکو کوئی | کئی پھیر کی پھیر کر تھیر | گر پھیر پھیر کے خوب پھیر | اوسکو دل کو پھیرا عقدا پھیر |
| سجھا بیشک خدا پھیر ہے | پیکر تیغ میں وہا یا ہے | جب وہ سب لوگ شہر میں | پھیر گرجی وہ را و تھالا |
| پھیر کو پھیر گیا جو وہ مہی | اوس پر یا دہان زرگان تھا | خوش ہو اوڑی تھی نا تھو | کر رنڈر ہو گیا مقبول |
| پھیر چال یون بیان کیا | سنکے خوش ہو کیا پھیر | پھیر پھیرا دس لکڑی کی فقیر | بھائی ہو کوئی ایسی تھی |
| کر آئی اک پھیر پھیر | شکل اوسکی مہی نظر آ | اکھا اوس کو کا پھیر مہیر | ہو اوسجا پراک قدم شہر |

| | | | |
|-------------------------------|------------------------------|-----------------------------|-------------------------------|
| اوس سپہ نراغ سیاہ بیچار | سحر کا وہ بھی ایک پتلا کر | متصل دیو ہا ہے وہ آقا | اوس سپہ پوشندہ ہوا تمام پر |
| بسل و سی پر نیا کر و سچ | اوس کو دم تک بقا کر و سچ | گر طبعی رسوہ مر جائے | صورت اوس تیغ کی نظر |
| را زحفی سی ہو سکے پھر آگاہ | شانہ زادی کر اپنل یا بیچار | بولاب چکر اوس بلب تمام | دیکھو مہو و محسوس کا انجام |
| اوس کو لایا ایمان سمجھ آخرا | جس نگہ چرخ کھاتی تھی تلوار | اور یہ کی قتل نراغ کی پیہر | اسم اعظم کو پڑھ کر مارا تیر |
| دفعہ نراغ وہ شکا ہوا | تیسرے سینہ سی اوس کے پار ہوا | گر پڑا اوس شجر سے وہ مر کر | ہوا اس وقت تیغ کا چکر |
| خاک پر وہ ہی گر پڑی کیا | نہر کی چھ بھی سحر کے آثار | اوس کو دیکھا ایک فی جونہر | نہ وہ عالم تھا اعتبار طور |
| شعبہ سحر کی چھ سار تھے | ایک کاغذ کے دونوں تہوں تھے | ہوئی تہ زدن کی پیر و پین چل | گر کیا انحراف کفر سیر دل |
| ساتھ اوس کی ہر سوساں | لائی قرآن پر ہی ایمان سب | ملک اسلام سے ہو آبا | شگامی ساری کفر کی بنیاد |
| ایک دن دان پستقارت کی | جبکہ کچھ سحر و دلو و خشت کی | اور حد نہ ریا وہ گیسر لیا | شانہ زادی یون کلام کیا |
| اب میں جاتا ہوں اپگر لیا | تکو چلنا ہو تو چلو ہمسرا | بولی اسطر حصو وہ ناؤ بین | ہو اسو اس تین تو غنہ بین |
| لیکن اتنی خفہ و حلت دین | تا کہ سامان ہند کا ہم کدین | کر کے سامان الغرض تیا | ساتھ لایا سیاہ شانہ زادی |
| نہ ہا کوئی کام انہیں جہم | کوچ والے کیا جہاد ہستم | ہوئی شام کو قمرین ل | اوس کی ایک دہائی کی نعل |
| جا بجا چھوڑ گئے پرا | باغ ویرانہ ہو گیا سارا | جیل بھی ایک دال آئی | بلع شہر اوس کی جو لعل |
| خادم کو چھوڑ کر حکم دیا | باند و جلدی پھونرہ اجا | حکم ہوتی ہی ہو گیا تیا | اوس پیر کو کچھ کیا زتار |
| فرشتوں و سیرین پیا شانہ | لور کا ہو گیا وہ کاشانہ | جانہ کی پر ہی تھا چھو بین | ایک دیکھا لور کا شانہ بین |
| اک طرف روشنی کی تیار | جو شہر آہ و شغل مہواری | ناج گانہ کی بھی ہوئی | سہی نصف شب بیداری |
| شانہ زادی کی جب کیا آرام | جہلہ رخاست ہو گیا تمام | رہ گئی رشتہ جگہ گری ہوئی | انفا کا چھوڑ دوات ہوئی |
| گزیرین اوس شہر کی پران | اوس کو یا نظر پر چھ سامان | وہ اوس تین سیر کے خاطر | نہ ہوا اوس کی کوئی بھی مار |
| ساتھ آئی ہر شکل آئی نظر | ہو گیا دس شہر پتہ اوس چہ | نہ ہوا خوف کچھ اوس بین | تخت پر اپنی سکر کر کے دار |
| اوس کا شانہ زادی گھر تھا | نیک اوس کو یون ہر کو ہوا | چھو بین جہا پیر شکر کو ہوا | شہرہ وہ نہ ہوا کچھ کر لکیر |
| اوس کو بایں گرا پیر گھر | ابھی ہو جائیگی ہر اک کپڑ | یہی تباہی اب نہ سبب | یہی اب سبب تباہی |
| اسی بیا پر لیس اوس کو چھوڑ تم | اسکی الفت سے مفر کوڑو | شاق دلہ کر کسی دھڑکا | خوف دلہ ہی پر خور کا |
| ہو گا پیر اوس چھوڑا | نہر جو لایا نالہ کدین | یہی شہر میں ہر گاہ و | دیکھا کہ اوس کو ہو گا دل سرور |

| | | | |
|---------------------------|-----------------------------|--------------------------|-------------------------|
| دل میں جس وقت یہ خیال کیا | پھر نہ یوں کی گھملا لیا | ایک گہرا بچھا کے پر تو | آخر اس کو لٹا دیا اوس |
| گو ہوا بھرا راز کا دل | ہو گئیں پروہ شہر میں داخل | صبح کو جبکہ یہ ہو اسیدا | نظر آئے کچھ اور ہی آثار |
| نزدہ شہر اوی ہو نہ وہ جہا | ہو نہ وہ جہاں اور نہ وہ صحر | تن تنہا ہوں کوئی پائش | متلائی بلا ہی جاں حسین |
| دلیس کنو کا گھٹوہ وائش | کچھ نیا شہر ہو پائش | کی نگہ ہر طرف جو گہرا کر | وہی شہر ہو آ یا نظر |



| | | | |
|----------------------------|---------------------------|-------------------------|---------------------------|
| اوس گری تھا ہوا شہر میں | ہو گیا اوس یار میں دل | چوک میں جبکہ چھوڑا | سناٹا اک پنا نظر آیا |
| دھرم میں اک جاناہ آتا | اوس کے ہر جہت ہر پاس | سب سوار کی جہوں دریا | دریاں ہو گئیں جیسے سیاح |
| سترا ہو تہ نقری سہرا | بھاری کھواب کا ہر نگرا | پہچے اوس کی ہر پائش | نگہ ہر جاہت ہر گراں |
| جس میں ہر سید پوشاک | خاک منہ پر ہر گریبان چاک | اک ضیفہ زیادہ سے گلین | شدت غم ہو پائش میں |
| ہشت خم اوس کی ہر نگرا | نوجہتی ہو وہ پائش کے بال | درو دل میں ہر لب نالو | چند پیراں ہر ہنماں |
| اپنی منہ پر وہ خاک ملتی ہے | شمع سان ہر غم ہر جلی | کتنی سوئی لاشیں کی نگاہ | میں ہی مرقی تیرے غم میں |
| ہر زندہ میں سخت جالی | تو گئی اس جہاں فانی سے | تو فی میں نہ مجھ دی ہو | راہ ملک عدم کر لی ہو |
| دھرم ہر جہاں ہر جلی | جھاو تہلا یہ اوس کی ہر | اس ضیفہ میں ہر گلی | ہر نظر میں میری جہاں سیاح |
| کہا فانی ہر جہاں کا | لطف اوٹھایا نہ زندگانی کا | اس ضیفہ میں اس تو | مان ضیفہ میں نہ کوٹھ گئے |
| ماک غم کی ہر جہاں | کئی شہر عدم کو شاہ پری | نہیں بچاں کو لیت اب | پاس ہر بلا اسے ہر |
| خاک ہر گری کا گھٹوہ | نہ ہر گھٹوہ داغ ہر گری | گاہ کتنی ہی ایندھن | کون کس سے تیرے سوا |
| پائش کی داغ ہر جہاں | کون پائش ہر جہاں | کیون ہر جہاں | جان لی تو نہ وہ گناہ |

| | | | |
|------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|-------------------------------|
| ایک کان خون پیچہ بن جاگے | کین اسکا عوض تو پلکے | اسی جسم سنی پیچہ او کی مین | ایک حرم دل جو اب صین |
| حال دس سو کیا جو استفسار | بولی رو کوہ شل ابھیر | کچھ نہ اسل تنین کرو تقریر | در دیر اینین علاج پذیر |
| کر کے اسرا بولا پیچہ و سدم | سرخ مین آپکر شریک مین ہم | راز پیچہ نہ کچھ چھپاؤ تم | حال مر جوہر کا بتاؤ تم |
| بولی وہ اسطرح سے رو رو کر | اس ضعیفی مین تھی بھی حشر | حسن ہکا بہا نین تھا شکر | تھی بھی حکم ان نہ بلور |
| ایک کے چما کا بیٹا ہے | اوس پیچہ قمر چھپو تو لڑا ہے | جان کجبت جہاہ مین کر | کنوٹین جھکوا چاہن کر |
| اوس شکر نے ایسا سکھیا | مرگنی دم مین پیچہ قمر سیما | سخت دلج اگر اب چھینکا | زیر گاسہارا جینے کا |
| جاتی ہوں لاشن فرنگ کرنگو | مین بھی اب مستعد ہوں نیکو | سکے پیچہ حال ابلا یون قمر | جھکو تیلادی پیچہ بھی اور |
| ہر کوئی اسطرح کی بھی تیر | جس سزندہ ہو پیچہ قمر نور | کھا اوس کی قسبہ حاجات | ہو پیچہ زندہ جو ہو نگہ و حیات |
| پر مین واقف نہیں ہو گھٹا | ہاں کر جانتا ہر دشمن جان | پردہ اس کو پیچہ مین کب کھگا | حال سکا وہ کب بتا کھگا |
| ہو چھا اسی کھان رہتا ہے | کس کچھ پر کان اوسکا ہے | بولی پھر وہ کرا پیچہ انور | ایک دریا ہو شہر کے باہر |
| دان ہو لقمہ ایک بلور کا گھاٹ | واقعی ہو عجیب نور کا گھاٹ | برج چاندی کا او بھگ پر ہے | برج خورشید سے وہ شہر ہے |
| دلت کو مہینتا ہے دان کر | رہتا سیویر آب وہ دن بھر | نام ہر ماہر خستارہ بدن | ساحر مین بلایو وہ فرین |
| جیکہ اوس نشان تہلا یا | اسطرح اسوا و سکو بھجا یا | مانو پیچہ بات میری اور خرو | نہ دلاش کو ابھی نرون |
| اومی کوئی میری ساتھ کرو | تا بہادی مقام وہ جھکو | ہو گئی شاد بات پیچہ سنکر | لیگی لاش کو وہ اپنی گھر |
| اک پر رو کو اسکے ساتھ کیا | کہیا اوس سو خلد دان لیا | اسکی لیکر وہ گھاٹ پر آئی | وہ سکونت کی جا بھی گھلائی |
| ایں شکر سے تھا ہوا و سکوڈ | اوس بھگ پر نہ ٹھہری وہ دم | بھر نظارہ برج مین پیچہ گیا | دیکھا آراستہ پیچہ سیو سوا |
| وہ جواہر نگار سدا ہے | کیو چشم فلک کا تار ہے | فرش زرد زری و سکا آٹا | برق کی طرح سو چمکتا ہے |
| سیر و سجا کی دیکر پیچہ قمر | بیٹھا ساحل پر نظر ہو کر | گدرا جھوتت زرد آئی شام | ہو گئی روشنی دھان پر نام |
| ہی پر یون کی تخت بھی آ | ٹھا پیچہ سب سوزا او نگر | سوزی پانک ہر اک جواہر پوش | صورتیں سبکی برق خرم پوش |
| نخن سوز پرین نہ پناہ | جا کر اوس برج مین ہو گئے | گدیری اس سیر مین آوی رہا | نظر آئی اسی عجب ایک شا |
| نتیجہ دریا سو جھیلان | سبکی شمع جھوت اور لین | سرخ یا قوت کی طرح سوزن | پیچہ پراونکی تھی نولون |
| چراغ ان کی تھی بری چمکی | دشت پراونکی کھی ہو کر | بیٹھا تھا ایک مرد غیرت ماہ | سیر بانکی دی ہو تھاکا |
| کین و سکی عجیب رشت تھی | ہر شہر سے نرالی سببت تھی | چاندیا تو پیچہ مین تھ | نقرنی بال سر کو تو سار |

| | | | |
|-----------------------------|-------------------------------|------------------------------|------------------------------|
| آئی اوترا وہ جب کلمہ دے | بیٹھا سند پر بچ بن جا کر | ناج کا نیک ہو گیا چپ جا | جام برجام می کا چلنے لگا |
| یہی اوس بچ کو گیا اندر | پڑی اوس شخص کی حسب نظر | رعب کا کچھ اوس پر چھایا | کر کی تعظیم پاس بیٹھ لایا |
| پوچھا نشتر لپٹم جو لایا ہو | کسی اس جگہ سے آئے ہو | گما اس کو کہ کیا بیان کروں | جا کر مرد نکو آیا ہوں |
| تم سے ہو جا گچا جو میرا کام | خستہ تنک خلق میں بیگانا | بولا فرمایا میں جان فریون | مرد کسانہ بھر جو قاصر ہوں |
| اوسکو جو وقت راہ پر پایا | یوں سخن یہ زبان پر لایا | کہ ہی بند کو شوق شیاو | خواہش دل دہر ہی آئی |
| ہو گیا اس بار میں جو گزر | ایک تابوت مجھ کو یا نظر | کر تی تھی ان ضعیفہ سی میں | سنگدل بھی سنی تو ہوں میں |
| حالت دیکھ کر ہاں گیب | میں اوس پر زل سے پوچھا | کہی و سر تھاری سب دہا | بہر حق اس میں کیچھ لایا |
| ہو سب طرح زندہ شاہ پری | عرض قبول کیجیو چری | شکستہ یہ بات وہ ادا میں | قول کا انچ کچھ چو پاس میں |
| اس طرح اوس میں کی گفتا | یہی اس میں نہ کیچھ لایا | کہیو جو کچھ آپ سے کہہ سوا | ابھی آنکھوں سے لڑا سکھ لایا |
| پوچھا اس کو تو مشفق میں | ایوں ہو تو اس کو اس قدر میں | بولا وہ خیر سنو وہ ہی حال | جس سے پہلے ہوا ہو محال |
| دستی میں اوس پر پیچھا | سب فرقت سے روز نکلتا تھا | بہر حال ایک روز گھر کر | گھر لڑا اوس کے پاؤں پر جا کر |
| پھر کہ مہنہ بولی وہ مہرور | پاؤں سے سر اٹھا تو کھو تو | دل سے یہ دوسرے نکالو تم | یکہیں اور ڈول ڈالو تم |
| کیچھ آپ میں اب بھان | کہیں نہ اوس سے سنگدل سے ہو تو | اسی طرح سے کہ سامنے سر | تم ہو عاشق کرو نہ اس طرح |
| یونہی کہ تیرا نہ بھان | جھک کر ملے میں کہی کسب تو | جاو بجا اٹھا تیرا میں شہر | سیخ کبیل پہلائی میں شہر |
| مرگے قفس و حق و سر | نیکیا کچھ ہی شکوہ پیدا | پاؤں اس آہ میں جو رکھا | پیروی اونی نکھوڑا ہوا |
| سبھو اس بات کو جو مل ہو | آپ تم اپنوں میں قاتل ہو | کوئی نکلا رہ نہ اس میں کہ | جلد سبب حیات منگوا |
| سنی جس وقت اوس پر تفریر | دل میں نام ہوا بہت و شر | اسکو منگوا دیا وہ سبب حیات | سر جھکا کر ہی پرانی بات |
| متنی قاتل بہت کیا جسکو | یہ تو فرما دتا تو راضی ہو | اسنے شکر اوسکا پہلو کر دیا | لیکے وہ سبب اس کو نکلا |
| ہو مبارک وصال شاہ پری | غم فرقت سوا بڑھو گے بری | ہو کی خفیت وہاں اٹھ کا | اگر یہ جان پر ہو کر لایا |
| شاد ہو کر گدا کی خریدت | لیجیو مجھ سے آپ سبب حیات | لیکے اوسکو خوش ہوئی | مثیل پر وازہ اس کو زچہ |
| لاش دھڑکے پاس بچ کر | رکھا اوس سبب کو بھرتوں | نفس میسوی تھی ہوا اوسکی | سو نکلتی ہی اوس وہ جی اوسکی |
| نہی جان اونی پانی شمع | جا کو ملک عدم سرائی روح | زندہ دختر کو اونی چھپایا | خبر دے جاو ہا تنہا |
| پیر میں رہی وہ سانی تھی | شادمانی سے سکھاتی تھی | بولی کو میں ملے اونی تھلا کر | ملو تم اسنے اوس کو دی خبر |



| | | | |
|--|---|---|--|
| یوسفی جاپیغی سحر خوشنات سنگی پیرانی راز کی کیفیت حق ہمارا جو کچھ جھٹتی ہو راضی و من شک لوجبیا ہوئی اوسکو نجات و فرست کیون ایمان آؤ تیرا و تم دو دن پرانی اوسکو لائی تیر بولی وہ اوسو نجات دیر کرو | ملی نگر سب سحر جھکو نجات گر پری پاؤں پر وہ نہ طلعت تو ستارہ بدست عتد کرو اوسکو عاشق کو اسنو یاد آیا لگی سحر وہ عیش و عشرت اپنی روداد کچھ سناؤ تم وہ ہی حاضر تیرا کچھ لکھو انکو لکھو میں انکو پھونچاؤ | رکھو خالق انہیں مدام آیا پاؤں سحر اوٹھا اوسکا سر بولی اس طرح وہ نہ تابان کرو یا عقد اس پر یکے ساتھ اسنو جھوٹ کی طلب خست لکھا اسنو مجھو نہیں جینہ ان کینرو سحر جیہ پوہ قصور جس گری حکم جیہ سناؤ سکا | مجھو خیرین کو کیا جیہ ایشا یون لگا کس جھوٹ پر سکر آپکی ہونہیں تالیخ خیران دید یا اسکا اوسکو تین ہا پوہ ہمارا سحران یون ایشا کس طرح جھٹ گیا ہمارا شکر سم انہیں لائی میں جیہ اپنے لاؤں میں اسکو وہ مثال جیہ |
|--|---|---|--|

جانا نہ لقا کا طرف اپنے لشکر ہے ہمراہ پر یون کے اور راہ میں ملنا ایک باغ کا جھمیں

ایک سحرہ کا کل کشا جادو نا کر ہتی تھی اوشیہ فیت ہو کر وہاں اور ترناہ

| | | | |
|--|--|--|--|
| سحر و جادو وہ جادو سحر اسکو کی سحر وہ پیرا ایک باغ غیرت جنت بزم میں چل رہا تھا جادو سحر | اس خرابا تین سحر و جادو لیو جاتی تین خرم و شاد اوسین ٹپتی تھی ہاک جنت بزم میں چل رہا تھا جادو سحر | ایک جاپیغی نا ایگا کا راہ میں فوق سحرین ناگا چاندرو دوش تپتی گل دا دام کا کل میں دل سیر ہوا | سحر و جادو وہ جادو سحر اسکو کی سحر وہ پیرا ایک باغ غیرت جنت بزم میں چل رہا تھا جادو سحر |
|--|--|--|--|

| | | | |
|---------------------------|-----------------------------|--------------------------|--------------------------------|
| کبروی پرچم آرا اسکا بخت | بول پر پر پسران اوتار و تخت | غدر پاس او پس کر سکین | اسکو اوس بلوغ مین کر آکین |
| مبغی و آن سخت سی ادر | اوس اسطر حصه ہوا گویا | جاوید یکا رہی تہا اقیام | کنداریان پیری سی پیر سلام |
| جی یہاں کنو دنگ دنگا | پہرین شکر کوانی جاو ن گ | دیو گین و ہر وادہ اپ گھر | گیا اوسن م مین بھی خوش ہو |
| اسکو کاکل کشا جب کبھا | ہوئی شادمان حدی سوا | دی جگہ پری پاس حذر | پونہ ہوا اوال اس کو شش |
| کر دیا اسو اپنا حال نہا | سنگ چپ ہر ہی بد ملو | جبکہ گدازان اور رات ہوئی | اوس گھر ہی ہر وہ وار و ات ہوئی |
| متھا وہاں اور ایک شہر ناؤ | | | اوسکو کنو شہر لوگ سب تر نہا |



| | | | |
|---------------------------|----------------------------|------------------------------|----------------------------------|
| اوس جنا جوڑی اوسکو بلیا | ایک چھو مین اپنی بلیا | جب ہوئی اوسکو دلو پہلو گ | یون لگی کنو انسودہ در شرم |
| جوڑا کھائی مین پیڑی کلاچ | کر سجتے مہم ہی اوسکو تیج | مروصلت سی لوکر ہر سرد | در فقرت ہوئی مری دل شوق |
| دلین پیر دلوں پر کچا | کھدیا پیر خوکا سب کام | سنتری ہی پیر وہ ہوئی برجم | گھوڑی سوقت کا مین کھیا جام |
| مثل شطرنج تھنر ز لگی | آتش سحر سے ڈرائی لگی | سحر کرئی لگی وہ جل جل کر | آسمان سحر سے ہزاروں سر |
| آگ یہ کھیلج برسی لگی | اوتھی نیش دشو سے آنڈی | تیرگی سی جان ہو احمود | دیدہ ماہ ہو گیا سب پنی |
| لاکھ صورتیں اسنے بکایا | پرناو نیک خیال مین آما | ہوئی اوسوقت اکھسیا | سنگی انکی دشمن چاروں |
| شہنشاہ لون کی ناگواری | گنہ چہرے وہ خانہ بھو | انقرض رات بھر وہ بد کردا | انسو کرتی رہی یونہی کر پائی |
| ہوئی جبکہ ہی شو و سحر | بولی اک ساحرہ یون جلکر | جلد حاضر کر اب چہری کا شام | اور لگا اک الا و اتش رگہ دچہری |
| جبکہ وہ ساراں ہو گیا تیار | بولی ان لوں سو وہ بد کردار | مان لو اب ہی تم چاری بات | دیکھو اچھی نہیں تمہاری اور وہ جی |
| وہ تم دونوں لگا کر کباب | کھاو گی بھٹی مین پیکر شراب | سجھتا ہنسو وہ کر ہی تہی | ہو گیا اس مین اور ہی سا تھہر |
| چرخ سی واپس ایک اور تخت | ہوئی حیران کمال و بخت | کینچہ تلوار مین اوسپہ در خطا | خیل تن ایک ایک شیر |

| | | | |
|-----------------------------|----------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| فوز اوس بچیا کا گانا سر | ڈال کر گمین پھر اوس کا سر | ہو گئی اپنی تخت پر وہ سوار | کی نہ اعلیٰ کسی سے پر گزشتہ |
| جس طرف سوا بھی وہاں ہی | اوسے جانب کو وہ روانہ ہوئی | جب ہوئی اس بلاؤ کو بچا | کی ادا جسے قاضی حاجات |
| تھا جو وہ شانہ زارہ سب قضا | یوں کلام اوس کے رہا کی کیا | حال پتا تو کہہ میں ان کے | کون ہو کس پر پرستیدہ |
| اس بلعین ہنسے تھی تم کیونکر | جاؤ گراں گری یہاں سے کہ | کھا اوس میں گھر سے آتا تھا | شہر نسرین کی صفت ہوتا تھا |
| حکمران اوس کی ایک خوشنوا | نام اوس کا نسرین خوا | جس خوشی میں تو وہ بیکتا | اک جہان اوس کی بیکتا |
| لیکن اوس کا عجب ہر دستور | اسطرح ہی ہر خلق میں مشہور | ایک رنگی غلام اوس کا ہو | ادرجون پر نام اوس کا ہو |
| وہ چاہے کیا گریب اکوئی | نہ مدارات سے نہ دجوئی | ہیں کرتی ہر اوس کے چکر کو | کشتی لڑائی ہر اوس کے |
| زیر کر دی جو کوئی رنگی کو | عقد اوس کے گرد وہ عورت | ہو جو زبردہ کی بچہ ہی بات | کھو کرتی ہر اوس کا ہڈا |
| پر جو رنگی سے زور کرتا ہے | نہیں معلوم ہے سبب کیا ہے | آئی کیا سپاہ کوئی زور آور | سین ہوتا فوج یا سپاہ |
| زیر کرتا ہر کوئی وہ رنگی | خلق پر اوس کے ہر پیر ہری | اد وہ سنگدل بیتہ خوشنوا | نام جس کا نسرین خوا |
| اوسے عاشق کو نہیں شوق | اپنی انگشت پاؤں کی ہر | ہر جگہ دیکھ کر میں شوق | نام اوس کا ہر دین مشا |
| میرے سبائی پہی ہی گندا | برے ہو کو خون ناحق کا | اوسے جانب کو جاتا تھا | ساحرہ مگر سب جانانی |
| سچا دسی سبت کالا داتا | اب اوس کو بھی یہ جاتا تھا | سینا اس کے کھا کہ ہر سے | اب شریک آپ کا کھیندہ غلط |
| کہ تو قضا نہ کیجیے لست | چلیے بندہ ہے آپ کے پہلے | خون ناحق کا میں عوض لنگا | ادس جفا کار کو میرا دنگا |
| جکے باہم صلاح یہہ شہری | شہر نسرین کو میری ہوئی رہی | کر کر کر کر لون کو شام و صبح | بھونچے سچا اوس میں یا رہی |
| اوسے اوسے پادروں کو شوق | جمع تھیں کائنات عشاق | سے اسودہ عاشقان گمن | کمر سب بیاں رنج و محن |
| اگر نہ یہ مضر | رحمت حق پر کو اپنی نظر | ہم تراشادہ دیکھ لین سارا | کرتی جو حال کیا وہ نگار |
| اگر کوئی ایسی | جس سے ہر شے کا مضامینا | بیکار دن سب کچھ یہی تھری | خوش ہوئی تو دلین دگر |
| پہنچ آیا شکو خوا | مثل سیاب سب سے بیتاب | ہو گئی جس گری نمودر | ایک عورت پکاری دال |
| عاشقان اہل و | امتحان گامین گنیں ملکا | جو کہ ثابت قدم مودہ | بوالہوس اپنی گریہ چکا |
| و جسب سے صدا | نہو لیا ساتھ ان کو راہ لقا | تھا مقرر جو اس کا مکان | اد میں بیکار ہو چکا |



| | | | |
|---|--|--|--|
| ایک گلشن پر غیرت جنت جسم بین هو باس سببانی هو اکھا را اہلی یک زیر خشت مہ نقاک جوشکلاتی نظمہ کون ہوا آخر کیون تمہاں پر تم قونا رک ہوا در لطیف اندام اسو جیبا دسکی پستی فقر | جلوہ گر سخت بر ہی اک عورت حسن بین ہو گردہ لائمانی بیٹھا جوان وہ زگی تخت ہو گئی دل سو شیفہ اسپر کیا نہیں حال سیہا ناخبر تمہے ہر گردہ نو سکے گایہ کام رنگ رو غنیمت سے ہوا بغیر | حسن پر اپو بہت مغرور آگے اوسکے ہو تلاش چاند کا اوس جفا جو کر و برو کا کر کر اس سو خطا باز نہ نا ہوا داسٹر پانگی ہو دشوار جو کوئی اس جگہ یہ آتا ہے اس طرح اوس سو پھر کلام کیا | کتنی خادم کلمہ یارین و سکرتم اوس پھر پھر پھر پھر پھر پھر ہوئی استادہ ما شاہد دس ہندکے کئے گی کہ اچھو کر گیا آزاد ہو جو زیست سر دیکھ زندہ پھر کچھ نہیں ہے وہ جی ادا کیا یہ کہی تیرا دوست کوری دھ |
|---|--|--|--|

| | | | |
|---|--|---|---|
| ہو غنیمت ہندہ خدا کا و ظلم سو تو رنگی کے روز پر غور اسمیں اس سے بیکے باری تھی زیر کر کے عین کی چھب سرخ شوق کو اس کو کر کجیا اوس کو انگشت پاکو سرخ کیا کیا تماشہ طبع کو مرغوب وہو سکی اس کی رات کا نہ جوا جس کے گہر پر غنیمت دل پر غنیم بہو سب ملک ایک ایک اوس زیر رنگی نہ ہو کا وہ والہ جان اپنی نفعت و وصا بہ خط اور سپر گریہ و جگر گدھی وہ رات یونین کا اگیا وقت امتحان کا قریب | دلینے آیا ہون تیر کو ہم کل ہم اگر کوں تیر سے اوس میں ہر جگہ جان بھائی اوس کے سینہ پر چوہ کو وہ نہیا نوں سوا اوس کے بھر دیا تدا اور کیا غم دانی چلو کا نام پیدا کیا ہی اس میں خوب مہوی رہی وہ اچھا کشتا گلو اوس چارے کی بل سقیم ویر تک مشورہ کیا با ہم تم نہایت سکو حال سوا گاہ بانہ کر لایا نہان چلو صبا مگر مگر ڈالو اس کا اللہ صبح جو رہی سب کو ہشیا اگر وہ نہ ہو تو اپنے نصیب | نہیں جانا ہر زارہ وہ پھر جیکہ اس طرح اس کی گفتا اوس ہی لگی سر وہ لڑا جگر ایک عورت فرطشت اوٹھ شادمان کو یوب ہو سوک جلکے بولیا اوس ماہ اقا طعنہ آہیں سب کے تفسیر لاش مقول پھر ہم ہو کر دل میں سب کے ہنسی ہوئی پڑ کر آئی دہن میں تدبیر رہا ہر روز سے وہ شیر جس کے ہر وہ کی کو زیر کر سب کو حیات اس کی آئی آئی اوس وقت فان بھی سب کے حیات لایا نہان ایک | جو کہ فرما ہے نہ شکر سب کے چپ ہو رہی ہر کردار نہو اوس سے وہ مگر سامنا اوس کے رکھ دیا اگر لیکھا اوس کو اوس کی پاس خوب کار ثواب تھے کیا ہوئی شرمندہ اس قدر وہ شرم دفن کی عاشقوں کے روضہ قتل کی نہ ہو نہ گنہ گار اس میں یونان تھا نہ کی تیر یون کر داس کو قتل کی ہر اور سینہ پر اوس کی پاؤں کا ہوئی اوس وقت وہ شرمندہ سب کو ہنسی لگی وہ شرمندہ کئی ساترہ اوس کی عاشق |
|---|--|---|---|

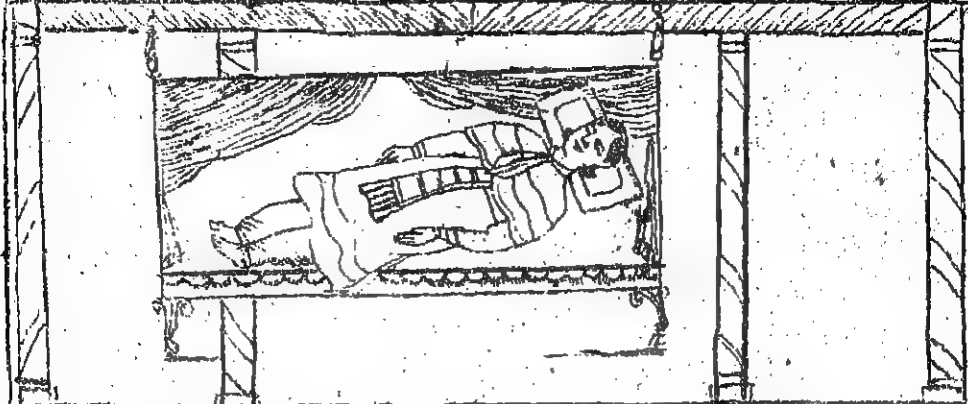


| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|----------------------------|------------------------------|
| تھی جو وہ سنگدل بیت سزا | لا اٹھیاں باندھو انکو جب کیا | چلے گئے کی جھمکے کھلا | ان ہو دیکھو ہوا کیسے |
| نئی ہیئت بنا کر آئے مہین | کچھ نیا رنگ آج لائے ہیں | حسب دستور اس میں رنگی | او سنگری ایک سرگشتی |
| نیراک آئین کی او کو | چہرہ کو پسند یہ مہیا وہ بڑا | چاہتا تھا کہ ہر دے سے بھر | اتنی فرصت ملی نہاوسکے |
| کر چکے تھی بھیاں بوزیا بھیا | جا پڑی اوسپر عاشق جان | اسقدر لائیاں پیرین او پیر | ہو گیا لکڑی سے اوسکا کمر |
| مر گیا جبکہ وہ ستم پیا | ہوئی عشاق اپنی دلینا د | اور جن کو کچھ ہوا نہ لال | بلکہ اوس کی کیا نہ اسکا خیال |
| مہلقا کا گھر کر گیا حبس | یہ چلی وہ شہر پر اپنے ساتھ | لائی اسکو وہاں سے کہ | اگنی سیروان پر آئی نظر |
| جتنے عشاق قتل ہو گئے تھے | زندہ اوسجا وہ سب نظر آئے | بیتو تھے ادین بھی دولہا | اگر اسے ہو کر تھی جو بھیاں |
| دیکھا جسوقت اسے لکھا | فرط حیرت ہی بدلا اسکا رنگ | پونچھا جب اوسکے سر اوجا | سینکے کنوڑی وہ بدافعال |
| کیا کھون تیسری کی کیفیت | تھا جھک شعبدہ پر عبت | اسکے سیرا تھا جو سبز قبا | اوسنی سہاکی کو اپنی بھیاں |
| تھا وہ چین درد وقت سے | دور کر لیا فرط الفت سے | راز مخفی سے ہو گئی جو خبر | مگر عشاق وہ ہی سب اگر |
| تھی جو وہ بدلتا سب کچھ | خوب کی سب سیکھنی اوسکا | سو ہرات کو وہ لبت بجا | جس کو جب کہ لقا اوسکا |
| دیکھا ہر وہ مکان وہ اجا | نہ وہ محبت ہر اور نہ دوسرا | ہو گیا ایک پر خطر صبرا | اوس میں بیٹھا ہوا بھون میں |
| شکل آئینہ ہو گیا جان | کتا تھا دل سر گیا کھیاں | آئین انہی میں دلاں بھی بیا | جسکا شہر ہو میں تھا سکاں |
| جب گئیں مہین وہ کچھ | باغ کا کل کشا سے اپنے گھر | جا کر بھیاں سہرہ کما جلال | اوسکو سب کو بھلا کمال |
| بولی وہ ہاں کی کیا آئینہ | کسی جنگل میں ہو گا وہ آئینہ | جلد جا کر اوس تلاش کر د | اوسکے لشکر میں سکو سونچا |
| اب اگر تیرے کی خط ایسی | کاٹ دالو نگنی ناک اور چوٹی | سینکے سیریاں ہو گئیں چوٹی | اس تھر کی تلاش میں نکلیں |
| ہو اوس مشت میں او کا گد | پر گئی اس فریاد کی نظر | تخت پر اپنی اسکو بھلایا | اور لشکر میں سکے ہو بچا |
| و اخل کی رسید لکھوا کر | ہو گئیں وہ روانہ اپنی گھر | ماہر کا سچا حال تبا | پھونچا سچا میل مسک بچا |
| دیکھا اسکو ہو گئی سرور | سچ و غم دس ہو گیا تیر | اول دنوں جو تیر تیر | اس طرح افس سے وہ بولی |
| زندہ خالق کو کھو دکھلایا | مہر اپنے دل کا برآیا | کیا اب اس سیریا دھو گئی | یہی اب چاہتا ہوا اپنا ہی |
| ترنہ پوشاک رنگ و صورت | دل نہیں خوش ہو گیا | بوللا اس طرح وہ مہر انور | گر خوشی ہی بھی تو ہے تیر |
| حکم دید و بھیا ایل خدیت کو | کر و تیرا بزم عشرت کو | آج تو دن نہیں ہو کپانی | کیلیں گل سحر سحر ہوئی |
| سکا ابرا حباب اس طرح پایا | خادون کو بلا کے سہایا | سینکے حکم اوسکا سحر ہو گا | ہو موصوف کا آخر کار |

| | | | |
|--------------------------------|--------------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| خوش کچہ رنگ کو کویں تبا | کچہ رنگ کسے غیر سے ایسا | فچہ رنگ کے عدا | ادھر چکاریاں بھی سب عدا |
| کشتیوں میں قریب سے رکھ | تو میری بشارت حیدر کا کشتی بند | سینے شب بھر لوہن کیا لگا | نویں تھانہ سب کسب کربان |
| تھر جہاں خوش رنگ کو تبا | کیونچا نیکرہ اک وہاں زرتار | فرشتہ زمین کیا تکلف کا | وہ مکان ہو گیا تکلف کا |
| مسند اوپر بچپائی اک پیر | کینن کچہ مری کی کشتیاں لاکر | وہ بھی سب کشتیاں لاکر | جسین بچپائی تین قشعر |
| اپنی آفا کی تھانہ کشتی کچہ پاس | پنہاں ایک فی سفید لباس | ایسین تھادی اور راہ لقا | خواب آدھی تھانہ نہ دھویا |
| ہینو دان خاک و دون تمام | ہوئی استادہ بر جبر و خدام | سلک کی مصاحبت چوتھین | وہ بھی سب کی رہبر تھین |
| چھلے کچہ شعل میکشی کا ہوا | پھر پھر سامان لگی کا ہوا | سدا زار و خاکی پیلے کلال | کر دیار و پائے کلال |
| رنگ و حسن دس کسے ہی لیکر | کر دیا اس قمر کو خوب تر | پھر تو ہنگامہ ہو گیا برپا | چکیا شہر ہوئی ہوئی کا |
| رنگ ہیبت کو اوچھلے لگا | اور ہم قمر بھی چلنے لگا | سبھی تھانہ زمین اپنی لکیر | ہو لیاں گاہیں وان لکیر |
| شاہزادی خوشو نسو ہوئی | تھر ہی تھین کیلواں ہوئی | حکم میر شاہزادی کا شکر | نظمین خیمہ سے دفعتا ہا |
| صحن میں آکر یوں کیا سلا | چار غول اپنے کمرے پر آں | تھا ہو ہر اک کو دلکش و نال | بھر لیا گوہرین عید و کلال |
| اپنی تھانہ زمین ف کو لیکر | ہوئی تیار ہری ہری ہیکر | بھلا باہم دہانہ کیلا رنگ | کچہ عجیب ہو گیا تھا اور رنگ |
| ماری جبر کسے پکائی | کوئی ہبا کی تھانہ و سکول کار | منہ کسے کسی نے لال کیا | ایک فی غریب سے ملا کیا |
| کچہ لگا قفسہ ہا | سرخ ملبوس کر دیا سارا | جبکہ وان خوب کی کینن | دفعتا جاتی چلین تھانہ |
| ہو لیاں عہدہ کانی ہو | اور گلگون گالی داتی ہو | شاہزادی کو سامن آئین | خوب سجا ہئی لیاں گاہیں |



| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|---------------------------------|------------------------------|
| تجلی دلوین ہری ہوئی ہوئی | وان بھی باجمہرک زلفیگ | استقدردان اور ایدو گلال | ہو گیا رنگ آسان بھی لال |
| بہگیا ایک رنگ کا دریا | کون ایسا تھا جو نہ ڈوبا تھا | اسمیں پھر بارخ کو آیا ہوئی | تک کہ بیٹھا تھا وہ لقا خانہ |
| ماری پکڑی پھر اک شہ | بھاگی وائس و فیمہ کے باہر | بھیج بھی دوڑا کہ سچے بدلا | پاؤں ناگہ پھیل گیا اسکا |
| بڑا تشارمین پر پھر گرا | پھونچا صدرہ تو اس طرف سے | ہو گئی حد طلسم کی ہی تمام | نرہا ہو شین پھر گل اندام |
| لیبل و سی پجو دیکر عالم میں | پھونچا کمر بھین وائس کو زمین | ہوا ایشیا و حبیبیاں کر | پھر نہ وہ ہر دم اسکو آئی نظر |
| تھا جو پھلا طلسم کا گھر | او جگہ اس پر آپ کو پایا | تھا نہ حال طلسم سے جو پھر | دلین سدم بہت تھو شہ |
| نکلا اوکس لیس پھر ہاتھ نام | و کو دیکھا تو ہو گئی تھی شام | تھے سکندر کے کتنے خدنگا | اوسو اس طرح اس کی گفتا |
| کب تک ہم جی رہیں گے | کسترد و ان ہوئی پو درین | بولی سب دھاک دھاک | سہو کمر بھین آپ چار پھر |
| سکے پھر اور ہو گئی تھی شہ | دلین کنر لگا سیدہ طلعت | نہیں کچھ عقل کھین آگاہ | اک راز تو اسمیں جانا تھا |
| ہوں نہ پھر ان انجکے پھر | کہ بیان گذرے صرف چار | نہیں کہتی ہیں بھی لوگ خلا | سکو پھر ہا میں شہوت پھر صاف |
| صبح کمر بھین جالیسا تھا | اور پھر آج شام کو نکلا | دلین اپنی جو کرنا ہوئی خیال | گذرے کتنے پھر کچھ کسی ل |
| الفضل شہ ل میں وہ | مکھولہ امہ لقا کا دوسرے کمرے | چار پھر کے اور دیکھنا عجایب دیا | سورہا شہ پو پو بستر |
| ساقیا آج ہر وہ پھر سی | نام ہو جا کر پھر پھر میں | دوسرے کمرے میں پھر | پیر ہر پھر جانی میں آگاہ |
| ہو اسی تاک میں دل خنجر | چہا می انکھو پھر خوب بر سر | پھر پھر پھر پھر | شہل کمرے میں پھر |
| کہیں آ باد جلد عینا | نہیں پھر پھر پھر | پھر پھر پھر پھر | کمرے میں پھر پھر |
| وانکی دوری تھی پھر پھر | دوسرے کمرے کا پھر پھر | پھر پھر پھر پھر | پھر پھر پھر پھر |
| مثل لیل طیلان رہا تھیں | خوش ہوا جبکہ دیکھا پھر | پھر پھر پھر پھر | پھر پھر پھر پھر |
| کہو لا اس پر وہ دوسرا کمرہ | جا کر سامان اوکھین دیکھا | پھر پھر پھر پھر | پھر پھر پھر پھر |
| سب اس کی پھر پھر | پھر پھر پھر پھر | پھر پھر پھر پھر | پھر پھر پھر پھر |
| ایک کو پھر پھر | پھر پھر پھر پھر | پھر پھر پھر پھر | پھر پھر پھر پھر |
| اوسکی پھر پھر | پھر پھر پھر پھر | پھر پھر پھر پھر | پھر پھر پھر پھر |



| | | | |
|---|--|---|--|
| نظر آئی وہاں عجیب بہا گل ز گس پیر غضب جوین بقعہ زن و شیخ گل پیر پرسا پاس ہے وہ جواہر کا تازہ ہوتی ہی دیکھ کر نظر دھری میں عجیب بہادر | اوجھ پر عید جب ہو ابدار کسی جا پر تو تھکے سو سن تخنہ ز غفران پیر عید عبا بچ میں اک چبوترہ عمدہ سبز محل کا فرش ہو او سپر چار سمت او سکریا ہوا درخت | اوس صورت طلسم میں پھر رنگ جنت جو کہیں نہ پائے کج کلا ایک سمت لالا ہے محو میں جنت و شیریں سحر اور زحر د کا اوس کا رہنا ہے رکھ میں چاروں کوں نو پراو | جب پڑا دل پر پردہ غلط پر فضا خوب ایک ہوا ہے کوڑیا لاکھ میں پیر پھولا ہے صورت طفل خوش فتنہ لڑا ہے گردیا قوت کا کٹہر ہے میں جواہر کی چار گلہ ہے |
|---|--|---|--|



| | | | |
|---|---|---|---|
| ہوا اک منہر کا فلک تر نور پیرت ہی وہ مضطر و ششدر اس کے منہر کی کیا یادیں کتنی بولی اس کی کون پیرا شہزاد کی تو ہو دشتا | اوس گزری عید میں ششدر ایک پیرا ہی سوار او سپر بہی پہلو میں فر اندام بولی اسطر سوار وہ میرا نہی جو شہر آپ کے اخلاق | ایک کونیا اوس کے بیو گیا کیر گرد و گل چاند تر آیا جہک کی ادب وہ بھالائی کیون بران تائیں کیا لڑا اور شہر ایسا ہی لڑا | دل جواہر کی فضا پھر لہرایا پاس آئی تو نیمہ نظر آیا پھر و تر کردہ اس کی اس آئی نام ایچور کیا خمار لہرایا دوسری کا میں جو کسے مضو |
|---|---|---|---|

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| مشکوٰۃ نام نیک و نیک ہے | آپ کے پاس جھکو بیجا ہے | میں ام نہیں کی ذریزادی ہے | آپ کو لینی کو میں آئی ہوں |
| نیز غم و غم کو لوٹا ہے | آسمان اک شرم کا لوٹا ہے | آپ ایسا ہن طلسم کشا | رحم دل آپ سا نہیں خدا |
| اسی لیے آئی ہوں میں جلیں | چلے کام آئی مصیبت میں | تاکہ غم سر ہائی وہ پاسے | تن پہا میں آئی سکے جان |
| ایک تو کام میرے ثواب کا ہے | دوسرے نام بھی جناب کا ہے | ایسی پرورداری کی تقریر | ہو گیا سنکدہ قمر و لکیر |
| بوا داد اللہ کی اسوگر ہو | خیر تر ہے لیچا ہو بسکو | ہو گئی شاد سنکدہ کھیت | سینہ میں اپنی سارے کے سوا |
| اک بلبل تو بین وہ آئی | باغ میں شکو کی وہ لائی | مٹی تھی وہ تو غنطہ کی | ہو گئی شاد و کیکہ وہ پری |
| ایک سندیر اسکو بٹلا کر | بادب مٹی روبرو آ کر | پرسیدہ دین وہ کی حالت | خسک تھی ہونہ زور و رنگ |
| اشک لکھو میں دیا ہو | جان دین نہ رہ کر کا ہو | بولا چھناہ سچھہ ارشاد | کیوں مجھے آپ کیا ہوا |
| دولون ہاتھ میں اپنا تمام کو | بولی اسطرح وہ مکمل | کیا کہوں آہ آپ سر حال | کہ میری دلکو قمر کا ہر ملال |
| پریدگی تھی ہوں اسلئے اظہار | تا نکلیے میری دل کا جنا | یا کہ کچھ رحم آپ کو آئے | زبست کی شکل میری ہو جا |
| اب سینہ گوش اسکو کھینا | کہ ہوا یہ کہ خلوہ کا شباب | فکر شادی کی والدین کی | حسن پران میں ہوا آئی |
| سنکدہ یہ بان او سپر خفا | بیمیا میں یہ والدہ کو بیا | اوس نہ پری ساری شادی | سہو سہو کی شکل اچھی تھی |
| اوس میں روز دین ایک ٹلرو | ملک میں خاد مس کے آیتا | ایک دیاسی شہر کے باہر | ہو گیا اوسط ہوا و سکا |
| دھوبی کپڑی ہمارے دھوتا | اوس خوشبو تھی سفید پید | داسن گل ہوا تھا سا پیا | چمن یا سمن کو یا گھاٹ |
| پونچھا اوس میں ہر روز دھوبی | جھکو چھ حال جلد تلا | کہ یہ خوشبو کھانسی آئی ہو | آزگی جس سج پاتی تھی |
| عرض کی اوس لیون او خوشبو | اسو جامہ سو آئی ہو خوشبو | کہا اوس کو کہ یہ کھانسی | جس ہر گرد و غبار کی ہوا |
| سیک اوس شکل گل کی گیتا | اوس دھوبی لیون کیا | ہو اسی ملک کی چھہ نہ راجا | ابتلا سکی سین ہونی شام |
| لکھ شکو پر نام اوسکا | حسن گو یا کہ ہے غلام کا | اؤ گیا سنکدہ اوسکا طائر | حرفت نہ دلیں ہوا |
| ہو گیا عشق جب گریبان گیر | یون لگا کر نو خود و قمر | حضرت عشق خود کام کیا | کام میرا سہاں تمام کیا |
| خوب ترنگ ہو دکھلا | کس جگہ پر ہن لگا لاسے | کھر ملک جالین تندا خچے | حضرت عشق میں قدم لیجئے |
| جیکہ وہ پری ہوت مضطر | جان سوا ہی ہوا وہ اپنی گھر | صد نہ پری تھا جو دلیک | ہو لہن با پسیمہ کی تقریر |
| مشکوٰۃ نام جو شہزادی | اوس سو کر دیکھ شادی | گر نہ نظر کی کوئی اسکی راہ | جان دید و نگاہ میں الی |
| اچھے اوس کی سبیلہ حال | کہا اوس جان کچھ کرو نہ ملال | جس طرح ہو گا بیاہ لائیں | نکھ اوس جس میں ملا لیں |

| | | | |
|---------------------------|---------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| کر کے پیر پیر یون تیر | مجموعہ شمس شاہ کوثریم | مشورہ میں خوب انسی کی | یون لکھا میر سے باب کو نام |
| چمن آرا کو گلشن خلقت | خط | | تازگی بخش نعل باغ وفا |
| چشم فیض معدن الفت | کان جود و سخا ملک بیت | صاحب عقل و دانش ملک | روشنی بخش چشم مفت اور |
| ابدا بلای تنہا سے سلام | عرض کراہی حال بھیا کام | جس طرح آپ کی ہے چھ دفتر | میں بھی رکتا ہوں بھیا کام |
| خانہ دل کا پرچہ سرخ امید | جس پیری کا پانی ہو خورد | پیر بھی آرزو کہ جیتے جی | ویکھ لوں میں قمر کی شادی |
| پرچہ دل چاہتا ہے آگ بجاہ | ہو میر کی آپ کے سرسبز باد | سوخی تو نہیں بنیا چھ جلیں | سرم دنیا بھی ہے شوق میں |
| جو بھی حکم خالق ابر | اور یونہی ہے جہنم پہنچ | اوسکی آواز کرنا ہوں سنا | ویکھ لوں آپ سکا حسن دل |
| نام لڑا و سکا ماہ سیما ہے | حسن میں چاند پر میرا ہے | خوب اسکو ملاحظہ کریں | اسکے قابل ہو کر تو عقد کریں |
| رنگ اسکا مجھ نہیں منظور | خوب واقف ہو اس غفور | خط لکھا ہے چھ انکسار تھ | بند لیکن نہیں ہر اس کے ساتھ |
| اتجا یہ تھوگی کہ منظور | نہ کسی میں کوں کا قصور | وہم فاسد اگر دماغ میں ہے | دراک چاہتا ہوں میں تھو |
| ہندیان سحر سے حاکم | دون کی کچھ نہیں ہو کار | چاند تو تم تو آفتاب ہو نہیں | بہ طرح افضل ہو چاند نہیں |
| میں شہنشاہ ہوں تم پر شا | میر نہیں اگر تو تم ہو ماہ | گر نہیں آپت میں باہر | حال کمال جائیگا مجاہد میں |
| جائے گانہ خاکسار کو دو | وہ میں ہو جو ملک و زمین | ہندہ بیٹا ہو تو پیر کا ب | منتظر ہے جو خط کا خواب |
| ہو اگر صلح آپ کو منظور | کہیں تحریر جلد نامہ جھنڈ | تا کہ ہو میری دل کو ملیناں | کروں گی کا میں سناں |
| اگر اس طرح کوں خط تحریر | بہ جا اوسکو اور ہو تصور | جب میری آپ کو چھو چا خط | خوب اوسوں پر اودہ سا خط |
| اور تھو پیری ملا خط کی | شکل اسکی بہت پسندی | اگر چکا یہ جیب وہ عرش پر | بیسوی میری پاس وہ تصدیق |
| مکھو جیب وہ شبیدہ آئی خط | ہوئی میں فسر نیندا پر | مکھو پایا جواب آپ راضی | کچھ ہوا رنج اور کو کچھ شادی |
| ہوئی مضمون خط کو گور | مصلحت ہو مگر نہ مارا دم | لیکے خود دست فیض میں | لکھیا یوں جواب میں نامہ |
| جواب خط | | جواب خط | |
| ماہم وقت تیار تھو دہان | خسر خسروان ہما یوں | شاہ گردن و خاطر آگ | منع جو دنا فیض میں |
| آخر مجھ نہ رہا جلال | ہوئے خوشی سلطنت کو دنا | نامہ خاص کا ہوا جو درد | وہم ہر ہر وقت شمس چاہ |
| گاہ کی طرح ہوں پامال | ہوئی دالت خاک رکھو | فی الحقیقت کہ وہ تم سیم | رتبہ تخلص کا ہو گیا افروز |
| اتھو آباؤ سلسلہ جدید | پھول چہرہ زلف سنبل | اوس کی الفت جو کچھ نیا | راحت جان حضرت ماللا |
| شوم درد و غربت گل بر | | | قابل اس کے وہ ماہ سیما |

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|--------------------------|
| ایں رسی بخت افزا نیست | نکله اسطر علی اگر صورت | ہر کجہ بندہ حضور اکبر | جان تک پسر نہیں ہر |
| ہو کجہ دفتر جو برقی مثال | میں کہ تھا ہوں اسے نکال | اسکی دور کی میں محض | ہو نہیں جا اس سے |
| ہو ہو منظور خانہ و اماوی | کیجئے کے شوق می شادی | اسپہ راضی نہیں آپاگر | تو نہ لکھئے گامب کو بار |
| سحب پاگرد کما میں آپ | بجائے اسے وین طرہ لیں | بجھاراد اکہنی کیجئے گا | کما ہر مندیون جہاں |
| اپنی جرات کا ہو دگر | اکمالش کیرن جسہ و حضور | کیجئے بس بان اپنی بند | نہیں لکھتے کو غم و سہ |
| یہ سنا ہوں زبان اکثر سے | جو اگر جی میں وہ نہیں | رسم دینا سے ہو گیب | ورنہ کرانہ میں کہی منظور |
| لکھ چکے جب وہ اسطر جنا | رکھ دیا دست پاک و خانہ | دیکر او میں اپنی کو خلع نور | نامہ دیکر کبار وادہ |
| سچو سچا او شاکہ کو خط کا | کیا حضور ان او سک و لکھ باب | سورہ الفیت پسر جو | کر لی منظور خانہ و اما |
| شادی کر لیکو وہ نہ دیکھ | اسطوف آیا کہ کے سب سال | جب ہو لی رسم قدس و وقت | چوڑ کر لکھ کو ہر حضرت |
| عشق ہم دونوں میں ہوا | ایک ساعت ہی ہو تے تھے خدا | دور گشت ہو جس و عیش | تسلی آگاہ غم کی صورت |
| ہوئی گشت یک سیک تقدیر | سچ کی اپنے ہاتھ کی تیر | سو جی اکشب عیبات کا | ہر عجب لطف پر شیبہ |
| نام ہر سچ تو سر نہیں ہو کر | ہو سب جمع او جگہ جا کر | ستین خورشاد کا لکھ | لکھیں گاہی سب کما |
| تھا وہ سامان پر کے قابل | ہو سچ سب بان شکفتہ دل | امین شہزادی نے پیر | یہ سخن وہ بان پر لا |
| لطف دنا ہو کر وہ نہ | دین فراور بھی ہو چک و رہا | ساعی کا سین دور ہو | ساری محفل کا اور |
| نہ نہ ہو کا وہ و لونہ | اور وہ چاندنی چاکم نور | اوس کھری تھی عجب | تھا ہر اک سب با |
| امین کچھ کسان کو شک یا | دفعہ میر اک بلا یا | محفل عیش ہو گئی | نہ ایک میں ہی باقی |
| رات گزری تھی وہ پھر | مرگ چالا فلک ہر اک | ایک جوئی سوار تھا | کچھ عجب شکل رکتا |
| جسم پر بھی تھے تھو | تھا بھڑیا جو او سک | سرخ آنکھیں نہیں | رنگ کا لاجلی ہوئی |
| مرگ چالیس ادراک بار | اوس محفل میں آیا و | بجھڑ پٹیا میری پہلو | بوجھ بک کی تھی |
| تھا جو وہ بد شعرا | نہو لکھ کسی سے او سک | و تھا شاید مجھے کی | ایک نہ تیر کی میں |
| نکلیا اصل ہو کہی | کہنہ تک تر پہ ہو | یوں کھا میو شست | ہیں گاہ تیری صورت |
| نوا شہر سارہ ہر | تھا عجب بد شعرا | بجھائی سو لالہ | کیا تھا جت ہو |
| | ایتوا حوال سو میں | کیجئے رسم راہ | |

| | | | |
|--|--|---|---|
| شہزادی کی بات نہ تھی میں کہتا ہوئی تھی کچھ کچھ حال اب بروہ دل پہ پہنچی کر گزرتی اوی حالت میں بخیر اوپر خداوند یہ گر گیا وہ آو مجھ کو جی وہ دی گیا جی جو بولایہ ماہ رو بہت اچھا | نہ دیا تھیں کچھ بھی اور سکھو سہرو پاکی رہی خدا نہ خبر دعنا ہو گئی جواری بند ماری جوگی نے اش کچھ چک لیگیا جرم پیش سے ہر لہ اپنی شوہر کے غم میں ہو یہ سو ہو گیا کر معین فضل خدا ہو گئی شاد وہ بہت خوش | اوس تکر کا عیب یہ چھایا لگین مکانے ہمارے جنگلا ماہ سیاہ کی جو بیٹے لکھن لیک ساعت کی بھی نہ دیر ہو سیر ی الفت کا ایک چلہ تھا پر یہ ثابت نہیں ہے اور جو وہ ہونڈہ کر اوس فکر کو لائی ہنس اپنا منگا دیا اسکو | منہ کوہ ایک کا جگر آیا خوف سے لپٹا ہوا سنار خدا غم سے کمال تھا غم بن گیا شکل وہ کو تر بجی شاہزادے کو لینے آجھا کس طرف لیگیا یہ وہ اور سکھو رہی ہے ہنس اپنا جالڑین |
|--|--|---|---|

جانا سے لقا کا واسطہ ملاش شہزادہ ماہ سیمائی اور امین ملنا ایک باغ کا اور کشتہ و گھوڑا ایک تپو اور

ملقات ہوا وہی شہزادہ

| | | | |
|---|---|---|---|
| ساقیادی شراب طلب نیز اب میں چاہتا ہوں نیا دل آخر اوس ہنس پر یہ ہو گیا اوجھ جاکے سیر یہ دیکھی | سب یہ کوچہ بلا کاشور انگیز ہو عنایت اگر تیری شامل جستجو میں بہرا دیار دیار کہ بہت خوشامیاب بارہ دی | لشاد موج سے لگا دی یہ اک سید خانہ میں چراغ جلی ایک دن دشت میں ہو گیا سب چھپرٹ بھی ایک چارہ لگا | در مطلب پہ تاہر جلد گذر کیون نہ انسان نہ ہو گیا دلکش ایک باغ آیا نظر اوس میں لٹھی ہی ایک سیم |
|---|---|---|---|



| | | | |
|---|---|---|---|
| پاس میں شبک حور کیجا دندان آگیا یہ اسکو خیال انہ دلیں یہ بات ٹھہر | غور سے کی لگاہ جب او سیر کچھ یہ اسرار ہے نہ کر تو حال چھپ رہا بل غم میں کیسے جا | نظر آئی وہ ماہر و مقتول دیکھیں کتنی کیا ہے ونبہ تم رہ گیا دن بھی جبکہ جاگ رہی | اوس کو گھڑی ہو گیا دل کا واپس سر پہ تیرا یہ الم آئی وہ زور شور سے اندھی |
|---|---|---|---|

| | | | |
|-----------------------------|-------------------------------|-----------------------------|------------------------------|
| قرس خورشید و سیاہی شد | پرس اندر و مان رہا ہی شد | ہو گیا دغ جب وہ گرد و غبار | ایک حضرت ایک بد اطوار |
| کیا کر کوئی اور کا حال تم | خوف سے بند ہو زبان ظلم | تازہ اک بات میں لے سیر | اوس چہ کیرٹھن کا پیر گنگا |
| اوس ہیوہ کو اوٹھا لکڑ | اوٹھا گھبرا کے چہرہ بد اختر | ایک کمرہ وہاں قفل تھا | اوس تہنگار نے اوس کا گھر |
| اوٹھا گھستے اک آئینہ لکڑ | تن قفل سے ہلایا سر | وہی آئینہ اوس کو دکھایا | جی اٹھی اوس کی تن میں کرا |
| سیوہ کھلاو کے اوس پر پکڑ | سور ہا پکڑ کے آپ وہ بکڑ | ہو گیا جب وہ نیند میں نال | دکھا گوشت سے یہ سہ کامل |
| خوف اسکو نہ کچھ ڈالیا | آگے اوس حور کے چلا آیا | دیکھ کر بولی یون وہ گل نال | کیون یہاں آئی اور کیا کام |
| لالی جو بان کر قضا نکو | مہان دو بھر ہے اپنی کیا نکو | سر پافت نہ ہے سب لکڑ | وہ نہ لدا سبک چلے جایو |
| گھما اسے کہ اسے قمر نال | نہ کہ واسے دل میں رکھا نال | لکھو کچھ حال اپنا اور گل تر | ہو میں آفت میں مبتلا نکو |
| بولی یہ سنگی یون وہ غیر جیت | سر گذشت اپنی کیا کروں جیت | جب ہوا پھر میری قسمت کا | شیفہ نہ ہو کے یہ اوٹھا لایا |
| رگھو پائے ایک آئینہ شقی | مہربان ہو یہ اوس میں بات کی | ہے رقم شیت پر تو اس مہمات | روپہ اوس کے لکھا ہوا قفل کا |
| روکو روکے تو وہ جی پکڑ | پشت کیے تو زندہ رہا پکڑ | جب ہوا اسپہاں یہ ظاہر | کہا سو کہ ہے خدا قاتل |
| دیکھو ہم قفل کر تو میں سکھو | اب کسی طرح کا نہ بچ کر | بولی اس طرح وہ قمر نال | بھول کر بھی نہ کرنا ایسا کام |
| ہے یہ رو میں تن او قمر خسا | تہ گیتی قفل ہو گیا یہ ترنار | دکھائی پیش جا گیا تہ بیر | ہو کے تم بچہ اجل میں پیر |
| گھما اس سے کہ تم یہ کام کرو | بہو بچو موت اسکی یون تمام کرو | تمہیں شیدا ہو کر یہ بد فعال | تو یقین ہو کہ کھدی اسکا کا |
| اس طرح اوس پر لکھو کھلا | چھپ تائیہ اوس جگہ جا کر | اس میں وہ خواب ہو رہا پکڑ | یون لگا کئی اوس سے وہ نکا |
| نیکہ آتی ہے بولی اوس زاد | انہیں بریانہ ہوئی کوئی فضا | اوس پر ہی نے کہا کہ اوس | جھک جیت کمال ہو اسدا |
| قفل پر پیری پر گئے پھر | اس طرح یان البشر کا ہنگام | میں سبب اتنا م کا سمجھی | سو جو سب بات یہ سمجھی |
| میری محبت میں مل ہو پکڑ | گر رہا ہے یہ مگر کیون رکا | اری بنیادہ میں یہ چھد | تجھے کھانا نہ کر نہیں کا |
| جب سنی اوس پر کی تیاقڑ | ہو گیا چپہ صورت تصویر | سور ہا پکڑ کے وہ اوس صورت | صبح وہاں سہ گیا وہ بد |
| حسب دستور شام کو آیا | اوس پر ہو کو پھر کیا زندا | حور تون کے تو کر جن شو | سنی لکھا تو میں یانہ ایل شو |
| پاتون باتون میں وہ قمر نال | لگی رونے بزرگ ابر مطہر | استدروئی لگ گئی عجبی | آگئی یاد موت کی عجبی |
| دکھا اوس دیو نے جو یہاں | بھولا اوس وہ ساری قیل قال | باتہ باندہ ہو بھی لائیں لین | پاون بر کر لاکھوں میں بان |
| بھی کتا تھا اب نہ تپاؤ | رنج کس بات کا ہی تپاؤ | ہو قسم تیری میری اوس شمشا | میں جبالا دن ہو جو کچھ ایشا |

| | | | |
|------------------------------|--------------------------------|-----------------------------|------------------------------|
| اور کئی گھر کا بھی کیا احوال | ہو گیا وہ دروازہ کا تاج و طلال | اور کئی تلسکین اس طرح ویکر | جان لگا رہے تھے مگر میں نے |
| یہ نہیں اسکو گزرتی ریت | بڑھ گئی ایک چیلے سے الفت | اسنے اوس سے پیا کی بھال | سکے اوسکو ہوا کمال مثال |
| لگا اوسنے کہ ایک کام کرو | جو ہمیں اسکوین اہتمام کرو | جس گرد و گاہہ جوگی چیلے | خلق میں علم میں نہ کیسا |
| یا اسے دو کوپن جو ایک بند | رہتا ہو اوسجگہ یہ وہ جوگی | لہتی ہو خلق اوسکو لانا کرو | نیک خصلت ہو اور فرشتہ خو |
| اوسے جا کر بیان کرو حال | آکے نور اوسکو دیکھا تھا | سکے یہ خوب خوش ہوا | پہونچا پوشیدہ اوسکی نظر |
| آنسو آنسو نہیں اپنی ہجر لاکر | لگا اوسے کراہی محبتہ سیر | جھکے تھیں بالے کیا برباد | تو بھی اس ستم کی جلدی |
| جا کر تھکو داور سن اللہ | اسجگہ آیا ہوں بھال تباد | نہ اوسٹھائی اسکو کوئی بات | لگا اوسے جو کہ تھی حال |
| سکے وہ جوگی یہ ہوا ہر ہم | بولا اس سے مجھے کراہی قسم | لطف اسکا اوسکو دیکھا ہوں | تم میں جا رہی تھی آنا ہوں |
| اولے پاؤں ہاں سے آیا | ہو کے خاموش تھا اپنی جا | گیا اس میں مانہ لانا کرو | میں اس میں بھی سولی ابرو |
| پاؤں میں نہیں کھڑا ہوں کبھی | کل صبر بگا گلی میں مار | بت تھے سو نیکی اوسکو باز | اک ہلکے تکیہ ہاں میں خوشتر |
| بولا تھیں بالے کہ اوسدوتا | خوب ہمیں تھی تری حال | ایسی رات ہوئی تیری | سارا عالم ہر مائل فریاد |
| چیلے اسواسے بنایا تھا | سو اسواسے سکھایا تھا | جسکو پانا اوسے اوسٹھالانا | خوف و ملوک و زمین کچ کھانا |
| نہ کوئی بات اوسکو بن آئی | خوف و شہر مردنی چھائی | باندہ کرا تھا اس طرح بولا | گیوں گرجی ہوئی تھیں آنچھا |
| بیٹھے کسکا کیا ہو گھر باد | گون لایا ہو آپ تک فریاد | سکے یہ اور وہ ہوا ہر ہم | پڑہ کے اوسپر کیا کیا لکھنا |
| ایت اصل چھوڑ کر اپنی | بن گیا لوٹ کر و شیر گلی | اوسکو تغذیر کیے آخر کار | یوں اسیر و ملی و بھی کی گھٹا |
| جس طرف بھا ہوا ہر جا | خوف و زمین اپنی کچھ کھانا | اب نہ چھوچا سکے گا تلو گونا | ہو چکا ہوا ہر صدارت میں بند |
| سفی جیو تھیں اسکی یہ تغیر | ہو گئی شاد اپنی و زمین سپر | ہاتہ آیا جو بد عادل کا | لیکے ساتھ اوسکو یہ دیا |
| لگا تھیں اس پر کچھ آیا | اوسکی خواہش سے اوسکو بلایا | لی غنچہ دین سے سبز بری | اپنی ہمشیر کی جو عاشق بھی |
| دست جگہ دھوم ہوئی کیا اونٹ | زر مسکین کو دیا اوسنے | ہوئی تیاری ہر عمر عشق | وہوتم اس قدر کی دعوت |
| وہو پھر روز اسکی کچ کیا | ماہ سیماکو اپنے ساتھ لیا | مشکبوت ملادیا اوسکو | جو کوا تھا دکھا دیا اوسکو |
| اپنی محبوب کی جو دید ہوئی | لگا جان تن میں عید ہوئی | صدور ہر دل سے دور ہوئی | نشد یادہ ستر در خوا |
| شکوہہ جشن کا کیا سنا | بہر نظارہ آئین جو جہان | دو گھڑی رات پری با | اوسکو دہری نہ لگا کوئی نہ |
| سور ایک جا یہ آخر کار | بعد دم ہر کے جب ہو گیا | اوسکو دہری اسکو یہ نظر آیا | پہلا کو نہ ہی اوس پر تر کا |

| | | | |
|---|----------------------------|----------------------------|----------------------------|
| ایک گئی تھی جھانک کر ہر طرف | ہنس پر جو سوار آئی تھی | بولا گھبرا کر کیا ہوا یارب | اس طرح ان میں آگیا کیا |
| پہنچنا مسدود تھا کا دوسرے کوئے پر اوس ہو پترہ کے اور گھینا عجیب ہاٹکے | | | |
| ساقی دوشنبہ بزم کی خبر | دوسرے کرنے کی بھی دیکھ | جان پر بن گئی ہو دیر نہ کر | بھی بزم تحریر اب ل پر |
| منتظر آمد جہار کا ہوں | تپتے مارا ہوا خمار کا ہوں | سیر و کمال طلسم کی ساقی | رو نہ جاری یہ آرزو باقی |
| سافر جسم را پیالہ ہو | نشد خرمے دویالہ ہو | استقرار دل چہر اسکا گھیر | دوسرے کوئی پر بیلا آیا |
| گدڑی تھی اسکو دان کشت | نظر آئی اسے یہ کیفیت | دھوم سے اک سوار تھی | شان شاہانہ پائی مائی |
| آگ مایہ مرا تیرا ور ڈنکا | ساؤ سامان ہے منیا ہو کا | چہرہ رسا ہو بھی ہین سوار | ٹھاٹھہ بانٹکے ہین تیرہ دیا |
| چو بدار و نکا اونکی چھچھے پر | دیتے آئے ہین ہر دہی یہ میا | عمر دولت تیرے قدم بقدم | رہے ہر دم خدا کا فضل و کرم |
| رہست چپ ہین تمام دھوا | لے سامان شکار کا چراہ | یہ چین اک جوان قمر خا | جھب نڈا رسی قوس ایو |
| پرندیں رو نہ کاسن ہین تانی | رکھتا ہو شوکت جہان تانی | جبکہ اسکے قریب وہ آیا | رسم اسلام کو بھلا اہم |

اسرار وہ بدلت
 ہو میں اس میں تیر تو باہر
 چوڑا دوسرے کو سپا
 نہیں میر دوسرا نہ عقد کرو
 بج آگ یہ بوجہ ہاؤ کی
 برچی تم کو کیا غیا
 افسانہ گفت ہو
 تیونان غنوی
 شوق کشتا
 ہے اسناد آ
 بند چلے اوسے شکر کیا



اسرار و سکودیا جواب سلام
 ہوئے عاشق کہا کہ او خوش
 آپ بھی نام اپنا فرمائیں
 بولا وہ کہ میری ہے تد نظر
 اپنے گھر میں وہ گل لایا
 لایا تو ایسا شخص ای فرزند
 حسن میں وہ بھی تھا جوم
 اسم جالی بتا ہے چکو
 یان سبب بھنوی کا تیل کون
 دیکھے سیر ہر گر جل کر
 باپ سی اپنے اسکو لویا
 تجھ کو اس وقت میں ہوا
 اسے اہم
 مسکے سے
 گما اس کے
 ہین سے یون کیا
 ان ریا ہین

| | | | |
|------------------------------|------------------------------|-----------------------------|------------------------------|
| تہا جو وہ شرق و سل میں تیار | بر لالہ دل نہ لقا سہی کہ خطا | اس جگہ آپ کچھو آرا م | بام پر آج میں کرونگا قیام |
| الغرض و سچ کر کو یہ تیر | اوٹھا اوٹھا سہی و قمر تنویر | گل خندان کو لیکے پیر تیر | سور یا جا کے بام پر وہ ماہ |
| جس گھر میں صبح کا ہوا گام | ماہ پیکر کی جو کہ تھی خدام | کے کوٹھی پر سب کے سب کیا | تا کہ میں ماہ سکو خواست بیکر |
| نظر آیا عجیب نہیں نقشہ | جسم سے رہا ہر دلوں کا | رو کے کھنکے لگے وہ سپاہم | ہاں کسی شخص نے کیا ہر قسم |
| پہلے ہی غم میں نہتے گھبرا کر | باتیں اوسکے کی خبر جا کر | شاہ نے یہ خبر سنی جس دم | مر گیا جیتے ہی ہوا یہ جسم |
| اوسے پھر مدد کو بلوایا | اوسے رورو کو مان پر لیا | اسے حیوت یہ سنا احوال | بولایکے نہ آپ اسکا مال |
| آپ اس ہمدرد نہیں آگاہ | نزدہ دنیا میں یہ وہ غیر شاہ | بعد امین یہ بات تاو گیا | شعبہ ہی یہ ایک ساحر کا |
| کر گئی چال ارغوان جاؤ | گل خندان ہی تھی وہ خبر | جا کر اوسکا پتا لگا تا ہوں | گر میں زندہ رہا تو لڑا ہوں |
| کر کے اسطرح شاہ ہوا آؤ | واں ہی راہی ہوا یہ گارضا | ایک حوا میں المیہ نہ بچا | سستی گمانیکی اسنو دانا پند |
| اوی جانب گیا یہ گھبرا کر | چار دیواری ایک آئی نظر | بزدلی چارست اوسکی را | دل میں حیران ہوا بہت |
| پاس دیوار کے تھا ایک شجر | بہر نظر وہ چڑھ گیا اوسپر | اوس میں آؤ نظر وہ چار پر | جسے صدی کرو ہزار میں |
| تخت کا چو کاچ میں نہایا | تسی جڑی جس میں کو ہر شاہ | فرش و سپر بچھا ہوا خوشتر | گاؤ لیکے لگا ہوا پڑ زر |
| جلوہ گر اوس پر انخوان خاؤ | گچہ خوا میں میں سانی مرد | ماہ پیکر نعل میں بیٹھا ہے | ساغر ارغوان کاہ و راج |
| چڑی اوس ساحرہ کی انگاہ | یوں لگی کہنے ہنسکے وہ گدا | وہ عاشق کمان کمان پر | نہ جان وہم اور گمان پر |
| بال و پٹیل پر نہ پھیلاؤ | خیر خاطر ہے لو چلے آؤ | جبکہ یہ بات اوس کی ہنسکر | اسکو دروازہ اوسکا آیا نظر |
| ہوا جا کر مکان میں زیب دیا | ماہ پیکر نے اسکو جب دیکھا | لپٹا اٹھ کر وہ اسکی سینہ سی | پاس بیٹھ لایا قریب سی |
| بچ گذر تھا جو کہ قدرت میں | کر دیا سب میان و ملتیز | واں یہ رہی گا ابد عشرت | نانکا لڑائی کی صورت |
| رحمت حق پہ اسکو کیا تھا | اوسکی ادا کا یہ جو یا تھا | وہی لاریب و تلخ غیر ہی | راضہ احتیاج عالم ہے |
| اوسکے اگر محال ہو ممکن | راٹکو چاہی تو کرست وہ دن | کون واقف ہو اوسکی فکر | آپ ہر ہر نئی حکمت سی |
| آخر اکدن ہوئی یہ طرفہ بات | کسی جانب گئی تھی وہ بات | نہ تر نام ایک تھی عورت | ماہ پیکر کی کتنی نئی الفت |
| خوف ہی اوسکو کہہ سکتی تھی | آگ پر لوثی تھی وہ دہرات | وقت ایسا جو اسکی بات آ | دل مضطرب نہ تاب چھرایا |
| گری پاؤں پر اوسکو وہ مضطر | اور کہنے لگی یہ رورو کر | ایسی سیجی درد بیمار ان | ماہ زندگی غم اراں |
| فصل کرتی ہی محلو تیغ فرق | اسبائی ہر ایک دم کی شاہ | رکھیں مجروح سینہ پر دم | کھینچے مجھ پہ اب نگاہ کر |

| | | | |
|---------------------------------|-------------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| کسا او سنو کہ کیا ہوا حبسکو | لشامی کا چڑیا پر کیا حبسکو | روک اپنی زبان ایواناں | کیون ہوئی آپ اپنی زبان |
| ہیک کیا تیرا حبسکو سم ہوگا | سن لیا او سنو تو متہم ہوگا | ہو رہی تھی یہ روز و نین گشتا | اگلی اتنی میں وہ بد کردار |
| سنتی ہی یہ رہی نہ او سکوتا | آتش رشک سے ہوئی کوہا | سج کنواںی مثل کسی نہ کسی | ہوئی ہر سوٹ چوکی بھی بری |
| یون ہوئی اوس خواص کو | اپنی میں اوس یہ پس بویا | اور کوئی نہ تھا جہاں میں | کرتی جس سے نوابی لگ گئی |
| شبکو سوتا یا مہمہ تما دینا | تو نے یہ اچھے گھر یا دینا | نہ کیا اپنی جا کا بھی خطر | پڑ گئے پر وہ ایسے مہمہ |
| الغرض ظلم وہ کیا اوس پر | گر پڑی کہا کی فتنہ ہی نہ | مہمہ کو جو جسم کچھ آیا | اوس جہا کو خوب مہمہ آیا |
| مخلصی اوس بلا سے دل کو | رہی دلجوئی اوس کے مخلص | ہو گئی اوس کو شہنشاہ کا کل | ہوئی مہمہ ہست اوس کے |
| دیکھا جب ہی ہست دوسرا | کہ اس نے سب کو سب طلب | اور پوچھا بتا دے یہ حبسکو | از غوان قتل کس طرح ہو |
| کسا او سنو کہ کیا اسکی | گھر میں ہو جو سے تھا اسکی | بولایا مہر و کدائی خوشخو | حلد لاندہ مجھ کو مبتلا دو |
| ہنسکے کسی لگی وہ فتنہ | سینے اوال گوشن ل چھو | اسکو اک سا پوچھ کیا تھا | فتنہ آگیز نام اوس کا تھا |
| موس کے فن میں تھی ہر کمال | سامنی اوس کے تھی یک جہاں | وہ پنے قتل دے تھی دہرا | اسنے آخر کو یہ نکالی بات |
| پہلے اوس ہی شہرانی فتنہ | کر سے ایک روز کی دعوت | کر کے چلے شغل و خوشی | دیدیا اوس کو جام مہوشی |
| پتہ پڑی اوس کو کہ یہی نہ خبر | سارہ تھی جو یہ بھی بد گوہر | سو آفت کا یہ کیا اسنے | اوس کو ناگن بنا دیا سنو |
| دل کو اس کے ہوا جو خوف گز | سور کے زور سے کیا منہ بند | سہ کنواں اس جگہ پہ جو ایما | سہہ تنہا وہی میں وہ ہوجا |
| اسم لکھ سپہ گز باج | اس بلا سے نجات دہ پائے | پھر وہ اسپر کر گئی وہ بیداد | دو وہ اسکو چھٹی کا آئے گایا |
| اسکو ختیانہ چھوڑ گئی زنیان | ایک دم میں کر گئی وہ فی الدان | ہنسکے یہ بات ہو گیا یہ شام | اسم بھی اوسنے کر لیا یاد |
| بن پڑی نصف شب کو اوسکی | اوترا اوس چاہ میں نیک یہ تھا | جبکہ چھوچا یہ مہر و تہ | وہی ناگن و بان پائی نظر |
| کچھ سر و پا کا تھاندا اوس کو شہ | شکل مردہ پڑی تھی خاموشا | اسنو اوس وقت کی وہی تیر | اوس کو کہلائی اپنی یہ تیر |
| وختنا دور ہو گیا جا دو | اگلی ہوش میں وہ عہدہ ج | لوٹ کر بن گئی وہ آدم زاد | دیکھا اس کو کہ ہو گئی شام |
| قد سے جبکہ مخلصی پائی | آپ اوس چاہ سنی کل تی | یہ بھی جب تیا چاہ سنا ہر | یون کسا اوسنی پاؤں پر |
| وہ کیا مہمہ آپ ز احسان | کس بان سکر وں میں نہ کیا | آپکا در عاج میں پاؤں | اوس کو کہو نئے میں جہاں |
| چہر تو جو کچھ کہ اسکا تھا طلب | اسی اوس ہی بیان کیا وہ | بولی یہ سنکے وہ نہ دیر کرو | ماہ پیکر کو و انس سر کا دو |
| شادان ہو کر یہ وہاں آیا | اوجھ اسنے رنگ یہ پایا | لشہرے سے ارغوان چو | شکل مردہ پڑی ہوئی تاپو |

| | | | |
|--|--|---|---|
| دہن چلو میں ہا پیکر ہے یوں کہا اسنی اوس سے کہ اوس سے تم نہ کہو غرض کہ شہر جو اس کے غرض میں گذری دو تین روز غرض ماہ پکر جو انہ پٹیا تھا لقا دیکھا ہوا مضطر اوس سے سنتی ہی اکی گیتا دل میں کہنے لگا کیشہ غم نہ ہوئی ہوگی دیر اکدم کی لیکھا تھا جہاں سے شہزاد | درو و رنج و الم سے مضطر جلد یان سے منظور اتر مراد ہوئی راہی و انسوی گھر کہے اوسکو طلسم کا مختار بٹھیں ہی اک مکان میں فوراً اوس ماہ کا پکڑو گلا یوں کہا اوس سے دیو سی حکمر کھول کر نہ کو اپنی صورت کہ اجل میری آئی تھی آسم روشنی زیر چشم کچھ پائی نام جس گل کا ماہ پیکر تھا | ہر گھڑی آہ سے بھر تار ہوا اوس سے جدا وہ چھوہن زہر نے اوسکو کر دیا فانی ماہ پیکر کو و انسوی آیا چرخ سے دیواک ہوا نازل خوف اصلانہ کچھ ہوا اوسکو دوست پرست گر کیا یتیم اوسکو ہی بھی نہ کچھ دریغ کیا دم اندھیری سے جیٹا اسکا آئندہ میں کہوں تو یہ نظر اوسکو یہ شعبہ ہوا نظر | مخلصی کی دعائیں کرتا ہے جنگلی ساحر وہ اک ناگن بہ گیا جسم ہر کے سب پانی پاٹے اوسکے اوسکو ملو لیا ٹوڑے اوسوقت جو اوسکو رضنا وہ نکل گیا اوسکو میکو کہ یوں چھوہا ہی اولم حلق میں نئی اوسکو ڈال لیا اسنی آنکھوں کو اپنے بند کیا دوسر کو نہ ہے چوہہ کا دل میں اوسدم بہت ہوا |
|--|--|---|---|

بدھضنام لقا کا تیسرے غونے پر چوہ ترہ کے اور دیکھنا

عجایب و ہائے

| | | | |
|--|---|--|---|
| ساقیا وہی شراب پر نکر شوق نظارہ اوسکو لیتا بچ میں اوسکی خیمہ پر زور سامن اوسکے رقص ہاوی وہ جو بیٹھی ہیں اوس جوتہ اس غم کو قریب جب آئی ملکہ نے بلایا ہے تم کو ہو لیا سا تھوڑی سی بات | ہی جو غم خیمہ ابل پر تیسرے کو نے پر بھی بیٹھا جاوہر اوس میں یک پر ہی پیکر مے گلگون کا دور پلٹا ہی ماد دولت کے پاس حاضر کر پھلے آداب وہ بجلائی ہلکے جلدی شریک بھٹ منظر تھی ادھر وہ نیک صفا پاسل نے بیٹھا اعزت سے | تیسرے کو نے کا ہی عزم پر دشت ہموار ایک یا نظر عورتیں چند اوسکی محرم راز اوس بری کی پڑی جو پٹپٹ فتنہ باد پاتا تھا اوسکا نام پھر کیا اوسنی اسطر حی کلام اوسکے جلسے میں ہکا دک شاہزادہ کا دیکھا اجمال یوں لگی باتیں کر ڈالنے سے | دیکھوں جیکر ذوال کی صاف تھا انہ سے وہ بیکر پاس بیٹھی ہیں وہ سر اپنا زور اپنے عیارہ سے کہا ہنسکر اوڑی و انسوی وہ تھی یک سینک اک عرض لی لب لباب ہر عجیبش بیان ہر غیت حور چند گام آئی سہر تقبال |
|--|---|--|---|



| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| اسی لیے آپ کو یہ دی تکلیف | اس طرح لاسے اس جگہ نہ لیں | کیا جو مقصود صاف فرماؤ | اسم عالی بھی اپنا بتلاؤ |
| بولانی نام سے لقا میرا | حال تم پوچھتے ہو کیا میرا | دل میرا کچھ جو آج گھبرا | اس طرح سے کر سہلا آبا |
| سے تقدیر میں دشت پہاڑی | میری قسمت دہری بھی لائی | رہے تاویر اور کچھ اذکار | بولی مجھ پر اس طرح وہ گزرا |
| بغ ایک ہی پہاڑ غمخیز ہے | نہیں کچھ دور ہی بہت قریب | فی الحقیقت عجیب جا ہی | محو دل دیکھتے سے ہوتا ہی |
| سنگ مرمر کی چار دیواری | نئی صنعت کی ادب سے گلکاری | اوسکے اندر کھل اپنی لیشا | اوسکے اندر کھانی نہیں پہچان |
| ہندی راہ چار سہت گر | نہیں لگا کہیں راہ سکا نظر | اوسکے دیوار روڑ میں ہے پھر | پڑ پڑیہ لگا کی کوئی اگر |
| استدھر ہو بلند وہ دیوار | کہ نگہ بھی نہ جا سکے زینہار | اوسے وقت رات ہوئی بکری | چڑھ کر عجب اوقات ہوئی |
| آئی ہے تقدیر کی گداز | ٹہنی بجتے ہیں والی اڑنا | رہتی ہے رات بہر ہی بدو | ایسی ہوتی نہیں کوئی شہ |
| تا کہ کچھ دیدار کی حاصل ہو | راز کھجائی مطمئن دل ہو | بولایہ سنکے لہر یہ شکستہ | لیجھاو جھکو جلد اوسجا پر |
| بولی کل اچھو لگی دکان تھو | آج آرام اس جگہ پر کرو | ہو گے مشتاق وہ تم سہا | اوسکے خیر میں ساری آٹا |
| لیکن صبح کو وہاں وہ چری | وہ جگہ اوسے اسکو دکھلائی | اوسے احوال جو کیا تھا بیا | دیکھا اسنی ویاٹ ہی سان |
| جا باا سے کہ جا سے اندر | کوئی صورت نہ نکلی اوسکی گر | اس تزدہ میں نہ ہو تا دم | راکو بھی کیا وہاں مقام |
| شعبہ سے لاکھوں کوئی ان بھیج | ہو گئی جب کہ آشکار سحر | تھا خوراک ناخیا قی کا | اوسے لڑنے سیاہ آٹھیا |
| دی صدایہ کہ با می ملدوس | نہو ایک دن ہی میں پاؤں | یون اوسکے پھر لہو گدا | گر گیا اوسن خست ہی پڑا |
| زارغ کا سنکر نا کہ حسرت | اور وہی اسی ہوئی حیرت | جس نہ کچھ راہ میر کی نکلی | بولی اس طرح سے وہ سنہرا |

| | | |
|--|---|--|
| سیر اسجالی جو بہت مشکل اوس پر جو کر کہیہ گفتار کی دعا شکوہ یوں نہ بگوئے یوں دعا کر کہ سورہ ہادہ در حکم کیا ہی مجھے فرماؤ نام اپنا حضور نہ ہائیں ولین میر سے یہ کیا فرمایا یہ نصیحت ہماری باری سے یونہی کہ برگی سے ہوتا تھا جس طرف آنکھ میں دیکھتا تھا دوست کوئی نہ بھر نظر آیا بال زکریہ میر جو کام آیا جب کہ ملی ہوئے انکھ میں دسترس کہیں نہ آج دیکھنا ہو طلسم کہ اگر حکم جہشید نے ہر جگہ دیا لعل اک منہ سودہ انگ لگا تم وہی لعل دین سے کرنا اوس بارہ دی میں باتم دیکھ کر تمکو مسکراستہ گی جو کہو گے وہ سب کر گئی جو ہوا غائب نگاہ سے الگ نہ جب نکل برکہ الیٰ | استقامت بیان ہو چکا لایا حیمہ میں اوسکو آکر کار ہی تو ہی چارہ ساز نہ ہوا خواب میں کھتا ہو کہ ہادہ مطلب دل زبان پر لاؤ کون میں آج حال بتائیں کردون راہ طلسم سے آگاہ تیرا عز و شرف زیادہ ہے سلطنت پر کمال غرا تھا جان تارا پنا سکھو پاتا تھا کون میت پند نہ کر آیا ایک کو کہ نہ اک غلام آیا اگر میں کی جہنم غر لٹند سورہ فاتحہ کا ہوں محتاج اوسکی تہہ پیست یہ انگ تر مجدد اس طلسم کی دکھلا سمت میں کہ ہے لٹکا ہو گا دروازہ اوس جگہ پر دکھیں ان پونہ کہ کنا نام باتہ بھی اپنا پراگھی نہ ذرا حکم سے کہ لعل دل خواب سے یہ اوس بیدار اسنے اوس سے وہی کو | کہا اسی کہ تم نہ ہو طلسم وہ بھی دن اس خیال میں گنرا کردی ایسا سبب خداوند اک شہ با وفار آیا ہے پچھلا ستہ اوسے سلام کیا بولاجہشید نام میرا ہے جسکے تم دیکھنے کو ہو مشغول کہ یہ دنیا ہے ایک عیر گاہ لوگ دریا میں جراتی تھے جانتا تھا بہت ہوں در نہ دیا بھر کسی فی میرا تھا ہاں گر سنا تھے میرا لگا جو لحد تھا نہ کوئی لہو یں یاد بار دنیا سے کہ لینا تم آتا ہی جو تیرے زلغ سیاہ جب سنے گا یہ او تو رون لیکے وہ لعل جانا ہو صفا اوسکے اندر ہر سخن بارہ یونہی عمدہ ہو اوس میں تصویر وہی لعل دین کے ہاتھ میں دیا الغرض سطر سے سمجھا کر اوسکے پھر صبح کو یہ ہائیں سننے اوسنے کیا یہ پیر دیکھوں گایان کی سیر کر لعل لال میں گنرا دیکھی سیر طلسم یہ بند اسطرح مجھے ہر گز یاد چہرہ اوس شاد ہو کلام کیا تمکو مشتاق میرا پاس ہے ہوں میں ہر دین طلسم کا قلم تھا کسی وقت میں ہی شاد وہ پیران میں ہاں ملائی تھے جسکے شری انلہ میری گئی مر گیا میں نے جسکے جھوٹا کیا کہ دن اپنی گور کا احوال بلکہ سب حضور میں ہے اختیار دل میں اسکو حکمت نہ دینا اوس سے کہنا تم اسطرح ہیٹھے گا آکے ہاتھ پر زلغ ہر جو بشرق کی سمت کی نہ لعل رہت ہو وہ مثال ہے جو یا قوت کی مگر نہ ایک لعلہ دانا نہ دم لینا راہ جانکی اسکو تبارک وانسی آیا اوسی تیرے درین ہیٹھا وہ اسکے ہاتھ پر |
|--|---|--|

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|-------------------------------|------------------------------|
| لعل و گل کر وہ کر گیا پراز | قرب گلشن گیا یہ بات تاز | جو کہ مشرق کی سمت تھی راز | اوس سے پہلے مس کہا اکبار |
| اوس کا دروازہ اسکو نظر | شادمان ہو کے یہ گیا اندر | لال بار و درسی میں جب پہنچا | سرخ تصویر دیکھی جلوہ نما |
| اوس کی طرف نظر آیا | پاس سے جب اسکا آیا | لعل وہ اپنی دید یا اوسکو | دیکھے وہ مال خوش کیا اوسکو |
| پایا تصویر نے جو لعل ایسا | رکھ کے محرم میں قہقہا مارا | متعجب ہوا یہ ماہ تمام | اور کیا اوس اسطرح کلام |
| یہاں میں آیا ہوں سید کی | حال سے تائیدان کر ہوں | بولی وہ گرم اسکے طالب | آج کل شب یہاں قیام کرو |
| آخرا سنی وہاں قیام کیا | دن وہ گلشت میں تاج کیا | شام ہوتے ہی پھر یہ دیکھی | خود بخود روشنی ہوئی اکبار |
| اور وہاں آئین سیکڑوں پاز | حسن خوبی میں تہین تاجا | اونہیں پر یہ نہیں ایک تھی راز | خوبرو سے اسطرح اور طبیعت راز |
| بیٹھی اگر وہ ایک مسند پر | اگلے خدام عہد سے لیکر | دیکھ کر چارہمت کو وہ پری | اک پر بس یہ اسطرح راز |
| آج آتی ہے یان پہ کو بستر | اوسکو ڈھونڈ ہوا ہر اوجھگر | اوتھی یہ بات سن کر ایک پری | اوس مکان میں چاہی پری |
| اگیا جب نظریہ مخفیہ میں | لیکنی ساتھ اپنے وہ پر فن | اوس ہی زور دیکھا صحن چال | اپنے کیتانی کار ہاں خیال |
| لطف سے اپنے پاس بٹھایا | ناز سے مسکرا کے فرمایا | کسیلے تم یہاں پر آئی ہو | کیا ارادہ ہو کہ یہ بیان کرو |
| کر دیا اسنے سارا حال بیان | ہولی اسطرح وہ پری ازل | تم پرستان میں اسیر سا جلو | وان کی دہلاؤں میں |
| ہنس کے کہنے لگا یہ غیرت ما | چلیے بندہ ہو آئیے ہمراہ | سنکے یہ بات خوش ہوئی راز | رات بہر تو اسبیکہ و درسی |
| ہوئے حیوت صبح کی آواز | تخت پر اپنے اسکو کر لیا | لی اوری دانسی صورت صر | اوتھی وہ ایک خوش بین |
| تخت ہو اسکو وان اقا پاز | اور کلام اسے اسطرح کیا | ایک ساعت یہاں پر سیر | آکے لیجاؤں گی میں چکر |
| سکے یہ بات کر گئی پر دواز | دیر تک ٹھہرا وان یہ مائیداز | جب وہ آئی یہ ہوا حیران | ایک جانب گیا یہ درواز |
| جگہ دانسی یہ کوس بہر کیا | اک جوان حسین نظر آیا | شکل و سلی تھی رشک نامیر | خیم کر بار غم سے صورت پر |
| پڑہ رہا تھا وہ درد کو اشعا | رور ہا تھا بزرگ ابر بندار | نا توان تھا وہ صورت مجزل | کسی لیلانیشک تھا فتنہ |
| گاہ گریبان تھا گاہ خندان | جیب پارہ چاک لہان تھا | اوس سہرا الم کی حالت پر | ہو گیا اس فرین کا چاک |
| اسنی حیوت پونچھا اوسٹام | روکے کہنی لگا وہ گل لہزم | ہدف ناوک ادا وستم | قیدی محبس جفا وستم |
| سکے اسنے کہا یقین ہوا | تم کسی سنگدل پہ ہوشید | بولایوں ٹھنڈی سانس بک | اسکا دعویٰ کرو نہیں کہن |
| بندہ پروریہ راہ ہی مشکل | ہاں خدا ہی پر اسکا ہوں بل | اسمین ثابت قدم کو مجکو | اوسکی الفت میں مج کو |
| جگہ اسطرح اوس کی تقریر | یوں لگا کہنی یہ قمر تویر | گم بندہ سے تم مفصل مال | ناکرون کہہ میں فکر و مال |

| | | | |
|----------------------------|------------------------------|-------------------------------|--------------------------------|
| بر الا اسطرح وہ منہ بول | عرض یہ اس غلام کی ہر بول | بھلے یہ حال مجھ سے کیجے بیان | کون ہیں آپ ایمہ تابان |
| تا یہ بندہ حقیر ہو کر شاد | آپسی سبیلان کریں روداد | کہد یا آخر اسنے اپنا حال | تھا جو کہہ سکی دلمیں رنج و مال |
| اوسنے چہرہ و اپنا چہ پایا | یہ سخن وہ زبان پر لایا | سنیے رو داد آپ میری ہر | یان سحر و کوس پر ہر ایک بستی |
| اوسکو کہتی ہیں لوگ عشق | ہر او سجا پہ مسکن احقر | پیشہ سوداگری کا کرتا تھا | نام الفت ہی پر میں ڈرتا تھا |
| نام ہی خاکسار کا سودا | میٹھے ہٹھیلے یہ ہو لٹوا | جس گلی میں مکان میرا ہے | ایک تاجر بھی وانیہ رہتا ہے |
| اوسکو کہتے ہیں خس و خوار | تا جرون میں ہی وہ بلند و قار | اوسکی ناک نہ خدا ہر اک خضر | چارہ سالہ اور پری ہیکر |
| حسن بانو بچوں پہ لگانام | آگئی ایک روز وہ لب لباب | انکھیل میں سے کیا دو چار بھین | ہر چہاں نہیں کہ لگی بار بھین |
| میری الفت زکی جو کہہ تاثیر | ہوئی وارفتہ وہ بھی تنویر | ایک مدت را پیام و سلام | پر را اوسکے وصل ہوا کام |
| خدا ہنس لڑ جب کیا نہ | حرکت میں کی یہ تنگ آکر | راکھو مار کر کندھ صبور | پہنچا اوسکے مکان میں رنج و |
| جا کر آرام میں اوسو پایا | وہ مقصود ہمیں سے بات آیا | وہ جوانی کی نید کا عالم | دیکھتے ہی ہڑک گیا بستی |
| پیشہ کاروں میں بالی لگا | فتنہ خفتہ کو جگانے لگا | اسمیں وہ خواب ہوئی بیدار | محبو بیجان کر یہ کی گفتار |
| جاؤ اللہ یہ عر سے تم | دیکھو گر جاو گے نظر سے تم | پیلے آنے میں لڑائی بھی | رنگ لائے جو آپ آنی بھی |
| سبھی میں تباہی کی بات | اپنی مطلب کی یہ سیاری گفتار | سو مجھے بات نہیں منظور | شہنشاہی شہنشاہی سدا میں گھر کو |
| دیکھ کر لعل سال کی ہر ہم | نہ با پھر تیرے تن میں م | بادن برگہڑ بلالین لین | سکر سکر اوتا را قسین میں |
| ہوئی رانی غرض وہ غیر شہ | کر دیا غفور میرا دم و تصور | آخراوس ہی ہوا میں ہستم | آگیا شک آسمان کو گھر |
| ہو گیا ایک شخص ان پرید | میری دل کو یہ شک ہوا اکبا | کہیں ان سے نہ مجھ کو دیکھا ہو | کوئی فتنہ نہ اس پر پا ہو |
| پاس حرمت ہوا جو دہنگی | سب ان دینی کی سوچی پھر دیر | دیکھ کر قصہ میرا وہ گل تر | بولی اسطرح مجھے گہرا کر |
| کر دہر جی تم ایسا کام | سب ان دینی کا ہی رہا انجام | ایک تو غوان اپنا خود کرنا | بات سحر اپنے بے اہل مرنا |
| سب گناہ غلیظ میں خدا | دو حصہ ہو گئی میں بہت سوا | تکو دیکھا ہی ہو گا اسو اگر | میں سبھی کوئی کچھ کو خط |
| اور تم چند روز صبر کرو | دلو اپنے سنبھالو جو کرو | عہد کرتی ہوں ساتھ دینی | یچھو کر جہاں چلو گئی میں |
| کئی چھوٹا کہ جب یہ اوسو تا | ہوئی تسکین مجھ کو خوشنما | الغرض بعد گریہ و زاری | اوس سے رخصت ہوا بندہ بوی |
| بدر رسید یہ جینے اتھو | نہیں دیکھا ہی اوس پر کرو | شک کرتی ہو جبکہ فرقت پا | آنکھتا ہوں دشت میں ناچا |
| سخت جانی سے تنگ ہو کر | ہوں کیوں ایسی سخت سنا | دیکھ لیتا تھا گاہ گاہ اوسکو | ہوئی مسدود وہ بھی راہ اتھو |

| | | | |
|-------------------------------|-------------------------------|-----------------------------|-------------------------------|
| اسنی جسم شایہ اور کمال | رویای ساختہ یہ منوال | کہا اوس ہی کتاب نہ مضبوط | کہ میں تم اسے لپیچا چکے |
| چلے اسکی کرو فلک کچھ دیر | استدر ہونہ دین تم لکیر | ہو گیا شاد و مست ہی کلام | لیکھا اپنی گھر میں نہ نام |
| عہدہ سو ہی بڑہ کر دعوت کی | خدا و نوکی طرحی خدمت کی | اوسکی گھر میں یہ ایک وزرا | دیکھا ہر لحظہ غیر حال و سکا |
| آگیا اسکی گھر ہی ایک سو خیال | ولمیں کنو لگا یہ تیشال | گھر ہی اسکی باب ہی حالت | جلد دنیا سے ہوئی ولت |
| یکے جلد اسکی کچھ تدریر | مر ہی جا لکھا کر ہوئی تاخیر | ہوئی یہ بات جبکہ دین میں | اس طرح اوش میں ہی دین |
| اکٹا سیکہ کو میں جا ہوں | ایک ساعت میں چھر کر آہوں | جب تلک میں آؤں اسجا | گھر سے اپنے نہ جاتا مہر |
| دیکے تسکین اور سکوا آخر کار | ایک جانب گیا یہ گلزار | نکلا حیوت شہر کے باہر | باغ اک اوسکو وہاں لگا نظر |
| سامنہ اوسکو خوشنما تالاب | سنگ مہر کا یہ وہ تھا تالاب | گھاٹ اوس پر بنا بلور کا تھا | ٹیمہ عجب وہ مقام نو کا تھا |
| جمع ساحل یہ کچھ عین تار | قابل دید تھی وہاں کی بہار | پے تقریب بیٹھی تھی کتنے | اور کتنے ہی غسل کرتے تھے |
| آگیا جو پسند یہ سامان | یہ بھی جا کر ہوا شریک ان | اور کیا ایک شخص سے کلام | مجاہد تملو کو نہ یہ یہ مقام |
| یہ ترو تازہ بارگہ کسا ہے | آج کیا ہے جو یا نہ یہ سیلا ہے | بولو اوشخص تازہ وارد ہو | نہیں معلوم حال جو تملو |
| سینے اسے ملک کا ہو جو کسر | باغ یہ ہی اوسیکا و خضر کا | ملکہ مہر و شہر اوسکا نام | رونق انرا ہوا ان کے گل نام |
| سخی اوش شخص کی چب گفتا | وہیں بیٹھا رہا یہ گلزار | آخر کار جبکہ شام ہوئی | اپنے گھر کو ہر اک ہوا رہی |
| استدر لگا گیا تھا اسکا دل | نہ اوشماوان سے یہ کامل | سیر میں اس طرف یہ تھا شہر | تمی فراموشی ل سی یاد دل |
| مالک باغ تھی جو شہزادی | پے گلشت وہی آئی تھی | رشتک حور اوسکی کچھ نہ ہوئی | سیر کر نیکو وہ ادھر آئین |
| دیکتی کیا ہیں وہ اوشکار گنا | لب تالاب ایک غیرت | مولی ہے اپنی پاؤں پانی میں | چوسے نشہ جوانی میں |
| قابل دید میں اوسکا ہے | مہر اوسکے حضور دراز ہے | دیکتی ہی وہ جانے سے خسار | ہو گئیں لاکھ دل ہو اوشکار |
| شکل آئینہ بر گزین شہر | سو گشت نہ دیکھا پہر و کر | رہیں کچھ دیر تک جو وہ آج | شانہ اودی نے آگوا کیا |
| ایک کہادی بلائی کو آئی | وہ بھی رنگ لکی طرحی لائی | الغرض جو کہ لینے آتا تھا | چھوڑ چھوڑ کر بیان ہی جاتا تھا |
| شانہ اودی کی تھی جو دخت و نور | ہوئی آگاہ اس سے جو شہر | بولی شہزادی سے کہ ای دیکھا | ہی تحیر میں یہ تری خواہ |
| سو تالاب جو کہ جاتا ہی | نہیں معلوم کیا تھا شاہ | چہر کے وانسے وہ چہر میں آ | کے لکے عدم کو جو جاتا |
| اس لطیفہ کو سنتے ہی ہو | بولی میں اوشجگہ چلو گئی نزد | دیکھوں ترکو نہی ہوا ہی آ | کیون نہیں آئی چہرہ کاک بڑ |
| تمام کربانہ اوشی نزد کنت | پلی اس طرح نشان شوکت | کچھ خواہ میں میں تھیں لگ | اپنی اپنی ہوئی عہد سے |

| | | | |
|------------------------------|----------------------------|------------------------------|-------------------------------|
| رست چپ تین صبا چپ | ایک سی ایک و تین تھی طائر | پانچ باتون پراوٹھا لڑی ہوئی | تیوریاں ناز سی چھپاؤ ہوئی |
| میسور و سچری و سدھ | ناز کرتی ہوئی قدم قدم | پہنچی تالاب پر غرض کر | اولن خواصو نکو پر ہوئی دہ خبر |
| محوہ دکنی بین السی تین | اپنی جا بھی وہ ذرا نہیں | جبکہ اور دن فی دکنو سکا | ملکہ کو وہ گل نطسہ آیا |
| دکیتی و حسن ذرا نزل | وہ پر بھی ہو گئی منتون | نہی پر لڑا و سکا ضبط کی تاب | بولی اس طرح اس کے کہ خطاب |
| نام اپنا بتا لیں محکو حضور | کیون بیان ٹھہری اکڑتو | کہا استو کہ ای سچستام | مہ لقا اس حسیہ کا ہی نام |
| سیر کامیر و لکھ لکھا ہے | اسی جندہ یہاں پٹیا کر | بولی وہ کر یہ شوق ہی تمکو | باغ میں میری چلکے سیر کرو |
| چند ساعت بان لفظا ہو | اسبت شاد دل تھا رہو | والہی ملک کی ہون میں دفتر | مگر کہانا نو میرا ہے بہتر |
| بات یہ سنکے ہو گیا شتا | دل ہی لو لاکھ اب ہادی مراد | نیکت است میں گھر و نکلتا تھا | اچھو وقت اچھکے ہوا آنا |
| اس گل ترکو دیکھ کر رانی | لیگنی و السوا سکونہ زدی | باغ میں اپنی لاکے آخو کا | اوستے کی بزم مگر کشی میار |
| متی نہ اوسدم جو کوئی دکنو | لگے ہوئے ادھر وہ ہر کو | تذکرہ اسمین مشن کا ہی ہوا | آیا اسکو ضیال سودا کا |
| اوس پر پٹے کیا ایسی بیان | سنیے اک عرض ای مہ تابا | شہر میں ہر تہا رک ایک تاجر | تم نہیں اوستے حال ہی یا |
| اپنی تم قوم پر وہ عاشق ہے | بھدا اوستکا عشق صادق | وہ نو مانت ہے چاہ ہوئی ہی | وہ بھی فرقت میں جان کوئی |
| دار لولن سی وہ اپنی ہے محبوب | اوسکی وصلت ہون میں نہیں | کیا کہوں شمع حال تاجر کا | بے اہل مہتا ہی وہ بچا پرا |
| آتش خیم کرگی اوستکو خاک | یا دیکھو اگر ہوا وہ ہلاک | حشر کو دکر کیا خدا کو جو | دیجر اسبات کا جو اشتباہ |
| کیسیلے تم یہاں کہاکم ہو | دور نہ اوستکو جو کظالم ہو | بولی وہ تم بتاؤ اوستکا نام | بہر چشم میں کرونگی یہ کام |
| کہدیا اسنو سب فصل حال | سنکے اوستکو ہوا کمال لال | کہے کہ ایک شاد مہ کو یا | اوست اس طرح کیا ارشاد |
| حسن بانو ہی نام اک عورت | اوستکو ہوا ایمان بعد محبت | کہا ناظر سے اوستے لہو کر | اوستے حاضر کیا اوستی لاکر |
| حسن بانو دہانیہ جیانی | بولی یون مہ لقا شہر زانی | اوستکو دولہ بنا کر تم لاؤ | میں بناتی ہوں یان ملن سکو |
| سنے ہی یہ کلام وہ گل تر | کیا سودا کو پاس خوش ہو | اوستکو دولہ بنا کی آخر کار | اوستکے لایا وہ قمر خساہ |
| ادھی گلشن میں دتہری کر | نچ گا زین گدیری ساری | ہوا قاضی طلب قریب سحر | عقد پڑھ کر گیا وہ اپو گھر |
| رسم جو جو کہ تھی لگی ہوئے | ہوئے سب خیم ٹوٹ کر ٹوٹے | جب کہ اس کام ہوئے غلہ | ولمین اپنی یہ باغ باغ ہو |
| اسو شہزادہ کیو کیا یہ کلام | نہند آئی ہی ای بلند مقام | دو اہارت خوشی ہو محکو | سورہ میں کہیں الگ جا کر |
| جبکہ یان ہی ورت خیریت | تم جگا دینا اوستکری محکو | یون لگی کھنے تہ گلانم | شوق تو تم میں کرو آرام |

| | | | |
|---|--|---|--|
| تاکہ دست کا فرض لیکر بند آنکھیں تھیں پر وہ تھا اوس پریر وک سنگیہ گفتا | ایسا سرنگے یہ قراوسپہر سن رہا تھا ہر ایک کی گفتا ہوا جسم میں خواست بیز اوسکری اسکو نہ نظر آتا | کسین حشرت میں نینا آئی لگی ہوئی برات جب غیث ہو گئی بزم سب خواب آئی تیسرا کو نہ ہے چوترا کا | بلکہ آئی ہوئی بھی جانی ایرہ اوٹھو ایڑی طلعت دل ہوا منہ لاؤں سچ و ملا |
|---|--|---|--|

ہٹھنا مہ لقا کا چوتھے کو نے پر چوترا کے اور سب ملاست ہلا ہوتا

| | | | |
|---|--|---|--|
| سا قیا آج میں پونہ کا پول چمہ لو حکم نرا جانی کا | دل غمخوارم میں میرا طول کیا بھر دسا ہنر زنگانی کا | دل شکستہ ہو پھول کر پلوت تھا دو مشتاق یہ ترسیا | یہ تھے کوئے کی ہی تھی چوتھر کوئی نہ جا کر بٹھ گیا |
|---|--|---|--|



| | | | |
|---|--|--|--|
| اوس جگہ بدھیا ہو گایہ دم پونچھا اوس کما سو آئی ہو ایک قصہ ہے اوسین ہتھین سین پہ دوڑ برتوا دسکا سوا بلکہ جتنے ہیں انکے باشندی کہا اوسے کہ یہ تو بتلاؤ بولی وہ گرہ قید کہتو ہو سہ بہت عمدہ ایک بارہ دی اسنے چھڑاؤ نہیں سلام کیا لگا کہ کس طرح سہ یہ دولت شاہ کوا اوس ایک الفت تھی | کس طرح کو کہاں کو جانی ہو بات تھی عجیب کہتے ہیں یہی نقشہ ہی اوسکی زوہ کا بہت سب ہیں وکسک لکھی ہو کس طرح دیکھیں انک نظر آو چلو کہلا دین ہم اوسین تک اوسین تیری حدی اوزوان تھی اوسکی زوہ ہو دیکھ کر کیا کچہ بیان کچھو اسکی نصیت کیا کہوان کس قدر عجیب تھی | بولادہ کام کوئی شے ہم برکرا دس سہرین کا حال چارہ سالہ موڑیں ہیں شکے اونکی زبان بہ احوال فات اونکی ہی نامہ آفاق یہ گرایہ ہوا وہ را بنسا دونو بیٹھے ہیں ایک مسنیہ یہ تو سنل وراوسپہر شستا بولی یہ شکے یہ لکھی فتویہ ہوا جو سوت اوکا وقت | آری اتنے دنوں میں شہنشاہ جانتے ہیں اتنا بچہ کس دم ہم اوسمی بادشاہ کے فریاد ہو تھیرے میں دلو دیاو کرا ہو گیا اسکو شوق یک کیا میں ہوا اونکی دیا کاشستا نقشہ اوسجا بچہ کو کس گیا میں میں بڑا شستا شستا دیکھنا کیا سنا یہی بچہ دیا باپ میل تھا شاہ کی دیر کی یہی پرورش کر تھیں |
|---|--|--|--|

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|----------------------------|------------------------------|
| بات مین آتہ شاہ کو دیکھ | دار فانی سے کر گئی وہ سفر | میں و سیدن سے وہ شہ چھا | مہمہ پہ کئی لگا کر م کی نگاہ |
| پرورش اسطر حسن فرائی | کوئی آفت نہ میری باس کی | مثل نرند جھبہ شہفت کی | سیکڑوں ملکر عین عین کی |
| بعد چننے کے جب کی سون | پگھلی اک بلا میں ہی جان | اوی سلطان کا ایک تہاؤ | نام تھا اس تہاؤ کا دہشت |
| تجھ کو در پردہ مپا کر دیا | بے اجل عشق میں ہر روز لگا | جھپٹا ہر جہ جباب ہوا | خوف شد دل پہ سدا باب ہوا |
| لیا انکارا بسکی و ملت | گی چمن میں باس حوریت | اوسکا مصلحت جب حصول | پیر چمنی بہت ملول ہوا |
| ستہ تھا تھا پوچھا دہرات | ڈوبو نہ تہا تھا پوچھا دہرات | شاہ کو جبکہ یہ ہوا معلوم | وہ بھی اس بات پر ملو معلوم |
| تہا جو پٹیا جان ہندی تغیر | اوس جہان دیدہ و زیب کی | ایک تہا پانچ اوسکا نا کی | اوس میں کوئی بھی تھی محبت |
| ہم ہا با آبرو دان محکم | دیدہ بلکہ وہ مکان مجاہد | عیش نرات دان یقین نر | لطف و بخشش گذر نہ لگی |
| اکیدن دل یہ بقیہ رہا | تجھ کو ہر گل بجای خار ہوا | ادھی بارہ دیتی گھبرا کر | تجھ ہی ایک نخل کی تو مبارک |
| صحن میں باغ کے تھا فوٹ | تہا وہ بالکل گلاب سے | جبکہ میں حوض کو زیب کی | روح فر تازگی و دان یابی |
| بر سر او سکے جی جو رہا | میری دہن میں یہ اوسکے تھی | اسجگہ ایک دم ذرا ٹھہر | نقد تان جانی دل کو سکھایا |
| جوں اسطورہ پر جو خوش دل | بہر نزع طلال و کامش دل | پیشی میں حوض کو گھبرا کر | تہا نہ اوس وقت کوئی پیش نظر |
| سندھ میں تہا لباس سبیر | تہا ٹھہرا و سوقت تہا عجب | یہ جو پٹھی میں پائیں سندھ | دھڑکن ہو نہیں تو دم بستر |
| باغ کے پاس تہا مکان لگا | سال میں کیا کون بیان لگا | اولن دھون انہی تھی بھیت | پہنچتے تھیں میں یہ لباس کسین |
| سیر گلشن کو یہ بھی آنکھ | حوض کی سمت جبکہ بھاگل | مجھ پر انکی نظر پڑی اوس دم | ہو گیا انکا کچھ عجیب عالم |
| عشق کے باغ میں کیا لگا | نئی بو باس کا جو پایا لگا | مثل بلبل خدا ہوا مجھ پر | سہریا کی رہی نہ انکو خبر |
| انکو اپنا جوش دینا پاپا | پہر تو میرا بھی انہی دل آیا | آنکھ اوس دم یہ چھٹی تھی | دیکھ لیتی تھی جب میں بالائی |
| میں جھپٹتے کیا ایسا | ہو گیا اور میری دکھانک | رہی جھپٹتے کہ شرم نہ لگی | رہی خاموش سوچتے ہو |
| ملنے خاموش جب نہ ہو دیا | میں اوس وقت یوں لگا | کوئی سہرہ کی قمری ہو | رہتے جو کہ ہر وہ بیان |
| بولی یہ میں تہا ارشاد پاپا | نہ نظر ہا نہ پاپا کیا ہون | آپکا عجب حسن ایسا تھا | دیکھ لیتا تھا کہ نہ سکتا |
| سور میں گھٹکسو سنکر | بولی میں اسطر حسن نہ | عشق تھا اگر تہا راہی | خیر بہتر یہ گھر تھا راہی |
| نر بلکہ دوسان میں حباب | لائی بارہ در میں لکھو تہا | دو ہی باتوں میں تہا م ہوا | جبکہ روشن چراغ شام |
| خدمت اندہ میں کیا مین | دیکھ زرا سطح کہا مین | کر کر تبدیل چہ یہ لباس | صبح کو لایا گیا یہاں تشریف |

| | | | |
|----------------------------|-------------------------------|------------------------------|-------------------------------|
| ہو گئی یہ تو اپنی گہرا بی | مجبور شہب ہر دم سے نینا کی | سیر اکھنایہ سب بجا لائی | اپنے وندہ پہ صبح کو آئی |
| انکی اس بات سے پیش نہ ہوئی | اور الفت مجھ زیاد ہوئی | پہرہ انکو جدا کیا دم بہر | رکھا اکھنوں میں اپنی شکل |
| دلی نیا یا یہ لطف و صلت کا | منہ نہ میں کہتی تھی وقت کا | اکو پیش نظر میں کہتی تھی | پر عدوس خطر میں کہتی تھی |
| گزار اسطرح اک برس کو ترس | سینے اب آگاہ در عجیب | تہا میری گہات میں جو تہا | رات دن اس پہ تہا وہ ماؤ |
| ہاتھ لگتی تھی جو میری با | گفت انہوں ملتا تھا دنا | قاصد شاہ اکھن آ یا | یہ زبانی پیام وہ لایا |
| نشا ہوا دیکھا مجھ آیا ہو | باد شہ سے تہنیں بلایا ہو | خوف سے اونکے کو نہ دہم | ہو کرے پر فہمیر سم بارا |
| رج گوتن میں بہر کہ ہوئی | پہر نہ کچھ دیر کی سوار ہوئی | جا کے خاموش مٹھی مٹھی ہو | دردا و تھتا تھا وہ سدہم |
| انکی وقت کا تھا جو مجھ کو | بزم عشرت تھی مٹھی مٹھی | میں سے فرصت دنا نہ ہوئی | یوں وہ وقت گہرا لائی |
| تہا تہا میں بات میں جان | تہا جب ہو چکی آؤں | لگی ہوئی سوا میں جس آن | مجھ سے سدہم لگی یہ کر نہ لائی |
| آج حکو ہی لیا ہو سدہم | دیکھیں شہادی جو تو کی ہلم | بولی میں یہ خیال اطل | ماہی انسان حیرت میں لائی |
| جب بانسی میری سننا لگا | جان دینو یہ پہ ہوئی تیار | ہوئی اس بانسی جو میں کو | سحر سے میرا نہیں لگا کر |
| رکھی جوڑ میں میں سوار ہوئی | پکڑتے وہ میں جان نہ ہوئی | جا کر دولہ کو جب سلام کیا | اوسنی مہیا لکھوں کا کام کیا |
| اتنی ہی آج غیر نہیں کی ہو | دیکھا چشم غصہ سے بھی ہو | تو گئی میں نہ رانا نشا ہو | کوئی فتنہ بیان نہ رہا ہو |
| بیشی خاموش میں لگا جا کر | تا تھا میں راوی ہو کوئی خبر | آیا گھر سے دامن کچھ سہرا | شاہراہوں نے اوسکے غم کیا |
| نئی صورت وہ شک ماہ بنا | تو لگ کر یہ سیاہ بیا | پھر وہی سہرا باندہ کر پیر | یہ نہیں پہنچا عروس لگ پیر |
| ہو چکی جبکہ عقد سے فرصت | ہوئی اوسدم عروس کی رشتہ | گہر میں اپنے وہ بیاہ کر لایا | ملک بہر جہیز میں پایا |
| گئے جب اپنی آنچ گہر مہمان | میں بھی پہر آئی اپنی گہر لائی | انکو انسان بنایا یان اگر | اور کہا ہونہ کچھ کو خبر |
| کئی دن کا ہوا جو عرصہ تھا | اپنی اولاد کو نہ دیکھا تھا | اسلئے یہ کمال تھی مضطر | سیر گھر سے گئی یہ اپنی گھر |
| انکا قہار سیدن اندھا | شاہ جن کا وہی لپٹا گاہ | اوسکی صورت ہو کر بیکار | گھر میں اپنی چلا وہ بد اختر |
| سیر کرتا ہوا اسکا لون کی | آیا اوس وقت انکے گہر میں ہی | اوسکی صورت میں یہ تو تھی گاہ | کچھ نہ انجام دل میں نہ لائی |
| اوسھی گہر اس کے یہ پڑتے | جہک کر اوسکو اوس کی تسلیم | دیکھا انکو منہ کو الیا ہی | ہوا غائب نظر ہو وہ غائی |
| خوب حیلہ یہ اوسکی ماتہ آیا | بعد مدت کی مدعا پایا | پہنچا جس وقت اپنی گہر وہ | خیل کی یہ شاہ سے تقریر |
| خارج آیا تمک حراموں سے | رج پایا تمک حراموں سے | سیر کو اب کبھی نہ جاؤں گا | نہ قدم اوس طرف نہ لگاؤں گا |

| | | | |
|-----------------------------|----------------------------|-------------------------------|---------------------------|
| پونچھا سالہ لالہ کی سبکدوشی | کو مجھ سے دور سبکدوشی | مجھ سے دل میں تو کرتا تھا شاہ | اوسو اسلٹ سے لگائی آگ |
| چمن آرا وزیر کی بیٹی | بیادے دیکھان جو آئی | کسی انسان کو لائی تھی ہر | اوسکے گریں گیا ہونے کا |
| محبو پہچان کر سلام کیا | پاسداری میں ہتمام کیا | میرے کہن کا ہونے میں نہ لگ | امتحان کیجئے اوسکو بلو کر |
| یونہی دکھا ہیکو بناوگی | تن سے پر یوہی اس آدگی | چاہیے اوس پر کچھ سیاست | تاکہ اوروں کے دلوں میں |
| قتل کچھ ہی گروہ بہت ہے | خون حضرت میں نہ لگے | بولالوں شاہ اوس کے ہونے | محبو روح وزیر کا ہی اس |
| تیری خاطر بھی ہو گئے شاہ | میں نے تقدیر کا و سکود لگا | شکل افنی اوسے بناو گے | آنکھ سے طور پر دکھاؤں گا |
| سال بہرہ دیکھا حال کا | اوسکی اعمال بد کی جو نہ | اوس جس شخص کی ٹہری | اوسکو موزی محبہ کی گاہ |
| رہے زندہ اگر وہ اسپر ہی | دو لگا پہر اوسکو صورت | آخراوسو یہ بات ٹھہر کر | بارے سے میری محبہ بلو کر |
| جب کیا امتحان آہ میرا | ساف ثابت ہو گئے ہر | جو کہ بہم کیا یہ سچا | بتلی ناگنی میں کشتہ غم |
| اوس سیاست پہ بھی چہر کیا | محبو نامی میں دنی محبہ | ایک دینی میں بھی میری | مجھ سے الفت ملی وہ کہتی |
| اوسو انسی کہا یہ بلو کر | اپنے دلہن کی کو خبر جا کر | اسکے واسطے بلا میں نہیں | کیا کہو غم کہ کس میں نہیں |
| اوسکی الفت اگر ہو کی | آڑی آجاو اوسکی شکل میں | پونچھا کیا گدڑی کو اڑنا | جان و دوسرے کو لگا لیں |
| اوسے روداد سپیان لگو | بارت نئی تھی جو عدیاں | جب یہ اس آتسی ہوئی | بولی سو پچاؤ محبہ و ان |
| انکی مرضی وہ باونا پا کر | لیکنی ساتھ انی اوسجا | جس جگہ میں تھی بتلائی | سال ابتر کمال میرا تھا |
| وہیکہ میرا وہ عذاب الیم | حال انکا ہو کمال ستیم | روکے آغوش میں سب محبہ | اور اک تازہ غم دیا محبہ |
| کسا میں نے تلق یہ بجا ہی | لکھا تقدیر کا بھی مٹنا ہی | بچ کرنے سے کہ نہیں حاصل | کو تدبیر کچھ جو ہو حاصل |
| اتنی تکلیف کرنا شام و صبح | تانا دست عدوی ہو پتہ | محبو وقت سحر اوشا لینا | شام کو پھر میں لینا دینا |
| ورنہ دیکو کا جو کوئی اظلم | بے تامل کر لگا مجھ سے | میرا کہنا کیا انہوں نے | سال بہرہ کمال میں ہی ہوئی |
| بعد یہ یاد شد فی یاد کیا | جرم ہی بخشا اور شاہ کیا | جو کہا تھا وہی کیا اوسے | شکل اسلی پہ کر دیا اوسے |
| خلفی تہذیب میں جو بپائی | شاہ حرم میں انی گہ آئی | انکو چوری چہی بلاتی تھی | لطف و مہلت کا لیلون دینا |
| دیس کہ انکے گیارہ خیال | مجھ کو الٹ ہوئی یہ کرم | میری راحت میں ہو گئے | ایسی تہذیب کچھ کروای |
| بے تر و دو سال اتنا تھی | رات دن کا یہ غم جو | صلحت سے تھی جو غالی | محبو انی پس آئی بات |
| یہ نہ ہو جو اسکی کچھ تدبیر | ہوئی اور سوخت میں نہ | میں نے دینی میں کو بلو کر | یونہی کہا اوسو اسی |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|--------------------------------|------------------------------|
| آپ تو بچائی میری جان | آپ کے میں نشان اور قربان | کوئی ایسی نکالیں اب | کرویں آزاد اس کنیز کو |
| ماند ولین ہی عدوی خطر | ہمکو پہنچا سکی نہ کوئی صبر | سوچکر اوسنی جسے کی تقریر | اس سے بہتر نہیں کوئی تدبیر |
| اندون شاہ میں بہت بچا | نہیں کچھ اونکی نسبت کی آ | محبوب معلوم ہے دو ایسی | گریہ پیونچ تو ہو شفا ملدی |
| مابین یہ او بھگت نہ کلیب | میر کی دن انکی شاہ ہو نظر | بے تردد کریں علاج او نکا | رواجعت ہو جب مزاج او نکا |
| لین انعام میں کچھ نہ مال | کریں او سکے عرض تہا اسوال | شاہ بلیک تھیں انہیں دیکھا | بار احسان نہ سپردہ لیکھا |
| بن پڑی گریہ بات بہتر | آگے تم دونوں کا مقدر ہے | بولی میں خوب نیکالی بات | ہو یقین جانگی نہ خالی بات |
| انکو مادہ العزس پا کر | دید ہی اوسنے دوادہ کار | وہ تو سمجھا کی شہ کر پائیں گئی | ہوئی اسید ہکلو پائیں گئی |
| پھر سوچے یہی طریقہ ان بن کر | آشکارا کیے سب پھر ہنر | ہوئی شہرت خدا کی قدر سو | ملج نکلی زبان خلقت ہی |
| اوسنے اکدن کیا شہ کلیم | سننے میں ہی خودیو نکالاکرام | یان اک ایسا حکیم آیا ہے | وقت کا اپنی وہ سیما ہے |
| اگر اوسکا علاج ہو منظور | اوسکو حاضر کرواں میں جھنج | بولاسلطان اگر وہ ایسا | جلد لاؤ سنا لکھ کما ہے |
| اگئی یہ حضور میں حاضر | نہوا اس میں ہر کوئی ماہر | جب ہوا شاہ کا شروع حکم | دو ہی دن میں ہوا بحال |
| غسل صحت جب سے فرمایا | پہنچن وہ زبان پر لایا | فی الحقیقت ہو تو سچ مان | نہ فراموش ہو گا احسان |
| رعائی ولی جو تیرا ہو | کریاں مجھ سے بے خطر اوسکو | یہ لگی کر کے اسطرح کلام | مانگی جو بائی تو پکا یہ غلام |
| شاہ بولا میں شاہ کرونگا | داس جس تیرا جھرونگا | جبکہ حضرت زیون کیا ارشاد | عرض کرنے لگی یہ ہو کر شاہ |
| رعایہ حصول حضرت ہو | میر کی اس مجھے عنایت ہو | سنکے یہ بات نہ سکی فرمایا | ابھی نادان یہ تو نہ لگا کیا |
| خیر گر شکو ہی ہی درکار | ہمکو دینے میں کچھ نہیں انکار | محبوب بولا کے دیدیا انکو | شاہ ہر طرح سے کیا انکو |
| ولین اپنی تو میں مال ہوئی | پر دہا انکو پھر مال ہوئی | پونجیا سلطان کیوں مکر | تجھ سے یہ سن میں تہن بہت |
| کما میں تو بچا یہ فرمایا | اسکھڑی مجھ کو یہ خیال آیا | سنتی ہوں ہر فانی انسان | خود عرض پر وفا ہی انسان |
| اوی زمرہ ہی گر ہوئی یہ جتا | پہر تو ہی کنیز کی ہی خراب | آتش نعمت میں جلی شربت | یہ یہ صدمہ حضور غلام |
| آپ منصف نہیں فرماؤں | لوند ہی حاضر ہی سبکو غلام | ایک سوئی جان بری ہوئی | شاہ شہرہ دیون جہری |
| دولین مرنے چہرہ تسلیم | آپ کو یہ ہی بھی غسل کریں | تاری عمر میر جا احسن | نہ کری گویا تک کنا جہن |
| کریا جہر دہن میں آیا | اوسنی ہم دونوں ہی یہ فرمایا | خیر حاضر ہے جاؤ غسل کرو | انہ پر زلیست جہر جہاں |
| کریا لطف ہی نہال میں | ملی دولت لاواں میں | کہ چکی جبکہ وہ تمام حوال | وانسی راہی ہوئی یہ تھنا |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|------------------------------|------------------------------|
| ایسا تقدیر سے ملا صحرا | نام انسان تھا جس جگہ غرقا | وان پر کوئی بشر حال کیا ہو | جانور بھی نہ ایک جس جانور |
| دور تک خمی نہ مار دار درخت | جاہجا خشک مثل خار درخت | چہہ گیا اسکے دلین غار الم | او تھ نہ سکتی تھے با غم و غم |
| او سنگی دل جو اسکا گلیا | گفتگو بھی نہ زبان پر لایا | حضرت دل نہ اتنا گہرا د | اتنی یزدن و بہان میں تو |
| ابھی دیکھو گی آفتین کیا کیا | جہلنا میں بھینٹن کیا کیا | دل کو سمجھا رہا تھا بھینٹن | کشور دل پر تھا الم کا اجڑم |
| اگیا آدھ لکڑی ایک فقیر | تھانہ پر لکڑی پر نہ وزیر | پونچھ اس سکرے یان جو بھیر | کس طرف کا خیال سے نکلو |
| بو لا میرا دین بتاؤں کیا | حلال پناہ تھے سناؤں کیا | مثل باد صبا قیس غم نہیں | موج گیہوں کی لہریں نہا نہیں |
| کھا اوس واکر چھ لپکا ہے | پاؤں راہ سفر میں رکھا ہے | کیچھو سیر اس فقیر کے ساتھ | پیر و آب آپاں فقیر کے ساتھ |
| سیر کا لطف بھی نہیں تھا | کیا مگر گئے کین تھا | سینکے اسکرے بہت بہتر | کون ہم آپ سیر اب مل کر |
| کھینکے میرات اوسکے ساتھ | جیکر دولوں نے کی صحرا | شہر اک دس جگہ نظر آیا | سیر کو دل جو انکا لکھا آیا |
| گئے دولوں میں شہر کراندر | دیکھا اور شک میں ایک شہر | شکرین بھی چاہتے ہیں پاپا | جایا کھینچیں جس شہر داپ |
| مستقر کے تین ہر طرف کراؤ | نامہ دیوں کے ہر جگہ ہیں جاؤ | گندی گندی ہو کر فرخیز | راہگیر دن کو حق باطن حجت |
| چلے جا رہے تھے بھر قدم بقدم | دکو تھیں موتی تھی ہر دم | تھی نہ اوسوقت انکو فکر نہ | اتنی میں آئی کان میں صدا |
| صاحبو ہو شیار ہو جاؤ | عرصیاں بنی ہوں جو لاؤ | پونچھا اک شخص کو کہہ گیا | کھینکے اہتمام ہوتا ہے |
| بولادہ آئی ہر جگہ دھڑلہ | کیا سا فریاد ہو زمین آگاہ | سینکے میرات دولوں آؤ | ایک ٹھہری جھلک رہا |
| آئی اتنی میں میر صدا گونج | آہی پیو پی سوار کی نگاہ | جہاں گئی آتی تھی وہ متویر | نظر آئی میری جھہ دولوں |
| پتھر کی قیاد غنائن میں مہ | نہ خطا کرتا تھا خدنگ نگاہ | بولی یوں انکو دیکھا اک | جلد کو کھری سوار کی |
| کس طرف کو تو ال ہے دیکھو | جلد جان کر دھیمان اوکو | اوس پریر کا سنتی ہی کا | لاؤ اسکو کشتاں کشتاں |
| روٹیوں کو تو ال جب آیا | اوس سے ہو کر خفا میر فرمایا | خوب تو انتظار کرتا ہے | دم حکومت کا اپنی ہر تارا |
| تیرنی انکو زمین چوڑی کی | موت آئی ہر شامت آئی | راہزن دن ہار عورتیں | جس طرف چاہتے ہیں جانور |
| دہن میں بھی تیری غفلت کی | چکھتا ہی پاشنی تو موت کی | کا ہیکر اب پچھری جان مال | دن دہار میرا کی ہو گا کمال |
| اب حجت فراموشی سب | خوف سے فقرا ہوگی سب | آج ثابت ہوئی میری بات | ہر شکر ایک سین میں ہی اس بات |
| چوٹھ لکھی نہ رو لیا ہے | چانکر خود تو طرح دیتا ہے | اندھا تو ہو رہا ہے کیسا سوچے | پہوئی انکو سوسا کفر اس |
| میں جو استاد ہوں جانور | راہزن میں بید دولوں پر نہ | دیکھو زمین میں جو کہ لوہا ہے | پیشہ نہ رہی میں کیا ہے |

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| سکھ جھ کو تو ال سے غمیر | تھا جو پراہ اس جوں کے دیر | نکھیا دلین کچھ بھی خوف خطر | خوب کہا جواہر کی پائیں آکر |
| اوسکی ہولی وچھاپیلن | شکین اوسکی اوسکی کسین | اس جوں کو بھی اوستی کیا | سمجھا جھ بھی ہے بالکادیر |
| بولی شہزادی دیکھ اپنی نظر | نہیں کتہ یوں تکہ ہم پسر | ملک کی رکتی یں جبرہ دم | ہیسرا بناد لکیر پرتی ہم |
| ہم پر تو خوف بات جھ کیا کر | جھ سلاطین کا طریقہ ہے | چوڑی بالکل نہ عہد دار دیر | نفع ایمین نہیں ہوا دیر |
| ایک تو خلق کو اوست ہر | اور خود بھی شریک بدعت | دوسری دیکھ گی خلق اللہ | اوپر اوسر بجا لگی جھ آہ |
| خیر ایک کو جھند سے قصیر | دو لگی بار دگر بچھ نقدیر | ہر جوندان ہمارے غلک | قید کر لگو داپنہ ہیوسوس |
| رات کو دینا انکو آب طعام | صبح کو قتل ہو گئے بدخنام | کر کر یوں کو تو ال سے گفتا | ہو گئی آگے کو دہ ظلم شعا |
| گھر زندان میں جھیر دوزخ | ہو جی مجرم بستہ زنجیر | مرقا کتا تھا بھی دل میں | پنس گیا کیا ہی نہشت مشکیز |
| ساتھ نہ یوں برکدوست | نیک بخت کے ساتھ عزت | برسبب دلاہین قسم | کیوں غلک لاق جہا میں ہم |
| سگینہ کو بامین ہنسوا یا | جھ لو تہلا کتا جھ کیا آیا | جب بہت بقوار ہوتا تھا | کھینچا آہ سسر دوتا تھا |
| اور نیک انسان دیکھو | گل کھلاتا جھ کھان کیو | شاہزادی کی ایک ہمدستی | وہ بھی ہمراہ اسکے اوسدستی |
| جھکے ہی تھا ہوا تھا اسیر | تھا کئی تھی وہ اسکے عشق تیر | صد ہر جھ تھا بہت دیر | بن پرتی تھی کوئی راہ مگر |
| جیکر دلین کمال گہرائی | انصاف شب کو رہا مہر آئی | تمہی بہت وہ پرتی دشتند | اپنی ہمراہ لائی ایک کشتند |
| گنگر و اسکو پتیک کر دیکھو | اوسکی اوسکی نظر جھکد | یوں لگی کتہ اس کیچ کر آہ | زیر دیوار آسے سے ماہ |
| گیا اوسکو قریب جھ مضطر | کہنا اوسکو کندالفت پر | ہاتھ اوسکے ہر اول آئی | دفعہ قصہ یار غین لانی |
| رہی شب بھر وہ سکھ شاکر | تمہی خاموش ہجر کی بیداد | شاہزادی کا تھا جواہر سکود | آسمان کی طرف تھی لکھی نظر |
| شکل نہر جو بہن نظر آئی | دلین سند مہبت وہ گہرائی | کی جھ چالاکی بچھ قریب | کھولا صند وں سنہرے اک و شکر |
| اوسین پوشیدہ اس کو کیا | سخت اسر دل و جگر کیا | تمہی سحر دہ کر دھنشتہ تھا | بھلی دس روز گھر گھر تھا |
| گم ہوا ہر ضیق رہن کاہ | نہ بھاخون اسیر چین کا | تھا نگہبانوں کا بڑا حال | دوسر تھی او کو لانی سہیل |
| خوف سوا نہ تھی جان نہی | چپ تھی ایسی بیزبان نہی | بولی شہزادی سنکے نہ کو | ہر شریک سین کو تو ال خور |
| کوئی جا کر کھو جھاد سنا | یاد رکھنا خوب اس بدعت | وہ جو قیدی نہ تھا آسکا | اوسکے بدل تو لاجا جے گا |
| کمال کھوا کس نہیں رہی | زندہ دگر کو تھ کو کر دگی | جب سنا کو تو ال تو جھکلام | خوف سب لکھ لکھ اندام |
| قیمہ خانہ میں سکھ ہی جا کر | جو نگہبان تھو او کو بلوا کر | دیکھ لکھ اوس سب در و دیوار | ہو کر پھر جھ اوس کی گفتا |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|--------------------------|-----------------------------|
| تم اگر زیت اپنی چاستی ہو | گم ہو اس طرح سے وہ کہد | ورنگ ایک کو سزا دے گا | کالی اپنی بہون کو چوں گا |
| سنگے اسکی زبان سے یہ تیر | رنگ رخ او کا چو گیا تیر | جیس سپاہی کا شکوہ تھا | اوسو وہ حال سارا دیکھا |
| کھا اوسو گیا ہر چو کھان | شانزدی کر باغین ہر خان | اوسو جس وقت چھٹا حوال | ہو گیا درد دوسرے سرنگ |
| شانزدی کو کچھ ایک غرضی | اوسین کیفیت اس طرح کہی | بندہ اس دم ملک سرانگین | اب سا چو کہ چو باغ عین |
| کھدا اوسو نہ کر غرضی کو | باغین جا کر خود تلاش کرو | سنگے چھٹا شاد ہو گیا دل | اوس گشت تانین ہوا دلا |
| اس طرح اگر دوسرواں ہوندا | شبہ گندرا جان جہاں ہوندا | وہ بھی حذر دق کو لا چھار | جسین پوشیدہ تھا رنگ |
| نظر آو چاند کی صورت | ہو گئی اوسکو دیکھ چورت | پا اوسو نہ کہ کیا بہات | باندہ کر شکلیں اوسکی وہ بدو |
| دلیل جلا نہ چھ کچھ کیا | دروالت پکینیت لایا | جسنا سن کہ چو پیا تھا | اوسو بھی حکم ہو گیا |
| ملکہ بولی تیغون شخصوں کو | باری باری سو جا کر قید کرو | اوسو جس سو قتلگاہین اسیر | نقشہ کیا ادجگا کا چو حیر |
| ریت کا اک چوڑہ تماواں | کیا بیان اسکی کچھ سامان | بوریا اوسپہ اک ظاکت کا | کچھ وہ فرش تھا لاکت کا |
| اوسو گریز گری سوتی تھی سپاہ | حکم آخر کی دیکھتے تھے وہ راہ | تھا جوان سب بڑن خیف تیر | پھلے تو اوسپہ چل گئی شیر |
| آئی باری خواص کی جبر | بولی یونق قاسے وہ پر غم | للت الحمداری قراعت | دیکھی ہنسنے آد کی رحلت |
| جینو دار فنا سے سبقت کی | ہوئی ہمنون اپنی قہر تگی | ہوئین ثابت قدم محبت میں | حاک ہوتی ہون براہ افش |
| یہ سب غنم ہر بار جب لائی | روشن سنگے شا شائی | اوسکی گردنہ بھی چلی تیر | پیش آ یا پوشٹہ تقدیر |
| باری جب اس حق ان کی گئی | بولا جلا دیوں کہ اتھری | کرے وہ بات جو کر کرنا ہے | ایک ساعت میں سبکو مرنا |



| | | | |
|-------------------------------|--------------------------------|----------------------------|------------------------------|
| سنی چلا دی جو یہ گفت | دیکھا سرت سرخ کوئی | اپنی خالق کا دلین بیان کیا | قبر دہو کی لہر بیان کیا |
| ایسا اناس تم کو اہ ہو | قتل کرتی ہیں گیند محب کو | ہو میں قائل خدا کی وحدت کا | اور محمد کی بھی رسالت کا |
| سینے پر درد اس کی گیند | کھا قائل کی گیند تلوار | سرجہ کا جلد ہو چکی تقسیم | قتل عین اب ہو چکی کچھ ناخیر |
| پھر تو کہیں بھی نہ ملا ستر دم | کردی مجبور ہو کر گردن خم | سرجہ کی ریا یہ دیر ملک | تھا یقین قتل ہو گیا دیر ملک |
| دھیری حلق پر مگر تلوار | دلین گاہ کے آخر کار | کی نگاہ سو دیر پشت جو مگر | دہ تو سامان نہ آیا اس کو نظر |
| دیکھا اوس دم یہی تھوڑا | جو تھا کوئی نہ تھا دیر کا | دلین کہنے لگا مجھ گاہ کر | اب بھان میں نہیں انہیں بہتر |
| کون آفت پہا ہو گیا جا | جانا نہ تھا کا اوٹھ کر اوٹھ کر | سیر تازہ کوئی نظر سے | کس بلا میں ہوں خدا جا |
| ساتر جم شہر اور آنا | ان بھر کر وہ جسم پہلوانا | تا کہیں دس اپنی دلکا حال | دل مغموم لطف کچھ پہلے |
| نیز خیمہ و نشہ ہو گئی نفرت | کسی ہندو ہو اب صحبت | اپنی ہمدرد میں فرار ہو | دوسرے جو ہیں ساری سچ و سچ |
| وہ بھی اپنی کہے مصیبت کو | سینیں ہم اس کی سچ و سچ | دیکھا اک چارہ اک جوان شا | صحبت غیر خیر ہو نہ نصیب |
| اخر وہ مجاز تھوڑا دیر دم | ایک جا نب روان ہو اوجھل | رُوبرو فقیر دست بستہ تھا | نالوں تھا مگر وہ حد سے یا |
| تھا فقیر اندر کی تین لباس | رنگ روز و رات غم کی آواز | اپنا ہمدرد جب نظر آیا | خاک کو فرش پر شستہ تھا |
| ہو رہا تھا اگر چہ مال نہا | نا صید ہی عیان تھی شوکت | | دل مغموم اس کا مجھ گیا |



| | | | |
|-------------------------------|---------------------------|-------------------------|--------------------------|
| سینا بھر شک گل ترپ سیکو | دفتا جاگ اوٹھو نصیب آد | کی فقیر نہ پھلے یاد آند | پھر کھا اوس سی لہر کو آد |
| مجھ کو تہلا دیا پنا نام و نسب | اور مجھ بھی بیان کر دے جب | کسی الفت میں کن شیا کی | کسی فرقت میں کن شیا کی |
| بات یہ سنو ہی وہ تہہ بھر | اس سوا طرح بولا رُو کر | کتنی میں خیال شاہ مجھے | اس فلک کی کیا تہہ مجھے |

| | | | |
|----------------------------|------------------------------|-----------------------------|----------------------------|
| پرستو جو جاس غیر کا حال | گوشت مل سر سبز حقیر کا حال | مہرین تیرو شام کی اولاد | سچ و غم مثل سرو آزاد |
| ایک دن مینے جو کبک اٹھام | پڑ گئے آبلے بدن میں تانم | پھوپھی جب میری ایک پیکر تھی | سہو گیا غم سرو کا حال بہتر |
| سیکڑوں طرح کا علاج ہوا | رو بھیت نہ کھڑے فریج ہوا | بتلا کر الم حبیب ہوئے | متفق اسپد سب طبیب ہوئے |
| نہن کا خون لاکر تیرا کرے | اس صفت تو بھی شفا ہو جا | شاہ فیستہ ہی کلام ادکا | حکم فوراً وزیر کو بھیج دیا |
| شہر میں ہشتاد چھ مہرے | تناخروا سب رعیت ہوئے | در دولت پڑنہنس جولاے | زرد جاگر وہ ہشت پارسے |
| شہر میں سب ہر پیر عام ہوئی | خلق آگاہ پھر تمام ہوئی | ملک میں میری نہنس غم تھا | رکھی جانے لکڑی وہ آٹا تھا |
| پوگئی سب کو میری کستیاں | زہر جاتی ایک کبھی حواس | پیر کو پیر کی زندگانی تھی | ایک دن بھی چھپہ آئی تھی |
| اہ نہیں روز وین نہیں لگا | گردش سنان ہوئے تبا | شہر میں میری ایک در تھا | اوسکو ساحل پر آکر وہ تھا |
| پیر و مہر بی وہاں پر ہوئے | سیل بٹنی پیر لکھو تو تھے | دیکھ کر اوسکی شست و شو کا | آیا اوس نہنس کی وہ تھا |
| کستریاں پیر صاف تھیں | کر تہیں کس طرح کیسہ کو پا | میں بھیہ انسان لائق محبت | ایک سو نہیں کیسے لفت |
| چینی سب بھی عجیب انسان | کیا دہوئی سوا صنیہ الائن | دیکھو اوسو اوسے بہت مہر | گیا پراہ اوسکی گھر میں ہی |
| تھی رعایت اوسو جو غلط | اوسکی زور کو بھی دیکھو | اسی صورت وہ روز آئی لگا | رہا پھر سب سے زانی لگا |
| میری محبت کی تھی جو سب کو | کیا اوسن ہوئی کو کسے ذکر | کہ ہوا نہنس کو مطلوب | خشت و جاہ کو بھوکھو |
| اوسکو جا کر وہ نہنس نذر کر | دامن آرزو کو اپنے بھر | سنی گا درنی جب کبھی تقریر | ہو گیا دام عرض میں ہی |
| بھولا احسان رکاوہ ہوئے | قتل پرا دے ہو گیا موجود | روبرو کو تو ال کے جا کر | یون لگے اوس کے ہر |
| نہنس کی شاہ کو خود ہر | ایک دنیا میری ساتھ کرو | ابھی اوسکو اسیر کرادو | خلفت روز عرض میں ہیں |
| کو تو ال اس سوجب ہو آگاہ | ایک دنیا کو دنیا ہوا | اپنی گھر میں اوسو وہ لایا | جال پوشیدہ واپس ہو لایا |
| حسب اہل واپس آیا نہنس | کچھ نہر بی بھا بھی لایا نہنس | تھی نہنس لای کی لکھو نہر | جو میں نہنس میں پردہ کر |
| اٹھانہ نہنس کے مارا | جال میں نہنس گیا وہ پیر | تھی خود ہر کے دل لایا نہنس | در دولت پیر ایک ہوا |
| نہنس اکسان ہر ایک کو | کوئی راجہ کوئی قاتل ہے | دیکھ کر اوسکی رہو نہنس | کھڑی نہنس چلی وہ تھا |
| جان شہر مندگی کو کوئی ہوئی | در دولت پیر آئی روتی ہوئی | ہوئی شہر میں نہنس کی لایا | خیر غم سرو دل کیا تھا |
| نہنس قدر خدا سے ڈرتا ہر | کوئی نہنس ہی ایسا کرتا ہر | اب نہنس کہی نہ دیکھو نہنسی | زندگی بھر نہنس نام لگی |
| اوسو نہنس اپنی وہ تھا | نہنس میری بات اوسو تھا | کیون تو روتی ہوئی نہنسی | الفیہ نہنس نہنسی |

| | | | |
|-----------------------------|--------------------------------|------------------------------|------------------------------|
| ہنس سیکھ سیکھ اس طرح بولا | میری شہت میں جو کہ لکھاتا | پیش آیا وہ آج اسے ہمیشہ | نہیں کہیں سیکھ سیکھ گئے |
| یہ تیرے انصاف کے تیرے | جو نگہ نکل جھانکے تھے | یہی ہوتی نہیں کہیں برباد | یہی تیرے نام پر ایک کیر گئے |
| بھی کرتی جو جہان میں | کام آتی ہو سخت مشکل میں | بھی ہر دل عزیز کرتی ہے | دامن دعا کو بھرتی ہے |
| بھی اگر تیرا سرو آتی ہے | جان کو بھی بھی بچاتی ہے | بھی کرتی ہو دوست دشمن کو | امتحان کر لیکر نہ باور ہو |
| جب سنائی سنس کا یہ کلام | کانپنا خوف خدا سے سب اندام | دیکھو تو خدا کی اب قدرت | جھکوا دوس سے ہوئی دل افست |
| ہو شل افست بھٹک گیا اور | نوا دہوئی کانپنے دشمن جان | اوسکو دینی دیا پھر بھی نہ | کر دیا بلکہ اوسکو شہر بدر |
| تھی جو وہ روبرو اسکی شخصیت | اوسکو دلوادیا بہت زور مال | ادریوں باپس شفاعت کی | اسطرح ہنس کی غایت کی |
| سینے بھیم بات قبل حاجات | قبضہ میں ہو خدا کی سبکی حیات | خون باقی مجھے نہیں منظور | دیگا صحت یونین رب غفور |
| کی بدری جو سینے بھیم تقریر | ہوئی اوسوقت وہ بہت دیر | ناگوارا سوا جو رنج نہ | اول طبعیوں میں یہی بھیم حکام |
| گفتہ تیر سبکی کیس ہوگی | اب سب کس طرح شفا ہوگی | عرض کی سب شفق ہو کر | یہ بھی مال دین میں سب کے اثر |
| اسکی دہوئی حضور دلو میں | فضل خالص ہو بھیم شفا میں | خود دند و دھماں دل | میں زمین ہوئی شفا حاصل |
| اسطرح جھکوا جب ہوئی محبت | اور اوس ہنس سے ہوئی افست | خود میں دیتا تھا اوسکو اب | رکھتا تھا اپنی پاس صحت |
| ہوا مانوس وہ بھی شدت سے | درا دھماکا تھا اطاعت سے | سینے اب آپ مجھے وہ مال | جس سے بھیم ہوں تباہ مال |
| بام پر چڑھا تھا میں شہسوار | آئی جب آدھی رات اور خوف | پہا پر یوں کا اوجھلہ یہ گداز | جھکوا صلا ہوئی نہ اسکی خبر |
| دیکھ کر میر حسن اور حال | ایک لڑیکہ ہی کیا بھول | مجھے سوت بھکر دھما | کوئی عورت ہر ایسی گھرنا |
| نہیں ہی ہو جو اس سے ہم ٹھلو | فرق دو لو نہیں ہوئے اک ٹھو | ایک بولی کہ میں دیکھا ہے | بس خدا دا دھماں سکا ہے |
| خیرگی کرتی ہے نظر دھیر | فوق رکنا نہیں قر او پیر | چاند بھیر تو آفتاب ہے | یہ جو ہو چھو تو لا جواب ہو |
| نام اوس گل کا شنگ ظالم | اوسکی تفریق جو کہ دم ہو | اوسکی اتناک نہیں ہوئی شفا | ملک کی اپنی ہے وہ نہ لگا |
| سو خوب دیا اوسکا ہے | اک جہان خود استگلا دسکا ہے | ہوئی دھمبے حال پوچھا | دل لگی کا فراج اوسکا تھا |
| ہوا اگر سیر دیکھتے منظور | بچا کو بھجگا ہے وہ نہ | ہوئیگی بھیم میر قابل دہ | کہ ہوں اک چین نہ بھید |
| اور بریان جو سوتھیل ہو کر | ہر شے تباہ وہ وہی بھینکے | ایک جلد بوس لانی ہو شے | اوسے دان پر ڈالی ہو شے |
| ہو اوسکا جس سب صفات | یوں دیرین جھکوا دس وہ کیا | اوسے شہسوار دھما | اگر کوئی یہ اپنی سوئی تھی |
| ہنس اوس شہسوار نہیں ہوا | جھکوا اوسکے کان میں بھیم بچایا | پاس اوسکے لہا دیا جھکو | طرف سامان کہا دیا جھکو |

| | | | |
|---|--|--|--|
| جس لہو گریہ کو بیکسیر نہیں اور وہ شہ زادی بھی بی بی نہیں پونچھا اس طرح سینے گہر گہر منہ گدگدیا میں اپنا دیو رکھو خود ہی آئی ہوتی میری گہر گہر خبط کی گہر تہین تو گہر ہے غور سے منہ کی نظر جس آن خود بھی حیران ہی وہ رشک سری تا دیر بسچ نہیں ہیرت تا نہو پھر پھر تہ جو میں خراب پڑنے کچھ نگلی آرزو دل کی حالم بخیر دھیمے سے آہن تھامیں ہوش صورت پریش جب تک دیکھو وہ ماہ چلو میں جمع وحشت کی گہر گہر آثار شکل کی دھن کی نظر پر ہی بائیں میری جب سنی پھر آورد کمالی نہ بھی اونکو سمجھی اونکو جب کی پھر خبر میں جسکا نام کنہ ہی اسی صورتی جانبری ہوئی بلکہ محکوم بدل جانت دی کچھ زلف بھی ہو پڑی تھم | چھکے گوشہ میں سر کر گھٹین اوسو یا یا جو بکریب کنار نہم میرے گہر میں آئی ہو کیونکر ہو تھیں آؤ کس خیال میں ہو کیا ہوا بھگتی ہی پھر نہیں ملک میرا ہی گھر میرا ہے اپنی گہر کا نہ پایا کبھی نشان کہ جھان آگیا ہے پھر کیونکر ہوئی آپس میں پھر دی الفت دہونڈہ کی نام پڑے کوہ بیتاب گئی بریا دشجو دل کی آواز داع فرستاد ہی دہر آہن بعد دم بھر کچھ جو آیا ہوش دردا دھما پھر آہ پھلو میں عیش و راحت سول ہو گیا چشم تر کی گادھی کی چہری آئی وہ میری بایں گہر اگر تا نہ خواب خیال کا شک ہو ہوئی خاموش صورت تھو اوس گاہ خوب بندہ ہے و نہ ہو گی نہ زندگی انکی والدہ کی ہی محکوم حضرت دیا نہیں جاتی سفر چالی ہاتھ | ایچو دی حب باغ سے سوئی دہر کی نظر پڑی پھر حیرت سے ہو کر حیرت زدہ پھر بولی دہر خبط کی گہر تہین تو گہر ہے کھا میں غلط سمجھت ہے اس طرح دیر تک ہی تکرار فی الحقیقت نہ تھا وہ پھر کان تھی جو ہم دونوں اس طرح ہوئی ایسی ترقی الفت کی میں بھی سب بنایا نام دشا ہو کر پڑیوں کر دیا ہوش مکھو میری مکانیں پھر چاکر نہ وہ ہوش تلی وہ وہ گہر تہا جان پھلو تھی لگی کرنے لہو ہو کر خشک رنگ زرد تکے غم نے کچھ فریاد مجھے دریافت جب کیا ہو سنکے حیرت ہوئی کمال آہن ہنس تھا ساری حال کی گاہ میری ہزارہ کیجئے ان کو الارض شاہ نے مجھ پر آیا اوس وقت یہ میری دلین گو غم بھر ہی تھا حال تباہ | کھلی اوس وقت میری آنکھوں دیکھا میں بھی ایسے کو حیرت سے طرفہ غم کی ہوائ سے ہو کافور بھانکے حاکم ہوں گہر میرا اس گہر آپ ہو کھوشت ہے ہوئی قابل نہ وہ فرخار مجاو تو لکھتے ہیں شان پران خندہ زن تہین ہو کو سپاریا مصرانی مجھے غائبیت کی ساری رو دادا ہی کر گیا وقت خصیت ہوئی ہم خوش ہو میں لای دہا نسو وہ خود یا دگاری کو دل دہر تھما زندگی مگر پر لگی مرے مردنی چانی دھیمے در دہر جان نہیں کو اوسہ صدق کیا میں وہ عرض کر دیا حوال حدس پڑے کہ کھو مال آہن ہو لایوں نسو وہ کای دہا تا ملاقات یا رجا بی ہو کی گوارا غلام کی ہوا پاؤں کما ہی میں ہونے کچھ زلف بھی ہو پڑی تھم |
|---|--|--|--|

| | | | |
|-----------------------------|-------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| پھونچا اوسکی مکار وہ دست | لوہی توین لکھن ساو دراز | اور نہ سو ملک یا کیسا | پشت پر سوا کیسا |
| ہر بلندی پہ میرا اختر آج | جانتا تھا یہ کون شیب مورخ | اور سنگڑی لکھن عجیب حجت | سرو کی اوس وقت نصف شب ت |
| کرتی ہر ریس نیبان نام | رہیے سلسلے وہ گل انارام | یوں لگا کہنے مجھ سے رہبر | یام پڑوسکے عشق کو پھونچا کر |
| مرد صلت کو نوش فرماؤ | نہیں کچھ جا خوف لوجاد | کہ نہ نہ نقطہ وہ ماہ حسین | کوئی اس وقت گرد پیش نہیں |
| کسین مجمع نہ دیکھ کر جا کے | تھا بھلا نہ لیشہ گروہ دلبر کو | سو گیا تھا جو سا خواہاں | اوسکی تنہائی کا یہ باعث تھا |
| اور دین شکر گل کر گیا | پھر توین اوسکی مانت تھی | کہ اس رات کی ہوا اوس کو | مادلا اسکے باب کا تھا اور |
| بند کین لکھن دیکھ کر جیتا | جیسی بری پاؤں کی آٹھ | شدت غم سے وہ بھی تھی سدا | کر رہا تھا خلش جو غم کا خار |
| یہ بھی میری تھی مافی کی | دل فی جرات نہ کی جگہ کی | ہو بناوٹ نہ سخیال ہوا | مجاوٹا بت نہ اسکا حال ہوا |
| زیر بالین رہا میں ستاؤ | نہ ہوا دل جب اس پہ ماہ | ہوگی پھین چھ ملال ہوا | اوسکی تحلیف کا خیال ہوا |
| دل پیک اور دل خدایا | نہ واصل یار کا پایا | پھر غم دم و اس کی صف | چمکا لکھن میں صبح کا اختر |
| وصل کی اوسکی گول تھی | ایسی ہی گرتھاری جرات | بولاتے سو کیا حصول ہوا | سینس اس رات پر طول ہوا |
| وٹن لایا جہان تھیں لکھن | میں جب اس طرح کلاہ کیا | ہو گا وہ جوتہری رضا ہو گے | کھائیں نہ اب خطا ہو گے |
| مٹھرون گاؤں بکھیر میں جا | یان ہو دو کوس پر ہوا کیشور | بولال بکھیر متام کر د | پشت سر وال اقرار کر چو کو |
| تکڑو پھونچا ونگا دیاں میں | شام کو آؤں گچھان میں | وہ بڑا دوستدار بلبرے | ایک سیرج اوس پر نہا ہے |
| جان لائی ہوئی جو ظا شام | دن ہوا انتظار میں وہ تمام | ٹھہرا میں سر میں آ کے | وہ جھک کر ہوا دانا اور ہر |
| اب نہ محسوس کچھ ہو گا | اور لگا کہ وہ برا ہے خدا | لیکھیا پھر مکان دلبر کو | اپنی وعدہ پر آباد نہ ہو |
| ہو گیا میں خواہ میں مار چیں | پھونچا اوس کو قریب پھر میں | تا کہ ہو دور و اس پر و ملال | پہنچے گا ضرور جام وصال |
| رکھ دیا تھا پاؤں جانان پر | پاس بیٹیا میں بھڑک جا کر | ہو رہی تھی بغیر خواب بلند | مختار ہوا و سدا کی نگین |
| ارے چوری اور اوپر نہ رہی | ما تھیرا کر کے یوں بولی | میں پر اسے آج اپنا چور | اوسکی گشتی ہوئی ابرو مندہ |
| اوسکا اسے سچ دو کر | رکھ دیا میرا اوسکی پاؤں پر | میں کو سر جہا کر دن کی | اسکی تغیر تب کو دیکھی |
| شوق میں فرج کیجئے ایماہ | گر بھی قصد ہے تو تسلیم | کچھ تو اللہ دین صفت | کرتا ہے کوئی گشتہ کو |
| منہ سے منہ بھی ملا دیا آخر | پاس پر لایا آخر | شرم سوا لکھن بھی کیں کیا | اسکے اوس شکر یہ لغتا |
| ایا اٹھا اپنا اور جگر | میں بھی اچانک سرور در | کھدیو شاد و صلیت میں | اسکا گزرتی تھی وقت میں |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| غمر غمرت کی تھی چوبیس | موسم سب بیان کی سودا | صبح کا وقت جب قریب ہوا | وصول دس سال کا نصیب ہوا |
| یہ نہیں دین شکور فرج لگانے | صبح ہو تو سر میں آگ لگانے | تھانراکت کا ادب کی کچھ حال | آتش گل سی چہرہ ہوتا تھا لال |
| وہ گل ترسک بھی ایسی تھی | پانچ بھو لوہین روز تھی | گل کھلا اہل سر شمع تن میں | ہو گئی حائل وہ غنچہ دہن |
| بھیکہ ہو گیا ہوا سامان | ہوئی نیران چشم نگارن | حسب تصور جب تل مٹی | تلی تو بچھو لوہین وہ شکلی |
| مالن سن اسے بہت کشتکی | اوسکی انس و بھیکہ ہٹ پٹکی | پاؤن چھاری ہر شاہزادی کا | کرو سامان عیب پوشی کا |
| گل کھلا تو تھاری غفلت بنا | لوہڑان آئی باغ عصمت بنا | جب دوسکی مان ایسی نہر | دو لون ہاؤنسی پٹیا اپنا سر |
| باب بھی اوسکا گویا آگاہ | بولارو روک لون وزیر شاہ | بھیکہ جوانی میں کش مر جانی | سکو چھوٹن سونہ شرم آتی |
| ہاؤ صدہ بھیکہ پایا پیری میں | دراغ ایسا اوٹھا پیری میں | جس ہاؤن کو کیا برباد | کروہ بلجا تابا زنیب داد |
| پیرینچ اوسکو قتل کر امین | خون ہو اوسکی ہاتھ بھین | عرض کی بھیکہ دیر نے اوسکا | بھیکہ کھوار قبل عالم |
| اچھی جا کر تھاکا تہا ہے | لایا اوسکو جو ہاتھ آتا ہے | کیا اوسن باغین وہ پیر زید | جس میں مٹی تھی وہ قمر زہر |
| جتنی اوس کی گنگناں تھے | مجتہع اوسکو وہ اوس کی تھے | روبرو اپنی اون کو بلوا کر | پونچھا توری پرانی مال کر |
| کون آتا تھا روغیر مہیاں | میں نہ دیکھا ہو سکر دیسیاں | اوس میں خوشی کا بھیتا لگا | دو گنا کفیر کر چپ لگا |
| سختی اس بات کی کسی کو غیر | کرتی احوال وہ میان کو غیر | بولو وہ شب ہو کر ایک بان | کئے کدین شکاری کیم فکان |
| میں آگیا اوس کو کوئی | منا دم ہمہ پیش در کوئی | مان اگر آیا تھو ہوا سنکر | تو کھوارون کو نہیں دھن |
| ہم غلام ہو کر نہ کیجئے شک | ہوئے بولین پھٹ نکالک | سینکھ وہ وزیر رنگ ہوا | پچھو پھین آتا تنگ ہوا |
| پر بہت دو فزون تھا وہ دزدان | پچھو تو بھون کی بھیکہ سن کر | سوئی تھی بھینگ پر وہ جو | کیا اوس کی قور نے بھون |
| اں نفوس کا پتلا بنوا کر | خود لایا پلنگ پر لا کر | دلا اوس سپر روٹہ مل کا | زعفرانی رنگا ہوا ایل کا |
| نہر تپا کر در دانی | سنگ سوز عفران بہر دانی | چاندنی بھی چھائی ان کو | تاکھہ دام بلانہ آئے نظر |
| کر چکا اوسکو جبکہ وہ تپا | عرض کی جگہ نہ سیر کیا | نشانہ راوی دہان سو گیا | وہ نگہ سیمان بھون پائے |
| بات چوکانہ کوئی وہ اہل | کھایا کو تو ال سے اہل | حکم بھی بھیکہ بھون تہا پونہ | کون اسکی تلاش نام دھن |
| نہر دجا رو کوئی دھونامو | لاہران قید کر کہ وہ اوسکو | اوس تو اس طرح سکی تھو | سینے اب میری رشتہ تھو |
| جو کہ اس جہل میں نہ تھا دھن | سوئی دگر گیا میں نہ تھا دھن | آخرا دس نمونہ اچھو تھو | بن چڑی سننے کی تھی تھو |
| نکلا اوس سے بھیکہ کل | پچھو کر آیا سر میں اچھو | حوالفت سوا لیا تھا نشانہ | میں سمجھا قریب بھیکہ تھا |

| | | | |
|--------------------------------|-----------------------------|------------------------------|------------------------------|
| جانا اوس سے کامل لگی ہوئی | یونہی کچھ دلیس لگتی ہوئی | میں نے سمجھا دی ہے یہی تقدیر | جو خرابی کی اپنی جھبہ دیر |
| بھی اوس دم مجھے خیال تھا | اپنی نادانی کا طلال ہوا | پڑ رہا شب کی شب لکڑیاں | سہا دل پر هجوم حسرت دیا |
| اوشکا حسرت صبح کو کھینچتا | دیا رہوئی کو جا رہو گلین | بچہ میرے حال تو نہلا ہر تھا | اور وہ بھی اس کا ہر تھا |
| ڈال کر کھڑے اپنے کند پر | نکلا فوراً سراسر سے وہ باہر | اس طرح وہاں سے جاتا تھا | اک سپاہی کہیں آتا تھا |
| شاہ کو حکم سے تھا وہ آگاہ | پڑی اوس جاں پر جو اس کی گنا | کر کے اوس کو اس پر لے لے | در دولت پٹلیگا وہ شیر |
| اوس سے لڑنے میں سر نہ پٹا | سچ بتا یہ لباس ہے کسا | صورت پیدا وہ ہوا الزان | کر دیا خوف سے یہ صاف بیا |
| اک مسافر لہجہ ادا تھا ہے | پیر در شد مجھ جاندا سکا | اوس جو دم بتا یہ بتلایا | اس کو لیکر سر امین وہ آیا |
| اوس کو بھی لایا تھا جو دہرا | بولایوں مجھ کو دیکھ کر آگاہ | مجھ کو باحق جعل پر کرے ہیں | دیکھو مجھ انہیں کی گویا ہیں |
| اوس کے کتروں کی قید کر کے مجھے | ایک اپنا شاہ کی آگے | شاہ کو جسک میں نظر آیا | اوس کی نگہ میں خون آیا |
| زین میں کچھ کیا اوس نے | قتل کا حکم دیدیا اوس نے | غافلہ شہر میں ہوا ہر شو | قتل ہوتا ہوا اک جوان خسرو |
| ظاہر اوجھل کار فن نہ کو | جان کو اپنی کہو یہی تھی جو | تھا جو دم سے مرزا لال اوس کو | قید ہو گیا تھا طلال اوس کو |
| جیکہ اوس نے رنگا کی خبر | قتل ہوئی کی میری پائی خبر | ہوا اوس وقت صد نہ جانکا | تھا جو کجا مکان میں سربراہ |
| بیشی مجھ سوچ کر وہ گلہ خسا | دیکھ لائے سکا آخر ہی دیا | لوگ ادھر سے جو جھک لیکر چلے | دل اک ادا ہو کر دیکر چلے |
| میں جو عاکر تھی وہ دروگر | تو جی فطرت سے سکا اوداد | مجھ نہ صدمہ دیکھا ابویاب | جان سکی بجا ابویاب |
| بولی یوں مجھ کو دیکھ کر آگاہ | تھے اس پر سے ہم آگاہ | جائیگی مفت یوں تھیں جان | بیشی دیکھ کر نیکے ہم اوس گان |
| بات مجھ کہیں گاجا رہی باد | اوسھ سکر کی نہ سچ کی بیداد | آپ ملک عدم چلے ہیں اگر | ہم بھی آتی ہیں کوئد میں ادھر |
| چاہتا تھا میں سکو سن | کہ مناسب نہیں اس مخزن | پیدا دل لکوں کھلتی ہی | ایک بھلیات کی نہ فرصت دی |
| لیکے قتل گاہ میں وہ سرور | حکم آخر کی تھی فقط تاجر | دیکھتا تھا میں چاراد گان | تھی پھانی خدا کو میری جان |
| ہنس ہنس غرتی تھے جسیر | اوس دم آیا نظر مجھ وہ شجر | اپنی تنہائی پر سلال آیا | اور مجھ دلیس میری خیال آیا |
| ہنس کو اس سے کیجئے آگاہ | آکری شاید نکالے وہ کوئی راہ | اس ترو میں میرا دل لار | بولا جسلا دیکھ کر ملو |
| ہکو بھی غم نہ دے اسیل | کیا کر میں مطیع حاکم ہم | اب نہیں تیری اوت تھی ہے | جان کد میں بس نکلی ہے |
| کر بیان لیں جو تمنا ہو | کر دیکھ کر کھسکو کر نا ہو | جب سامیہ کلام قاتل کا | غیر حوال ہو گیا دل گاہ |
| یاس سے نیچے چار ہو گیا | جس کو دیکھا اوس جو دیکھا | اک پیادہ پر گئی جو نظر | میرے احوال سے تھا وہ مفرط |

| | | | |
|----------------------------|----------------------------|----------------------------|------------------------------|
| اوس میز کو کھا دیا برادر | ایک سیکس کا کام کر آؤ | دلین خوف و خطر کچھ آیا | بات بیکسنتی ہی قریب آیا |
| نورتن تھی جو میری باز پر | کھول کر انکو مینے ای گل تر | دیکھا پھلے ایک قافل کو | دوسرا اوس شفیق کامل کو |
| اوس می پھرتی دیوان رکھ کر | دیکھی وہ جو سامنے ہے شجر | رحم فرما کے غریب نواز | جا کر اوسجا کھ دیکھنے آؤ |
| بامبر جلد قتل کا پین آؤ | زیر شیشہ دوست ہے تیرا | دیکھ لے آکے آخری دینا | کر دی آگاہی است کو غنی |
| میری کہنے کو وہ جب لایا | ہنس سکتی ہی اوسجگہ آیا | اوسنی ایسی حبیب دی آفا | بوش ہراک کر گئے پروا |
| کوئی ٹھہرا نہ اوسجگہ اوس | بہا کا ہر کچا کی اپنی جان | حلی اتنی جو ہنس کو صحت | لاڈلا مچو وہ بصیرت |
| شہر میں میری جھک چھو چلایا | جان میری بچا کر لے آیا | مینی وان اوسکچھ کیا بہان | اوسنا تو چھپ کر احسان |
| کہلا چھبے شاہزادی کو | تا میری زندگی کی صورت ہو | کہا اوسنی آپ غم کھائیں | میتیری دل حضور مجھ سے |
| مچکو تسکین اسطرح دیکر | والہی راہی ہو اوسوی دہر | چھو چا شکو مکان دلیر | دیکھا صدمہ چھ جان لبر |
| بتلائی عجب محبت میں | پر گیا فرق عیش و راحت میں | بوریا اک چھما ہے زیر شجر | اوسچھ بیٹی ہواک پر ہی ہر |
| تپ فرقت کی ہر بہت بخت | زرد ہو تھل زعفران گیت | شاہ کا قصہ کہ قتل کر دے | ایک دم میں نہ اوسکو چھو دے |
| مال جو الفت زیادہ کتنی | اور بھی ایک دسکی مہی ہے | دہی اوسکو بچاتی نہتو ہے | شاہ کی اسطرح وہ کتنی ہے |
| نہیں کہ قتل اسکا شکل ہے | ایک ہی ہاتھ میں دہل ہے | کان سنا کو کھو کر دیتی ہوں | اسمیں سوائی ہوگی مہر و فزون |
| جینے دیکتی تھی کھلی کھلی | اوسلیسی پری اجی تکلیف | کس طرح سے ہوگی اوسکی جان | چند دن خلق میں ہو وہ ہمار |
| اسطرح اتنی سنی دوسکو | یونہی مرجائیگی میر خود کو | کوئی سوائش کوئی چھوٹے | پھر عجب بیکسی کا عالم ہے |
| ہمیں جو اوسکی نصیب گزشتہ | ہو گئی ہن حبیب برگشتہ | ایک اوسکی فریزادی ہے | دہی دھجونی اوسکی کرتی ہے |
| دیکھا اوسپراس محبت کو | یاد کرتی ہی اوسکی محبت کو | کتنی ہی اسے خدا عزوجل | اسکی انداز ہی جان ہو کھل |
| ہو گئے کار کی دعا تھو قہول | عیش و راحت ہو سکو جلد | کتنی ہی وہ جو کچھ اذیت ہے | شکر کی جا ہو شب راحت |
| ایز مرنے کا کچھ نہیں غم ہے | جان اوسکی چھوچھ کیا کم ہے | گر دعا مانگتی ہو چھ مانگو | خیر ہی لہو کھو وہ چھوچھا لہو |
| کہہ رہی تھی چھ دہ سیرالم | پارموتی تھے دس سیرالم | اسمیں وہ سہل دسکی باس گیا | اوسچھ یزدنی جب اوس دیکھا |
| اوسکری اوسکو چھوچھوٹا | سچ سب سکی دسہ درموا | پوچھا اوس یہ اوسنی خوش | چھوچھی وہ خیر ہی لہا ہی گھر |
| لہا لہا ہن چھوچھی کردہ نام | لینے آسے ایکو چھو علا | سننے ہی اسکا نام کو وہ ماہ | ہوالی خوش ہوگی چھوچھی لہا |
| کھو لکرا ہی دست دہاز کو | لاؤ لہا دس اوسنی پرو کو | دیکھا دھت زیر لہو چھوچھ | دل ہوا تاج غم سے گوچھوچھ |

| | | | |
|-----------------------------|-------------------------------|-------------------------------|------------------------------|
| پر رہائی سوا و سکی شاد ہوئی | بلکہ خوش حدی بھی زیاد ہوئی | بولی رُوک نہ بھول جائیو گا | جلد لو تیری کو بھی بلانے لگا |
| حفظ خالق میں اب دیا تمکو | شکر ہوا و ستر خوش کیا تمکو | خیر سے بھی بچو جلد اور جان پر | لو اپنے حبیب سے جا |
| میری تسلیم عرض کیجیے گا | اور بلا میں بھی اونکی نیچے گا | میں بھی شتاق ہوں کہ دیا | اس نکھار کی خیر سہا لیا |



| | | | |
|---------------------------|----------------------------|----------------------------|------------------------------|
| ختم جب یہ کلام پہنچا | سہنس لیا اور سے بلند ہوا | شانہ راوی تھی اس قدر شایان | عرصہ تھارا وہ کامی پیر شایان |
| ہر گھڑی چھوٹی تھی وہ | در دل لہو گواہی دینا | آسمان کو وصال یاد ہوا | ہو از لہو یہ دشت شایان |
| ادھار پر سیاہ وہ کب | ہو گیا دن نگاہ میں شب نما | اور پھر فیہ لگے جیسے آب | استعدائیں ہو گیا تباہ |
| کسی صحر میں ایک پتلا تھا | مثل بام فلک وہ اونچا تھا | اک کھاری کا تھا وہاں چتر | اتر آ رہا وہ جگہ اسے پیکر |
| اپنی گہر میں وہ کھاری تھی | میراں تری پتھری تھی | اوسو خالی جو وہ مکان پایا | شانہ راوی کو اوسو سہا پایا |
| دونوں میں تھی وہاں لبتا | صاحبانہ آگے ناگاہ | دیکھا اوسو کہ ایک شہزادی | بیشی جو میری گہر میں تھی |
| سہنس چل کر پانچ ٹھکانے | اوسو بھی فرط غم سے کھانا | اوس کھاری کی دیکھا ایک | شکل انہی ہو گئی وہ دنگ |
| رحم آیا جو ادنیٰ حالت پر | اوسو تسلیم کی اوسو جب کہ | چار پائی پادوسو بھلا یا | خوب سے اوسو لٹایا |
| تھی جو پوری دونوں مہیا | دفعہ در ذرہ شہر و عہد ہوا | بمع جوڑا سوا ایک آخر کار | نکلا طفل حسین تر حسد |
| اوسو خوف خدا جو کہ آیا | بنگنی وہ کھاری خود دایا | کا لکڑی وال اور خٹلا کر | دیدیا اوسو سکی کو دینا پیر |
| دن بھر کی جیب کو آتے ہیں | ہر گھڑی طرفہ غم دکھاتے ہیں | ہوئی بارش کی ہمدردانی | کر چہرے کے آگیا پانی |
| ایک چوڑی کا تھا وہاں | اوسو میں پٹیا ہوا تھا وہاں | پانی سدا میں جب اوسو | اپنی مسکن میں وہ ٹھکانہ سکا |
| ہاتھ پر حیات سے دھوکہ | کل آیا وہ خطبہ ہو کر | سہرہ کو کہہ اٹھا آب کثیر | غوطہ کمانی گویا وہ تیر |

| | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|----------------------------|------------------------------|
| سہنس کی ولین رحم جو آیا | اوسکو اپنے پر وین پہلایا | یا در کینہ پر جسکی خصلت بد | اوس سی تقصیر ہوئی ہی سہنس |
| پانچ لاکھ لکھ لکھ جو انسان | ہو گا بد اصل اور دشمن جان | ہو گیا گرم جسکو وہ بد ذات | کی اصالت کی اپنے آخر بات |
| بدلائم کی کا یہ کیا اوسنے | غم جانکاہ اک دیا اوسنے | سہنس کے ساری بال و پر گائے | کیسے وہ پارہ جگر کاٹے |
| اوس کی سچی جو دیکھا میرے حوال | ہو گئی تیغ غم سے وہ تو حلال | دونوں ہاتھوں سے لیا پٹیا | ہو گیا اوس جس میں کانیا سہنس |
| سہنس نے اوس میں سچ کی تقریر | موتی ہو کیون تم اس قدر لکیر | کیا خرق کی ہو شیت سے | مہتری ہو گی اس اذیت سے |
| دلہیل نے کچھ پر اسان ہو | صورت اتر تم نہ گریاں ہو | کوالتدیر تم اپنی نظر | وہی ہستم ہوئی لیگا خبر |
| اوس جو ب اسطر فصیح | ضبط اوسل ہر روزی وقت کی | جسکے تقدیر کر چکی ہوتی دور | ہو گیا اوس ساری وہ ابروی ڈ |
| اوس صحابین ایک سو دگر | اوترا اوس رزنا گمان اگر | اوس چہرہ میں اک کے خاک | اگیا ایک آدم تاج سہنس |
| چرگ کی اوس کی پہاڑ کی نظر | دیکھا بیٹھی سے دک پری پکر | طفل آنسو میں ہر جلدہ کنان | یا ہی یار میں مانتا ب عیان |
| اوس ملازم نے جب یہ دیکھا | کھانا جھری جا کی سارا حال | اوسکو املا کی مناسی | اوسنے جیوت میں خبر پائی |
| ہو کی تیاب اوس جگہ آیا | یہ سخن وہ زبان پر لایا | ای غنیہ کرید جلد بیان | کون ہوا میں اسطر سے یا |
| کی بیان اوس کی اپنی سب رونا | رویا وہ حال سنکے سہنس یاد | آخر اوسنے محافہ نگوایا | مہ طفل اوس کی کو ہٹلایا |
| لیکا اوس میں کبھی پر ہوا | کیا نیمہ میں اپنے وہ دیجا | پایا اوسل ہوش کو ہو گلین | یوں لگا کینہ وہ پہلے شکیں |
| نہ کرو اب کی سطح کا خط | میری بی بی سچی ہو تم بڑہ کر | تھی جو مجبور وہ میرا تالان | میرے خیمت ہوا دے سامان |
| میرے کئی ہوئی من ہوا مصروف | اور اپنا سفر کیا موقوف | لی وطن کی وہاں سو سزا | دور کی اپنی دے الفت جا |
| ملک میں اپنے جبکہ وہ ہو چکا | تمہا محافہ جو ساتھ اوس گل | وانکے باشندی دیکھ کر حال | لیگی اپنی ولین اوس حال |
| ہم محلہ جو ایک عورت تھی بد | بگمانی اسے نہایت تھی | کھانا جھری روجہ سے جا کر | اپنی شوہر کی کہتیں سہنس |
| ترک اوس کی تہا ری الفت | اکلی جا کر نئی تجارت کی | سنگ اس کی ٹکڑی کی کان | کھانا جھری روجہ سے جا کر |
| بولی وہ خاک میں بیان کو | کتنی ہون کچھ ہو دیکھ آئی من | اک پریر کو ساتھ لایا ہے | گل کی صورت شگفتہ آیا ہے |
| بات یہ سنکے وہ بولی ہر کسم | غم ہوا اوسکو استعدا دم | پہلے تو فوج اپنی سہنس | بولی پریر کو یوں بوجھ مال |
| زندگی بھر شکل دیکھوں گی | اوس کی صورت کو جیسا میں | بند دروازہ کر دیا اوسنے | نور یوں ہی بیان کیا اوسنے |
| نکو ماجر پکار سے جب آکر | لاکھ چوکھ پکڑید ہر سے | تم نہ دروازہ کو لٹا دیکھو | خود ہی دو گئی جواب میں کو |
| آب حیات میں وہ ب جائیگا | ہاتھ اس کی تسو اوٹھائے گا | کھری تھی میرے ہنس و گدا | اس میں تھری جا کی دی آٹا |

| | | | |
|--------------------------------|----------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| بلوئی بچھا کر سائے صبا | یان نہ شریف لائے صاحب | پھلا دلائی تو لے لیرول | اب بھان آئیکہ تیرا بل |
| لاکھوں صلاواتیں ہیں لگی | ایکایان تو زبر کھاؤ گی | اس بڑی زین رنگ لایا ہے | سوت چھپر تو ایکہ آہستہ |
| اری بد ذات کھرھیرے | نہیں ہمیں اجا تیرا ہے | یان اوترا تیرا دسکون لگی | کد کر دگا تو سر کو پور دنگی |
| سوں بچا کر اسد دم در کان | اوس پر برو کو کہ تیرا تیرا | اب میری پاس کپہنیں ہو کام | نندگی بھنہ لو گی تیرا نام |
| کھا دے مٹی کر کر اگر بد بخت | ہو نہیں میرا تیرا ششخت | کبھی جو درواری کھنہ میری ہے | کیا یہودہ منہ میری کتی ہے |
| تو زیمہ شور کیوں بچایا ہے | کیا کینہ تیرے سکھایا ہے | جھکویاں آنے تو دیا ہوتا | صبر اتارے کیا ہوتا |
| اوس جی سطر سے بچایا | اوس کو اس وقت کو لیں آیا | جب بچھڑا ہو چکی نکلا | کھولا دروازہ اوس کی آخر کا |
| اوتری جیٹن محض فدی وہ نور | دیکھ کر شکل بن ہو گیا نور | بھوئی صورت پر اوک لگنا | سری پاک بلانین لہن کی با |
| ایک لگی اوس کو کہ میں ہوں ہاتھ | لطف سے پیش کی اوس کو | پونجی اوس دیر جی جھل | کھد با اوس کی اوس سبب |
| کھکھامہ مکان میں اوس کو | مانہ کوئی اوستہ اوستہ ہو | آہ کھانا اوس کھانے لگی | ہاتھ نہ اوس کا تو دھار لگی |
| کر نو نیکی اگر بھلا چاہو | ہر بہت یہ پسند خالق کو | تیرا جہرہ حاملہ موئی اوسی شب | وقفہ ہو گئی عنایت ب |
| یوم ہو وہ جب ہوئی آخر | مطل اکٹا ہو ہو اظہر | غرض کہنی کر اسے خدا صبر کر | بھکو دولت بھری عطا کر |
| یاس تھی بھکو ایسی دولت | ہوئے بالو میں تیری صحت سے | ہر تھار میں جو اسکی حد تھی | توئی اوسکی عرض میں رمت کی |
| اوجھ اوس کی بکایا اس ہوا | کھتی تھی اس کا پیر اس ہوا | کے ہاں جہرہ فی شہر سے | بلا حال و تار دیا ہے |
| کینہ فرقت میں بھلا بھیر | اپنی مشوق سے بھلا بھیر | بھگت میں میں پر دیر کر | اوس تلک اوس کو جلد ہو کر |
| سننے ہی بھیر کام اکباری | کی سب اوس کی سفر کی تیرا | بھگت میں میں پر دیر کر | بھگت میں میں پر دیر کر |
| نہم اپیش پس لے بھیر | میری جانب چلا میری کام | ایکایہ | رہنہ فون کا تمام اوس بھیر |
| پر خطر راستا وہ ایسا تھا | بے لگے کوئی جانہ سکا پایا | بھگت میں میں پر دیر کر | اوس میں پر دیر کر |
| ایک کا وینن نام نہ رنگ | اوس میں تھا دوسرا ہے | بھگت میں میں پر دیر کر | بھگت میں میں پر دیر کر |
| وہ جواز رنگ نام کھر تھا | وہی سب نہ ہو گیا تھا | بھگت میں میں پر دیر کر | بھگت میں میں پر دیر کر |
| ہووا اکا کہ جب بائے جور | بھوچا کچھ نہ ہو لگی تھی | بھگت میں میں پر دیر کر | بھگت میں میں پر دیر کر |
| طفل وینن اوس کو بھی | ایکایہ پر کر انین تھی | اوس پر دیر کر دیکھ کر | بھگت میں میں پر دیر کر |
| شوق صلت میں مضطر ہو کر | ہو لایون اوس ایک دن کر | بھگت میں میں پر دیر کر | بھگت میں میں پر دیر کر |

| | | | |
|-----------------------------|-------------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| بہول داس کی کیا بیگناہ تھی | تھا تو میری چلنیکیا میرا نقشہ | تھی نصیحت جو اس کو ساری | اوسنی فدا مہ سے کیا ارشاد |
| پتے چلوا تیری یا ہس | خاک کی مین پکا کو گلی اندر | جس طرح اوسنو او کو چلایا | اوسنی صورت سے خاد کو چلایا |
| تھا جو منظور وہ بھی لگوری | تھرا ولسی اپنے درگزی | نام تقسیم کئے آسے فقیر | مہو گیا در پردہ ہاں کشیر |
| وی صداسا گلوں کیوں ملے | کو دیا ہمارا پیرا ہیکر | اوس پر لیسے کئی کینے پیرا | جمع ہونے پر سائل اوس خوشنما |
| کو دیا اوسنی سنتی ہی پھر | اوس تقسیم فاقہ دیکر | خاد مہوں نے ہو جو ارشاد | دیا ہوا کو انتہا سے زیاد |
| جیکہ تقسیم ہو چکی باہر | اوسنی اک ناری وہ شک | چلوا جو خاک کی پکا پکا | رکھ کر رنگ کی قرین پھر کھا |
| کھا ڈال سکویا سر کی قسم | کو کھانیا تو ہو گا ستم | سنی اوسنے چو پیر کی تقریر | کر گیا ہر بار سب وہ شیر |
| اوسکے کھاتی ہی اوس کا کھانا | جسم میں اوسکے تھا نہ کو بام | اوس کو مرنیکی سب کو میرت تھی | رہنے کو کو کمال رقت تھی |
| جیکہ ہو شک نے سنی پھر | آپس کی غمزدہ ہنک | دفن سے جب آؤ فرار ہوا | اوسکی اداں پر کیے تھنا |
| اوس کی پکوی بھی وی ہنک | اور کھانا اب ولین ہو گین | اوسنو صدر جو بڑا دھیا تھا | دست کا فر سے سنج پیا تھا |
| شک پھر ہو گیا تھا اوس کا | لاکھ تیر کی نہ او ترادودہ | طفل کا اوس کو جب خیل ہوا | رکھ دی ہو شک نے پیرا کھانا |
| رہی کسال داناں شک | جب نکل آئی خوب ہنک پر | غرض اک روز گیا اوس دھیا | بولی ہو شک سو کہ بہا جان |
| گر خوش ہو تو میں روانہ ہوں | اپنی شوہر کے پاس اب جاؤں | ہو تمہارے سپر و سپر | میں بلاو گلی اسکو وائی جان |
| کھا اسی اگر پھر مرضی ہے | جو پھر ہے بندہ راضی ہے | دیکھ لڑکے کو اپنے آکر کار | مہو گئی پشتہ ہنس پوہ کار |
| تھا اسی فکرین جو وہ جاننا | کی بعد شوق اوسنی بھی پردہ | طی ہوئی تھی نہ ایک منزل ہی | بڑا آئی تھی خواہش میں ہی |
| سینے کو دشن زار مانے کی | ہوئی خواہش جو اسکو کھا | ہو اب تاباں اب اوہ رہیر | اوس آ یا زمین سے کھا پیرا |
| تھا اوس دشمنین کا مقام | کہ تھا جی انس کا کین نام | ایک پلے پڑا اسکو ہلا کر | کھا فی پینے لگا کین جا کر |
| تھوڑی مدت کو بعد حبس آیا | اوس پر کیوندا ہو چکا پایا | پھر کے بیان سے وہ پیرا گیا | حال مجھے بیان کیا سدا |
| کھا پینے وہ کون سی جا ہے | جسے چھپر پھر توں ہے | مکو بہر خدا و پیر چل | کو میری جان ہے بہت کل |
| لا کر آجایا مجھ کو آخر کار | اوسنی اسطر جسے کیا اٹھا | مکو پوئی ہے میں سے تھرا | اسی سحرانے کی ہی برباد |
| سینے میر بات میرا سیرالم | نہ لڑا اس کے مثل نقش قدم | دو ہونڈی کو گیا ہے وہ پیر | نہیں معلوم گزری کیا اوس |
| مہ تقابو اگر پھر چاہتی ہو | کہ وہ دارم جان سے کھو | چلوا اسکو تلاش کر دین ہم | دور ہو جائیں ساری رنج الم |
| ہو گیا شاد وہ اس سیرالم | اگے دانیسے میرا لکیت ہم | پھر پنے اک ملک میں دوروں کا | سامنے میرا پیرا یا نظر |

| | | |
|-----------------------------|--------------------------------|------------------------------|
| دلیں اپنی بہت ہوئی تھیں | لباس پہ جسکے سرور کی تصویر | کریں پوش میں اسیر و شیر |
| پہنے میں کیوں لباس محرم | پونچھا ہنسی کی ہلاک حال | منہ لگا کر جو اس میں آبا خال |
| دلیں اس کے حوالہ کیا اکب | تھا یہ انکا جو شانہ زور و جلال | بولی وہ اسکا کیا کرین کور |
| پہن گیا اس میں طلسم آفت | ہنیں کچھ اسکا حال کو لٹا | اوس کا کطلسم ایسا ہے |
| جا کر قریب طلسم بھی سہ | جو گئی اس میں سورہ بھی تیر | ہو ادنیٰ ہر ادنیٰ کی ہر شیر |
| بولی اسکی کہ یہ سیک تم تھیں | ماں ہی سب لباس ہنات | بادشا کو بھی سرج ایسا ہے |
| نیک لگا اسکی مخلصی کی را | اوس سے اس طرح پر ہوا گویا | تھا جو ہر اہ اس کے شہزاد |
| اٹو لگا اس میں کئی نور نظر | مرضی اسکی اگر کون بنا ہون | پاس میں سے پرک جانا ہون |
| شاہ کراپس میں کہا ہا کر | رکنا ہا پر تم سر سے دم | پہن جاتے تھے کہ تہن تم |
| پھر کے خالی اندام میں گویا | ہر قید طلسم میں خود راہ | عہد کرنا ہوں سکامین اللہ |
| نہیں جانیگی پیش کچھ تھیں | اوتہ تم اپنے سر پہ بھ آفت | بولی اس سلطان کی تو طلعت |
| اپنی دفتر کے پاس ہوا یا | ہو گی اس ج تو جان بدوان | کھا ہے نہ کہ نہ مانون گا |
| سی پریشان وہ دروہم کمال | اسیٹے وہ ہو نہ آپ خبر | تھا جو موقوف کام پہ پھر |
| کر رہی ہر وہ کہہ دراری | میں ہی تو وہ غم سے سکے میں | جو زکریا سیاحیہ میں |
| ہوا کیونکر اسیدر و مہر و | اد کیا اوس اس طرح سے کلام | بیٹا اوس غم زد ہو کر کلام |
| پہنیں گیا اوس طلسم محرم | سوی طلسم عجیب بیان جو حضور | بھر کر ان ہندی سارشی |
| رکھی ہو شاہراہ پر وہ قریب | دیکھنا کیا ہے تیرہ قریب | کر چکی جب وہ اس طرح گھٹا |
| رکھو ہو کیونک یہی ہے ہر راہ | پونچھا اوس کہ تیرہ تو تیرا | اک شہر بنا ہو گیا اوسکو |
| اور دھیت بھی یہ کی جھکو | مواد کی جبکہ وقت خبر | کھا اوس کی اسے تیر تویر |
| مثل میر کی رنگی بھ انداد | مثل سایہ جدا خود دم بھر | رکنا ہر وقت اسکو پیش نظر |
| پر نکلی ہنیں کوئی صورت | رکشی ہوں ہر گہری میں نظر | اوس کا فرمانا ہر دم دل پر |
| جب ہوئی اس طلسم کی تیر | سحر کرنے میں ہی ایسی تیر | اوسکا احوال کیا کہ تیر |
| اس میں کی کہ نہ کر گیاں | چاہا جس طرح تھا ہو تیرا | راہی ہوا دیکھی سب ہوا تیرا |

| | | |
|--|---|---|
| <p>یاسمن کی خدمت میں کیسی بیجا دین منہ راو سکودھ میں جس کا قصور دل کو کھیر بات خوش نہیں آتی آسمان زمین ہلاتی ہوئی اوس کا کاغذ کا ایک پر چکر تازہ مضمون پر حسین کا کھٹا پتھر و درہ کو کھنڈوق کی ریزگر ناک چوچر نہ اسکو کھپسہ آتا اوسکو لیکر کجا کجا پوسا بے تکلف دہ اسپدہ پوری سوار ساتھ ہونا ضرور ادا سکا ہے پشت سوا سکا در پر چھوڑا اوسکو بھی حسن میں پایا جسکو خالق نے کر دیا انھا میر کے قصور و گونہ بیان</p> | <p>اوس میں کیا کیسی ایک میں غم ہو کر بہم پہنچا بی دہ اوں شامت آئی پر غور پر مل گیا شاہزادی اور کھلے لکباری پڑ گئی اس غم کی اوسپہ نظر گر کسی شخص کا مجھ دل چاہے ہو کر در پڑا لی پتلا ہے نقہ کی اولیک قمر ناسپہ جسکے ہری اسکو دہ بجائے اوسکو بوجایا گیا طلسم میں دہ اپنی ہوا اسکو بوجائے ہو کوئی شخص اپنے آپ نظر شاہزادی و لایون بہنکر بھی کتاہی مجھ سے میرا دل نکسے مجھ شاد ہو گئی دہ نگار</p> | <p>بولی شہزادی کی زبان پر کین انصاف آتا راجہ دانتا کل کل بھی نہیں جھاتی وہ بھی لی تو غل جاتی ہوئی دفعہ ہو گئی دہ صد پار کھول کر اسکو جو کھر پرما بڑھیلہ لازم کر لیں کر تیر سکھو اوس تیل سونہ دہ کھڑا رکھی ہو دہ بھی سکی اونکھیا نہیں ہو گیا اوس کی سب کاد اسکے ہوا ایک نام ہے جا کر شمع و جھنگھ کھوٹا پرہ کہ پرہ جو ہونڈا ہونا تمہی بھی اس میں ملے ہوا اسکے لیکر کو اب میں جانا ہوا</p> |
| <p>تو طلسم عجیب میں جانا نری دلیں میرے دوس باتی شک نہ ہو وہ انکو حل جسکے سیرانی کو اور آفت لی ادسی صورت آئینہ کی تیر دیکھ کر اسکو مجھ شہزادہ خرسند اور تھلا دیا چاہے وہ میرا علم نہ</p> | <p>پھول پھر کر مجھے پلا اسدا سیکھو سلوک ہم جاتی بات جامی و تھمہ میں علام ہے جبکہ اپنی اس طلسم کے چھوٹا مہو کی بس وقت نقہ کی فرنا ہو گیا خیل سوار اوسپر ہو گیا کھٹا پتہ نظر سے نہما</p> | <p>سارے بادہ سا قیلا نا تاک بدلتی اسکی ہر ساتی زادہ دیکھ کر نا چاہیوں پر الغرض اس میں کچھ خلعت لی تھا جو مضمون پرچہ میں خیر باقر صبح لجا ام یا سمند جا کر اسنو لیا طلسم میں</p> |

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| اک غیر تشک بر قد آدم | اوس کی بدنامی کل دشت | سرا انسان سب د | کعبه شب نکل کا شجر |
| متصل جسکے ایک اور | ساحرہ اک سوار و سپر | عشترہ تاجین مل رہا | سلی را دین یو کی ہر اک جاد |
| شکل دندان فل ہون دندان | ما تھمین اوسکے سپر انسان | پڑا کو کھرا دین ہونک اونی | چھرا دسی سر کورہا دچا |
| جگر دہر بلند تو ماسے | نخل پر سپر ایک روزا ہے | خوف ہو کا ہے دین پاد | نری ہوش بھی سجاد اسکے |
| تھی جو صومل خط اسکو بھر | دل دشت زدہ کو ٹھہرا کر | اوس ضیفہ کو وہ دیا ماسر | اوس خوش ہو کر لیلیا مار |
| پڑا کہ نہ مار کو کیا بھریان | چلو براہ میر کر تم اس آن | ساتھ اسکے عوادہ خرا | ایک جانب علی وہ بدر دار |
| جیکہ طرک کچا بید تو ہی راہ | قلہ اک دان نظر نا گاہ | سیم خالص کا وہ سرا تھا | خو بصورت ہر ایک دچا |
| اوس چالیس ہر ج تھی نیم | خوش نا اور بعد دل و نظر | تھی وہ سب پاؤں سے مار | نہر دین و نکر غیرین گیسو |
| اپنی اپنی حکم بر استاد | لب سرو سیکے لگی ہوئی خراب | گرد و طبع کے جو کہ خد تو تھی | نرنگہ و نگار و نسو می وہ ہر |
| تھما مارا کر اچلتے تھم | اوس خدی من گرتی تھو کر | اک زین نو جوان جابر نوین | پیشہ بکرہ من تھی خراب |
| ایلیون تک تھی اسکے کمال | سامنا و سکی ایک گاہ ریاں | موگری ہاتھ میں ہوا وہا | اوس کھرا لے لائی گاہ |
| قلہ کا جو کلام ہے درواز | وہ بہت خوشنا ہے درواز | انکا جمنی لگا ہے بل بخت | کھرا راہ فاس ہے بل بخت |
| اوس پہ دیو سیما ہٹا ہے | دیکھا اوس کو خوف آتا ہے | کھولی تو خاکی طرح سی بہن | انکیش مل کی طرح تھن |
| اسہن ساعہ تو تھی رہبر | بھونچی بل بخت پر وہ جاک | منہ میں من ہو کہ کوہری | بولی اس کے آؤں ہم بھی |
| دلیں بل بخت کو نہ دینا | کہ بھرا باطل ہے اسیا | گفتگو ساحرہ کی جھ سکر | چاہا اس کو جاکون مل نہ |
| پچھے نگہ کی جو عورت تھی | اپنا گہ ریاں وہ بجا لگی | اور جن جن باتیں نا تھے | پھونکی اوسد ہر ایک کی |
| ہو گیا اور جگر پر پیا شود | جگ اور تھو سنے خفا کان کو | اسی شعبہ ہمداد سکا تھا | اسی طرح سب طریقہ تھا |
| تاسل بل طلسم کو بوجھ | آج آتا ہی غیر شخص در ہر | خوب وہ ہوشیار ہو جائین | ایک غفلت میں تھن لکھین |
| آخر لا رہی ہے کامل | ساتھ ہی اسکے ہو گیا د | دیکھا او چا پو پو کھ ساما | ایک گلزار ہی وسیع و کلاں |
| بچ میں بگڑا ہی ہری صورت | اوس میں مہی ہر اک سن عورت | ساحرہ اوس کی سلام کیا | دید یا خط نہ کلام کیا |
| پڑا کہ نہ مار بستی کی اک | بولی اس کے پیشہ اچا | بہنا اوس کے قریب جھ جا کر | فراموش نہ طرف تھی نظر |
| لیگتی تھی جو اس کو دہان | وہ خط ہو گئی نظر سندان | ناگمان ایک طوطی کا ہوتا | پاس میں سن کے آہیٹا |
| دایان مل صرہ کیو آتا | پانی اک خاد سے منگوا | سحر کی لول دین کچھ پڑ کر | دھماکا اوس کی چہر کا دونوں |

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|----------------------------|----------------------------|
| لو کہ بس طبع و دیوان | نگینی پھر وہ ادبگر ہی انسان | دیکھا اک مرد ایک عورت سے | سبز و زرد رنگ شرف و شرف |
| چھل و سیاحہ کو کر کے سلام | با ادب بیچو دلوں با و تاج | بولو یہ ان پھر فرخ سار | خونک پہ کیا استفسار |
| دل پر اس کے جو دیگنی زنی | یون کیا سا حوہ اس فکر | تم حیات سحر کی اسے ملو | مہربان یہ جیسا کہ اسے ملو |
| تھی جاری بہن جو خال زاد | وقت مرگ اس یون کیا د | یاد رکھنا بوا مہر الون | اکو قیاس طلسم میں ہوگا |
| نام اس مہر شوک سی مہر ان | جانشی ہوں سو میں اپنی جان | تم بہت اس کی آبرو کرنا | مخلص کی بھی جستجو کرنا |
| گر کیا فرق پھر وصیت میں | تو میں ہمیں ہو گئی ریت میں | سانس کی جو بیٹھا ہے | بھی شہزادہ اس کا پوتا ہے |
| چپ ہوں جیجک کہ وہ احوال | بولو اس طرح میہ قمر نال | اس کی کی صفت بیان کر | نہ ابھی ختم و دستمال کر |
| نام سے اس کے کیجئے آگاہ | پروہ کہہ جانی ناعری بجاہ | بولی اس طرح حصہ وہ عورت | تم ہی یافت اسے نو دکر |
| اوسو جسم اسو اجازت دے | اسو خود اس کیفیت پرگی | بولی اس طرح حصہ وہ قمر نور | جمہا کوئی غم کا افسر |
| کہوں اپنی جینیں کیا کیا | موتیں ہر ذرا جینیں کیا کیا | کہوں اسو غرض ان بنی | ہماری روداد کی یہ ان بنی |
| منہ سے نہ کر پروہ جب آئی | اشک انکو میں اپنی ہر لائی | ہنس کل نام نہ کہہ گل تر | بولو اس طرح اسو خوش ہو کر |
| تھیں وہ مار شک عالم ہو | تھی تمہاری تو جستجو ہو | یون لگی کہ نہ وہ قمر نور | مان ہی جیہ خورشید بے نور |
| پوچھا اسو کہ آئین یاں کو | کہو احوال میر ہی اس مضمطر | بولی لایا ہی عجاوب ایک | اکو ا جگہ جیہ جیہ بناس |
| اصل میں وہ عقاب سا تھا | بہیں لے لے وہ کافر تھا | اوسو میر عجاوب جسکہ لاکر | دیا شاہ طلسم کہ جیہ لاکر |
| دیکھ کر مجھ کو وہ ہوا شیدا | ہو گئی ادراقت اک پید | کیا کہوں حال زشت خلعت کا | ہو خواہان وہ جیہ خلعت کا |
| نیسا سرت کا گیا اسکا | جان دیر بھی ہو ستیا | اس سب بستی ہو گیا مجبور | نہ کیا اور نو کر دیکھ پتور |
| وہی پر اس طرح کی سر جھک | سحر سے جانور کیا جگو | بتلا کر کے مصیبت میں | مجو بھو یا انکی ریت میں |
| تاکہ بصل پر مجھے راضی | اس قیہ کہ میر بن قاضی | نام انکا ہے عین جادو | رحم دل میں کال جیہ خوش |
| نہ کیا جبر لیکن مجھ پر | کہی سمجھایا ہی تو نہیں کر | آج تک تو مجھ جادو عصمت | رہا مخفی طیان مجھ دور |
| کل کی لیکن خبر نہیں معلوم | رنگ دکلا کر کیا مہر معلوم | کہ چکی جسکری وہ سال حال | یون لگا کہ نہ وہ قمر نال |
| نہ تھا کچھ ہی میر کام آیاہ | تھیں نہ نوٹ کے واسطے دالہ | جستجو کے ان تلک آیا | شکو خالق کا جلد ملو یا |
| ہو میرا میں خیال نہا یتیم | خونم سو ہی اسکا حال یتیم | بولی وہ دونوں ہم ہو جمنون | خوش ہواں جیہ دل تین |
| سنو اس کے کلام جیہ جہاں | یون کیا اس سا حوہ بیان | موتیں شاہ طلسم کی دایا | ہو میرا نہ نہا یتیم |

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|---------------------------|----------------------------|
| پاس کرتی نہ آپ کا میں حضور | لیکن اس خط سے ہو گئی غیور | استراحت بھان کرو تھیں | صبح کو باندہ ناتم اپنی کمر |
| راہ اسکی کوئی نکالوں گی | تا بقدر زمین نہ مالوں گی | الغرض دان رہا بھد شکم | اوٹھی جب ضعیفہ دست |
| نکارا اسکو جو تھی رانی کی | لکھی شاہ طلسم کو عرضی | با شمع میں لیکے سنگوڑی چا | سحر کے بول کچھ پڑی کئی |
| دونوں چیزیں اسکے آئین | اور اس طرح اسے بائیں | سمت غریب کی چاندنی پر | گنگا جمنی بلیک ایک شجر |
| سنگ بزرگوں پر رکھ دینا | دو گھڑی او بھگدہ بد دم لینا | آئیگی او بھگدہ ایک پری | اوسکو دیدیا تھم پڑی |
| جو کہ تھیں وہ عمل کرنا | یک طرح کا غلط کرنا | شکے کچھ گنگوڑی وادعت | پھیر چاڑھ پڑھ کر عجلت |
| رکھ دیو سنگوڑی سنو دیا | آیا اک از دہانہ نشان | پھلے تو وہ سی اوئے اوکلا | عشق ہو ارباب میں دیا |
| ہو پید اطلالی اک کسی | خودی تاجیم وہ او بھگدہ | دوسری بار اوسنو اوکلا | نکلی اس میں ایک تھم پڑی |
| تاج شاہی نوادہ کی پیر | جس میں سب لیا شمع | اوس کی پڑی پڑی وہا کر | بولی اس طرح اس اٹلا کر |
| کیونکہ تھیں آپ کا بلا ہے | کیسے مطلب حضور کا کیا | کھا اوسو کر کیسے تو شریف | یاں بہت آپ کو پڑی کا |
| یک عرضی تھیں کی تھیں | اس میں مدعا مسدود | ایک عرضی کو سب پڑا | سحر کچھ ایسا پیر کیا |
| نور و نور او سکھ گئی | اوس از دہ کر میں کو پڑا | وہ پری رو پڑی خود مدہ | منہ میں وہ کھا کر پڑی |
| ہو اسی وہ پڑی وہا | اوکلا اک باغین زمین جا کر | تھا وہ گلزار غیرت جنت | تھی ہر اک تھیں میں |
| اس وقت تھیں چھپ چھپ | لکون کو صفت مختصر ہو | پہر و شش پڑی بادہ کی گیا | نہ تھیں تھیں او پیر پائی |
| پتلیاں سوئی کی بہت خوش | باغبانی وہ کرتی تھیں | پلیٹ تھیں میں اطلالی | دست تھیں پڑی زمرہ |
| تھیں لب تھیں کیان چار | قابل دیداد کے نقش نگا | ایک کشتی اسکو بھلا کر | بولی اس طرح وہ پری |
| تھیں وہ پانہ سپر کر | دونگی خط کا جواب کل | اسنو خود بان قیلہ کیا | وہ گلگشت میں تھیں |
| رات کو تھیں اسکو ملو کر | تھا جو شاہ طلسم او سکھ | گئی دانے وہ خورا اسکی | عرض کی اس طرح ہو |
| میری تھیں وہ تھیں | صد تو جاوے تھیں ربا کر | پاٹ اس کے جبینی پیر | ہو اخطاری تیری پو |
| ایک تھیں وہ تھیں | تھیں اپنی تھیں کی او پیر | اوس میں تھیں تھیں | دیکھتی ہی اسے بلا |
| تھیں وہ تھیں وہ تھیں | میری تھیں کی تھیں | کر دی باہر زمین طلسم | ہو تو فغانہ تھیں |
| تھیں وہ تھیں وہ تھیں | اپنی تھیں وہ تھیں | صبح وہ تھیں کے پاس | بولی اس میں کمر |
| تھیں وہ تھیں وہ تھیں | لیجئے آزاد نامہ قید | خودی پھرو لی ایک | پاس تھیں کے انکو |

| | | | |
|------------------------------|-----------------------------|----------------------------|------------------------------|
| دور شاه کا یہ سسٹہ کلام | لاؤ وہاں اوسکو وہاں کلام | منہ نظر میں چھو نہیں جاؤ | خوش ہوئی آبا جیکو وہاں |
| جو کہ وہاں وہاں سلا یا تھا | بعد شکر یہ لے اوسکو دیا | پڑھ کر مضمون دہلیز کی رشا | بولی اس سے کہ تو برائی مرا |
| پھر شکر کی اوسو دیر چلاوے آن | کیا اونکی رہائی کا سامان | موجہا تخت اک کیا تیرا | اثر ہو بھی بنا تو اسو چار |
| تخت کسے چیمہ اونکو بنا کر | تینوں شخصوں کو اوسے بھلا کر | پڑھ کر ماسے جو داڑھ بند | ہو گیا تخت وہاں وہاں |
| یوں دیا حکم اوسو اتر بیٹو | انکو گھر پر تم انکو ہو چلاؤ | انکا بیٹا ہوا اگر اک بال | کھینچ ڈالو گی عین اسی کمال |
| تخت انکا وہاں ہو چلا کر | اوسری اثر در وہاں کھوٹ کر | لاؤ انکو سپاہ خیمہ میں | تھی جو وہ رشک خیمہ میں |
| دیکھا بھائی کا بڑا جاکھل | ہو گیا دور اوسکا خزانہ کمال | اپنی سپاہ سے خوب لپٹا یا | لین بلاتیں بھی حکیم یا آیا |
| باب کو اوسکو چپ ہو چکی خبر | لانا لشکر اپنے آپ کا دوسر | اپنی زوچہ کو لیکو کچھ عہدہ | آیا دختر کراش وہاں |
| دیکھا ٹیٹو کو والدین سب | ہو گئے در دل سوچ و تعب | کر پڑی اس فکر کی باؤن | بولی ہم سب میں بندہ اڑ |
| خبر تک انکا رہے گا نام | بند آپ نے کیا ہے وہ کام | لہی ہوتا ہر جن انسان سے | سرشار و شمع کا بار اچھا |
| کہا لے رہے یہ کلام | آدمی آدمی کو اتا ہے کلام | تیا بد نہ کرتیں فرما رہے | خادموں کا میں نظر لیا ہے |
| یہ کہیں اب کچھ خیال سکا | در نہ ہو گا مجھے ملال سکا | اس طرف ہو رہی تھی فقر | اقر میں تھا ہر بادشاہ کا دیر |
| سپاہ یا عہدہ وہاں آیا | ایک شقی بھی ساتھ دے آیا | دیکھا لکے سمٹ کو اکسار | دست بستہ یاد سوئی گفتار |
| عفو فرمائیں گامیر قصور | حکم حاکم سے بندہ ہو مجبور | اک معز کی کر کے گفتار | لیکے کشتی میں اک جہاں کیا |
| مارا اوسو جو اسکے سینہ پر | سر سے بانک ہو لپٹ کر | پوچھا اسنو ہوا اس کا حال | بولا اسطر حوروہ نکال |
| شاہ نے آپکو کیا داماد | اوسے ہوشان مبارک دیا | سماں شہر کی یہی چھوڑ | نہیں چھوڑا کیا ہو منور قصور |
| کیجیے وقت سر کا بانا | اب پہننے لباس شاہانا | لے لے آیا ہوشاہ کا پایا | جو کہا اوسے وہ سجایا |
| وہاں سے لیکر ہر ایک کو ہمراہ | اپنی دولتیں ہمیں آیا شاہ | لگی ہوئی وہاں نہ در دیار | آخر قاصد پہن لیکر ساز |
| ہوئی دخل محل میں خیر شاہ | رشک مالم کو لپٹ گئی ہمراہ | شہر میں چپ ہوئی یہ ماحم | شادمان ہو گیا یہ ایک شہر |
| ہو گیا جیکو اسکے دکھو رو | ہمیا سب نے لباس اتھوڑ | دوسر دن وہاں ہوا اتفاقا | پھر بعد جاہ اوس سرامین |
| جس جگہ تھا خیال شاہ مضم | پہلے اوس سے ملا بصرہ | حال کچھ اوس سے اوس حال | نایاد و لہری شاہی پر |
| اوسکے محبوب سے ملا آیا | جو کہا تھا وہ کر دیا آیا | رخ مشق جب نظر آیا | دل مہجور اوسکا بھڑ آیا |
| گلزار لیکے طالع مطلوب | دیر تک رہی پیچیدہ کنو | ہو کر خاموش مٹی جیہ جسم | ہوا اپنا ہر کہنے رنج و الم |

| | | | |
|---------------------------|-------------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| تا او درین جگہ ایست | نکر غیر نفس سے خوش | اوس کی کوہ کے خطا لگ گیا | نفس کو اپنی ساتر بنایا |
| ہو کر نصرت او ہر دانا | پسچو پچھن توڑی و نہ پچھن کر | اوس کی ہوشنگ کو دیا وہ خط | اوس کی جھوٹے پڑھ لینا وہ خط |
| استغفر تعاد و صادق الاور | دید اطفال کو نہ کے تکار | لا میں وہ اوس کو خوش ہو کر | تو گئی شاد و دیکر کراد |
| وہم اٹھی لگی پھر ہوئی دھو | دیکر نہ تھامے فیہ عشرت | کھا اوس کو پھر رشک لہم سے | دی خدائی نجات اب ہم سے |
| تجہ مجھے کیا ہے جو اتر | اب خا اوس کو کیوں بے تکار | عقد کرنا ہو کر تہین منظور | کردن مان سکا پچھن کر |
| منہ کے کئے لگی وہاں جہین | اب میں باضی ہوئی کی خدین | سنی پر پچھن جبکہ پھر خد | بولین یون تھامے وہ لکھا |
| تم ہو وہاں کی سمت اندیش | ہم وہاں کی طرف کو پچھن مان | کھا اوس کو کہ ہے پھر تہرات | لطف کی آیتیں سرسرات |
| اکثر خض پائی چھبات و تر | موا سامان بنیاد کا تہ | لا میں پر بیان پھر کا سباب | تھا پرتا سنیں بھی جو بایاب |
| قابل دیدہ و شہی دی تھی | کہ نہ سرگشتہ کیے دیکھی تھی وہ | ایک جانب کو جمع تہین پر | ایک سو گم عیش تھی انسان |
| جبکہ شاد و لیسے ہوئی نصرت | کیوں پر پائی ہو کر پھر نصرت | پھر دلون تک خیال شاد | رشک لہم کو وہ بھی لیکر گیا |
| وہاں لوگ اک سیاب دینا ہے | جاسی عہد ہو خواب نیاس ہے | نہین یک رنگ کار خاد عیش | مختصر بہت فساد عیش |
| کوشش دی ہو کر دین غم ہے | نئی صورت عیان پہ ہر غم ہے | نقشہ رفتہ ہر اک نکوا خست | ہوئی برہم جی ہوئی صحبت |
| مہ تھا ایک دن جو گدسرایا | پھر رفیقوں اپنے فرایا | دل پریشان بہت اسد | نخسوں چلے گیا میں ہم |
| لیکے ہر راہ و نکوا حاصل | اوترا اوس نصرت دیا والی | خو طہ جب مارا کو دہایا سر | طرف سامان اسکو آیا زفر |
| ہنسی وہ خفا نہ وہاں جواب | ملوئی صحبت وہ خیال و خطا | ہر مسہری وہی دہی کرا | جبکہ پچھن پچھن آئی لیا تھا |
| ایک لہم اوس کی ہوئی نصرت | | | ہنگام آئینہ وہ مد طلعت |

کھولنا مہ تھا کا تیرے عمر سے گویا ہے اور تماشا ہے عجیب دیکھنا

| | | | |
|-------------------------|----------------------------|--------------------------|--------------------------|
| دو شراب دو آتشہ ساتی | سیر کر فاسے تیرے در کی | رہی بھٹی پھرتی گرم در | آج دی خوب بجکا جاو چرام |
| چاہیہ آنکھوں میں ہر دہی | جکھو چھپنا ہی دور دور کی | شوق دیدار سی ہو ایسا | کھولا آنکھ وہ تیرا کرا |
| رکھا جس وقت سنو آتشیں | دیکھا کہ تھامے وہ عجیب لم | ہر لپٹک لیکسو جو اسر کار | اور میں فیکم کسب دیلا |
| میر دھل ہی میں پچھے ہو | خود بخود جاسی ہو و خان شہو | ڈال دین میں وہ خوشہ انگو | دیکھا کہ شہو ہوئی دل کرا |
| کیسے انگو پھند سنی نوش | | | منش عین خوش گیا نوش |



| | | | |
|---------------------------|------------------------------|-----------------------------|------------------------------|
| دیکتا کیست یہ میر کا سب | ہو گیا پھر بلا سم میں داخل | بجودی سے اٹھا اپنا | لشایہ اوس پلنگ پر جا کر |
| فرمانم سحر سب کا حال تہ | لب پہ ہر شخص کی ہوا لہو تہ | سکے چہرے اور ہر عیان و | جاتی ہوا ایک سمت کو خلقت |
| حال پناذرا سنا و مجھو | جاتی ہو کس طرف بنا و مجھو | پوچھا ایک شخص سحر چکر کر | پاس ونگو گیا یکسر کہ |
| جنت عاشقان ہوا و سگانام | یان مرد و کوس پر ہوا ایک قنا | نہیں تم حال سے جو ماہر ہو | ہو لاوہ شخص کیا مسافر ہو |
| فاتحہ ہو گا ان سعید و کنا | عرس ہوا انہیں شہید و کنا | دو شہید ونگو او جگہ میں نہ | ریشہ کا باغ جنان ہوا ان |
| اونکو ہوا اوس طرف کو گیا | سکے سکو ہی اشتیاق ہوا | چلو گر تلو شوق اسکا ہو | جائزہ میں ہم وہاں پائے کو |
| گنبد آسمان کا ہو وہ جواب | بج میں اوسکو مقبرہ نایاب | باغ بنیل ہے وسیع کلاں | دیکھا اوس جا پہنچ کر یہ سنا |
| سبز و سرخ آئے دو مزار نظر | جب گیا مقبرہ کے پاندر | نصف تھا ہر نصف وہ لال | کیا بیان ہو سکی سزا و سکا |
| سرخ مرقد پر سرخ شہی چاد | سبز چادر تھی سبز مرقد پر | اویں صورت تھی ونگی تیری | جیسی نکت تھی ان مزار کوئی |
| مختلف رنگ پتیاں اویں | لعل پتھر کے کتنے مرد لکین | نظر کے نہیں ہیں صاف مزار | مرد چہرہ لو کھا ایسا ہے ایسا |
| مثل مرقد ہر رنگت او کی ہی | شامیائے کینچ ہیں ردی | کچھ جواب نہ گار گلہ ستے | سر بالین او نہیں روئے |
| اور زیارت وہ کرتی جاتی | خلق ہر سو سزا دی آتی ہے | ہر روز ہر وقت تمام پیش مزار | کچھ اگر سوز ہی مرصع کار |
| روشنی جا ہی تمام ہر | دن گذر وہاں جو شام ہوئی | ایک جانب کو یہ بھی ٹپک گیا | وہ مقام اسکو چوس نہ آیا |
| پھر یہ سامان طرز آکا نظر | دیکھا گھبرا کر اسنو جلا دہر | ای تاشایہ ہو ہو دورا ہ | صحن میں پھر پھیل گیا گاہ |
| ایک ہی ایک حسن میں بہتر | ناج شامادہ کے تین سر پہ | حسن میں غیرت مریاں | چلی آتی تھیں وہاں پر پیر |

| | | | |
|---|---|--|---|
| ایک اک اوین شہزادی کچھ نوین بھی سادہ بن گئی اک ترنہ بنی کنول بڑا مشرقی تھی جس مزار پر جادو زیب تھی جسکے مشرق تھا بول دفتار کنول سے آئی ہو اوسنی بھی ایک چھوٹو گڑا چلن ایک بنی بنی بنی دیکھا جھوٹ اوپر یہ بول بولی یوں سبز بول بول اس حین کا تو لادہ زخم شہزادی ہم دونوں کو کھلی جسکی تربیت یہ مشرق چھوڑا ایک دن کا ہے اسطر مذکور ہی کوئی شہر صحت و قوت اوسنہ بنیدم تھا یہ سادہ بن شہزادی ہم دونوں کو کھلی ہر کے ہمدرد کیا یہ کہانی ہو نکا جادو و لکھی ہمدرد ایک دن کس قدر تھا وہ خد جب کہانی ماہیت کی تھی نہیں روز و رات بان بول کہ نہیں کہہ سکتا اگر کسی | پری پیر اور اس بول رو بھی نگین لباس بن گئی درد یوں بہی اور کی طرف گئی وہ مشرق پوش رول مشرق مرقعہ تھی بہت بول صد سے ان ہاتھ کو بول اوس لکھ رہی چالی سور کو ہو گئی خاک تیری الفت میں پاس اگلے کیا جرم دہان کیا کون اپنا حال میں آیا لکھتے ہیں سب کچھ کو کاغذ ہر نا و بدہ انکو یہ الفت نام اوس گل کا مہر اوس بیٹھے تھے ہم سب ایک مہر ہوئی تھوڑے دن کے باشندے ولین سماج کے اور وہاں گی ایک چوٹ دلہندہ ہو پوش میں آؤ خیر سے نکو غیر وقت سہوں کیا ہو اوس منت کسی بھی تھی ہاتھ آئی حضور کی لکش دفعہ کے اوسے بنا ہوا لاؤ دینا ہوں میں خبر کسی | دوسرے کو نگین سبز لباس جسکی پوشاک کا چھوٹا بول جادو میں جس مزار پر تھی الغرض جا کر پاس بول کر کے خوب دسے گریز لکھ نہی پری دوسرے چلیں آئی اوس قبر سے بھی یاد ایسا دن دونوں کی بات کہا بلکان اب جان کرو مشرق کچھ کچھ میں نے سامنے یہ مزار چکے ہیں ملک سے اب اس جگہ آگے ماہ طاعت ہے نام ثانی کا ابے شہزادی کو بول نہ تھا پر یہ حال کچھ ہم پر بولجا کر خیر میں لکھوں بولی میں نکو کیا ہوا اوس دن نہیں کوئی خیال اصلا تھا میری ہمیشہ ہی سماج ہو ایسا جنوں سواراوس ہوئی اس بات کی ذرا خبر گھبراہٹ سے کہ خیر ہے ہم لکھتے یہ بات وہ روانہ ہو | چشم و پاک انتہا سواروں ہو خواصوں کا اوسکی لکھ اوس طرف کو تیرے پوش گئی دونوں نے فاختہ بول جادو سپر چربی چھوڑ سبز قدر عشق میں وہاں تیری قربان ہو کشتہ باز ہو گیا ایک شہر کا عالم اپنا احوال کہہ بیان کرو ہم یہ دو بہنیں اک شلم تھیں ملک مشرق کے شاہ لکھ عقد اوس دونوں کے ہے فارغ ہے اوسکی نورانی کا تھی بھی کہ تھی ہی بولی اگنی او پر یہ بول کچھ ابھی اگلے دن دیکھ لکھوں ہو میری عقل اس قدر جان ہیں اس راہ سونچا تھا پرنا اوسکی سمجھ میں کچھ شکوہ سے بولا گیا کچھ کہ یہ بیان ہو گیا کچھ کوئی تین عہد اس کے ہم دشت گردی کو اک بھلا ہوا |
|---|---|--|---|

| | | |
|--|--|--|
| پہلی گشتا تھا جو ملک پتھر کا نملا جب تو قیہ لکھ خوب واقف تھی اس کا بول نہی تھی جو طاقت دینا کیون ملا کس طرف کو جان پہچانے اس کے تھا ایک ایسا سہما سہما جسے کئی تھوڑا ملک کی جٹ و سوار سکھان اچھا میری آؤر کھلی سکے حیران ہو لکھ لکھ کس رائے کون میں کچھ میری شہزادی کو کیا سمجھ تھا ہی حال کچھ بلاد ایک ساحر تھان جادو مالک میض لب سکھ لکھ شہزادی ہم دونوں کو کھلی ہوئے منہ کا لکھ لکھ لکھتے تھے کچھ جن جن ناگنی جو کھنٹے دیکھی تھی اوس صیغہ کی جیسی تقریر گو قیامت نہ لکھی امین ہو لکھتے تھے سوار سکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ | پہلی گشتا تھا جو ملک پتھر کا نملا جب تو قیہ لکھ خوب واقف تھی اس کا بول نہی تھی جو طاقت دینا کیون ملا کس طرف کو جان پہچانے اس کے تھا ایک ایسا سہما سہما جسے کئی تھوڑا ملک کی جٹ و سوار سکھان اچھا میری آؤر کھلی سکے حیران ہو لکھ لکھ کس رائے کون میں کچھ میری شہزادی کو کیا سمجھ تھا ہی حال کچھ بلاد ایک ساحر تھان جادو مالک میض لب سکھ لکھ شہزادی ہم دونوں کو کھلی ہوئے منہ کا لکھ لکھ لکھتے تھے کچھ جن جن ناگنی جو کھنٹے دیکھی تھی اوس صیغہ کی جیسی تقریر گو قیامت نہ لکھی امین ہو لکھتے تھے سوار سکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ | پہلی گشتا تھا جو ملک پتھر کا نملا جب تو قیہ لکھ خوب واقف تھی اس کا بول نہی تھی جو طاقت دینا کیون ملا کس طرف کو جان پہچانے اس کے تھا ایک ایسا سہما سہما جسے کئی تھوڑا ملک کی جٹ و سوار سکھان اچھا میری آؤر کھلی سکے حیران ہو لکھ لکھ کس رائے کون میں کچھ میری شہزادی کو کیا سمجھ تھا ہی حال کچھ بلاد ایک ساحر تھان جادو مالک میض لب سکھ لکھ شہزادی ہم دونوں کو کھلی ہوئے منہ کا لکھ لکھ لکھتے تھے کچھ جن جن ناگنی جو کھنٹے دیکھی تھی اوس صیغہ کی جیسی تقریر گو قیامت نہ لکھی امین ہو لکھتے تھے سوار سکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ لکھ |
|--|--|--|

| | |
|------------------------------|-----------------------------|
| جستجو میں اوس کی شام دھس | لو لگا کر نے نہ لیں چہرہ |
| چاہے پروردگار سے دعا | یوں عامانگی بادل ناشام |
| بید سے ہے دونوں کو آگاہ | کہ میں سرگرم کار ہوں ملک |
| پہلے راحت وہاں پہنچ گیا | اس طرح اپنی دلی سے کہنے لگا |
| تھا تو وہاں سطوت بھی | اس میں لگائی ناگنی مغطر |
| ساتھ جب وہ ناگنی آئی | یاس منہ کو اس کے تکانی لگی |
| فورا اس نے اٹھا کر اک پتھر | اوسے ہاتھ کا کچلا سر |
| تکے عورت پھر اس کے پاس لگی | یوں تھن وہ راہ پر لائی |
| کس پر اسے ارادہ تھا اس کا | لے لیا مول آپ سے گویا |
| بولی جیسے لٹا کر تاج اورت | کہتے ہیں جگو لوگ سوخت |
| اتنی میں آئی اک سہرت | بولی یوں اس سے وہ بہت |
| قرۃ العین سے اسی حضور میں ہم | مور و ظلم بقصور میں ہم |
| میرا شور و مہاں کا تھا سلطان | جس سے اس کے تاج و تاج |
| ہو مندر کے پاس و سنگیا | رہتا اور جگہ وہ ظلم شمار |
| کیا کہوں کستری بدہ گئی | میری دفتر یہ جگہ آنکھ پڑی |
| صاف مینو دیا جوا و سکھو | آتش شکر سے ہوا و کباب |
| کہتے تھے جگو لوگ خلزنا | اب سے کتا ہے نام سنگستان |
| بہیں اپنا دل لکے پھر اوسم | مع دفتر وہاں سے بھاگ گم |
| نام مجھ پر اس خیر کا ہے | سکھائی بنا کوہ و صحر ہے |
| تجے جس شہر کا کیا ہے | اوسے اندر کی ہے جگو |
| کھا اوسے کہ کچھ نہیں خوار | چلیے یاں قریب سے ہوا |
| پھونچا جب میں یا دین | نظر آئی ہر ایک سے پتر |
| ہو اگر تکو بات سمجھ منظور | پھونچے اپنی سزا کو وہ مقرر |

| | | | |
|----------------------------------|--------------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| اے جلیف پر سر بانہو | کمال بیض میں مجھ کو چھوٹا دو | خوش ہوئی اس کے اوسکی گشتا | پہلی اوس طرف سے ہاتھ دار |
| جب سمندر کے پاس پہنچی | گفتگو اس طرح سے اوس کی | جاؤ اگر ہے منزل مقصد | پہنچی اوس کی بار کی جہرہ |
| جاؤں گے تو جانکا خط | میرا جانا میں ہے اب بہتر | کھا اسی کہ میرے تو بتلا دو | تم تو اب اپنے گھر کو جاتے |
| نستخ اور پیر کرین پاؤں گا | کیونکہ اوس کی چھین جاؤ گا | بولی وہ کہہ نہ اسکی فکر کرو | مجھ سے تم بال میری سر کا بڑ |
| جبکہ اللہ نصح دے اور | اوس نے کانٹا بڑا دہ ادھر | اوس کو دکھانا لگا بیو سوس | آئیگی خاویجہ آپ کے پاس |
| میں سے اس کو انورض کر | ہو دی رہی وہاں سے وہ مضطر | جبکہ دو کوس وہ تہہ آیا | ایک ماسید نظر آیا |
| گا وہ بیوش گا تھا ہشید | کف و سنہ سے نکلتا تھا ہر | اپنی بانہی میں جب اوس کی | اس کے ولین جیلہ و سگری آیا |
| لیا وہ میرے کف تہہ لری آئیگا کام | اس ساحر کا کرنا کام تمام | وہ سے اوس وقت کر کے گشتا | لے لیا اسی چہرہ کف مار |
| پہنچا جیلہ و سن یا وین کن | نئی صورت نکلا دیکھا و ان میلان | صاف تھی و سکی دریا بیاں | دہنی جانب سفید پائین سیاہ |
| ایک قلعہ بھی و ان نظر آیا | اوس کی رنگت کا اوس کو بھی پایا | وہی ساحر کہ میں سہتا تھا | وہ مقام عدالت اوس کا تھا |
| جب گیا اوس کا چہرہ گلزار | دیکھی اپنی سائی خوشا | بن گیا خاصہ پریرہ تنویر | اوس کی حرکت کا تھا جوا یک |
| وہ چکا کر دکھایا اوس کو طعام | ہو گیا دے وہ خیر غلام | میں ساحر کی اوس کی جا کر | بولا کہ لاکھ لاکھ کھاکر |
| وہ طعام سے پھر کیا پیتا | ہو گیا کہانی ہی و عاشق را | قرینہ شاہ ہو گئی حاصل | کر لیا اوس کا بھی سحر |
| خاصہ کدن جو پھر کیا پیتا | کیا و میں شریک وہ کف ما | اوس شکر نے جب سکیا | سوت کو اک بھانہ ہاتھ آیا |
| نظر آیا نہ اوس کو و کیمات | چکی آنکھ کو چاہنے مہات | تھی جو ساحر کی زور بد اختر | وہ بھی مرنی ہی ایک لگی پر |
| اوس کو صلا عودانہ اس کا غم | بلکہ شادی ہوئی ادا و سلم | مر گیا جب وہ ساحر خدار | اوس پر تہر کا جو کیا تھا |
| اوس کا فوراً بدل گیا نقشا | سحر کا کچھ اثر نہ رہا | اور وہ مجبور بنام بھی جو پری | جس کو دیکھا تھا شکل ان کی |
| ہلک میں پنہ پہنچی آباد | پر ہی اس قمر کی اوس کو یاد | قتل ساحر کی چہرہ اغت کی | ایک دن اسی اسراحت کی |
| دوسری دن ہاٹنے کو چ کیا | پہنچا جس وقت سے لیتا یا | تھا جو موی سر خضہ پاس | اوس کو دکھلائی گ بیو سوس |
| وہ بھی اس گل کو استغاثہ کی | دیر ہوئی سے استغاثہ میں تھی | ہوئی آگاہی سے جب کھر | آئی پاس سے صحت |
| شہر میں اپنے لائی ہو کر شاد | دیکھا ہر ایک کو وہاں آباد | در شادی پیرا سکو ٹھہر کر | اپنی دفتر کی خبر جا کر |
| ہو گئی شادیاں سکو حال | تا بد آ سے بھر تہ قبائل | گر یہ دنیا کی بڑی عزت | لیکے گھر میں کی دعوت |
| ھر گ سحر کا جبکہ پوچھا حال | کہہ دیا اسی وہ تمام و کمال | ہر انور کو ڈھونڈتا ہر پھر | نہ ملا جبکہ اوس کو وہ گلو |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|------------------------------|------------------------------|
| دانشی لایعوی میوه با قلم | مهری اک و شمعین چو پیکر شاد | شب کو اسنے کیا قیام و | صبح او صفا نماز کو جیلان |
| کی دعا یوں کہ حل مشکل ہو | مدعا میر جلد حاصل ہو | کر رہا تھا دعا دعا لبت راز | آیا جان ایک مروتیہ سوا |
| بولاب ختم تیری منزل سے | بلا آسان لری شکل ہے | آگے دو کوس پہو ایک تھا | اوسکا ہر گنبد اسطوف نام |
| لا جو روی سے چار دیواری | بیل بڑا ہے اسپرنگ لگی | خود اسطوف نے وہ بنایا | پنی صنعت کو وہ بنایا |
| اوسین آئینہ ہی لگا ہوا | رنگ جام جہان تھا ہے | اگر اوس آئینہ کجا نام | مطلب ل رہا پنہانا نام |
| سینکڑیں کدورت کو پنی | تم پر سبیل ہو گا آئینہ | پہو چوگی اوس نکلی چپ | ایک اک فقیر کو نظر |
| ہوا دیکھو کلید بر داری | رہتا ہو رتن ہر شادی | میری جانب سے استودہ صفا | جاگ گنہگار دس تانی بات |
| ایا تھا میری پاس شیر سوار | اوسنی ہجایاں پو دیا | سننے ہی نکلی لیک جاگے | سیر گنبد کی وہ دکھا گئے |
| کھلے میہ بات دیکھا تھا | میہ وہاں سے ہوا اور کدو | جبکہ پہو نچا یہ او بھل جا کر | در پر اک پیر مرد یا نظر |
| پوچھا اوسنی کھانسی آئے | کیا ارادہ ہی کہ بیان کرو | کہہ گیا تھا جو دس شیر سوار | کر دیا اوس سب صاف اظہار |
| سننے ہی اوسنی اس کے ہوتے | گیا گنبد میں لیک اپنے سے | اوسکو آراستہ بہت پایا | ایک آئینہ وان نظر آیا |
| حدیثی کہ تم کی دیکھی | پردہ او سپر تھا تھا لگا | باند پارہ وہ دفعہ آئے | ہو کر استادہ سانی او |
| مطلب دل زبانیوں لایا | میہ مسافر دور سے آیا | مصر نور کا حال ظاہر ہو | میہ خیرین جلد اس سے |
| جب کیا اوسنی اسطوفیہ | دیکھا اوس آئینہ میں سما | ایک ہی بلع بعدیل نظر | اوسین بارہوی بھی |
| فرش پر زری اوسکو ہوت | بیشی ہی اوسین اک جوان | مانگیا لیں سکے ہو ہر سینہ | نشدے میں ہو ہر سینہ |
| اک حسین مرد پاس مٹھایا | حسن خوبی میں ہی لکھا | روبرو ہج رہی میں در باب | پنی زبانی ہر ایک طرح مراب |
| دیکھا جنت اسنے یہ لکھا | رہا استادہ دیر تک و سجا | بہتا تھا جو ہر پیر حسین | منتظر تھا اوشہ دیکھو کین |
| دیکھا آخر کدورت سے زادہ | جب ہم مل گئی نظر سے نظر | بولامیہ آدم ہمارے پاس | آسی میں ہم مچھان بھی پاس |
| او صفا وہ ماہنتی ہی حکیم | جب قریب آیا اس پوچھا نام | بولاکتے میں ہر انو سب | آپ اپنا تبا سے مطلب |
| کھا اوسنی جو ہم سے سچ پوچھو | آئی میں ہم تمہاری لینے کو | پرکھوا سکا حال تم جسے | کس طرح آکر اس میں |
| بولادہ کو کیا تبا میں ہم | تکو حال سکا کیا تبا میں ہم | شہر جو ہو گیا تھا پتر کا | دیکھنے کو میں اس کے جاتا تھا |
| سامنی بیشی ہی جو ہم عورت | ہو عجب بد بزار ہون فصلت | لالی ہو کر سی میہ بد انجام | شغلہ جادو ہو شہر کا نام |
| کھا اسی کو خیر اب جاؤ | حق پر کو نظر نہ گھبراؤ | ہونا مصلانہ اپنی دین | ہم بھی آتی میں تبا ہی |

| | | | |
|------------------------------|------------------------------|-------------------------------|-----------------------------|
| کرک اوس شانہ لاری ہو یہ کلام | نکل گئے سے پستہ راندام | دیکھا تھا تھانہ آفتہ بین بانی | ہو بجا یہ افسانہ لگا کر لڑا |
| گیا اوس ساحرہ کہ جب یقین | لگی گشت وہ ہو کر چین چین | کون ہو کہوں یہاں پہاچ | سچ بتا تھکو کون لایا ہے |
| بوللا اس طرح یہ مایہ ناز + | مجھے وحشت عبت ہو نہ وہا | میرا آوازہ سہرا سے نین | دخل ہو بین کر بجائے نین |
| بھوکو وہ بولی سلیہ یہ صاب | صنفت اپنی دکھایا ہے صاب | لکیر یہ اوسے پھنگائی بین | پیش کر سنے وہ بچائی بین + |
| ہو گئی خود زبون خصلت | اور حد سے زیادہ کی حرت | اک نہ صاحب دسکی ٹیٹی نمی | ہم یوں ساحرہ کردہ بولی |
| دیکھو کہ اوٹھا کے اپنی نگاہ | کسین چمپیر آپ کی ایماہ | سینکے تیور پہ اوسکے لایا | بولی اب عیش میں خلل آیا |
| وہ لب فریق ہو سخی ہنگامہ | اوسکو لائی یہ جبر سے جا کر | اوسکو ٹھٹھلایا اپنی سندھ | آپ بیٹیں علیحدہ دکر |
| نام اوسکا شمار جادو تھا | قد وہ بوٹا سا سرو و لوتا | عشق بازی کا اوسکو پکاتا تھا | حدی کہہ پڑے اسکا چٹا |
| مرا نور پہ پڑ گئی جو طفس | تیر الفت کا کمانی دل پر | ایسی وہ عشق میں ہوئی | ہو گئی لب پہ اوسکو ہر سگ |
| بولی شعلہ کہ ای پڑی باجی | چپ ہو کہوں جو تمہا لگا | ندیا اوسو کہیہ جواب سکا | پڑ گیا اور پیچ و تاب سکا |
| اڑ کر چپ رہو سخی ہو گہرا | یوں سخن بہت بان پر لای | لوتن تو بین تا ہو خاطر شاد | ایک اس فن کا آیا ہوتا |
| بیکہ لیتے بہت کیا اصرار | بولی بھوا اوس سے کہیں ہار | سینکے کیسے بھی ملائی بین | دل ہوا صوفت یہ بچائی بین |
| زسے سے سیکھا غبتا بین ل | اور اوس فن میں ہونے ہوئی ل | دو گھڑی اوسنے دان قیام کیا | جب لگی چلنے یوں کلام کیا |
| ہمیں کلاسک سے بنانا انداز | جھکو خوش آیا ماسنہ کا انداز | گڑبڑی ہری ای ہن چاہو | کہہ دو نو لگیلے سے دیدو |
| اوسکی تقریر یہی جسنی حسن | یوں لگی کرنے وہ فریب | بات ایسی نہ آپ فرمائیں | شوق ہوا اسکو ساتھ لیجان |
| میرے اور اوسکو آپ میں خفا | کہیے جو کہیے مجھے نہیں انکار | بات اپنی ہن کی یہ سنکر | لیکھی اس مستحکم کو اپنے گھر |
| ہو سخی اپنی کمان میں آج | آگیا یاد وہ جوان حسین | اوجھا گیسو کی طرح ایسا دل | بن گیا رخ بسمل و سکا دل |
| بہر گفتار پی جاوے خراب | کھل گیا اوسکا بند ٹم ٹم جاتا | اس سر سو کیا یاد سے بیباں | دل پریشان ہو بہت ازل |
| ہمیں ہم بجا فانی خوشو | دل تر قمر وہ ناشگفت ہو | اسنے اوسدم بچائی ایسی | ہو گئی اور اوسکی دلکی گت + |
| جو کہ گرا تھا اوسکا سار دل | یوں لگی کہو اپنا راز دل | جیسے اوس نو جوان کو دیکھا ہے | نہیں قابو میں دل ہمارا ہے |
| بند دگی مری جواہری جو | دین میں اوس گل کی کھچا | وحشت دل یہ کہتی ہے اتو | کہہ بیان کو نہ تار تار کو |
| ماخذ آئی ہو عشق کی خفا | رات دن اب بجا و غم کی ربا | کار با ہے کہہ اور مڑ ل | پیش آئی ہے ارجب شکل |
| لیا کہو نہیں جو کہیے ہرگز گت | میں ہوتی ہو عاشق کی گت | اوسنے جیبا سطر سے کی تقریر | خوب دل میں جہنما یہ تیور |

| | | | |
|-------------------------------|------------------------------|-----------------------------|---------------------------|
| ایسی تو نہیں تھی تو تھا نشانہ | اور بھی اوسکو کر دیا نشانہ | اس طرح اوس پر کلام کیا | کام اوس شہنشاہ کا نام کیا |
| کھا ہوتی ہو دلوں سے راہ | وہ بھی درویدہ ڈالتا تھا گناہ | بولی وہ جھکو تو تین چھین | ہو اگر میر تہاڑی دہشتیں |
| پھیلے ہاتھ الضیر اوسکا لوہہ | کروں تہذیب میں اگر سچ ہو | نہ نور کے پاس بھیہ آیا | جھکا اسو اوس لگ پایا |
| اوس کے احوال سب کیا ہوا | کھا اوس کی آپ ہیں مختار | خود ہی پھر دے کچھ ناکر یا | ایک پایا سیکھ پھر تہذیب |
| تھا گاؤں کے فن میں جواستا | کین وہ باتیں کہ ہو گئی وہ | ایک اوس کے دل کو جب باور | ہوئی مادہ قہر شہل پر |
| جب مخاطب اوسے بہت پایا | یوں نہیں سمجھتا پیر لایا | تمہیں کہتا ہوں ایک حال یہاں | ہو نہیں اس میں حیران |
| ہی جوہر شہل آپ کی مشیر | ساحرہ ہو غضب کی وہ بھی | ستہا ہی جھکا اوس کے اچھا | یان تو زندہ ہی وہ تہا پان |
| جو کہ مشوق دوسکے گھر | مرتی ہے وہ فراق دہشتیں | بات تھی اسی اوسکو لاش | غم سوا دسکا ہوا دل صبا |
| اوس کی زیر زمین کیا مدفون | بھرتیکن روز وہ مخزون | قبر خاں کو اتنی ہے | پھول جہد وقت وہ چتر پانی |
| قبر سوسویتی ہے وہ لاش صدا | ہوتا ہوسب کو اک عجیب سکا | اسی دن سر کیا ہوا تو خوش | حال کہ اسکا جسم کتا لاد |
| جب وہ احوال سن چکی سدا | پھلے تو اوسے تہ تھا مارا | پھر کیا کیوں بھیہ تھکا جرت | سحر سے محبت اوسکی موت |
| تاییدہ حاکم ہو اوسکی تلاش | نہ کر کوئی شخص اوسکی تلاش | کیے شک آپ کا تو دور ہو | پرنہ مطلب میرا حضور ہوا |
| پاس شہل کے آج جائیں آپ | خوف دہشتیں اوس کی گمان | کنا ہی پھر شرارہ کا پیغام | ہو تیری پاس جہر گل انعام |
| عقد اوس نہیں ہوا تیرا | نہ وہ شہر ہی اسے لو تیرا | نہ ہی یوسف کی طرح دغلام | عشق میں زندگان ہیں کام |
| میں بھی عاشق ہوئی اسی اوس | سب تیرے ہی بھی بہتر | پیو تم شہل اوس کا جام وصل | دلوں میں وصل ہوئی مال |
| وانے شہل کی پاس بھیہ آیا | جو کہ اوس کی گناہ تھا ڈر آیا | سنی جہوت اسی پھر گفتا | صرصر غم سے کلے شہل ادا |
| یوں دیا اسکو بہر جواب ال | یونین کنا نہ کرنا کہ پھیلا | لوگا اوسکو میرے تہا را | آپکا اوسہ کیا اجار ہے |
| چتر پان منہ کی جھاکر لاد | اک ذرا دانت اپنی بند ہوا | کر لو بالوین اپنی خوب خفا | عو کر آتے تہا را شہا |
| اوسکے ہی تم پر حوصلہ کرنا | شوق سی جان دینا اور مرنا | گر مری بات بھیہ مانو گی | ایسی میرے تہو کے کارہ بھی |
| کہتے اسو ہی یونین کر | ہوئی جامہ سے اپنی وہ باہ | سکے پیغام شہل کہش | بنگنی وہ شرارہ اک کش |
| ایکے دس میں سا جو فدا | گئی لڑنیکو شہل سی اکبا | بولی جا کر کہ ہو کروں گی | موت شاید اب لڑی ستیری |
| چچے کیا کتنی تہی تہا جھکو | کہ تو نہ پھر کھانتا کیا جھکو | ناک چوئی کو کات ڈالو گی | کھو جی پٹے پٹے میرا دونگی |
| کیا بھیہ مری مری کسی تہی | جل گئی سنکے تہو اور بدلتا | بڑی آخر کو گنت گواہی | بگڑی اوس دم وہ جھکو اسی |

| | | | |
|-----------------------------|--------------------------------|-----------------------------|-------------------------------|
| ہو گئی ادھکی دشمن جانی | ہوئی دو دو تین آتش انشالی | سوسازی یونین سہی تاپی | نہو بر جھپٹوئی نہ وہ ہوئی زیر |
| یک سیک لہٹیں کھا کو جالیٹیں | جبل گنیریت گیشن ہلاک تین | نہو ایک کاہی دان پیر وچو | بارغ نظر ولسے ہو گیا نابو |
| ہر انور کو سہتہ پیر لایا | اوسکے دلہ کے باسچ پچایا | پھونچا جسوقت اوسکو کھلا | وہ بھی غرق ہوئی درنگان |
| اپنی عاشق کی دیکھ کر موت | تین پیمان میں گئی طاقت | پچھری تھی میر جو ایک نہ تھے | روئی مل سکے خوب نہایت |
| بیٹھے جھپٹا دیو کو دونوں ہم | نہو یاد کوئی سرچ دالم | نہو اندر کی تھی جو جلی لاش | قبر میں اسکو اب کیا تو لاش |
| موم کا اوس میں ایک عیادت | جانا نہ لقا کا ولسے تلاس | دوسرے شاہزادہ | جاہا بنلا سورت لپٹا تھا |
| ساقیا ہر جھپٹے تھے فرات | ماہ طلعت کے اور رہا کرنا اوسکا | | کر دی سامان میر ہر کاما |
| ہوئے تھر کیے آج ہر دیو | میکر دین سے نہ کوئی ملو | ساغر دے سچ کی کچھٹ | نہو تیری شہد ہو جھٹ پٹ |
| انشا میں آسے ہر شکار کو | گہری میں جسکو طائر مضمون | بادہ خوار ونگی کی دھاسانی | نام رہی ای گال قہر باقی |
| مال دینا نہ جائیگا کچھ ساتھ | جائیگا اس سے خالی تھے | کر لے نیکی اگر بھلا چاہے | خدا نہ گیا نہ خدا چاہے |
| پھر تھر گر بیان لگے گا | پھل وہاں پھر تو اسکا بیگا | کھول نہ کوئی اک ذرا غفل | ایک اس دیوں ہو گا |
| دیکھ کر تھی کیسے شاہ جہاں | نہو نہ نیامین ونگے نام وشتا | کچھ نہ کام آئیگی میر پویشی | دل تو پویشی پویشی |
| جسکو دیکھو وہی پسران | نہو نہ م کاہر دے دم بھر | ہتو نہ مست بادہ الفت | دیکھیں نہنگی کی کیفیت |
| ابہ پر تانین جھکو جانا ہے | لوگ رفتار کو چڑنا ہے | تھی جو وہ سچ پوش ہنر اد | اوسکو جسوقت میر جھپٹو |
| کر دہی شخص ہر کے آیا ہے | ہر انور کو زندہ لایا ہے | غم شو بہن تھی جو وہ بھی | دوڑی آئی وہ اس کمر |
| عرض کی اوسنی اور پشیز | سرخ زرد بگاہ و صفت | تیرے مشدے جھپٹ کر غفل | ماہ طلعت کی تو جی اوٹ |
| کھو اسکی کہ تم نہو مضطر | رکھو فضل خدا پہ اپنی نظر | اوسکا احوال سب بیان | نہو آگاہی سے نہو جھکو |
| بولی اسطر سے وہ فیرتا | نیو تھتہ میر مجھے اچھا | ایک دن کا ہے اسطر نہ کو | کیا نہ شکار وہ مغفور |
| ساتھ تھے اوسکی سب فیرتا | کیلتا پھر تاتھا نہ شکار | اس میں ک نیل گاؤ کی نظر | کا چوٹی پڑی تھی بھول پھر |
| نقری اسینگ جھپٹا دھتے | پاونین ہی طلائی گنگو تھے | باد و آتی تھی شل فرا | شکل مشوقی بانگین کی چا |
| دیکھ کر اوسکو تھیرا ہوا | خود وہ اوس کیل نہ کو | چاہا زندہ اوسے ابر کر | اوسکا اوسکو شکار تیر کر |
| اوسکے پیچھے وہاں ہوا ہوا | آگ آگے ہوا وہ نہ ہو | ایسے دریا وہ لگلائی | موج دی صدا افسا آئی |
| کر چکی اوسکو جیکر اپنا شکار | ہوئی خائب غم و وہاں | کیا کہو میں وہ کیا رہا تھا | پھر شکر کے لو کا یہاں تھا |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|-------------------------------|-----------------------------|
| بھلی و سچ کی نشانی ہے | سرخ او سکاتام پانی ہے | جالور او زمین تھے عجیب و غریب | کین کیسے نہیں لیسید و قریب |
| چری پر توں کج جسم ہی کے | وہ وہ بھرتے تھے آشنائی کے | دوب جاتی تھے کھرا و ہیرا | کیر تاتے عجیب کہتے تھے |
| وہ کنا پر سیر کرتا تھا | نہ کیسی طرح اونسے فرما تھا | تھے سوار کے ساتھ جو دھرم | کھا سب کچھ پھر خطرناک |
| آپ کو چلین بنان ٹھہرن | کبتک دیکھتے گاہ بھرن | اوسو اسکا نہ کہ خیال کیا | بلکہ نام نے ملال کیا |
| اس تلش کو کو کینا ہوا وہ آہ | شق ہو پانی پنج سے ناگاہ | دن کا کلی اوسے اک کشتی | بہتے ہو کنا تو مکہ پھر پھی |
| خوشنایک بھگت تھا اوسیر | جلوہ گرا زمین اک پری پر کر | منہ ہی ہاتھ نہیں ہاتھ پر دشتا | دش ننگ رک کا کل پچان |
| مستی لیدہ لب کی پویشاں | اوسیر زمین آگیا تھا ہلال | اوسیر یون نہی بھلا کو کی | جیسے ہوشام کو شفق ہوئی |
| دیکھا وہ سکاد سے حالتا | حدی کہہ کر وہ ہوا تیا ب | بولی وہ زمین بتاؤ تو | کیوں کمری ہو چیاں میان |
| بولایا تیرا انتظار میں تھا | محو اس حسن کی بہار میں تھا | سنسکے وہ بولی بانگی تو ہر | سہل ایسی نہیں کہ پیر |
| کر محبت کا نگو دعوا ہے | اچھا چون کہنے دیکھا ہے | جسکری امتحان کیا او نکا | اوسے رنگ کمر ہوا او نکا |
| کوئی او نہیں نہ ہوا نکلا | جسکو دیکھا وہ پر دھن نکلا | سج گرا ایسی ہی نکو میری چاہ | آو یاں دیکھتی ہو کس کی راہ |
| سینکے حیرات مفسر ہووا | جا کی کشتی پہ وہ سوار ہووا | جسکے خمد ہار میں گئی کشتی | کھا کی چکر دیاں ڈوب گئی |
| ایک ساعت کبدا جبر ہی | رو کی سبک آو نامانی او کی لڑ | و اوسے آئی وہ تین بھان | مجھے حوال کیا ایسی بھان |
| سکھنے لینے پر پھر کا پتہ | کر دیا وزن اسے جھنڈ میر | شن چکا او کی جیب بیدشتا | بولار و کو اب اپنی وقت |
| نکر ورنج اسکا تم اسے ماہ | کر ڈواں اپنا آدمی ہمراہ | جا کی دیا در بتا دسے تین | تا کہ ہم او سکوا ہو نہ پھر |
| آدمی او سکالو ضرر لیکر | آیا وہ بھر شن وریا پر | اوسے صورتی نکلی اک کشتی | تھی سوار او پتہ پر پھر |
| اوسے سچ گیا اسی ہی طلب | تھا جواد سنا وہ کا ہی طلب | ولین سے کیا نہ خوف و خطر | بیٹھا جا کر پھر او کی کشتی |
| اوسے صورت ہوئی بلاناظ | ہو گئی غرق وہ ہی الحاصل | ایک ساعت بھی پھر وہاں | لاش و سناہر کی ہی اوری |
| آدمی جو تھا اوسکے ساتھ گیا | لاش و سکی دیا نئے لایا | جو کہ خالی ہوا تھا سب خزا | کر دیا وزن اوسے بھر کا |
| اس طرف تو بہ وادعات ہوئی | اور او پھر عجیب بات ہوئی | پھر سچی کشتی وہ او بھلا کر | لب دیا تھا اک مکان تر |
| لیکے ساتھ او سکوا ورنی ہوا | بولی اس کے لاسے ستودہ صفا | آو اب میرا قریب سے باغ | کہ مسطر ہوئی کل جو باغ |
| سنی جوت او کی تھی تھری | ساتھ او سکے گیا یہ تہ نیر | باغ میں چھوچا جسکے گل تر | ساتھ پھر ہا پتہ آیا نظر |
| اک جوان نہنگ تھا بان ہے | روشن باغ پر خرا مان ہے | ولین بولا پھر دیکھا او سکوا | کیا عجیب گر پھر ماہ طلعت ہو |

| | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| گئی جب اس کے روئے وہ نہ ہو | اوس جوان کی ساس کی قہر | اچو پر و کمان گیلو کی تین آج | جو شکستہ بہت تھارا اصرار |
| کر کے اس بل پرو کی سمت ایا | بولی اس طرح سے وہ میری ما | حسب معمول سے میر عالم | میر میر آج جو گئے تہم |
| سائے آگیا میر تمثال | ہو اتھائی کا تمہارا خیال | لالی ہوں سکون میں تمہارے | بولی گانہ بس ہمارے لیے |
| ہنس کے بولادہ گل بہت بہر | اور بھلا اس قمر سے دست | دہوم سے کوڑا دکی دعوت | ناج گانہ کی خوب سمیت کی |
| بہن کا جو وہاں پرو کر آیا | دل کچھ اور سوخت اسکا دل لیا | ہاتھ میں سے جیکہ آئی بہن | ایسی سے دہان بجائی بہن |
| ہو گئی عواہی وہ گسارہ | نکلی بیجا خندہ بانے آہ | لگی کہنے کو آہ اسے خوشو | وقت کی اپنے تم نہ تھا ہو |
| گذری اس مثل میں آدنی | بولی یوں میں اسے وہ جانا | میری نکو بہن نہ دانی جواب | باتو بہن گذری ہر ساری |
| کر و آرام چلے امیہ عید | کیجے موقوف اب یہ گفت و نید | چار ناچار وائے وہاں ہو کر | لینا لیکر اوس سے سہری پر |
| تھا یہ تو پہلو میں دوسرا لکرا | اسکو بھی بھر خطاب فان بجا | ایک ساعت بعد میر وہ پری | اس سے پکار کر بولی |
| کچھ فرماؤ اگر طبیعت میں | اک پر کو میں یہ چون شہین | بولی میرے ہم سفر بہن | گر بھیجے ہے خوشی تو خاف بہن |
| اسی دل طرح کلام کیا | اک پر پر و کو آدنی بھی دیا | پانچویں اسکے میٹھی وہ آکر | بولی میرا اپنے پاؤں کا کر |
| میکو کا ٹوٹنے سے کہتا ہے | بہن میرا کھسار اچھا ہے | میری نکو بہن تم اگر مہو ہو | جھکو و اللہ حسین راحت ہو |
| بولی وہ ہنس کے ہنریاتی ہے | آپکی سب میر قدر دانی ہے | کر تو میں آپ سکرین کا پاش | پر ہی مشہور قدر خود دنا اس |
| بولی میرا کیا بتاؤں بہن | حال دل تلو کیا سناؤں بہن | جب لاہور تلو دیکھا تھا | مثل بسمل کی دل تڑپا تھا |
| تھا قلق دل کو جان مضطرب | مرگ اس نگیں سے بہر تہی | دلین آیا ہے رحم کچھ اوس کے | تلو بجا حوئی طلب اوسے |
| اوس میر جب اسکو شیفہ پایا | پہر تو اسکا بھی سپنل آیا | سارا شرم و حجاب ہو گیا دو | بہن نعل اس سے ہو گئی وہ دو |
| اسی میر جب اسکو راہ پر پایا | یوں سخن میر زبان پر لایا | وہ پری ہے جو صاحب خانہ | نام تلو آو اسکا جانانہ |
| اچو جو ہو نو جوان مطلق | جس سے کہتی ہو وہ بہت لفت | جانشی ہو کر اسکا نام و نشان | من و عن نہی مجھے وہ بیان |
| پوچھی سنی جو وہ پتہ کی بات | فقد آمیز و سنی دیکھی بات | ہوئی خاموش پچھلے میرے | بولی میرا سطر سے شہر |
| تھے دعو کیا جو لفت کا | ہم بھی دم بھر محبت کا | پریم پونچھی ہو سنا یہی بات | جسکے اہل امین ہیں آفات |
| گر چہ پاؤں امید لفت ہے | اور غلام کروں تو آفت ہے | اوسپہ کلبا ایک اگر میرے حال | ہو گی دشمن میری زشت |
| کہا اوس کو رو اسکا غصہ | کہا اوس کو رو اسکا غصہ | بولی میرا سطر وہ میرا | میر میری ساحر ہے کمال |
| کہتے ہیں اوس کو گوہر جادو | جو کہ سواو کے ساتھ وہ ضرور | ماہ طلع تو نام اوسکا ہے | سحر کے زور سے وہ رہتا ہے |

| | | | |
|----------------------------|------------------------------|-----------------------------|--------------------------------|
| روز اس کے مرنے اور اتنی ہے | زندگانی کا لطیف پاتی ہے | سوی پرینچ پر اس کثیر کا نام | لائی ہو محبو بھی جیسے با انجام |
| اسکو دہو و طوطا چسکا ہے | کیا کمون آگوشہ کی جاسے | ماہ طلعت پہ ہی یہ بستہ ہیں | پنچکچہ اسکو سو دست بہین |
| ایکوی ہی اچھا چمکے ہو گی | اپنی عادت مذہب موزگی | اسی موزت کسب کرتی ہو کید | اپنا ہر ایک کو بناتی ہے مید |
| ماہ طلعت کا جب تپا یا | اگر اس کے سیدہ بتلایا | کس طرح قتل ہو وہ عیاد | ہو ہمارا ہمارا چمکا را |
| بولی وہ یہ تو بات شکل ہے | یہ تمہارا خیال باطل ہے | ہاں مگر اسکی ایک ہے | اسین گراوری کرستے تیرے |
| آتش جادو ایک جوی ہے | اوسکی طاعت کا قدم ہر تری | سحر و سحر اسکی کیا ہے | علم حیرت اسکی ہوتا ہے |
| تیسے گراوس خیر سے ایمہ | کسی طور پر ہوسے رسم و راد | اور وہ دم پر تہا ری چو جا | قتل فی اسکی راہ بتلا ہے |
| تو حیرت اسکی شکل ہو | مدحاسب تمہارا حاصل ہو | کھا اسکی پونچہ تو کو نگا | کیونکر اس تک کو لین چو نگا |
| بولی بتلائی ہوں بلکہ تیرے | سیلاک ہو تا ہے پریشان | ایک تالاب و ان پر تیرے گا | بلکہ ہوا تھی جادو عشرت کا |
| غسل کر تین تین جن کر | ناسیہ کلا یونسیہ پائین جفر | خلق کا ارد نام ہوتا ہے | مجمع خاص و عام ہوتا ہے |
| اون پر زیادہ کا جو سلطان | وہ بھی آتا ہوا ان مع سانا | اسی سلطان کی ایک حشر | قوم میں اپنی سب بہتر ہے |
| اوسکی ریر کا حدوش ہوتا | ملکت خانہ زاد حکم غلام | وہی جوگی بل پر سہرہ | فی الحقیقت وہ سار کرتا ہے |
| ہر برس اوسکی دید خاطر | آتا ہوا جگہ پر وہ ساحر | جاتی ہو چھبھی ہر سال | جگو بھی لگی تھی ان سال |
| ہو یقین محکوم گل خندان | تکو لجا لگی ضرور دہان | آپ ہوگی کر پاس جانو گا | رہا اوس بہت ہر ماہو گا |
| ہو نہ جسم دہانہ نہ نہ | کیونکر اسکی اوسک ظلم کا حال | کر گئی یادری اگر تقدیر | کچھ نہ کچھ ہو بھی جانی کی تیرے |
| پونچہ ماسنی بلن کی کتہ | بولی وہ جو اب ہیں زور دن | سنکے حیرت گئی تو انانی | مضطرب دل کی شکبانی |
| فکرین اوسکی جواب تھا | خواب میں بھی دلو کو گشتا تھا | آئی میلے کی جب قریب نام | ہو گیا شادمان یہ گل ندام |
| کی اوسکی حوسنے تیری | ایک خیمہ نکالاز نگاری | جبکہ سامان کو چکی وہ تمام | اس قبر کو کیا پینسکے کلام |
| اک تاشا تین کر امین کے | اپنی سہرا لیکے جائیں گے | یہ تجاہل ہو بولا وہ کیا ہے | کھا اوس عجیب سیلا ہے |
| کر چکی جسکرتی سیلا مان | لیکے سکو ہوئی وہاں سے روا | بھونچو اوس میں چھبھا | ایدا استاد خیمہ اک جا کر |
| ساحرہ جب اندر کی بلٹی | سیر کو نکلا یہ سہرہ تابان | دیکھا میدان ہوا اک بہت ہوا | میں قمر سے جاسما شجا |
| پنچ میں ایک خوشنما تالاب | آپ کو ہر سے ہے ہر تالاب | چاندی سونے کی پیریاں ہون | ہر شے کا ہا جی ہے کام |
| چاروں کو فخر بارہ وریان | یا وہ استاد وہ چار پائین | ایک ہری کی اک زرد کی | اک زرد کی ایک لیل کو کتی |

| | | | |
|------------------------------|--------------------------------|------------------------------|------------------------------|
| اگر کجے ہی سایہ وار شہر | نخل جلو سے حسن میں بہتر | نقروی اور ملائی ٹھنڈے سب | گنگا جمنی میں تہا قدرت سدا |
| چاندی سو نیکو کشتی تھیلین | میں تم کو طرح سے شامین | سیکڑوں میں کنول بھی بلور | اونٹین چھوٹے میں میں کادی |
| سیکڑوں میں بھی کتری میں دان | کسے بانسے ہوا دکھا دھن | کوئی محفل کا کوئی بانا قی | نشاں کی کپڑے میں کپڑے ستراتی |
| یون پر زار میں اک میں قیم | جیسے حورین میان ہانچیم | اس قدر زور و ہام سے دان | کنول سکتی نہیں ہیں پران |
| جلا نور سے ہر اک دکان | شیفتہ او سپد میں جن انسان | کون ہی چو کہ تھی نہ اوجھان | تھی جہان کی وہاں جہاں پھر |
| ساتھ میں اک طرف پریشانی | ہو جو ہر نگار و نکی پال | خوبصورت جوان سوداگر | لیسے بیٹے میں ہی مال |
| گنگا جمنی ہندوئی ہی پریشان | بیٹھے ہیں او پندہ نو جوان پران | گاتی ہیں آگ و پرستان کے | ہوش اور تھی میں جن انسان |
| خواب و سرت ہر ایک شفا ہے | میں نہ بانو نہ او نہ تھو ہے | پیلو پیا سو عجیب پانی ہے | ہندو آج زندگانی ہے |
| ایک جانب کو سانپ دکان | رنگ او نہ بھی کچھ نرالی ہیں | ہی تماشا خون کی بہر لگی | ہو کہیں نہ کہیں بیان تھی |
| چٹے بٹے غضب لاتے ہیں | مطل دل سب کا وہ لکھا ہیں | میں رہی میں کچھ پر کباب | چل رہا ہے کہیں پر چاند ستر |
| اور بلندی پر ایک غنا ہے | جلوہ کر او میں شاہ واکا ہے | سامی او کے قص پر پرا ہے | او بھگ پر بھی ایک میل ہے |
| ہو جو او سن بانہ کی فخر | ہو جلا او سکا خیمہ پر زور | اور لاکھوں ہی تخت پر لکھ | میں ہر اک سمت سے چلے آئے |
| غسل کر کے ہر اک نکرتا ہے | ایک نہ نگارہ واپس پر پاس ہے | تھی ہر اک سمت اس کی گنگا | ایک تخت آیا اور دان ناگا |
| ایک جوگی سستی او سپد ہوا | ناریل ہاتھ میں جو اہر کار | تاج بہاری رکھے ہو ہی پر | ایک رو مال اور ہے پر زور |
| دیکھا جیتا تھو او سکا تخت | نکلی خیمہ سی اپنی وہ بد بخت | کھا او نہی گرو جی پالا گن | بعد مدد کی یہ دکھا ہے جن |
| پشت پر او سکا او نہی پر پرا | اور کھا تھو نہ خالی تیرا ہاتھ | رکھو تھو سدا ہر اڑا بگوان | کرو تھو سدا دیا بگوان |
| خوش ہوئی سیکھ یہ وہ ہر جانی | اپنی خیمہ میں او سکولے آئی | مہ لقا فی جو دیکھا ملو ایا | سمجھا وہ بھی گرو اسکا |
| سیر سوا سنے پرا دھنایا ہاتھ | آیا خیمہ میں ساحر کے ساتھ | دیکھا اسکو بولی وہ پر فن | کرو تم بھی گرو سے پالا گن |
| مصلحت جانکریہ گل غلام | میں جیوگی کو پاس کے سلام | دیکھا جیوگی فی اسکا جیکر چال | پوچھا او سدا چوہ سو اسکا |
| بولی وہ کیا میں لکھوں | انکو اس غریز رکھتا ہوں | میں سطر سے بجاتے ہیں | سیکڑوں جمنی سترتے ہیں |
| بولا جیوگی یہ سیکھ او کی بات | میں ہکو سدا و خوشدانت | او سکے کتری ہی مید بھانے لگا | ساری محفل کو مال نے لگا |
| اتنی میں اک پری پران آئی | وہ سخن بھربان پر لائی | سن چکے میں اب گرو جی آپ | چلیے اب میری سدا جلی آپ |
| کرتی پشیمان ہر دسی آپ کو یاد | دل مشتاق اپنا کیجئے شاد | سکھ یہ بات او تھما وہ بکر کر | ساتھ سدا ہر کو بھلا کر |

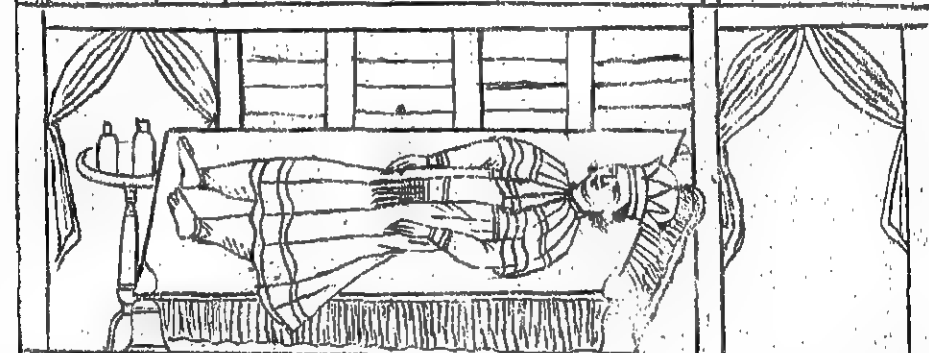
| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| کھا شمشاد دے تم آج کو | سفرین انکی آج دل توڑ | اسکو چلو میں اپنے پہلا کر | یون لکی کہنے وہ پری بیکر |
| میں بھی ہوں بین کی شمشاد | شغل کیجیے اگر خوشا | دان بھی اس غرض بیاہن | بہوئی شمشاد آئی بین |
| دور کراس تر کا جو ماہ تھ | بولی ہے لی نظر کا تھ | اگر اسکے نہائی رکھوں گی | اسیٹا گرد اسکی میں ہوگی |
| بولا ہوگی ہی جی کر کیا | خوش نصیب نہ کو ایسا ملتا | کھا پھر اس اس طرح اوسدا | کیجئے چند روز مہب کرم |
| میں سکھلاؤ شاہرا دی کہ | نام اس ملک میں تھلاؤ | سینکے اس ماہ زیہ کی گفتار | مجاو اس میں میں کچھ تیار |
| آپ بھی کچھ دنوں میں ہا | اور یہ محنت پانی باندھن | مجاو آتا ہے جو بناؤں گا | دیسے آنکھوں میں سکھلاؤ گا |
| پہچھ برخواست میلہ ہوگا | تانا پھرا دے کچھ خیال آسے | جبکہ جوگی نے پھر سنی تھری | حسب خواہ ہو پھر تھی تھری |
| دلین تو خدا دے دیا ایدم | خوف سہا دے پڑ مار دم | بولی تھرا دی ہی مجھے غفلت | فرق میں خود کا کچھ ہی غفلت |
| اب بھیاں آجے ہوں آج | اور اس فن کو کیجئے تعلیم | اسی آخر کو یہ تھب بول کیا | سہما اب مدد حاجت دل کیا |
| میں باتو میں ہوگی شمشاد | نکل آیا فلک پر ماہ تمام | بولی میں روشتی اس | چاند کے منہ پہ چاگئی نری |
| کیس اور نشانی کا کیا انداز | ایک در نور ہو گیا تھا باز | شب بیکہ تھی شمشاد جو پھول | تیر کی کہتی تھی کہ نور پھول |
| میر تو نالاب پر کنول روشن | ہو گیا اوسپند اور بھی چون | نور کا سہمہ نگیا تالاب | ریشک کچھ ہوئے تمام جاتا |
| میں وہ زمین غنی تھی تھ | ہوئی جس وقت روشتی تھ | نگیے غل طور سب اشجار | ہو گئی اوس زمین اور طور ہار |
| الغرض کہیے وہاں کا کمال | یون میں سن در تک رہا عالم | گیا دھو میں ان سب گھگیا | جبکہ برخواست وہ ہو ایدم |
| تھی جو وہ ساحرہ یون | اگر ہوگی سہوہ ہوئی محنت | بولی اس گل بھی کر آب | نہ کر دے سب بر حضرت ہا |
| بولا ہوگی کہ تم ابھی جاؤ | چندے انکو بھیا پڑ ہو دو | بہت آرام میں رہیگی ان | جب بولا ہوگی پھر وہ کاؤں |
| یکہ دے پھر اوس کی تکرار | رحمت اوس ہو گئی نایا | تھی جو شمشاد اسکی شمشاد | میں سیکوں کی طرح جلا |
| اوسکو پھر ماہر سکھائی لگا | ہو جو کہ میں تھیں بتانے لگا | چند روز میں ہو گئی کامل | ہو گیا شمشاد شاد اوسکا |
| باندھ کر ماتھہ اوس کی گفتار | مدعا دی کر دے لپسار | کہا دیا اس ساحرہ کا مال | آتش قہر سے وہ ہو گئی لال |
| بولی جوگی سی یون غیر خود | اس طرف پڑی رخصت پیرین | اسی طرح سکھایا تھا جادو | تا کر ظلم سب پر وہ بد خو |
| لو مجھے اگر محبت ہے | کچھ حقیقت ہے کچھ مروت ہی | تو کر دوس تر پر کوئے لانا | ماہ پھر کچھ سکھ کر پڑا |
| ان میں سے کچھ تھرا ہو | اوسکی حاجت ہو عبادت | ایک نقش دیکھ لیا اؤ کو | اور نفی میں یون کیب اوسکی |
| اگر لگا دے گی وہ ماتھہ | جلائے ہو جائیگی وہ خاک تھ | تھی جو شمشاد دیکھو دل افشا | بس رسیدم اسکی کسارت |

| | | | |
|------------------------------|-----------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| شربت آینه پیر و سینه منگولیا | پاسن و سناخه کرد چو بیا | دلیکرا و سکو بو گنج و شاد | بر لبی مناسکر که سینه استاد |
| بیوا شکو و شغل مغواری | کی یا وسوق و شوق بشیاری | بے بھر بھر کرد او سکو انجوا | دری بو شمن من و مدحجام |
| بهر تو اسل نه بلاتانیر | کرد یا نقش و خط نقادیر | بهر گیا جسم او سکا صو تاب | مرث گیا باغ بھی رنگ جاب |
| اوس پر پر شست چکر کیا بکا | جاذ گھر بھی ی بلند و فاج | اوسکو خست جاذ گھر گویا | ماه طلعت کو لبتے ساندہ لیا |
| لازار و ست ملا دیا اوسکو | مر رہی تھی جلا دیا اوسکو | وان بھی بھی چکر جلا دیا شکر | لگے بڑھ کر ورا یا ایا غطر |
| دلین حیران ہو کر جلا دیا | راہ پو پھول جو راہ پو راون | ایک خواہر سرداران آیا | راستہ یون پھرا و ستر ہلا یا |
| دو فون راہین پیرا یک لگا | بجز فریب یکساں یک میں چکر | پر ہر نزد یک میں خطر کا مقام | اور جو بھی دروازہ کھلا آما |
| اگلا اوسنہ بھی نہیں ہو کر | میر سے پروردگار بہ نظر | بھی جو نزدیک راہ آخر کار | اوسے جانس جلا دیا گل خیار |
| جبکہ طس کی زمین چند قدم | ملاک دشت رشک باغ ارا | بھی چول سکتے ایک بگلہ تھا | خوشنما اوسکے گرد ستر استخا |
| جلوہ گرا و سمن ایک جھوین | نام مشہور اوسکا تھا مشرق | پر لگتی اوسے چکا سکی نظر | عشق پلوت سکو دل مہو غطر |
| تھام کر دنگو اوسکو پاسن یا | اوسے پہلے میں اپنے بھلا یا | بولی تم مہمان ہمارے ہو | جان ستر بھی زیادہ پیار ہو |
| گیا کر دگر تم سنے گھر کا | یاں رہو بھی سکو ایتنا گھر | منہ چھری اک خواطری سکی تھی | عقلند آپ کو سمجھتی تھی |
| اوسے جب ستر چکا دیکھا بنگ | یون لگی کہی اوسے ہو کر بنگ | بر ملا منہ کی سہا سہی بات | اسی مہرجان نہیں جہی بات |
| کہہ نہیا طور سے تھا آج | اپنی نانی کا جانتے ہو فراج | اسکے ہی خادہ کو ہی یہ دور | ہو وراسن لٹ کی نانا کو |
| دیکھو ایسے نوز خود رشتہ | کہہ جان کر نہ غفرت غفرت | سمجھ میں اس گل کو شل غطر | مانو کنا و گز ہو گنا شہور |
| ہو رہا تھا لگی پر ذکر اور | اوسکی نالی کو بو گئی سپر | سنستے ہی شتاب وہ لانی | خشم کو دہا و سب گہ آنی |
| بولی اوسے تہا یہ خادہ فرا | کیا مکتبہ کو تیر دگی جوا | بڑین چھرا ب میں ماسے پر | نہ چیا کیر بھی نہ خون و غطر |
| سوئی ہونہ گزیر میں گی تو | بھرنہ رسوائی ہونی یہ سہو | کہہ چکی سخت و ستست بخت | کر لیا انجودل کو ایسا سخت |
| کہہ بنی چو کی پکا کہہ سست | لیچلی اوسکو حالت سست | بیکسی سچو وہ جب ہوئی جیو | رو کر یون بولی اس حودہ |
| بہت تھارے سبب ہوا حوال | ہای تھکو نہیں جو کہہ سہی چا | نہیں سچنے کی انگری جان | حفظ حق میں ہوتھاری جان |
| بہر غشش گدو عا کرنا | فانچہ بھی مراد یا کرنا | دل جو قابو میں و گھری نا | اوسکی نانی کو رو کر دیکھا |
| ہیکہ سپر نہ ظلم کر ظلم | کہہ تو خوف خدا ستر و ظالم | بولی پھر یون و غبط میں کر | یہ روکام سپر نہ ظلم کر ظلم |
| نہی تھی ہماری آپ کو کیا | کیون بگاڑ غم کاری اگیا | ہم تو ہیں اسکی جان کو اختیار | کون ہو کر مگر مالا مال ہوا |

| | | | |
|----------------------------|-------------------------|---------------------------|---------------------------|
| شہر سے اور اسکو بہن خزانچی | خانگیں بسے ملا دونگی | کی ہوا دستہ علی گئی تفریر | آگیا غیظ میں یہ تہنیر |
| ماری تلوار طرح اوکو | ایک ہی ہاتھ میں گھونڈی | منو امیں پرکھو اوکے سہم | دل پراو سکے نہ آیا اصلاحم |
| لاسن اوکی کہیں گروادی | کی وہاں پر بجای غم شادی | راتکو چھپو ماہ بوسواس | سویا اوس غیر پرکھی پس |
| ہاتھ بانی ہوئی جو دین | کھل گئی آنکھ میں عشرتین | اوس پرکھو ہاس چھپنا | تیسرا کرو پلٹہ آیا |

کہو لانا مہ لقا کا چوتھے طاسم کر اور داخل ہو کر دیکھنا عجائب ہاں کر

| | | | |
|--------------------------|-------------------------|--------------------------|-------------------------|
| ساقیا ہو شراب شہر کا دور | ہوئے کجاہی پرچ کیون | دوہر ہو جائیں نام کلام | دور ہو جائیں نام کلام |
| سینے تپکھو کر دیا ماہر | داستان طاسم ہی آخر | ہم کہاں تو کہاں دور کہاں | اور ہی رنگ ہی ہو کھانا |
| جمع میکشان غنیمت ہی | میکد کی انہیں سنیت ہی | چوتھے کھو اوکے چپ کھو | تھا وہ کھراچ کا گد سارا |
| اوس میں مان تھا بستی | ایک سو بچا تھا نفیس ملک | میز پر تھم شہر کے کھن | پی لیا اوس پر کھ کے کھن |
| ہو گیا چور الیا نشہ | | دفعہ پاؤں لڑکھ لڑکے | |



| | | | |
|---------------------------|--------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| کیا سنہ بلنگ پر آرم | کے جام جان ناما وہ | اوس عالم میں پھر نہ | ہو ادخل طاسم میں جا کر |
| اوس جگہ سپہ دیکتا کیا | خوش فضا اک لطیف صحر | میں شہر چند اوسین سایہ | نئی صورت کو دیکھ کر گاہا |
| اوس پر تھیں اسی پر شہر | خسے شہر مندہ ناف آہو | بیتھا اوس کے نیچے ایک جوان | صورت ابر سے گر گیاں |
| تھا جو یہ خود ہی در در کا | جا کر اوس کے قریب ہو چکا | بول لائے میں خوش حال ہے | کیا کہو میں جو ہر ملال مجھے |
| ہر بنیان شہر اک عجیب باد | پر ہر شہر وہ عجیب باد | نام سلطان کا اوس غریب شاہ | رکھتا ہی پیشہ لڑو ج و سپاہ |
| حکمت کا کوئی چراغ تھا | شہر فی عیش پر یاد تھا | تھا جو اوس دشنہ کو ساگم | مانگا کرتا تھا وہ دعا پیس |
| تھا ظم میں اوکو ایگزیر | صاحب حال قال تھا ضمیر | نام رشتہ تھا اوس کا | زہر خیر نظر تھا اوس کا |
| عابد و زاید و پکانہ | اشمان آستان عالی | شاہ کے حال پر ہو کر | ایک سیب دیکھ کر سلا لیا |

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|------------------------------|
| لکھا لکھا لویہ ای جنبہ سیر | دیگا اللہ تم کو اک حشر | رکھنا اوس نہا ہر کانگس نام | اور طاعت میں اوکل نہا |
| ایک گلدستہ بھی دے تھا لایا | دیکھ اوسکو یہ اوسنے فرمایا | یا رکھنا میری نصیحت کو | بھول جانا نہ اہم ہے کچھ |
| اوس پر برو کی جبکہ تادی | میری جا بے دنیا ہو | اور یوں کر نا اوس پر حکام | بلکہ اس طرح اوسکو دنیا پا |
| نہا میں تیری لب لباب تیر | دیکھ گیا ہے یہ ای تم تر نور | کچھ یہ بات وہ روانہ ہوا | عشق کا یا نہ کارخانہ ہوا |
| ہے یقین گذار ہوگا اپنی سال | ہوئی بد اخومن بہ مثال | خو جا سقد رختی وہ خوش | آگیا دایتو کو دیکھنے عشق |
| جسکو وہ رشک مر جواقی | حسن خوبی کی اور شان مانی | بولی سلطان سے اکدن میری | ہو جو منظور کچھ خوشی میری |
| بار لیتا ایک ایسا ہو | مثل زیر فلک یہ جبکا ہوا | اوس میں نگاہ کے برلن میں | دیدہ حوریں چھوڑو شوشن |
| اوس صورت وہ چھوڑو تھا | اوس میں رہنے لگی وہ لیل نل | ہوا مشہور سحر و کس نام | دل لالہ لکھنا شک و فراغ |
| ہوے جب شہر و ایک تیر | لگی آنے پیام نسبت کے | اوسے جسوقت یہ سنا اول | اپنے والد سے یہ کہا فی الحال |
| میری شادی کا گرا دہے | لویہ اوس میں کلام میرا ہے | ہے یہ سامان عقد ہوا | کسی جانب ہر ملک سے تھا |
| جو کہ اوسکی مجھے خبر لاوے | کچھ نشانی بھی وہ مگر لاوے | اوس اپنا رنگی عقد حضور | ورنہ چکو نہیں ہے یوں ملو |
| کہا سلطان جو خوشی تیری | بجھ ارا می ہے وہی میری | پھر تو اوسنے کیا تھا پھر تو | ہوئی وہ بات جا بجا مشہور |
| عشق بھی اوسنایا تھا | دیکھنے میں کبھی نہ آیا تھا | اوس پر برو کی جب شیفت | ہوئی نا دیدہ محکوم بھی الفت |
| جوان تو تھے نیفتہ برون | جان و دل جو بھی تھا وہاں | لیکن اوسکی جو شرط سننا تھا | پھر تو جانے اسے سر کو نہ تھا |
| عشق تو اس کے ادا کی تھی | اسل اور سو ہاتھ دھاتی تھے | بیان ترقی پڑا ہنر کی | لو کہ شرط اوس پر کی شکل تھی |
| پر میں اوس حور کے لیا دے | ہوئی جسوقت اوسکو میری | رو بردا اوسے محکوم ہوا | شرط کا ذکر دینا بیا |
| کر کے اثر اوس آخر کار | جہاں لاکھوں ہی ہو شہر دیا | نہ ملا محکوم پر نشان کمین | پھر تو مالوس ہو گیا یہ خیر |
| گر پڑا اکدن میں غم کھا کر | شدت غم سے حال تھا ہر | اک پر زرا کو جو جسم آیا | حال دریافت مجھے فرمایا |
| کر دیا نے اپنا حال بیان | لیکھا محکوم اپنے ساتھ ہوا | بھو بجا جب وہیں بارین باکر | جوشنا تھا وہ حال یا نظر |
| درود پورا قلمہ دکان | حسن و طبع عیبت و سلطان | دیکھا ان سب کو منسوب کیا | باجی عبت محل تھا رستے کا |
| قصر شاہی میں جب ہوا در | دیکھے سند یہ اک مکمل | رفتہ رفتہ جو میں قریب گیا | اوس صورت کا اوسکو بھی پایا |
| ہاتھ میں اوسکے اک لکھی | وہ گواہی کیو اسے ملی | مقصود دل جو میرا برآیا | شاد و خرم میں اب نہ گھبرا |
| اوس پر کو ہوئی جو میری | پوچھا احوال سارا ہوا کر | کر دیا میں سب حال بیان | دی وہ گشتی اوس جسے ان |

| | | | |
|------------------------------|------------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| یون لکی گنہ گری سے وہ ہنسک | ہو فراموش یاد ای گل تر | میں جس وقت یہ سنی تقریر | ہم بیان اوسکی بھیجے تیار |
| وہ جو سا ان دیکھو آیا تھا | صفیہ دل پہ کینچ لایا تھا | گیا کہ سے عرض وریا شاد | نری ایک بات مطلق ادا |
| مال کر او سنی سپرہ بونچی بات | تخنہ دانی کئی کچھ بھی بات | ایسا شہر طلاء بہت لادو | او سین سا ان کیا ہر تلاء |
| یاں تو پہلے سے بھولا تھا تھا | یاد کچھ ہی نہ اوسکا افسانہ | کھائے کرای پری سکر | بولنا جھوٹ کا نہیں بہتر |
| سینے رکھا نہیں ہاں تیرم | کر تو ہوا تھا تم ہم اسدم | مطلب سکاجو ہو گیا تھا | نہوئی اوسکے دلیوں |
| ہو گئی سچو عقید کی صورت | وان میں ہو گا بصد غمت | وہ تو آواز تھا سنو انجام | جس لم کر گیا ہر کام تمام |
| آسمان لڑنا دیکھا یارنگ | اور یہ کوزہ پشت لایا رنگ | جی میں آیا کیلکے کیلکے | ہوئی مانع اگر گرفت یار |
| جھانسی تھی جو خاک قسمت میں | فرق آنا تھا عشق غمت میں | پہونچا میں جیل کر کنارہ | ایسا استادہ ایک خیمہ نظر |
| اوسکر در پر تھی ایک غیرت | زعفرانی لباس نشہ میں چور | اس طرح حضور بیٹھے تھے | منتظر جیسے وہ کیسے تھے |
| دیکھتے ہی مجھے وہ خانہ راب | ہو گئی اس طرح بچہ بیاب | کیسے دت ہو چہ عشق نور | عاشق نہیں رہے نائن نور |
| لوگ کہہ سکرے یہ کام کیا | عشق دل لے اپنا کام کیا | اوج بر گیا مرا افسر | آپ شریف آج لاؤ دہر |
| اپنی دان تانت جو سانی تھی | چھاؤنی پانہ ہو چھائی تھی | عاقبت پان تاک تو آخر ہو | چل کر خیر میں دو گھڑی صحر |
| کناہی کر کٹھن و آتا ہوں | ابھی صید لکٹی کو جانا ہوں | بولی وہ اک ادا سے ہنس کر | بہم تو ہوں صید آپ کیسے |
| سوا آمیز ایسی تھی تقریر | نہ کیا عذر ہو گیا سپر | لیگے خیر میں وہ خانہ خراب | ناچی گالی پانی مجھ کو تراب |
| نشہ میں دل کا بلو طالب | دیکھتی و سنی جو یہ ہوس لبا | بولی مانیں ہی تجاری بات | کرد و پوری اگر تجاری بات |
| نور کہ شہر طلاء سے لاؤ ہو | وہ انگو تھی اگر میں بدو | وصل میں بات پر ہمارا ہے | اسلے تھے یہ کنارہ ہے |
| اولا میں گریہ تو آتش دل سے | لا سے دیتا ہوں کیا شکل سے | پھر ہاں سے میں انگو گدا | اوسل انگو تھی کو بیڑ چب |
| بولی وہ مجھے نہ دے کسکو | گیا یہ کہتی ہوا پڑ ہو میں ہو | میں تو واقف نہیں وہ کہ تھی | نفرتی تھی وہ باطلاتی تھی |
| اوسے خب طرک کیا لگا | زبانی سے اپنی میں ہونہار | گھاسنے کر نہ دوسے تم | جان اوسکی خوش میں کو تم |
| سے سنے سنات کو وہ میر ہو | رنگت اوسوقت اوسکی ہو | بولی بھولوں کہ دہری پر | یاں جلی پہونچو شہر پہر |
| بھوکا مجھے ضد ہو کیوں | دلیو چھپتا لوگت دست دیکھو | تم نہ آؤ عذو سے کہنے پر | نہیں کچھ فائدہ سوا سے فر |
| سور میں ایسا مبتلا تھا میں | اوسکی تقریر کچھ نہ سمجھا میں | کناہی کر خیر ہو کچھ ہو | وہ انگو تھی مجھے حوالہ کر و |
| شکل یہ بات ہوئی ناچا | دی انگو تھی وہ جھکا آخر کار | اوسم تم کیش کو حوالہ کر و | رکھ کر محرم میں سکون ہو |

| | | | |
|--------------------------------|---------------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| ہنسکے لہریں می کیا ساغر | چہرہ او سے بھی دیا ساغر | اوسکے پتے ہی یہ ہوا بیہوش | شکل شیت میں ہو گیا ناتواں |
| بند دم نہر کے پھر چہرہ پیش آیا | اور ہی رنگ بنو زبان پایا | کہ نہ وہ چہرہ ہے نہ وہ عیاک | خاک پر لٹا ہوں نہ سب کچھ کا |
| کہا کے انگشتی کا دیر داغ | اوسکے دانچے میں کیا کر داغ | طرز سلمان وان خط تھا | مردہ اوس رشک حور کو پایا |
| نزدہ درگور اوسکے غم میں ہوا | میں اور اک الم میں ہوا | پھر تو گھر کے مٹی کو چپا لیا | یوں کہا سب نے رو کر حال |
| وہ انگوٹھی جو اب لیکے گئے | داغ اوس میرے چین کو چرکے | ملا اپنے ناگہ پاس آئی | او چین یہ زبان پر لائی |
| اب سے اب پیام نصیب ہے | اس جہان سو ماری حرکت ہے | یو جوانی ہوں دلیر ایسا داغ | مرگئی پر بھی یہ رہ گیا داغ |
| دست شہر سو میں چلی لائے | کیا شکایت کرو غم میں ہو گیا بنا | میرا رہ نہ اوسے خاک کی | اوتھا دشمن ہوا اہلاک کیا |
| ہاں مگر کہنے عنایت کی | حد سے افز و دجہ پیفت کی | کیا کروں شکریں ادا اوتھا | دل دھٹاتا ہو جس مزا اوتھا |
| اب یہ ہے عرض ظاہر کی | بخشدین دورہ اوسکل پہن | تاکہ کیا رہیہ قصور شمار | جاوے نزدیک ایند و غفار |
| دوسری لہریں غرض میں | کچھ نہیں دیر میری حرکت میں | ایک ساعت میں اب میں کی | خلق سے دم میں کچھ کرتی ہوں |
| اچھے میری یہ صحبت ہے | اچکے مجھے گر محبت ہے | میرے غم میں نہو نا کچھ چوں | اور کرنا نہ لاش بھی بد فتن |
| رکھکے صندوق میں یہ ہوا | کسی حجر میں رکھتے کاغذ | حق میں یہ نادہ کے چپا | بہی ہونا ہی جو کہ لکھا ہے |
| الغرض دے بیوں صحبت کی | اُسکے بارہ دری میں حرکت کی | سینکے اسکو خجل ہوا خادم | اوس بلانے مجھ کو کیا نام |
| بس وسید نسیر رہے ہوں | بات اوسوقت اوکی یاد لیا | نہیں اب تک وسو کیا مدون | اوس الم سے ہوا چو چوچون |
| ڈھونڈو رہو روقن کو میرے | کو کو اوسکے غم میں پناہوں | مہ نقانے کہا نہ گھسے نہ | دل میں اپنے نہج نہج لکھا |
| سینکے یہاں سو کو جو ہوئی | ہاتھ آئے جو دجہ تہ سیر | کرین اوسے بیان سب حوال | کیا عجب ہو یہو یہ رخ و حال |
| اک جگہ پر بلا پھر ایسا داغ | ہو گیا پوی گل سے تار داغ | جہاں الہ ہزاروں ہی محرا | پر نہ درویش کا پتا پایا |
| نئی صورت کی دیکھی باری | گم ہوئی عقل و جگہ باری | شکل بلب جونا گشت نادر | خون اوس میں داغ میں کھل |
| معین میں اگر چہ ترنا لیا | مندانہ جیسا کسی جگہ پہنچا | نقش دیوار سیکڑوں قصور | حسن و خوبی میں یہ عدیل |
| اوس سیر نگیرہ الیکہ ہے | جمعین تار طلا سے ہوا جام | سیم خالص کا پروہ ساو | نکھر حسن کا وہ تار ماس |
| نہر نہر کی بہت نایاب | مثل خم جگہ پہنچو جواب | نیچے نگیر کر کشت قوت | بزرگ کا وہ یہ کیا ہوا |
| ارمیں نرغایان بہت خوش | تھیو اہر نکار اوس کے | نما طائی تمام درو رسکا | کچھ نیا تھا جہاں سے طو کا |
| | | کتے طاس بھی مزاح کار | خوشا خوش ادا خوش گزار |

| | | | |
|------------------------------|-----------------------------|------------------------------|------------------------------|
| مست کربا پر یک بار دوری | مستی بود نیم کی در غری سدا | شامیایا کیچھے سے دو پر ز | مستی چک او میں برقعے بزرگ |
| رکھتی تھی او سکے نیچے دو بات | ایک تو سر نہ ورت با قوت | دو سر سبز رنگ ایسا تھا | کر مر و کارنگ ہیکا تھا |
| تھا گرسا بارغ و سنسان | نام کو بھی تھا کوئی مانسان | بھہ تاشا ہو ان لطف آیا | کہ دل مرقتا جو لہرایا |
| کئی بھہ منسکے خوشحال ہوتا | سیر دیکھو حیا کی آجکی رات | آخر کار چھ بھہ دو نون قر | ایک گوشہ میں چپ ہوجا کہ |
| دن جو باقی تھا وہ تمام ہوا | اور روشن چہ ساع شام ہوا | جان دلی مزہ چہ اپنا رکھلایا | خوفہ سامان دان لطف آیا |
| جتنی دیوار میں تین تصویریں | اگئی جان بھلی جیسو میں | روشنی کرنے کا تھا جنگا کام | لگین کر وہ آکے اپنا کام |
| ایک فی شمع دان کیے روشن | کر دی ہوا ایک نے روشن | دوسری کے نکول درست کیے | بچ دھپلے تھے دیکھے چپے کیے |
| آمین چھوڑ کے ساتھ کچھ بیان | لگین کرنے وہ فرش کا سامان | لائی قالین کوئی گلخدا | لگی سنہ پتہ ایک نگار |
| ایک ہر پارہ چاندنی لالی | کوئی جا کر کہیں سے بن کی | ایک نماز سے بنایا پان | لکے مستی کیسے کہا پان |
| خیر و بیکے شب تھی کوئی رشت | وہ تو جو میں تیں باغ پشت | پھر پھر تھو وہ اپنے جو طوس | اور مر کا دیکھے بد سے وہ طوس |
| نگلی ایسی خیر و بد بشر | جتنی تصویریں کچھ دلیر | تھا سپرداؤنگے کار قصا | ہوئی پتہ ہوئی تھو عبا |
| اپنا تصویر کر کے سو سوار | لکے اکبار پتہ سنے دہ سار | جتنی مرغ بیان کر خیر میں تیں | وہ بھی سب انسی و سگر تیں |
| اپنا پتہ رکھ کر بلا میں | کبھی دیکھا شانہ اب میں | ہو امانت وہ مہیا جب تھیں | پاس مستی کو وہ بھیں |
| جب یہ سامان ہو گیا تیا | گئیں پھر وہ اپنے کچھ پر خدا | جہنم کی تخت وہ معلق ہوتا | دھو وہ میں پر او ترا |
| اوپر تھی تھی اک سن عورت | تھی کمال او سکی خود وہ عورت | پیشی تھو فی تخت سے اوری | کچھ عجیب تخت سے اوری |
| سرخ تابوت کو قریب گئی | جس گری وہ ان وہ بد نصیب گئی | رکھ کر مراد سپروئی وہ پر غم | یوں صدا دی اے اسیر غم |
| ای پر اربان کچھ جوان خیرند | شدان چھ پر مرے دلہند | دقت و صلف کا گیا پڑو پ | دیکھو چلے داری سر و صیب |
| سنی او غم دھو کی چھ صفا | نکلام و اک جوان خیر سجا | تیں و سکے تھا خلوت شاو | سہرا بھی تھا نشان دوی |
| بہیا جا کر وہاں سے مند پر | اشک لکھو نین کہ کائے سر | پھوئی پر پرال غم لگین | گئی تابوت بتر بتری قرین |
| لگی کہنے کہ اے محبوب پر غم | نجات پر گشتہ بتلا سے اطم | نکر و دیر او صوا سے ناشاد | کر ہی میں تیری دو لہر باد |
| سنگریات نکلی ایک دھان | وہ بھی پر بتلا سے بوجہ دین | اپو ضوہر کہ اپنا بیٹھے | لب پر ہر سکوت او سکوتی |
| اوس گری او سپہ تھا عجب اطم | شرم سے وہ کی تھی گردن غم | چنکے افشان جو باند پاتھا | کچھ عجب وہ دکھاتا تھا جان |
| وہ چہ او نکلا تھا سطر جھوٹا | جیسے خوشی کی ہو کر درکن | شعلہ اوستہ تھو او کی ادا | جہنم میں عیان ہون کا |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|-------------------------------|-------------------------------|
| میر کا غم تو وصل کی شادی | اشک آنکھ میں اور لب پر ہنسی | دل میں تو نکی تھا جو خوف سحر | دیکھتی تھی فلک کو ادھر ادھر |
| سدا دیکھ کر ہوا بیتاب | آیا اوس بزم میں ایسے شتاب | پوچھا وہ دہریا دوسری حبال | یوں لگا کھنکھانا سب ال |
| شاہزادہ ہونے سے خوشید | کھتے ہیں باتو جو بکونا امید | میر جو پھلوں میں کیکر مینہ ہے | جسمہ ستم دیدہ کی میر بی بی ہے |
| ایک بن غمی سپہ شیدا تھا | چہی چوری دہ دیکھ جاتا تھا | تھامی باغین ہمارا عقد | نہا ہی بندہ چکا تھا اپنا عقد |
| اوس جنازہ کو ہو گئی میر | آگ سوا کر دیا ہر ہر | رستی میں شکوہ زندہ ہم نالان | صح ہو گئی ہی ہوئی میں بچا |
| میں ملازم میرا دنا لب لک | ستے ہیں رفیعہ جفا لب لک | اور میری طرف بات ای کل تر | اوس میں سترس کسی شے پر |
| دیکھنے کو خط میں ہم خند | ہی میرا سامان عشق سب بیک | کر رہا تھا وہ اپنا حال بیان | دیو گئی افسوس میں سحر و حیا |
| ہم ملے تھی ہو گئی ہر سہم | پیر ہی سبک ہو گیا عالم | فکر کی اس غمزد میر دل سے | چو میں کیونکو دستا کھلے |
| پیرنگہ اسکے دہن میں آیا | دل چا دسکا دہانے گہرا یا | لیکے میرے خوشحال کو ہر سہ | دھلے راہی ہوا بغیر ماہ |
| کر سکے نہ لہن کو شام کو | میر ہی میرا ایک شہر کے در | اد جگہ اک جوان نظم پیرا | ہوا سگنا دہ سہ جد ہر آریا |
| گرو اسکے تھی سطر حسنہ | ہو شاد و مین جسطر حسنہ | ٹھہری میر وہ سچکے دلوں کو | دیکھ لین میری سیر ایک نظر |
| دہ جان الگ جہاں قریب آیا | اوس ہی جو صورت آشنا لایا | کو داگوں میرے اپنی وہ گل تر | سہ قفا س کما میرے میں نہیں |
| نہیں بچانا اپنے اسدم | میں وہی شخص ہوں بیللم | رات کو دیکھا تھا جسے نوشا | صح سامان ہو گیا تھانیا |
| ساراسا مان اسکو یاد آیا | کھا چ اپنے میرے سر یا | پر میرے تھلا میں اپنی بات | ہوئی کہ طرح اوس میں میری |
| ہو لادہ میرا گھر نہیں ہے کو | ہاتھ نہ دھوئی اپنے چپکے منہ | کفنش غام کو کیسے متناز | میر کروں گا میں خن نہی را |
| الہ میں اپنے گھر میں آیا | خوب دو نو نکلنا چ دکھلایا | کیا فرق کچھ طاعت میں | رہا سہ گرم دل سے خد متین |
| میر جو بہرہ آشنائی کا | نہ کرہ یوں کیسا راہی کا | یان جو روشن ضمیر نام | نہیں نیلایا دسکا آل نظر |
| اوس کے خادم میں چار چنگ | ہوا اوس کے سب سے دفع الم | ہو گیا شاد و جب شاد سنا | کھا اوس کے گری خدیو بہا |
| اپنے میرے لیا ہے جسکا نام | کہو بھی اوس میرے سو کام | گر قد بدوسی اوس کی حال | جلد آسان ہا سہی مشکل ہو |
| بولادہ ہے اگر میرے منظور | تکو کل وان میں پچلوں گانہ | دوسری روز پیرہ رنگ قر | ایک آنکھ ایک دیر پیر |
| دیکھا اوس میں ایک نیلا ہے | مثل ہام فلک وہ اد چا | لیکھا تھا جو سنا تھہرنا | دفعہ وہ کنار سہ پر آریا |
| کر کے ٹیکے کی صحت معنا پنا | اس طرح وہ پکار کر بولا | مٹس ہو میرا صفا باطن | نہیں دیکھا ہر تگہ گردن |
| اپنی خادم کو یاد دہر ماؤ | دل غمگین کو شاد دہر ماؤ | کر چکا جب یہ گشت کو خوشید | اٹھ ایسے ہی ایک فرخ ہر |

| | | | |
|-----------------------------|----------------------------|---------------------------|----------------------------|
| عکس الی الا و استنبالی پر | ایک شتی و مان پاتی نظر | چو عجب و غریب غمی شتی | کے ان سکو لیکنی شتی |
| پہونچے یہ قیون و قیون کر پا | ہو گئی دور دل سے حسرت و پا | سب بچا لاکر کوشل داب | دیکر اوس باغدار اوس کا ہوا |
| کما حقہ شیر سیر تبا و ہین | حالی نون کاسنا و ہین | کون ہین اکادم مالک | کسیے انکو سنا تھا لایا ہے |
| ہین تو ہون لایک بندہ ہونا | نہ سلیقہ سے مجھ کو اور نہ | بولاوہ جریخ کستائے ہین | داد رس جا کر کہ سکتے ہین |
| ہو گیا خوش حال مضر | گر طراو سکے پاؤں پر جا کر | بولادر ویش کیون تو مضر | ہیما تو رس بری کا شور |
| عاجزی سے کیا اسو کلا | ہاں دی بلیب سے یہ ظلام | کما اوسنے اوٹھایے سر کو | ٹھنڈی ٹھنڈی سرسدا گار |
| ہو گا تجھ سازدوسر بقید | سجھار و زسیاہ کوشب بد | لاکھ اوسکو فقیر سے خضر کا | نہ اوٹھایا ہوا سوسرا پنا |
| اور کما اس طرح کہ افر خوشو | تم ہو رو کشتن صبر نہ کہو | گر ہوتا بیت غلام علی فقیر | شوق سے دیکھتے مجھے غلام |
| کما اوسو بیان کردہ حال | مسطوح آیا در میان لال | جک درویش سے فیسیا | سارا حال ستودہ ہوا |
| ساحر کا وہ چیل پہ آنا | جال کر کے انکو ہی لیجانا | تہہ چکا اوسکی جیکہ ہوا | چاہی اوس باغدار وانی |
| بولادر شیر سے خطا ہوا | اب نہیں لاتی ہر اس سے یہ | سحر سے زور کا چل ہے | دل ملا اسکے غم میں جلتا ہے |
| اوسنے جیل سے بھاگیا | راستے پر وہ بالک ال با | بولاجر سے میں اب تو ٹیم | چور و تنہا بیان چمکوں |
| ہو گا دونوں میں جس سے کما | مجھ کیل جا لگا وہ حال ضرور | انفرض دسک یون ضا پاکر | بیٹھے جو ہین قیون جا کر |
| اسمیں کہ اسواں سواں تخت | تھا جوان نگار نار تخت | اک پری اوسہ جلوہ فرامی | حسن خوبی میں شک خواہی |
| اوسری اوس تخت ہوا اوس | بولی درویش سے یہ بار کما | میں یہ کس لائی ہوا غلام | عرض کی ہوا سوسر ملا |
| نقشہ جس شخص سے ہوا میرا | پاس و سنی کہ کچھ کب اسیلا | ایکی جب بلا زست ہوگی | غرض اس وقت کہ بیت ہو |
| گر ہا ہر خارش یہ غم کما | ہو گئی ہوں میں نرسن | ہوئی جافر میں نصرت | پاؤں اوٹھو ہین بن |
| آپکو اتنی ہو چکی تکلیف | لایو آج محبت کا شریف | بولادر ویش مجھ سے ظاہر | جو کہ گزرا ہے اوس ہوا |
| کنا دینی سے مجھ کو آج کات | کل ضرور آؤ گا میں کوشدا | اوس پری تو پر جی شتی | ہوئی رخصت نہ اور کی لغو |
| سہ پہر جڑے میں ات ہین | جہی لی آسمان پہ چلین | ہوئی زمت اوس وظیفہ | کیا اوس باغدار انکو طلب |
| جک اوسکے بلا سے کھلایا | وہی مرغ سفید بھر آیا | بنگیا لوٹ کر ہوا جہین | کایہ شہابی زبا تین |
| اس کے آداب وہ ہوا | لایا دوسر بیان بخلیت | بولایون خوش حال سرور | یا اپنا کرد فقیر کی کیش |
| رکھو آج اور شقہ کہین | میں ہم وضع ہم صفت ہوں | ہم تمھیں کر دین تمھرا پنا | مرتبہ سمجھو اب مرزا پنا |

| | | | |
|----------------------------|-------------------------------|-----------------------------|----------------------------|
| سلسلہ میں ہم اپنا لڑا رہیں | پھنچو جو کچھ تھیں بچائے ہیں | کہہ چکا ہے بات مرحمت دے | کیسے تو رہے ہیں کشتی کا |
| انج ہینا یا وہ مریض کا | سے ملے صبر کو ہر شہسوار | اور گلابی رنگی ہوئی کفنی | جال ہندی سب اپنی ہوئی |
| کردی اوس ہوش کزین بن | باندھے بازو پہرے کیے خون | موتیوں کا وہ کٹھن بھنا یا | دیکھنے میں کہیں نہ تھا زنا |
| کی رہے غم بھر اور کزین کو | اور گئے دیکھنے سے ظاہر ہوش | کی حامل وہ خوشنما سیلی | معتی بناوٹ بھی جسکی لیلی |
| دی ہر دلی سجدہ خوشتر | نہیں جسکے تھیں شہسوار | ہاتھ میں دیکے اک ظفر کیمہ | کہا اس پر ہے خوب تر کیمہ |
| رنگ پر اسکو جبکہ لے آیا | اپنے پہلو میں اسکو بٹھایا | اتنے میں پھر وہی پری لئی | اور آداب وہ بھالائی |
| باندھ کر ہاتھوں کو وہ گلاب | لگی درویش سے یہ کہنے کا | آپیکے لئے کو میں آئی ہوں | تحت بھی اپنے ساتھ لائی ہوں |
| منتظر ہیں حضور کی گوس | کہیں گی بات درد کی گوس | ہیں بہت بھلا عریض و لعب | جیسے جلدی نہ دیر کتبہ اب |
| کر چکی جب باتیں وہ محسوس | جا پڑی بالکی یہ او کی غلطی | کیا قہر تھا اوسکا کڑی | ہو گئی لاکھ جان سے وہ غم |
| یہ بچا درویش کہ کہیضت | کون ہیں یہ جوان طلعت | بولا اس طرح سے وہ صاف | بالکا ہی مرا جہاں بھاسید |
| سے یہ بات وہ ہوتی خاموش | اور گلاب اوس پر کیا طائر ہو | لیکے اوس بلکے کو آخر کار | ہو گیا تحت پر نقیب سوار |
| ایک ہی وہ پری پستانین | اور تری جا کر نیک چلا پستانین | ایک نگاہ میں انکو ٹھہرا کر | ڈال کر بالکے یہ خوب نظر |
| دل پہ گواہ اسکو جو کلام | چلے کر گوس سے کہہ احوال | اور پری لڑی اوس فرمایا | کیسے دور او کو کھٹک سلا |
| زور پر اندھون نقاب بھٹ | جاؤں وہاں تک پہنچاؤں | اوس پر کی رہتے ہی تغیر | آئی درویش سے یہ کی تغیر |
| وہیں نشر لبت لعلین | اوس میں یہاں آئیںی نین | سنی درویش نے جو یہ گفتار | ساتھ اوسکے ہوا وہ دنگار |
| بالکے کو جو ساتھ تھا آیا | مصلحت سے وہیں وہ چوٹا | معتی مگر اوس پر کی حالت | بالکے سے جو رکھتی تھی الفت |
| بار فرقت یہ ناگوار تھا | پاؤں لگے نہ اوسکا اٹھنا تھا | ناگمان اوسکے دی اکا دیری | راہ میں اس پر کیوں جوئی |
| بولی اوس سے ثنا انجی | اتنا احسان انج کر مجھ پر | ہوتا ہی میرے دل میں دوسرا | ہنیں چل سکتی ہو نہیں لگتا |
| اسکے ہی ہم میری سیج بنو | پاس تر گوس کے انکو ہونا | کر کے درویش کو غرض ہمارا | اوسکے پاؤں بھری بجال ناہ |
| بیشی خوش ہو اوس کی | دور کر لگی دلی وسوس | شدت غم سے وہ قمر تنویر | تھا جو خاموش موت تقویر |
| وہم تر ویر وہ بچھلے لگی | باتیں اوس سے وہ یوں بھلا | نہیں ہوا اس طرح جو تم غلین | ہے لہر کا اجی ضرور کہیں |
| کب بھیا اوس کی چھپا ہے | رنگ تر سے ہوتا پیدا ہے | مڑ ہو جسکے غم میں تم دوزخ | کیا نہیں پوچھتی تمہاری |
| سچ کہو جا ہی جو گئی تم کو | بلکہ وہ چاہنے کو تامل ہو | تم ہی چاہو گے یا نہ چاہو گے | چھوڑ گئے اوسکو یا نہ ہو گے |

| | | |
|---|--|--|
| چہرا اوسے غرض بہرست چلکے بولی کہ کتنا سیلا ہے تم زائے کو کچھ نہیں خوب اوسے اسپر ہی کی کوئی پنا ہو تو ہو متو تارک لذات اکی کہنے وہ جگر بڑھ کر کیون مرا صبر تم سہیتے ہو میشیں بائیں تھاری گنتی پڑی اوشکی وسد مہر بہر قتال مضحل دل بھی وسکا ایسا بصد آداب الغرض لاکر دلین اوسکے بھرنا ہو کر کہا اوس سے جو کرنی مارا ہو اب تیسرا لگو اوسے مشکو کر پر پڑی اوسکو ہو گئی محبت راجہ اندر کی گنج دعوت ہے ان مکانو میں جو کہ ہوتے اوس پر پردی کی سیکہ یہ نظر غسل سے باجا کہ اوسو فرام جو جو عمدہ بڑا تھا گستا راجہ اندر ہی شام کو آیا ساتنے میں نقیب رہی آیا میشیں جسوقت دونوں پر | نہ دیا اوسنے کچھ ایسا و سکو کہی بولی تم عشق سر رکرو ارسی یہ چار دن کا جو ہے نہ تھا مار کر یہ پھسر بولی کہی کہتی تیں تم جو گو گو ہو میشیں تو نیوا و ہونڈی ہوتے کون کتنا ہے جکویا کر کرو ہو رہی تھی ادھر تو یہ نظر پر راز د چہرہ تھا اور دین تھی وہ بیزار نہ گانی سے بولی کرتی ہوں آپ سے فرما پشت پر اوسو پھرا دست کم سچ ہرگز کہے نہ ہے تحقیق اوس میرا چارہ کو بولا یا شاد ہو کر کیا یہ اوس کا نام گو کہ حضرت کو ہو تکی کلین شکوہ اوس پر میں بلاؤ گی تھا جانا کاکا گیا وہ او دہر کیا یہ بیدن نفیس لباس ساتھ انچر خواصوں کو لیکر کہا سند پر اوسو خیل جاکا راجہ اندر اوشکا ہے نظم سروسان دیکھا اوسو آزاد | نہ بند ہی کوئی بھی اگر صورت گرم ظاہر بطون ٹھنڈا ہے ایک سو ایک ہر جہاں غیب ہوئی کسبانی اور وہ بددا صرف نام جو میں بہر او تھا بولا تیوری جڑا کو دگل تر منہ گریبان میں ذرا داو چوٹ کی جان پر خدا کا دیکھا اوسکا تہا ہے احوال ضعت سے باتوں اوٹہ مسکتا شاہی کو بٹھایا سند پر سب ہر دور کو کر دالہا غور سے دیکھتی وہاں کو آیہ کچھ بڑھ کر دم کہ اوپر اگنی ہو شہین وہ طلعت قابل ید یہ بھی صحبت ہے آپ آرام دان کر دین گن اوشکا دان سو وہ صفا تو فر نکری یوں جسطح بہار ہو شاد ہو کر وہ اوسو رہنا ساتھ یہ بیان ہزاروں لایا ہاتھ کو بھی ساتھ وان لایا پڑی نرس کی بالکونہ نظر |
|---|--|--|

| | | | |
|--------------------------------|---------------------------------|-------------------------------|----------------------------------|
| دیکھیں غش شباب کی جو بہا | کا پیش جان ہوا تصویر | خار نکو مین ہو گئی محفل | ہوا نیز از زندگی سحر دل |
| ہوئی تصویر شد نہ غم سے | بیشی تھی وہ عجیب عالم سے | یا لکے پتھی ہر دم او سکی نگاہ | یاد شو ہر مین تہا جہاں تہا |
| شعندری ساین کہنی بھرتی | گاہ دل سے یہ باتیں کرتی تھی | جنگلوں گرس و پیار کرتا تھا | دم محبت کا تیرے بھرتا تھا |
| جسکائی او سکوا یا بگوا ہوش | کیا ہوا ہو گا دلین غم کا ہوش | مر گیا ہو گا وہ اندام سے | او ٹھا ہو گا نہ سرخا لہجہ سے |
| جبکہ فی اعتنائی کرتی تھی یا | کہتی تھی یونہی ہا دل ناٹا | اگر لگی ہی ایسی الفت کو | بھارت مین ڈالوں او سکی فتنہ کو |
| تھکا دس ہو غامی ہو کیا کام | مے نہ تو بھول کو ہی او سکنا کام | جہاں دس سب سے اور جگہ | میرا کہنا نہ کچھ کب باور |
| ہو ان تو وہ ہو گا عشق و غم | تو ادھر رہتا تھا ہوا رفت مین | جھکو حشر سے کیا برباد | وہ ہی میری طرح نہ جوتا تھا |
| تھا ادھر خوش حال کا یہ حال | گاہ شادی تھی او سکوا گاہ طار | تھی جو غویہ او سکوا اس آگاہی | کہ ہی معشوق پیری میری |
| دیکھو او سکوا تو تانا و تانا | جہک اپنا قصو کرتا تھا یاد | خوب مایوس او سکوا پیری ہو | دل سے کہتا تھا اس طرح کو |
| جیسے کا ہو کا بلیگی ہو | نہیں سہرہ دہوا ہو ایسا قصو | ایسی حالت تہا او سکی تھی | ہر دم ماتم وہ ہر دم شادی تھی |
| رات بہت ہوڑی رہتی تھی | سلنے گھر کو ہر اک ہوا راہی | اوس پیری نے پٹا جی ہو کا | آگنی ہو حضور رات سوا |
| آپکو ہونگی بہت تکلیف | صبح لیجائیے گا اب فتنہ | کیجی آرام اور بیان شب ہر | تا ہو سرور یہ دل مضطر |
| بولاد رویش خیر ہر ہے | ہی گریز خوشی تو کیا ہے | سنی تقریر او سکی یہ جہد م | ہو گئی خوش وہ مبتلا ہی ام |
| تھا جو منظور او سکوا اور بھی | اوس پرچو سے دان پرین لگ | لیٹا جہد م پلک پر وہ | دلین کہ پٹے سو چکنا پڑ |
| سو یا سبک حضور وہ دیندا | رکھی باطن مین چشم دل پیدا | چشم گرس مین خواب تہا لایا | اس طرح خوش حال تہا بیتا |
| مخانی فریش تھا وہ خارا او سکوا | غسی کوٹ نہ تھا دار او سکوا | کر دیا دل او سکوا جہد مضطر | پھر دیا دل او سکوا دفعتا او سکوا |
| گرس گرس کپاؤں پر کیا | رو کر اس طرح او سکی گفتا | یہ سرا با حضور حاضر ہے | کاٹ لو سر حضور حاضر ہے |
| او سکی تقریر وہ پیری سنکر | سمجھی سندم کہ ہر مراد شوہر | دلین تو شاد ہو گئی او سکوا | پر بناوٹ ہوئی وہ ہر دم |
| رکتے ہو کیوں بیاد پر کو | ہر مین یان سوا بھنو کو | چین لینے دیا جہد کو مان | یان ہی نزل ہوا ہو مین جان |
| کہا اسنے کہ ہر خدا آگاہ | میرا او دل مین نہیں ہو گنا | تھیں دل مین را کر دیا لہجہ | کہ نہیں ہو یہ میرا قول خلا |
| سو کہ نہ رہی ہوا محبوب | ور نہ ہوا کہی نہ لایا ہو | ہوئی دونوں مین جہد تہا | ہوا رویش غم اب سہیدا |
| پوچھا گرس پیری سو گبر کر | تم خفا ہو رہی ہو گیس پر | بولی وہ رو کر دیکھو حشر | قصد دشمن ہو یان ہی ہو کو |
| یان نہ لگی ہوئی انمان پاؤں | ایسا ہاتھوں ہوا بکمان جان | بولاد رویش ہو مجھے حقیقت | ہی دل جان ہی ہو تھار مین |

| | | | |
|------------------------------|----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| بات ظاہر ہے کہ زمین مخفی | کہ میرے نیک بد ہے دایرہ | ایمین باکل خطا اویسکی ہر | وہ انگوٹھی زینب سے ملی ہے |
| ہے یہ لازم اسے سزا دہم | لیکن اسکا قصور بخشو تم | بولی وہ آپ ہیں میری غلام | کسی صورت میں نہیں نکاح |
| یوں جو گویا ہوئے لب لب | ہو گیا شاد و دلین وہ مضطر | ہو گیا صاف اوس پر پیکر | اپنی دایہ کو سمجھی وہ قاتل |
| سپھر و سی دایہ کو پھی تعلق | شہر میں تیرن دن کیا تشہیر | جبکہ باقی رہا نہ کچھ جس کا | اؤنگو در و لیش شیلے پر لایا |
| ہو کے اوس باکمال سخت | تحت پر بیٹھ کر وہ مہر طاعت | ڈنوں شخصوں کو لیکے حاصل | باغ میں اپنے ہو گئی دل |
| جاکے دیکھا وہاں عجب چل | ہے ہر اک شخص مبتلا و حال | ایمین ترقی پر اس قدر کلام | بیٹھے ہیں سو گ لیکے فاطم |
| باغ زنگ بھی ہو رہا ہے تباہ | درو دیوار پر بھی ہے گیاہ | جھک گئے بار غم سے سب تبار | سزا ایک میں بھی بزرگ و بار |
| جاگ میں ساکسے خوشہ انگو | ہوئے ہیں سنگ خم سے پکنا چو | عند لیلین الم سے ہیں غناک | اور گر بان گل بھی ہو چکا |
| سہر و ہر ایک شمع دار ہوا | سو کھ کر وہ بھی مثل خادوا | دیکھا بارہ دری کا ایسا گدا | سب بگڑا ہوا ہے اوس باب |
| خاک کا فرش زمین پر ہے | خوف دیوار و در سے پیدا ہے | دوسرے پوئل ڈن رہتے ہیں | اشک انگوٹھا سے نکلتے ہیں |
| کی نظر اوسے غور سے جدم | دیکھا ہیں والدین پر غم | روٹی خوب اونکی دیکھ حالت | بولی اس طرح سے وہ طاقت |
| تھے نقشایہ خوش حال کیا | سب کو اک تیغ سے حلال کیا | دوڑی نہیں لکے وہ پری پیکر | رکھا پاؤں پر والدین کمر |
| سوی اٹھے دفعہ وہ مردہ دل | اتر تازہ ہوئے شہر وہ دل | بلخ میں جب وہ گلزار آئی | نئے سرے وہاں بہار آئی |
| ہو گیا صاف سب گرو غلام | بزم عیش و طرب ہوئی تیار | ہوئی زنگس کو دل کو جب لکین | دیکھ کر مہ لقا کو اپنے زین |
| اچھوٹو ہر سے اوس کا چہرہ مال | یوں لگا کھنے وہ فرحت مال | ایمین اس کے سب سے تر چکو | ایمین یہ عین ہماری ازخو |
| لی اس سے وہ خوش ہو کر | پہونچا مہ لقا ایک | دشت پر فضا میں | ہو کے رخت چلا یہ رنگ |
| اور رسید و ار و عہ باغبان | کا فرزند نیا اور ملکہ | حور و ش کا اوس پر عاشق ہوتا | |
| ساقیا اب بلا وہ چو کھی نہ | دل زاہد ہو جس سے ظاہر | وہ بھی مجھ کو بلا جو باقی | خفتہ آستان یہ اسی ساقی |
| ہو کے مدد پیش پہنچا میں | جی میں تو اب کین جا میں | سو ہی افلاک دیکھ کر تیر | کہتا تھا اس طرح سے رو کر |
| مجھ کو افسوس کیا خراب کیا | میں ایسا انقلاب کیا | شیفتہ ہوئی اک پری جمیر | اوس کے زالو پہ ہوتا میرا |
| تو بین کینک فراق یا زینم | مرین وصلت کو انتظار میں | او فلک مجھ کو اب خدا کی قسم | کہ مجھ سپر دراز دست تم |
| دشت گردی کیا کروں کینک | مبتلا ہر بلا میں ہوں کینک | یہی کہتا تھا او بڑا سستا | دشت گردی میں جان تھا |
| ل گیا باغ اکہ ہمیشہ بہار | سہرہ تھا رنگ سہرہ خطا | سفر میں جاری تھیں اچھوٹ | آپ گو میر سے جھکا پانی صلا |

| | | | |
|---|--|---|---|
| او میں جب لار اور پنا فرمان نہیں شکایہ بابا نہیں ریشیں تہی چہرہ پر فید و در سیر کرتا تھا و انکی یگی تر ایک ہر دیان یہاں ہے بیکر کھتا تھا جو وہ اولاد دکھیں اسکے گنا گیا جو خیال اولاد یہاں ہر میان کرو ہو خدا کا دیا بہت زروما شمر دے ما جو ہاتھ آیا بعد مدت یہ گھر سے آیا ہے حکم میرا ہے نہیں در کا گنجیان ساری اسکو لا کر اب نہیں مجھکو اوس کے چہرہ داخل ار و غہ کو نہیں ہر اب رکھتے ہر شے یہ اختیار اپنا کہا اوسنے نہ کچھ کرو نظر لیکھا اسکو بہر سیریاں کو کلاشت یہ ہوا اوسن تھے مرقع ہلڑا نا نایاب اسخا و س ہر جو پوچھا نام اسکا ہر جو و ش فو نیر بے گودی میں جو کھلا | اک پر گاہ کا ہی تہا نہ نشان روشن باغ پر خزان نہیں فوس میں بڑھتا بہت نشا کسی کن کی بڑگی جو نظر جلوہ منتاب کا دکھایا ہے تھا اسی غم میں اتنا بولاس جو کہ اسی بہر حال مختصر اپنی داستان کرو تہیہ و ارش کوئی ہی ہو لا اسکو اپنی سکائین وہ لایا خط پہ خط بھیج کر لایا ہے ہر یہ خود اپنے فعل کا فضا اور یہ نہیں کے اس بانی ہو سفید و سیاہ کے حوتا یہی بسل و سکا جان ہو جلنے مجھکو پیشکار اپنا ہر جاری اگر خوشی در کد ملکہ کا تھا خاندان باغ جہان کہا چر فے ادھر ادھر تروان دیکھ کر جھکو ہو پری بتاب کہا اس طرح اوسخا و سکا خجہ ظلم ہر اک پر تیر نہ نازا و سکا ہر اک اٹھا یا | لغیر طائران خوشی بازار ایک مرد مسن ہو گیا تھا متعلق تھا اوسن باغ کا دیکھ کر اس تم کا حسن چل سنوئی خیمہ سد وہاں یا دیکھا جسوقت اکی صوفو ہات پیری نہایت کا فضول کہا کہ نہیں ہوئی کی سر کہا اسکو کہ کیا قباحت ہے دی جگہ اسکو اپنی سند ہر جہاں اس پر رشک ہر جگہ اس پر دعا و سو بیان نکر و نابض ہر ایک شوچک ہو تو گا گاہ اس سے جب لوکر سینے اس کے سکوند زنی ہو میں ہر طرح تابع فرمان ہو خاموش شے یہ فقر باغ ہمیشہ وہ نظر آیا تہی نگینہ کی ایک بار مدی او میں تہی اک شہر پری صاحب باغ کی ہر بصورت مرد کی شکل سہی نفرت اسلیے مجھ پر عنایت ہے | دیکھو ہر اک کے کر ہا تھا کلا نام حاجی سعید و سکا اوس کے سخت نہیں م اوسن دار و غہ کو کہا بون لی اسقینہ بہت حسین پایا وضع کو لو کر کو شرافت کو جو کروں عرض میں ہو قبول بہر اب آپ میری کو نظر بندہ آمادہ اطاعت ہے بولالوں دوسرے ہاں ہو تم اب اسکی آن ہو کر دہیں کچھ اپنی سوچا اوس جیتے جی پنا مال ہر رہی یا کہ ہر دار و غہ از اب اس پر بولاد ار و غہ سہی ہاں ہاں دولت کا ہی نہیں ہاں شادمان کو اسکو شہی ہر دل جواو سکی نصیب لہا حدیث افزون تہی و سکی شیا دیکھ کر اسکو یہ ہوا تصویب موجو ت سہی جو ہر وہ شہر بیغباری سوا و سکو غیبت سائے گنے کی اجازت ہے |
|---|--|---|---|

| | | | |
|--------------------------------|-----------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| الارض او سکون و کمال | بیشا این مکان میں وہ اگر | اس خوشی میں یہ پی می خوش | نہ تاپ میں ہوا پیش |
| مالین چند زمین آج کل | اور چلا میں ہی سعید کمان | ملک کی سواری آئی ہے اب | جلد پہنچی کہ ہو رہی طلب |
| جنگ اسکو ہو سکتے تارخ | ہو گئی وہ اوتار کے داخل بلخ | لو کہڑا نا ہوا یہ گھر سے جلا | جسکو رہی در پہانکے بیکیا |
| شاہزادی کی حق جو دست زیر | مل گئی او سکودیان وہ باغیر | بولی غصہ سے یوں برق لیر | کس روش کی ہو پاں حضور |
| نہ سے خالی نہ تھی جو اکیلات | ذلیہ او سکی یقین گذریات | بولی غصہ سے یوں برق لیر | کیا یہ جنگ کا رتا ہے آگ پر |
| درفی ہو گیا سپہ نمبر یک کشتیات | روک اپنی زبان کو او چوہا | بولی غصہ سے یوں برق لیر | ہے پرائی ہی چاؤ و نمونہ |
| کشتہ جیتی شراب ہوئی ہے | سجد او زمین دونی مستقیم | سفر نا حساب کو بسنگر | ہو گئی وہ کیا جل بھنگر |
| پہلا او سکی طرف سو فکروں | آگئی او سکی منہ سے بو خوش | بانہ کر اک خواہی دست | بولی اسپر نہوں حضور غیب |
| ہو رہا ہے نیشہ سے پیش | آج اسدیر کو ہر اسکا خوش | عفو سے راستے قصور ہکا | نشانہ سے نمود یا شور ہکا |
| سینکے یہ بات وہ ہوئی خاموش | دلین او سکے بہر ماہ و جون | آئی شہزادی باس جہ پشور | عرض کی سب عید کی تقریر |
| کما اوتارے کہ انشا پر چسپن | نہیں رہتی کسیکو اس میں تیر | لا واسلے کا وہ دلین خیال | میرے سر کی شہم کو وہ مال |
| مستحق یہ باتیں کہ باغیش | گاہ ہشت گاہ تما جیش | پہلے آداب وہ بجا الایا | چو بنا سوا بر تخت کا پایا |
| مسخری میں کی او سوا بیکین | شاہزادے کو یوں دعا میں | مہ سے نامی تلک ہیز نگین | اور ہشت حکم لندن میں |
| لکھنے جب او سکا دیکھ لکھو | بولی او بے ادب ہر یکا طو | اندون تو بہت ہو پل نکلا | ارحک طرف کیوں دل نکلا |
| کہ دیا دور دل سے فروغ | آپا ہے میرے آگے پیکہ فراب | ہوایہ مشککا او سکا نشانہ | ہو لا او سد م سب پناہ |
| لکھی ہے ساختہ یہ نمونہ | ہو خدایا عفو قبلہ حاجات | نہیں لایں سزا کو ہوشیاب | بہ سبب بیتری نہایت |
| بعد مدت کے آیا جو روز | می عشرت کے کر دیا شہد | قابل دید ہے وہ نور طشر | دیکھتے تو بلا کے ایک طشر |
| بات یہ سنکے وہ ہوئی برہم | کیا تیغ غصب کو او خوش علم | بولی ہنہلا کے یوں کر ضعیف | جانی تھی تجھے بہت میں |
| یکے تو نے سفید ہو میں بالی | دیا اسوقت اتھا کمال | سائنے میری ذکر اہم | تو نے اسوقت کیا اہم |
| بولی نہر غصہ سے ہاں جانا | اسکے فرزند کو بیان لانا | اسکو اسکا مزا د کماؤں گی | دار پر او سکوں میں چڑاؤں گی |
| اس صفت کی یہ اب بکڑ | ذکر ایسا نہ پھر کھو لائے | ملک و موم سے اسکا دل کی کاش | دیکھی آکھوں آؤں میں کاش |
| سینکے یہ کچھ جو میں ماجین | گرمین او غدا وہ دور گشت | دیکھا بیٹھا ہے ایک طلعت | رہنے ظاہر ہے کشت و کشت |
| دیکھی ہی اوسے وہ ایک نظر | شکل آئندہ ہو گئی شہر | یکے آئین پھر یہ سب کلام | بخدا ہے سعید اسکا عتلا |

| | | | |
|------------------------------|------------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| ہم کو بدلتی ہیں شہزادہ کی | کچھ کیونکر کہہ سکتا ہوں | نہیں شہزادہ کی | نہیں شہزادہ کی |
| ماں جیسا کہ یہ کہہ سکتا ہوں | کہ نہیں ہے وہ اس قدر کا پیر | سخت میں اس کو قتل کر دیا | نہیں معلوم یا سمجھ گیا آیا |
| حکیم حاکم سے یہ کہہ سکتا ہوں | سچ و غم اس کو کس قدر ہوگا | اوسکا لہجہ ناشاق تھا اورو | گو کہ صدمہ بہت ہوا اور |
| باب نے اس کے کھانگی لگی | چشم پر آب ہوسکے آکر کار | بولیں اس سے کہ ای قمر کو | ملکہ یا د کرتے ہیں تم کو |
| تھا چوہا شہزادہ کی | نہ بھول گئی لگی ہے لہجہ لگی | ملکہ کو ہے مرد سے فوت | سب پر روشن ہے لہجہ لگی |
| ہم کے پورا سیدہ بہرہ ہے | کر دیا اوسنے ایک اندر کور | بی طرح آتا ہے نظر سامان | دیکھیں بچہ ہیکہ نوک لگی |
| ماں جیسا کہ یہ کہہ سکتا ہوں | تھیں والد اس کا کچھ ہے | تم بحث اپنے دل میں لڑتی ہو | رنگ بھائیہ یہ کہہ سکتا ہوں |
| بولیں وہ آپ خیر عاقبت میں | خون عاشق سے تیغ ظلم میں | ہے یہ چار غرضی کہ وہ لکھنا | تیغ لہجہ لگی ہے ہوگی سید |
| ساتھ اوسکے ہوا یہ زمان | دل میں کیا کیا خیال عاشق میں | جب ہی صاحب کو جان دے | وہاں تک چلے خیر ہے |
| سرخ پوٹا کی ہنسی ہو کر | نشانہ ادیکہ تھا اودہر یہ حال | جوش امین ہو میں دیکھ کر | اوسنے اس وقت یہ کہا |
| سوی در ہر گز غری نہیں لگا | بیٹھی توری بہ اپنی بل لاکر | لیکے ترکش کو پھر نکالا تیر | خوب اس وقت دیکھ لگا |
| تھا خواہ و نکاح کہ نہ ہوں | اسکے آنکھوں کے تہا جہاں | یہ تو سامان ادھر ہوا تیار | ہو گیا اس نے میں یہ بھی لگا |
| وہ گل تر اوسنے منہ آیا | منہ کو بساختہ جگر آیا | اسنے میں اوج اس کی لگی | جسے یہ آگہ سا منہ لگی |
| لگے خود دہنے دشمن جانی | آگنی پیش سخی ہو پیش آئی | غصہ جو دل میں تھا وہ دور | حضرت عشق کا غمور ہوا |
| دیکھیں جو اوسکی لہجہ لگی | دفعہ رگین کھلی آنکھیں | ہوا اوسدم یہ اوسکے دیکھا حال | تیغ ابرو سے ہو گئی وہ حال |
| جی میں آیا کہ لہجہ لگی | سترم بولی نہ کرنا ایسا غضب | چھہ گئے دل میں دیکھ لگا | پر نارٹ سی بولی لا لگا |
| سوچا اپنے دل میں کہ کہا | لگی کہنے یہ عقل سو گفتار | رہ گئی دانت پس کر اودم | حق میں اوسکے عیاں ہو گئی |
| کیا دیکھ لگے ہیں زکات غری | آپ مقتول ہو گیا قاتل | عشق میں تنگ دغا کہنا ہو | تھو اسکا خیال بچا ہے |
| ہنسی سخی سادہ جو نہ | تھی بہت دنیو وہ بھی شر | ذبح کرنے کو تھر حلال ہو | جال پر فردی پامال ہو |
| دفعہ فاختہ بنا شہزاد | ہو گیا صید تھا جو خود صیاد | اوسنے حسرت دیکھا لگا | کہا دل سے ہوا یہ کیسا رنگ |
| قتل ہوا اس کے پون دھار | کو نسا حیلہ تھو آیا باحقہ | ہنسکے پھر فرار کیا ہے | کیسے دیکھ لگا سنا ہے |
| جانتے ہو کہ والد سے زور | غیر میں کیوں نہ ہے باحقہ | خود ہی پھر تھو لگی مان جتا | کیوں نہ ہے کہ نہ مان جتا |
| | | بات یہ تھو لگی نہ زور دی | زندگی تو کچھ ہوئی ہو سودا |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|------------------------------|
| سجھنے کی تو میری بات نکلا | پر یہ اس پر کر ہاتھ جو نکلا | جس کا غفلت میں ہمدرد ہو | خود دل اور شہزادی کو خاموش |
| بلکہ محکومہ بات نہ یہاں ہے | اسرا یہ لگا کے آیا ہے | دیکر خلعت میں سر فراز کروں | مالی پاس سے بیہ نیاز کروں |
| دم بھر کر یہ اگر رفاقت کا | تو نزول سپہ ہو غایت کا | شکے اوس شکہ ہو کیا لگا | کہا لیجئے آپ میرا سلام |
| بولی یہ سنکے یونہی آؤں میں | یہ سمجھا کر ہم سچے نہیں | نہ کرو تہ کی ای صورت بات | نہیں پائی یہ ہوگی میرا بات |
| ترک نہ دینے جو رکھا | تخنہ دلچسپ یہاں ور کیا | کہا اوسے سچا پسند آیا | حق میں بند کر گیا یہ فرمایا |
| ظہر سے کہہ کر یوں لے جو کیا | میری جانب سے یہ خیال ہو گیا | میری نوعرض پہنی لیا جب | جو کر دیا کیا پاں پر جو جب |
| باپ کے لیے نکلو بلا ہے | ہر تہ اس کا سب کو نکلا ہے | ہم اپنا تم ای پری سمجھو | ہو مناسب الگ ہی سمجھو |
| ملکہ اور خستہ دستہ | کرتی تھیں یہ مزاح ہو کر | مثل تصویر یہاں ہر خاموش | مخالف ہو کر اس کو شام ہو توش |
| کہ یہ زبان پر لا یا | آپ نے جو سے کچھ نہ فرمایا | یہ گنگا کرب سے حاضر ہے | ہوں نہ زوار تہ نقل حاضر ہے |
| ہو جو مستغور اب جہاں ہے | یا ہوتا بولت یا پچھرت ہو | کئی اسنے جو یہ پتے کی بات | کئی بہت دور رہے بھی بات |
| آگئی تھی ہنسنی مگر دکان | نہ کہلی بات رکھ گیا ہو کا | یوں لگی کہنے وہ بناوٹ کر | ناز و انداز سے لگاؤ سے |
| ہو گئی خیر بہت اس کی | بلکہ امداد بھی اس کی چلاں | کہ نہ کر اس کی سپہ گئے | حق احوال کا تم بجا دئے |
| ور نہ اس وقت قتل ہو کر | اور اس سے بھی میں ہلا کر | ہے مہار پر جو خوش حال | ہے وہ میرا قدم خیر حال |
| حق خدمت ہو اس کا پیش | اسے قصہ سلوک پہ پہنچے | سب سے اس بات کا تمہیں کیا | ہو کسی طرح کا کھنہ ہو کر مال |
| رہنا ہر دم یہاں حاضر بات | کام کے وقت نامور کر لائے | یا دھیں اوسکو لہی گایاں | بولابول سنکے بیچ کی باتیں |
| حکم گر ہو بھی سے حاضر | دخل کیا ہے کبھی جو حاضر | عذر اس بات میں کچھ کہ ہے | یہ تو بند کر کا عین طلب ہے |
| جب تک ہر میرے تہن ام | نہ کبھی ایک تہن کے قدم | سن چکی جبکہ یہ وہ گل بزم | تمہ سے بی ساختہ نکلا نکلا |
| کہ قدر ہے یہ خوش حال | جتنی ہے اسکی کیا زبان کو | دلین اوسکے گزرا من کو | ہو گئی شرم سے گزرا من کو |
| بات کہہ اوسکو نہ آئی تھی | راز الفت کو وہ چھپائی تھی | دل نہ راہی تھا اوسکی تہن پر | حرف آنے وہاں نہ حرم پر |
| جان آفت میں تھی بہت | کچھ لکھتی نہ تھی مگر صورت | نہ اوسکا جبکہ اوس کا لگا | کر دیا رخصت اوسکو تو کار |
| جب جہاں سے بھی نکلتی | نگی اوسکی جان مضطرب | بڑھ گیا اور اسکا سو گد | منضرب ہو کے خود یہ نکلتا |
| اور کہنا ہے کہ اوپر آنا | نلو اک بات پھر چلے جانا | آجا جب وہ تو یہ بات | ایک لفت ہو کر آئی بات |
| بلغ کو جاتی ہو اپنی جان | نخل لیل ہے اوس کی جان | جین دکتا اوس سے سمجھو | متر و دھو میں لب جبار |

| | | | |
|---------------------------|-----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| کیکے جیہ بات کردیا خست | چین و انام ہو گیا خست | جیہ تکا سب سے ریا دہ | اوس طرف سے ہمیشہ کی خوشگاہ |
| دل ہی لینے اپنے ریا کی | جان و ظالم سے کہو یا کی | ہو گیا جیہ تکا سے جیل | نبوتی حد سے زیادہ وکیل |
| اوس ہی آخر دہانے کہ کر | یہی اپنے پلنگ پر جا کر | وان ہی اوس کو نہ کہہ کر آیا | سائنس جیہ خیال بیا گیا |
| ہوئی سلمان جن و خست | امند سے صاحب ذوق کے | سرگرمی تھی جنوں کی افش | دشت گردی تھی لکی خوش |
| دل چاہو کیا تھا کف چاہے | وہ تھا ہوتا تھا گریبان سے | قید تھا چادریں جو یوسف د | تھی زینا کی طرح و سبیل |
| کہی یونہی مسکرتی تھی کلام | ہو گئی صبح اپنی جیش شام | دیکھا دیا نہیں ہوا یاد رنگ | ایک ساعت میں تیرا بلا رنگ |
| نگ و ناموس ادا کیا تھا | ارے کیا جھکوا یا آیا تھا | عقل پر تیرے پر گئے پتر | بات جو کہ سمجھ کر اوس کو کر |
| بادشاہ ہوشی ہو کر نفرت ہو | پس باغبان سے رغبت ہو | اب بھی با آئو اینین شو | رخصت کو اوس کی جلد ہی |
| گزنا ضرب تو ہو گا | سیکے گئے سیاہ و دھوا | باغبان گاہ اچھلے جاتی تھی | اولی پاولی کہی پیر آتی تھی |
| دیکھ کر اوس کا رنگ و خست | لگی کہنے کہ اسے تر نور | دشمنوں کو کہو تو کیا ہے حال | دیکھتی تھی ہون میں جیہ حال |
| کونسی ایسی سخت شکل ہے | جس سے یوں انتشار میں | سنی جیہ وقت اوس سے تیرے | ہو گئی اوس کی وہ قصہ |
| بولی افسوس ہا کے وہ پر غم | جھکو گئے عریضی میں رنج و غم | خانہ نظر میں ہی رہا گل باغ | پڑ گیا مثل لالہ دیر داغ |
| دل جو اس تک پر آتا ہوں | تاک محو ہو جسم پر لبوس | جیہ و دامن کو تا کر دیا | خار سو پاؤ نکو فکار دیا |
| تجربہ پوشیدہ بات کو سنا | کیون بنا و تھے محسوس پوچھی | کہہ نیارنگ اپنی لایا دل | پس باغبان پر آیا دل |
| اس کے اس فعل میں ہو جیہ | اسی پہ کیا عجب محبوب | اس لم سنو یاد ہوں رنجور | ہو گئے جیہ وقت بات یہ شور |
| سک کیا کہن کیا دکھاؤں کی | پوچھو تو بات کیا بناؤں کی | سینے ناواں میں جیہ سن | اس دل جیہ کو کیا کو سون |
| سینہ چلنا میری کہنے پر | اندھوں کی میرا آپ سے با | چمن جیش ب جہنم ہے | شعل ہر ایک شعل آتھ ہے |
| شکل اوس کی تھی ایسی افش | ہو گیا جھکو دیکھتے ہی جنوں | گل حاض کی ہو گئی بیل | دیکھوں کیا آگ ہو تار گل |
| قدم ہا سارک و مستود | گرہ دربار و دربار دود | میری تار ہو اب جیہ دوس | نخواجھ کو اسکا پناہ اس |
| کے قدر یہ شہنشاہ شمس | کر دیا جھکو مبتلا سے الم | پڑ گیا ہے خدا فی ایسا سین | سینے لکھا شہنشاہ ایسا سین |
| سچ میری عقل جیہ جہان | استغدر محسوس ایسا ہوا | جب میر شہزاد کی سنی تقریر | بولی لیکر بلا میں خست |
| تا کہ نہ آیا یہ سس سن | جو میں دوسرا ہی لالہ سچ | خوف رسوا لکھا جو دہر ہے | تو میر تیر سب سے |
| تیر میرا ہی دل لگی محفہ | زکیم کی ذریعہ بات کہے | کیا نہیں تھی میر سنایا جان | جان ہی اگر تو میر جان |

| | | | |
|------------------------------|------------------------------|----------------------------|------------------------------|
| سہو تو آپ تو حرا کیا ہے | اس جوانی میں مجھ بھی ہوتا ہے | بولی جیسے کہ یوں ماہرین | سچ مجھ کتنی ہوا میں غریب |
| مجھ بھی شہو بات تو دیکھا | بہت پر سو نا جس کو کی کان | خوش ہوں یہ دل جو سوئے | تسرا اس کو قتل بد کی سہ |
| آئی یہ میرے نہیں کہیں بات | شب کو ظاہر کروں گی آغوش | اک جہ میں بات مجھ کسکر | پر یہی منہ لپٹ کر دہنہ |
| کانارہ دھوکہ دینا آخر کار | بستر غم سے پر اوٹھی وہ نگا | پس راغبان کو بلوایا | پھر بھی مجھ بات جبکہ وہ آیا |
| ننگا نار میں کچھ بیوند | سچ کہو ہو سعید کے فرزند | سینکے گئے گام میرے تنویر | آپ مجھ تو خوب کی تفسیر |
| باب کتنا کیکڑی با ہے | بندہ بیشک اوسکا بیٹا ہے | یہی خالق کو میرے تماثل | کروں انکار کس طرح سے حضور |
| کارخانہ میں اوسکے دھل گیا | اوسنی جاہا جہان کیسا پیدا | سکے اسکی زبان سے یہ گفتا | مرگئی اور جیتے جی وہ نگار |
| بولی دل سے نہ شک رہا | ابجے جائے کلام کی باقی | تھا مجھ لکھا حرام موت کروں | اب یہی سو جو علاج کروں |
| دل سے اوس وقت کہ یہ تقریر | ہوئی خاموش وہ تہنویز | اس جو انکو بھی کر دیا وصیت | در پہ جان ہوا غم فرقت |
| خدا و سکی دلیں توارا | جمع اوس دم کیا وہ سب سامان | خوب حاکم کر کے ہو سوسا | سب عروہ اندا اوسنی ہندیا |
| جتنی ملتے تھے پر جسکے جی دفن | ہوئی پیشانی اور نور نشان | جب کلا دھیس اوسو گوند ہا | قر و ہائے نگاہ پچاسر |
| چاند نیکی یہ تھا غصہ نہیں | رشک کرتے تھے شاہراں چین | جسکے آنگو میں دیا میر | دل ہر اک پہ کیسا میر |
| ہاتھ ہندسی جسکے گلگون | اوترا آنگو میں ہوشو کو خون | میںی گاشن میں تینکے دو | دلیں کٹ گئی عرو چین |
| ہو کر اوسکی خواہش میں لیسر | وہ ہمیشہ تین جلسیں اسیر | راز دان جان نثار و شیر | جمع کر کے میرا اوسنی تفسیر |
| کر دوجیسے صاف صاف | پاس کرنا نہ کچھ میرا اس کن | ستور کتے من قصد ملک م | کیا ادا تھا راسپہ اسدم |
| میں برا اسکا کچھ نہ مانوں گی | سچ کہو گی اگر تو خوش ہو گی | متفق ہو کی تیش بولیں ادا | حیف ہی ہم اگر نہ ہوں بہراہ |
| چلیے جس سمت کارا دا ہو | لیجے نہاتہ ہم خواہوں کو | کب سو دنیا سو اوشچ کا دل | بجہ آپ پر فدا ہے دل |
| مبارکہ بھی کہیں میرا دا | سین کہہ انکو جہان کی پردا | ہو گئی آبدیدہ وہ ناکام | رکھدی ہو جسکے آگے ہر کاجام |
| پہلو کے ہی کچھ لیا ساغر | لیا مجھ کچھ اک خنجر | گزنہ کی جلد زہر سے نہاشر | تو میں اوس دم کہو گئی یہ بیک |
| اوس کا نو گئی پھر گلا اپنا | یوں نکالو گئی جو صلا اپنا | جب یہ تیار ہو چکا سامان | ہوئی وہ ماہ چار سو گران |
| میں تو ہمیں جو اسواستے | ہتین جلسے سے بھی جلائے | اوسگری وہ ہت پریشان | مثل اربط گریہ ان تین |
| تمی چرخ سحر جو میرے صحبت | غم سنی تو ہی ہر ایک کی گت | اوسکی الفت یہ رنگ لہری | پس راغبان کی یاد آئی |
| ہوں کیا اوسنی ایک سو ارشاد | یاں نہیں جو وہ بانیے میدا | لا و جا کر ہمارے قاتل کو | دیکھو اگر وہ اسی جنس |

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|-----------------------------|-------------------------------|
| میر بھی نگاہ بد حال شمع پر | ہوئی ہیں اسنے خون گھونچ | اوس خربین کی پستی گشتا | دورین کتنی خود حسین آفر کا |
| جاتی ہیں بسط شمع دھندلا | دیکھا دار و نہ کو کریر تاک | ہاتھ میں سپہ بلور کا سا | پی رہا ہے شراب بہر ہر کر |
| بات ہے دیکھ کر آئی تاب | بولیں لہو اس دین گشتا | خوب دنیا بلا یا بسند سدا | کس طرح جیسے دید آ یا بسند سدا |
| خانہ سلطنت بنا دیکھا | کام کیا تو سنے فر خواہ کیا | ہیں جو اتو اپنی دین لیل | بیرا فرزند سپہ کر غرابیل |
| اثری چوئی پر وہ ہوا قربان | ملک کی خدا بچا ہے جان | اوس کتنی دین پرین ہوت | تھا جہاں آقا و پاپہ کہ ہیں |
| شہنشاہ کی طرح اپنا سر ہنک | لہو لگین کئے اوس سر ہنک | ارسی و باغبان کے قوت | شہنشاہ تو زمین کا چو بندہ |
| شہنشاہ کی تجھ بلاتی ہے | تجھ اسدم و نہ کر ماتی ہے | لہو تو اصدان چہ یہ بیان | سپہ پرانے کے وہ نہ بابان |
| ہوئے ہمراہ اس کے لئے لکڑ | جنگل پر ایک فی سید کی گفتار | ایسی ہنسی کو تیری آگ لگے | گر کسی کا حال کوئی تاپے |
| کستہ سنگدل ہی تو بنی | سین غم او نگلی جان بکلا | رائیگان خون بہہ جائیگا | کھیلان سکا غم و غل تو پائے گا |
| چلو جو ایسا گدا ہاں معلوم | ایک خوش و نہ ہوا رنج و غم | ہوئی تھی انہیں گفتگو یاد | شاہنشاہ کی کتاب نگاہ یاد |
| خود کو جسے تھے جو چرخ | حسہ لون کا جو دم تھاد پر | دیکھا کتنی تھی وہ جانب باغ | آج گل ہو گئی گل کو گل باغ |
| چلے گا دم میں چھوڑ دیا | پیشے گا دست شاخ سے شمشاد | ایک ساعت میں وہ کٹری ہو | لاشلی اپنی دیوان پیری ہو گی |
| ہو گی دم پرین یاں صوم | سر کو پیشے کا چہ مریم | کل گریبان کر گئی اپنا چاک | سپر و شہر صیلا و اسی کی خاک |
| مور پریشان اہو بیکار | توہ تالی کر گی ہر بلبل | ہر دم سے ہی ہوا صورت آہ | تو بیان ہی کر گئی حال تباہ |
| باد و غم سے تاک الگوی | مثل میکش زمین پر تو کی | حشتم گیس میں ہو گا باغ | ہر طرف غم و حس کا ہو گا باغ |
| پہنی پوشاک تھی موسن | سہ گئی کچھ دنوں میان چمن | کھا یگا لالہ اویسینہ ہواغ | خندہ ہو گا آج سارا باغ |
| آسمان گریگی خاک کی اوس | لے گا برگ گل کف افسوس | میرے صبر کا ہو گا سب کو الم | روز تو گور وینگی شبنم |
| ہیں یہ جہد داغیاں تو ہیں | سیو بایں گئے قص سطل و س | ہو گا رخسار کی رونک ہاں | گئی باغ جہاں تھے پرا ریاں |
| جانب داری ہوئی ذرا بول | نہ کیا پہلوی زریل قبول | کیا ہی غرت کی اس غرت کی | کیا ہی حرمت کی اس حرمت کی |
| با ایشیہ کرتی تھی دیکھ رہا | اگر یہ تھا ہی ہواں ناگاہ | ہو کی صحبت جو اوسو نہ رنگ | ہو تھا شہزادہ سیو کیا ہو گیا |
| عجب وہ رو کی ہو رہا کیا ہے | اسی تیرا ہی پس میر ہوا ہے | اب تو باتیں یہ کیوں جاتا ہے | خود و کو عبت ستا ہے |
| حشیں ہیں کچھ گاہ سکا حال | توئی ہو چکے کیا ہے ہر حال | تو نہیں جانتا ہی تاوان ہے | ہاتھ تیرا اگر بیان ہے |
| بجری میرا خدا دے گا | تجھ سے میرا حوض وہی ایگا | بجھ بھی دین جاننا خدا | کہ نہیلی ہو گی ہی میں ناچار |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|------------------------------|------------------------------|
| بمکو خالق نے وہ دیساں | لاکھوں انسان ہیں باغی خور | چو توں اوتسی ملا لکھ میں | اور وہ بمکو دیکھیں یوں مضطر |
| کرین کہ مہر شہی تجھے بجان | تجھے کچھ بھی نہ بن پڑا جس آن | لیکن میں اس کا ہے مجھ کو | بھی لاکھ ہے دیساں رہ کر |
| کرین ہو گئی زمانہ میں بدنام | میرے لکھ کے چہاں میں طعن عام | لو دیار و غریب کو مارا | تجھے عاشق بے سبب کو مارا |
| اس سبب میں ہو گئی مجبور | درستہ غلط بھی میرے مشور | نہیں باقی ہوئے ن کی حالت | اس سے ہر اک بے خبر ہو گیا |
| ناہ کہ کھانچا اچھی صورت ہے | سبحان ہر اک بندہ محبت ہے | ناہ گردن و قمار ہے بین | سیکون کیا نہ ہر مرتے بین |
| نہیں میں پوچھتی کسی کی بات | ہو میں وہ پڑی ہیں درت | نیش و غشہ میں رہی تھی | ایک دم بھی کسی ہو نہ ملوں |
| ہوئی نائل ملا چھ کیا بچہ | خوبی قسمت کی آیا دل یکہ | میں دھوکہ میں تجھے لفت کی | ہو گئی بات مجھ خفاقت کی |
| تو میری باہان کا بیٹا ہے | دست بستہ کرا ہو رہا ہے | منہ کیس کو اب کہاؤں گی | جان و دھون کی نہ کہہ کرانگی |
| سید و صیت ہماری رکنا یا | جانی ہیں ہم جہاں سے ناشتا | آکھٹا ہماری تربت پر | شاہ ہو جائے تا دل مضطر |
| کچھ جیبا سطر سے کلام | چاہتی تھی کہ پیلے زہر کا جام | دوڑ کو اسے ہاتھ نہ مار لیا | بولایا ہے شہر کر تکی بولیا |
| وہ نہیں ہونیں تو جو بھی ہے | بھلا میں بات اتنی ہے | میں جو کچھ کیا تھا تجھے بیان | تھا تیرے چہرے کو سب سہا بیان |
| شاہزاد ہوں تو قار ہوں | بان گر انتوبے دیا ہوں | بات یہ سن کے ہو گئی وہ شاہ | ہنس کے گئے لگی وہ جو رزا و |
| اس تارے منہ کی بین فرماں | لی تھی ناتقی ہمارے دل میں آن | ہاتھ سے ہنکا نہ ہر کا ساغر | روہر و ستے بنا دیا مجھ سے |
| اس گل ترابی بربا یا | یار سے اس پر کا کچھ ہاتھ | پر مہلت ملی یہ قسمت سے | رہا محروم اس کی وصلت سے |
| ہوئی یا یا ہم نہ بوس و کنا | ہوا ہیوش مجھ پر خسار | آیا کھر میں مجھ پر شان سے | دلغ ہا یا یا اور کھانچاں سے |
| چارون کرونگا دیکھ کر سامان | صورت آئینہ نمایاں میراں | آیا اتنی میں وہ سنگدہ جاہ | جس کا کھانچا یہ غیرت ماہ |
| خوب سکر گئے سے لپٹا کر | پوچھی اس نے مزاج کی جو | بولایا مجھ آپ کی عنایت ہے | خیر تو سطر سے راحت ہے |
| اب میں امید دار ہوں تنا | کیجے وعدہ بھی وفا اپنا | شاق دل فرار و لبر ہے | شدت غم سے روح مضطر ہے |
| بولایا مجھ سے دیکھائی خوشخو | آپنے دیکھا چارون کرونگو | کہا اس کو ایسا دیکھا ہے | نسل آئینہ مجھ کو سکنا ہے |
| شرح اس کی کروں ہو جو بنوں | اتناک غرق ہو جیت ہوں | سنی بسوقت اس نے مجھ پر | ہنس کے گئے ناکانہ ہو دیکھ کر |
| جس کو تیرے چہرے سے لعل نہ | تھا بھی وہ طلسم چار بھار | یادو مجھے قسم اگر تک ہو | وصلت و یار اب مبارک ہو |
| دیکھ کر جا کر جمال و لبس کو | تا قرآن سے جان مضطر کو | جیکہ اس نے سے ہوا آگاہ | ہو یا شاہ زمان یہ غیرت ماہ |
| دیدہ لدا سے ندی صلت | ہو کی خصیت چلا بہت | دار وری اس طرح ہو آشوق | تھری بہرہ میں پانچ شوق |

بیان تینانی حسن آرا شہزادیکان شراق مہ تقامین اور سہمانا ویرنراوسی کا

| | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|--------------------------|
| عشق ہی مجھ بنائے رنج و ملال | سجدا اب نہیں ہوں باقی | ملی ملا ہے اوٹھ گیا تھی | گل ہوا آئی ہو بس سنگدل |
| نہیں ہرگز خلاف میری بات | ہو عیان غم کی بھی سنگدلی | دو گنہ گرو داغ کر گستا | ہو غیب رنگ پر یا خیر جان |
| اس جہان میں ہیں کوئی کا | اب جگہ قیل و قال کی کیا | ہوئی پھر خوشی لب آگاہ | دھل چاہا اگر شراق بولا |
| گلشن عیش میں خزان آئی | ممثل گل کوئی گریہ خدا | دور یہ سہ تقامین لیل بخت | فرق طاقت میں نا جاننا |
| خواب آگاہ ہے دل بلبل | رہا ناخستہ درد نہ جا کا | اشک آنکھوں میں بہہ آئی | نہ کی طرح سے پہنٹا تھا |
| زندگی اور سکھ کو گنتی تھی بال | اک نظر دیکھنا ہی شاق بولا | جسک آئی میں یاد کو دیر ہوئی | کرک پش نظر بقصد یار |
| بلکہ دسکو کبھی تھی وہ حرام | رویا کرتی تھی مثل ابرہا | ایک دو دنگی یہاں نہیں | تھا گلچنے کا جب ارا داتا |
| دم اور ہشتا ہا جان تھی بیکل | رنگ اپنا ام جیسا تھا | گھر گئی تھی یہاں سے تم طلعت | گر نہ وعدہ وفا کرو گے تم |
| دیکھتا ہوں تھی مگر عبور | پاؤں صحر کو اوٹھتی جاتی تھے | طیفہ دیتی ہو خوب خست و ز | سجدا ہے وہ درد ہر جانی |
| ایک گاہ جھل میں وہ مجھ سے کر | طفل کی طرح وہ چلتا تھا | بخت و سہ دہر جانی | عیش و راحت میں وہ شعل |
| جو شمشخت فی خوب نمایا | زندگانی سے اپنی میر ہوئی | و کی کسی ہو گناہم نہ | دل پر کسکا ہلا جا رہا ہے |
| جانی نگہ میں آئی آخر کار | اوس گزرتی لگی وہ یہ گفتار | کون کون حال کر رہا ہے | |
| ہو نہ کہہ کہی نہ یاد گے | بہر عشق بچان ہوں میں | | |
| وہی گزرتی تھی ہو کر نہانی | یاد ہو گا کہ سنہ رو کا تھا | | |
| دیر آئین کرتے ہو ہیکار | ہو نگاہ سے میں بھگت | | |
| مرگ بہر ہے زندگانی سے | کیا خدا کو جواب دو گے تم | | |
| طہر ہے یہ کلام کرتی ہے | کئی جاتی ہوں آتم تویر | | |
| اوسکو سمجھو وہ مستند ہے | کیون طبیعت اور در کوئی آئی | | |
| خود غرض ہے وہ نہی خطاب | یا نہ کہ آئی ہے کیا ہو اسکو | | |
| نہیں کہ اس میں ہو جا کا | مثل بلبل نہ تم کو فریاد | | |
| تمہیں شکوہ ہی مجھ مگر ہو | نہیں ہو مجھ ناگوارا ہے | | |
| کنسے کی تھی ہلا زبردستی | کون بچ پر لال کر رہا ہے | | |

| | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|-------------------------------|-----------------------------|
| میں ہوں کہا تھا کہ جلد آؤں گا | دیر ہرگز زمین لگاؤں گا | تم سالم ہو گا صاف قتل قرار | خوب وعدہ وفا کیا ای |
| جو کہ زیبا تھا وہ کیا تھے | نام سچوں کا کھ لیا تھے | لوہیں اب ہے تمہارا نہ تھا | آنکھیں پھوٹیں ذرا کھوٹا |
| یہی الفت کا کیا بیجا ہے | جو کیا تھے یہ بھی ہوتا ہے | دیکھو غیرت جو کیا ہی رکھتے ہو | زہر کہا جاؤ تم کہ ڈوب مرو |
| حرکت یہ نہ تھوڑی بیجا ہے | بات جو تھوڑی کی وہ بیجا ہے | ہاں کیا جاگو عذاب دیا | آتش غم سے دل کہا ب کیا |
| اسے بد ذات اور کیا کوں | مگر اتنا حد سے جاہتی ہوں | جیسا محکمہ چھٹا یا آفتین | تو بھی لڑہیں پڑے حبیبین |
| سچی محبت نہ محسوس کر ہی ماہ | بات کا اپنے جا ہی تھا نباہ | خیز اس تذکرہ کو جانے دو | کوش دل سے یہ بات میری |
| تھے جسکے ہر سے یہ الم | میں دلاتی ہوں او کو کرم | سنگل بنی ذرا دکھا جاؤ | مثل بسل بہن نہ ہڑ پاؤ |
| جھپٹ نہ جائیگی ہاؤنٹی ہند | کہہ نہ سومت گھر کی صاحب کی | ہوا گر یہ تھما سے دل میں آؤ | کہ نہ میں آئے پاؤں کا جا کر |
| بجھڑا تم نہ جیسا ل کرو | ہم نزدیکین کے تو قسم لے لو | کبھی کبھی تھی یوں دھند بھر | کھل گیا حال آکھیا چہرہ |
| جسکی تیغ اداس ہے ہر جہر | جسکے دیکے ہی تھن آتی ہر جہر | سرخ اوسکا نہیں گوارا ہے | ہم سے اہول سے کنا را ہے |
| اپنی جاہتیں سے جو ڈرتے ہو | ایسے غم گریز گرتی ہو | کیمیں ایسا نہ ہو بگڑا جائے | اپنے کوچے کی خاک چھوٹے |
| یہی کہہ لکے وہ مت تیز | سیر وں روتی تھی مثل برطر | جو کہ اوسکی وزیرا دی تھی | الفت اوسکی بہت وہ کبھی تھی |
| دیکھتی تھی جیل و سکاؤں کو | ہوتی تھی مبتلا ہر رخ و طالع | لیکے اوسکی بلا میں گہ وہ | اوس گرتی تھی اس طرح تھوڑے |
| ملکہ آپ کا کہہ رہے خیال | سوچو دل میں اس الم کا مال | گر یہی کہہ ڈلوں نہ سامان | دشمنوں کی بچہ لگا کر کر جان |
| راز دل کہہ نہ بان پر لاؤ | تھوڑا لڑہیں میں دکر فتنہ | کبھی تھی اوس سے یوں فتنہ | کیا کر دن بھر سے حال نہ کر |
| اب سحر جان زار کرتی ہے | کیا بناؤ نہیں کیا گذرتی ہے | کہ نہ ایک پھر ادہ پر دہی | راہ بھولا ہے کیا وہ پڑی |
| کھلی جاتی ہوں اس الم میں | ہو گئی جان نہ اوسکے غم میں | غم کے پھندوں میں آ گیا ہوں | سخت آفت میں مبتلا ہوں |
| راہ چھینیں اوسکو لاتی ہوں | اور دونا خلاص بانی ہوں | اب نہیں پناہ دے جانا ہے | آج ہی کل میں دم نکلتا ہے |
| اپنی خوش سے کمال حیرت ہے | کچھ سننے رنگ پر طبیعت ہے | جاہتی ہوں کہ اوسکے فتنہ | بوسہ الفت کا اب عداوت ہے |
| ازمایش ہو دلی کیا منظور | کرتی ہے بھگو نیکی جیور | آکھہ ہر ایک سے چراتی ہوں | جی میں کبھی ہوں تامل ہوں |
| کیا ہی وحشت کی اب میں آئی | شرم آمادہ جدائی ہے | طاہر ہوش پر کوٹو لیا ہے | ضبط ہر وقت دل کو تھکا ہے |
| لی جانی یہ جان مرتے لگی | آبرو سے گریز کرنے لگی | صبر بٹھا ہے اب کیا ہوتا ہے | تمہارے کو تو تھکے ہے |
| صبر نہ آکھ میں اوسکا ہوں | دشمن جان ہر اک کو باقی ہوں | نابز ادبی شے کے یہ تھوڑے | کبھی تھی اس طرح شہر و قریہ |

| | | | |
|-------------------------------|-------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| دوین کیا آپ کو لب کا جو | جھکو تو جھوٹا جانتی تھیں جہاں | بات میری نہ آپ باتی تھیں | بلکہ دشمن حضور جانتی تھیں |
| ابو با در حضور کو آیا | اک میر ہو بھی غرق کچھ پایا | یا ایسی آپ کو ہے باتی شک | سنیں اسکا یقین ہوا ایک |
| اسکا الفت ذرا بھی ہوئی | نہ کسی جا سمجھتا وہ دم بھر | اب بڑی چیز بھی اگر وہ اٹھتا | تو بھی باور مجھے حضور کا |
| عاشقی کا یہ ایک جلا سنا | اوس خیمہ کا یہ بھی فقر تھا | تو صاحب نہیں یقین ہیں | کہ ادا کر رہا ہو وہ شعلین |
| کم کوئی ایسا بے وفا ہوگا | اوس بڑھ کر نہ بڑھتا ہوگا | ایسے ہی اعتبار رکھتے ہیں | با وفا کا دقتا رکھتے ہیں |
| عاشقی جھوٹا ہی ہے تیار ہیں | دام میں نالہ کو لاتے ہیں | یہ تو ہے آنکھ باتیں ہانکنا | ہیں یہ عشاق ہیں کیا کھانا |
| ہم تو پہلے ہی سمجھتے تھے حضور | نہیں آئے گا وہ بت فور | اپنے ڈر سے کچھ نہ مارا دم | اوسکی تقریر سب سنائی کہ ہم |
| اب یہ لازم ہوا موت تو ہو | نام ایسے کا ہول کر بھی لو | اس سے بڑھ کر کئی طاقت ہے | یہ ترال جہا نہیں الفت ہے |
| وہ تو ہر جاتی اور ہے جان | تجمل دل دیا ہے اوس پر تو جان | شکے یہ وہ جبری ہوئی تباہ | آفر او سکودیا یہ جلکے جواہر |
| اسی رنڈی ذرا حواس میں | خوبی غم جو کی اپنا منہ بنا | ہے کھا لیجھانے میں شاق | ہوگی کچھ کچھ شہرہ آفاق |
| نہیں غیبت کیسے کرتے ہیں | یوں نہیں نام دیتے تھے ہیں | ہے یقین تجھے ہی سنا ہوا | پیٹ پیچے کہے ہو کوئی بڑا |
| لغت او سکود فرشتے کرتے ہیں | اور ذی فہم نام دھرتے ہیں | مانتی ہوں تمہاری باتیں | یوفا میں زمانہ میں کیا سب |
| جنگ کو لڑاں کہ آپ جیسا ہے | وہ سار ایک کو سمجھتا ہے | لاکھ کوئی کہے نہ مانوں گی | بلکہ برعکس بات جانوں گی |
| چھوڑیں ایسے ہی سہیل | چاند پر خاک ڈال سکتے ہیں | لوگو کیا کہو ہاتھ آئے گا | وہ اگر نہ مجھے جھوٹ جا بگا |
| چمنے مانا کہ بیوفا ہے وہ | سچ ہے لاریب پر دغا ہے | صادق القول ہوں ان | اور پیدا کیا ہے وہاں اللہ |
| زندگی بہر میان نہ لینگا | سو غم سے ہیں جلائے گا | آنکوں سکھادو گراؤں | لوگ کہتے ہیں کیا اوجھڑیں |
| اوسکو جو لوگ جانتی ہوں بڑا | ہے یہی بات بس انھیں زبیا | ایسے بڑے سے عشق کو | نہ کہیں ایسے شخص پر وہ رہا |
| رو چکے او سکوت تو اپنا دل | نہیں اب بہر ذریعہ تزلزل | شاہزاد کیا جب سنا یہاں | بھم دشت و زریہ در آن |
| عشق کا جن سوئے ہے اسپر | میرا کناہ کچھ کہے گا اثر | پہر تو کی اوتے بطرح تقریر | ہمنے مانا یہ ای مستبر |
| وہ گل تر متھارا شیدا ہے | اس میں جو شک کرے وہ چھوٹا | آہنگا وہ یہ ہے یقین ہیں | کر رہا ہوگا وہ ادا شعلین |
| چین کب او سکود چاہے ہوگا | ہے یقین بلکہ راہ میں ہوگا | نہیں کہتے کہ عشق ترک کرو | منش فرما دجاں غیرین دار |
| پر بلا تو نہ خاک میں جو ہیں | جانتی شکل میں لگے گی | دوہی نہیں یہ کہو دیا حسنا | بحر غم میں ڈوبو یا سب |
| ایسی الفت ہو جو نہرت ہو | یہ نئی طرح کی محبت ہے | عقل رکھتے ہوئے شعور نہیں | ایسی نادان تم حضور نہیں |

| | | | |
|------------------------------|--------------------------------|----------------------------|-------------------------------|
| آسمان سے گلا بھی کرتی ہو | بھینکتی ہو کبھی نفیسوں کو | عصہ لوگوں پر تم نکالتی ہو | لوگوں پر دین جو بات نکالتی ہو |
| اسی اچھی ہو کچھ نہیں بگڑا | دل کو سمجھاؤ اس پر خدا | چندوں میں بنائی حالت | دیکھ کر شکل ہوتی اور حشمت |
| ناک پتھر کوئی تمہیں سمجھا | کون بیودہ اپنا مفر پھا | چرو گئی ہے داغ پر لپی | بات سننے نہیں کسی کی بھی |
| کہانے پیسے کا تو بھلا کیا کر | سر کھلا ہو تو کچھ نہیں ہو کر | مضحل کر دیا ہے یہ سب کو | نہ گانا بھی چھوڑا ہستی کو |
| آنکھ آئینہ سے چراتی ہو | منہ کیسے کو نہیں دکھاتی ہو | کیسے چوڑی کو دی شکست | ما تھہر کھینچا جانتے ہی ہست |
| کار سازِ جہان ہے ربِ قدیر | کچھ نہ کہہ ہو ہی جا بھی تیر | رکیت اوپر نگاہ اس ہر دم | دور کر دینا وہ میرے خولم |
| حبطِ رح سے ہول کو بھلاؤ | سہ گزار کو کبھی جباؤ | گر نودل پہ چہرے کیجے آپ | چند روز اور صبر کیجے آپ |
| دل گواہی یہ دیتا ہے ہوا | انما مہ لقا کا اور طاقبات ہونا | آج ہی کل میں آتا ہوا | دل بہت بہر دیتے ہشتاد |
| ساقیاب نراق بارِ شوق | سے اور با ہم شکوہ و شکایت ہونا | پھر رہے ہمارے اب | محی کو دینے میں کیا ناسل |
| وقتِ دختِ رزقے مارے | ہو کر دم کا ناگوارا ہے | شیشہ و جامِ جلدِ حاضر کر | شوق و دیدار کی جو کثرت تھی |
| رنگِ جانان کی آن ہو گئی | دن ہو نور و زرخیز شب | آج بلبل سے وصلتِ گل | یہ سخن وہ زبان پہ لھتا |
| ہو چکین آج سب انٹھیں | ابنوی بہر کے یا کو کھین | مہ اعلیٰ ادمر میرا لکھی | در جانان پہ یہ عزیز دم |
| مگر کھڑے کسی جبا پر | نہ ٹھہرنا تھا وہ کبھی دم پر | چلتے چلتے جو شک بھی با تھا | شاد ہو جاؤ خاطرِ ناشاد |
| اب نہ گبر تو ایدل مضطر | یہاں سے نزدیک ہو دروہ | نا تو انی تو اتنی طاقت کی | نخل امید بامراد ہوا |
| سچ تو لوں ہو اگر پڑی سخی | رہے ثابت قدم نہ چھوڑی | چاہیے پریذ الکی بھی امداد | وہ جبر و کونین اپنی بیٹی تھی |
| ایک مدت کے بعد وہ گل تر | یہو نچا اک روز یار کا درجہ | خوابِ سوقت شاد تھا دوا | ہو گیا تازہ اوسکا زخم کن |
| اگنی جو مصیبت اپنی باد | لگا رونے وہ غیرتِ تمنا | اوسکری کہتے ہیں کہ شہزاد | لے اوڑا اور سرت اسکا دل |
| اسحق بن کی سنی جو آہ سرد | کانا اوس خور کا دل پرد | پڑا تر تھا یہ تالہ و شیون | اپنا سہر دار و مصیبت یہ |
| تھے جو وہ دلپہو کی گاہ | ایک مہر سے دل لگاؤ ہے | خونِ غسل کی طرح تر پاؤں | جا چکا تھا جو اوسکا صبر تو |
| رہی سکتے ہیں یزک و پچ | دل بیتاب سے یہ پھر بولی | دیکھ مہاسی (نفسیہ) یہ | در دہیز اسکی ہے |
| یہ بھی عاشق کسے نکلا | اسے بھی روی پھر دیکھا | کر چکی جبکہ دل سے گفنا | اسی ایلا مشنری |
| دفعہ کی جو میں طرفِ کوثر | دیکھتی کیا ہے وہ پری پیکر | کہ ہے استادہ در پہاں ششاد | |
| نہیں ہے ابنِ قن بد کنی | ہے سر دیت یہ بنون مگر | دشتِ حمر و فاکا مجنون | |

| | | | |
|-----------------------------|----------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| دراغ سینہ پر نازہ تارہ ہے | خاک رخ پر بچائے غارہ ہے | گو فلک نے ابے ملایا ہے | اب بھی یہ سیکو ونگ آجہا ہے |
| یون لگی کہنے دیکھ کر اوکو | یا آہی یہ میرا دل بس ہو | وہی انداز ہے وہی سوز | وہی جنون ہوا وہی ناک |
| گاہ کہتی تھی کیوں وہ کا | رخ تابان کو کب دکھا تھا | بعدت جواسنے دیکھا تھا | دکو ہر بار او سکے دیکھا تھا |
| نہو واجب ثبوت کچھ نہ اشر | ہو گیا غم سے حال فوج گر | تن سے پرواز روح کرتی لگی | بار بار آہ سر دیکھنے لگی |
| دل کو دست الم بولتا تھا | رنگ رخ ہر گرومی بدلتا تھا | اتنی اتنے میں وہاں جوت تھا | اوس پر پر کو دیکھ کر دیکھ |
| بولی گبر کے خیر ہے کیا ہو | کیسے یہ اوداں ہر ہے | کہا اوسنے ارے تباؤں فلک | صد مہر و دو غم سناؤں فلک |
| انگری آپ میں نہیں ہون | دل کہیں جی کہیں کیوں نہیں | سقام کر اپنے دلو کو کیاری | مر لقا کو دکھائے سکونے لگی |
| دیکھ استادہ پر جو وہ گل تر | کر دیا اوسنے اس گھر ہی نظر | خانہ دل جلا کے خاک کیا | جان کو بھی میری ہلاک کیا |
| جبے دیکھا ہے وہ رخ پر نور | مجھے کہتا ہے یہ دل بخور | جسکی تیغ اداسے بسمل ہے | دیکھ اسکو یہی وہ قاتل ہے |
| کہا اوسنے دروغ گھپے دل | بندے اس بات کی نہیں لگی | کروں تسلیم بات یہ کیونکر | ایک صورت کو ہین نہ رہا شہر |
| گر وہ ہوتا تو کیوں اٹھ جاتا | کیسے یہاں نہ وہ چلا آتا | میرے کہنے کا گرنہیں ہون | کیسے دیتی ہوں اسکو نہیں ہون |
| ایک پریر کو اوسنے بلوا کر | کہا اوس رشک گل کو دکھا کر | وہ مصیبت زدہ کھڑا ہواں | اوسکو نے آقا اپنے ساتھ بیان |
| لاسی ہمراہ اوسکو وہ جا کر | کی خبر اوس لگا ہے آکر | پاس چلن کے اوسنے بولایا | کی نظر اوسپر جب تو یہ دیکھا |
| ایک عالم ہے خاکساری ہے | فوق ہے اوسکو شہر یاری ہے | اوسکو بھانا اسیسے آکر | بھجی ہے تو وہی یہ مگر خمدار |
| عقل پر اپنی پھر امت کی | بولی بیکار رہنے وحشت کی | دیکھ کر اوسکی بہت کو کہا | اوس سے کرنی لگی وہ گفتار |
| ہکو صاحب جواب یہ دو تم | کیسی جنون کہم قدم ہو تم | کتنی مدت سے دشت گردی | کہو بلی کہاں تمہاری ہے |
| ہے عیان شے جان نازاں | کیسے پہلی ہے خواہش دل | بار خاطر نہو اگر اسے ماہ | نام سے اپنے کچھے آگاہ |
| بو لایہ شے وہ جبتہ نہاد | ہوں زخود رفت کہ نیک یاد | کیا سناؤں جو مجھ پہ گندہاو | پیش آیا وہی جو کہت ہے |
| گہر جو بوجھو تو دشت نور کا | سج بھگو بجای راحت ہے | بیل کشن محبت ہوں | لوگر قتار دام الفت ہوں |
| میرا لیا منہ نہیں ہے دور | محل دل میں ہر قسم وہ دور | نام اپنا جاسے کیا نام | دل لگا کر پیسے ہزار نام |
| کوئی کتا ہے عاشق شاد | کوئی کتا ہے خانان براد | جب موافق کبھی نہ تھا | حسن کا اپنے بھی فدا تھا |
| ہے تھے لوگ مدافا ہو | سطری سودا ہی ہو قبا ہو | جبکہ یہ اوس حزن کی تھا | دل پہ دلوں کے گئی تاثیر |
| اے کتا غیر حال ہوا | اور محمد کو بھی مال ہوا | لگ گئی بھکی اوقد رروین | اگر سے کرے ہوا بگر وین |

| | | | |
|----------------------------|------------------------------|------------------------------|--------------------------------|
| دل کو شکر کے بولی غم سے | ہے کنارش بیایا مگر غم | ہم دکن دین تو کور و حریب | ہجر سے آپ کو ہو دسل ہم |
| دو گے اوسکے صلہ میں کیا ہو | ہو جو منظور صاف وہ کمد | بولاجا بخش اپنا سحر گما | مال کیا نہ ہو ہے نقد جان و گما |
| بولی وہ شوخ شکر کیا تو یہ | واہ اقرار کر تو ہو کیا خوب | او میان یہ تو ہم سے کمد و تم | نقد جان دو گی کس کو کس کدم |
| جنگی خاطر یہ غم میں چھلین | جنگی باعث مصیبتیں چھلین | اوپر ظاہر اگر ہو گا حال | کیا کرینگے تباہی سیرا حال |
| مجمو زندہ کبھی نہ چھوڑینگے | ملک کرنے سے مدد نہ ہوینگے | کاٹ ڈالین گے ناک چوڑی | دینگے تعذیر بوٹی بوٹی کو |
| حزب تجویز یہ سلوک کیا | واہ دادا اسی فرسیما | نہیں نہ مالوں کی ایسی لڈو | بندی بھی جانتی ہے کھانڈو |
| کریچل اس طرح سے جیتے | بولی چلین ادا تھا کے یوں شرم | اسی میان اس طرف درو | یاد ہو کر رو گے کیا دیکھو |
| کرتے تھے چمکاؤ کر خیر جنو | | | کہیں ایسا نہ ہو بھی ہو وچو |



| | | | |
|--------------------------|-------------------------------|--------------------------|-------------------------------|
| دیکھا اسنے ادھر چوگر کر | رنگ محبوب صاف آیا نظر | اوس پریر کا ایسا دیکھا | ہو گیا غیر غم سے اسکا حال |
| کپڑے میلے ہیں اور سر کٹا | تن بدن کی نہیں خبر اصلا | خشک لب ہیں تیرے بیان میں | ضعف سے طاقت کھاتہ میں |
| غم فرقت سے دل ہے بربد | ہو گیا درد مردم دیدہ | حلقہ کھنڈن اوسکی سی ہیں | کیسے وہ تخیل غم کے تار میں |
| اگیا قد کی راستی میں بل | دوہ چتون ہے اونز وہ چل | دیکھا حبوت اوسکا یہ عالم | ہو گیا اور مبتلا ہے الم |
| سر کو اوس حور پر فدا کیا | منہ پہ منہ رکھ کے خوب پیا کیا | دلین اپنہ وہ شاد ہوئی | تا مرادی سے بامراد ہوئی |
| یہ طبیعت کو اعتدال ہوا | نہ تار بج دل بجال ہوا | بپ فرقت تمام ہو گئی دور | زردی رخ ہی ہو گئی کافر |
| پھر تو دفر کینے شکایت کے | لگی ہونے بیان مصیبت کے | بولی یوں ناز سے وہ جھیر | کر دیا بچا تین جا کے اور کھیر |
| یہ بناوٹ کی عزیز حالت ہے | کوئی جاننے بڑی محبت ہے | جال میں تیری میں آؤنگی | اب دوبارہ نہ نہ کی کہاؤنگی |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|---------------------------|------------------------------|
| دل لگا کر ادھارے دیا | دودھ جھکو چٹنی کا آیا یاد | بھگو نفرت ہے تیری موہی | ہول آنا ہے ایسی مستی |
| تیری غفلت میں ہونے والی ہے | بولی بولی میں کج ادائی ہے | مر کے سوار تو جو زندہ ہوا | تو بھی یاد رکھو نہ اصرار ہوا |
| بھگو تامل میں رہنا جاتی ہوں | اب تیری بات کب میں مانتی ہوں | ایڑیاں ہم تو گزرتی ہیں | تم ہو مشغول عین فتنہ میں |
| دل لگا کر نہال ایسے ہو | جمع گھر و ظلال ایسی ہوں | اب صفائی محال ہے دل | ہو جو راضی مجال ہے دل |
| غریب و مان جا کے چلاؤں | شکر صد شکر اب بھی لہرائی | دل لگا یا ہے کس سے کیا | اب بھی کیوں آکر لوڑی چلاؤ |
| لوڑا میں شیک یہ وہ غیرت ماہ | کیسا معشوق اور کیسی جاہ | شرطیں وہ ایک ناساں | سیج جو پنجہ لود شہنشاہ |
| آفت روزگار تھیں نہیں | تھر تھر دھڑکاں تھیں نہیں | سرخ و آب سے خدا نہ کیا | حل ہر اک عقدہ شہنشاہ |
| ورنہ ہوتا نہ برسوں چٹکار | بکارت ازایت رہتا آرا | بھگو والد خود پر نہا منظر | سیوچہ میں جلد آپ تک آؤ |
| تیرے سر کی قسم لگاؤں جان | اپنے نزدیک تو نہ لگاؤں جان | یہ گڑھی ایک سال تنہا ہو | کیا کیوں حلال تھا بھگو |
| اب کہا تک کرو نہیں یہ کور | خوبی بخت سے رہا ہو | جلد مطلب نہ جب حصول ہوا | اس کا صبر نہ ال ملول ہوا |
| صورت نہ لکھ اب نہ برہم ہو | بھر حق اب تو مجھ سے ملجاؤ | منشون پر کرو ہماری نظر | دخشا کیوں بھری نظر |
| ہمیں جو ہم سہی خطا آئو | تھیں را حم سہی خطا آئو | اب کرو لگا نہ کوئی ایسی | چلے صاحب گزرتہ راصل |
| یوں اگر آپکو نہ باور ہو | جیسے درگاہ میں قمرے لو | کردوان مسطور عہد نامہ لکھ | لیلو ای دور عہد نامہ لکھ |
| بولی جہنم لکھ وہ کہ چلی | حالت اسطورے چلی بن | بھی سہی و سچہ جو جوت دیو | بولی یہ رنگ و لکھ کر وہ دیو |
| چلو ملجاؤ ہو چکے خوسے | اب نہ تڑپاؤ ہو چکے خوسے | شاہزادی نے جب منایا | پنکے اوس شہنشاہ کی کام |
| وجہ بھی میں اس چاہیے | صاف آتی ہے لوحیت کے | چلو یاتین نہ یہ دنیا و تم | اپنی خوبی نہ اب جفاؤ تم |
| آپکے گر پسند خاطر ہے | کچھ عیش اس سے مانگتا | میں نہ نہا رسوت جاؤ گی | کوئی طعن نہ بھول کر دنگی |
| بولی جہنم لکھ کہ یوں تو نہ | تم بھی کتنی ہو بگمان و فدا | مجھ سے اب نہ تم کلام کرو | کسی خیلا پہ اتنا نام کرو |
| گل لگای عشق کو درگور | دیکھوں گراں میں نظر جو | یہ مرنی ہو کیوں غریبوں کو | ہے مہر پر غرض نصیب کو |
| خیریت ہے میں بار بار نہیں | دل لگاؤں میں اتنا نہیں | جوت کر نہیں یہ بات بان | بانی ترا ہر ہر شب جمال |
| ہو مبارک تمہیں کو انکا وصال | انکھیں نہ نہاں کر ہو چلی | ملکہ بولی کتنی بچے ہو | سیج ہے کیا جا کو نہ لکھ |
| واہ کیا کہنا یہی صحت کا | شہر ہے دور دور و غفلت کا | سیج ہے تم ایسی پاکد من | ایسے کھاتی ہیں اب تم ہم تو |
| ایسی باتوں سے کہیں نہ | پوکی برہم یہ اوستہ کی تیر | ایسی بہتر نہیں ہنسی کو | کسی حق کا جا کے ہی دیو |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|-------------------------------|------------------------------|
| او سکو آزدہ جب بت پایا | ہنسکے اوس حور نے نہ فرمایا | نہ بڑا مانہ لوگت ہ ہوا | حال کیوں اس قدر تباہ ہوا |
| عذر کرتی تھی گمہ منائی تھی | کبھی در پردہ یون سائی تھی | آج سے پہلے ایک سیکھی بات | نجد ہی بہت یہ اچھی بات |
| اور کب پریمین کر سینگے پید | تاہم کسی کسی پر عشق اظہار | بولی وہ سنے طفر کی باتیں | آپ اپنی زبان کو روکین |
| کتی ہو مجھے چپ ہو گیا اب | چہر کالی ہی تھے لو کیا خوب | خیر اگر اکو سپہ شہر منظور | میں ہی بائیں میں چون اک |
| نجد امین ہی اب وہ درگی ہو | دلین ہو جاوگی بہت بیتا | بات ہی آپ کی کہ مکر ہی ہے | بچہ تو قریب خوب سیکھی ہے |
| خود ہی کتی ہو اور کرتی ہو | نام چھوڑ دو سر و کو دہرتی ہو | بولی وہ مر خدا ہی تو زندی | السی ترقی مجھے کر دہری |
| مان میر سجان جب بڑا مانو | کوئی کتنا ہو کہہ اگر سکو | رونی صورت نہ اب بناؤ تم | بات کوئی نہ دلین لاؤ تم |
| جاہنم تھے تنک مزاج رزم | مجھ تو ثابت ہوا میں آدم | چیرتی تھی تھی تو میں کبدا | کرتی ایسا گمان سودا تھا |
| لوا دہلوات پاؤں پہلاؤ | آؤ میری گلے سے لگ جاؤ | سچ کہو اب تو کہہ ملال نہیں ہو | میرے جانب سے کہہ خیال نہیں |
| بولی جو چاہا اور اب کھلو | نہیں اسکا کلا دنا ہو کو | کچھ میں ہیں نہیں تھی دل فر | جو کہ بولی منہ ہی کی زرد |
| پر نہیں ایسی نہیں جھانسن | چلیں یہ مجھ خوش نہیں آئیں | تم تو طالب ہوا اور وہی طلب | مجھ کو بھی گریبان نہیں مرغوب |
| جگہ مجھ چلیں ہو چکیں باہم | بولی دخت وزیر یون آدم | اب تو لبت داسے قمر اندام | بدلو پوشاک اور کر و حمام |
| مجھ بھی خفتہ سفر کو در گرین | پھر دا منستیں حضور کرین | آخر اون درویش نے کیے حمام | برج خورشید کا ہوا تمام |
| دیدنی دونوں کے کھکھاک | بعدیت کے ہمارا ہو | سنی ہوا شے جب مجھ شجری | ہو گئی اوسکی کشت خشک |
| جگہ فزہ مجھ جا افزا پایا | ہو کے بیتاب وہ وہاں آیا | کی محلہ ار نے مجھ آسے خبر | آپ کا مونس سے ملے اور |
| دفع دوری مشک نے آیا | کہہ صدق ہی ساتھ لایا | شاہراہی کی جب سنی مجھ خبر | ملکہ سے مجھ بولا خوش ہو کر |
| کہ مجھ میرا دیر زار وہ ہے | مجھ کو نہ زار سے زیادہ ہے | ہو خوشی آپ کی اگر اس آن | سامنے اسکو میں بلا لوں کہ |
| کہا اوسے کہ کون چیتا ہے | جو کہ ہو غلام من سے پردا ہے | آیا مان صاحب تیرے شور | بہر گریکے وہ ہو سے مسرور |
| مجمع مہ فیک ویا ہو | نذرین ہو دیکے ہمارا ہو | بیٹھی جب تلک سب وہ خرم شاہ | گالی ز قاصدوں نے مبارکبا |
| سبکو انعام تھا دہو کے دیا | شکوہ رخصت ہر ک بشکر کیا | خوشی و صلت میں بسکہ مضطر | لیو مجھ دونوں اک پہ کمر |
| شوق اپنا یہ گلن کما نے لگا | اور دست ہونش ہا نے لگا | پاؤں دا بے کہیں بلا نہیں | سر کو سر سے اقدار نہیں دین |
| مصحف صبح کا بوسہ کہ لینا | ہو کے منہ موم گاہ ہنس دینا | کر لیا اوس پر کو جب تسخیر | یہ لگالی وصال کی تہ |
| سے لیا بوسہ اوس شکر لیک | کہا اوس میں جو حورین طلب کا | اکلہ غصہ کی اوس خد کھلائی | تغیغ ابر و سپہ نے بل لائی |

| | | | |
|----------------------------|----------------------------|------------------------|--------------------------|
| چو زنا باہنہ بے بسی ہو گئی | روکے ہوئے بیٹا ہنسی ہو گئی | کی لکھوت تھی نئی گمان | سبے فقط سباز دی گئی |
| کس قدر رنگدل ہو تو دور گور | نالواں ہو نہ چاہے یہ دور | ماقت جان چھوڑ کر غی | کمانی ہو کر اوس صند گئی |
| تر ہو اس بدک پنہون | دلکو آباستہ ارسلین | لطف حال ہو جو صلت کا | ہو گیا دور در وقت کا |
| بایا او سر جو گلبدن اپنا | نہ پایا دوسے وطن اپنا | آئی کچھ دیتی والدین کی | کیا ہوئی اونچہ پرین پیدا |

جانامہ لقا کا مع حسن اُراف وطن ہے اور شکست ہونا جہاز کا

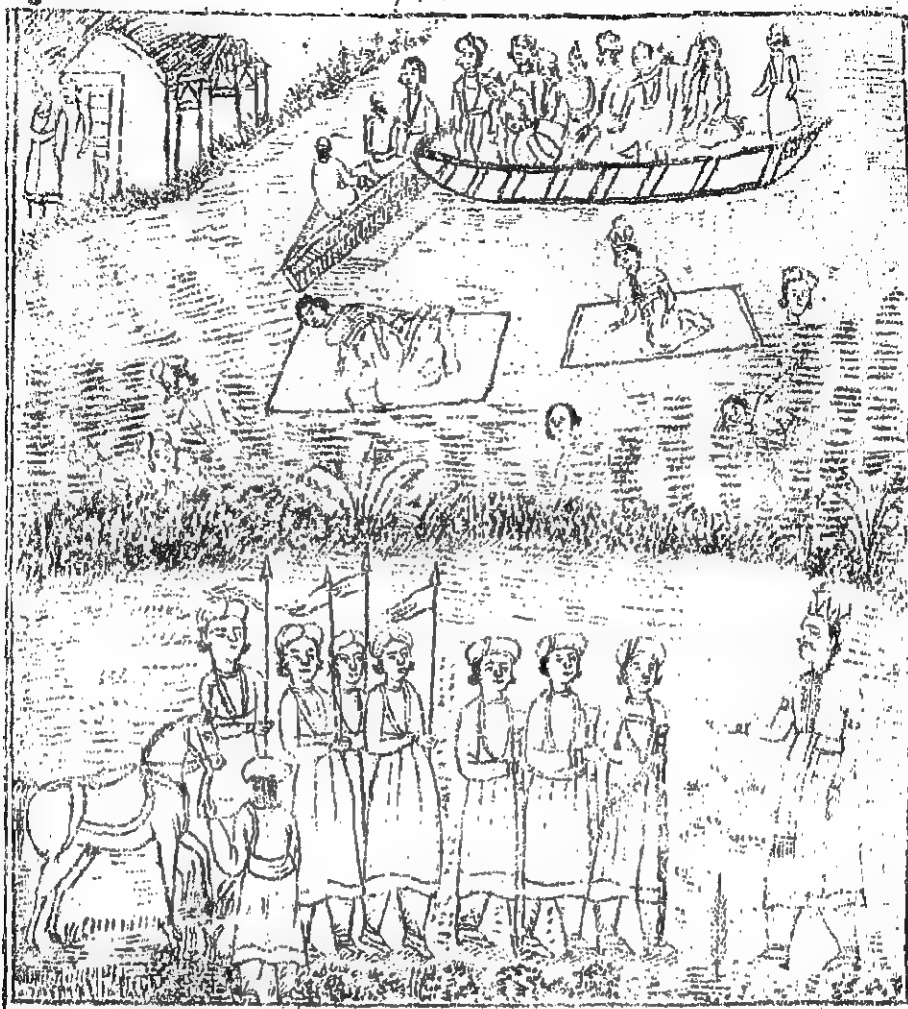
| | | | |
|------------------------------|-------------------------------|-----------------------------|----------------------------------|
| چلے چھا سے زری ساقی | آئیے ہے جو زندگی بانی | پانی ہر یون شراب الباقی | کیا کار عذاب الباقی |
| کچھ دین کی اپ کو دکلاؤں | کسی صورت میں اگر یون معا | پانی ہے شراب حب وطن | خارا نکھوین ہو گیا گلشن |
| پٹیا تھا ایک دن یہ گل سرور | اور پہلو میں تھی غیرت جو | چھوڑ جان باب کا خیال | اشک آنکھوں میں اپنی ہر لایا |
| ملکہ بولی کیوں کھڑے ہو | جلد احوال ل بیان کرو | کما اس شخص تباؤں کیا | فکر جو کچھ ہے وہ سناؤں کیا |
| یا دل سے ہر مژدین سبجے | ایک ساعت نہیں چھوڑے | چاہتا ہوں او میں کوئی | ہو گئی دھیری ہجر میں جو |
| بولی وہ جو کیا قباحت ہے | کیا نہیں پوچھو کی حاجت ہے | میں ہی شتان ہوں چلے گا | ایکونہ ہر کیا اپنی ہاتھ میں پاتا |
| کیسے اوس وقت میں ہی پھر | سہی ہوا دین ہر کی دستور | اس قمر کی خوشی جو تھی منظور | کیا اپنی جگہ سے مامور |
| گو وہ تھی اوسکی خیر خواہ تھی | پر کیا اس طرح اوس تعلیم | رکنا راضی مری عشیت کو | او کو گولانہ کجرا دیت ہو |
| سب کو اپنے ہر دم سبجو | سو تھی ہوں میں میں کچھ | نشیب و فراز سب جا کر | مالی دولت تمام دکھا کر |
| سے یہ کچھ ضروریات تھیں | اور کما اس قمر یون ہر | لیجیہ ہم کو ہو سچے تیار | تم ہو چلنے نہ چلنے کے غما |
| جسکے یہ خوش ہوا وہ مانیا | کما آستہ جو جلد جا | چند دین میں ہو گیا تیار | ایکے ہر سب فین و پیا |
| شاد و خرم وہ گل سوار ہوا | غرم سچ جانب دیار ہوا | کھل گئے بادبان چلا دھوا | نے اور صورت صبا دھوا |
| جسٹین کو قریب پہنچا | خادمونکو وہاں یہ حکم دیا | چو رہ وہاں جہاز کا لشکر | ہم کر شیک مقام اس چلے |
| جسکے یہ حکم شاد ہادی کا | نا خدا نے جہاز ٹھہرایا | دست نازک میں خولیکے قلم | کی عرضی پر کرواؤ سر قمر |
| اوس میں مضمون یون کیا ہو | شاہ گردوں قار عرش سر | بندہ یاں باہر آیا ہے | خادمہ ایک ساتھ لایا ہے |
| کجروی کی نہ آسمان راگر | پرسون آوس تان دولت پر | ہو گیا خاکسار یہ حاکم | کر دیا ہے غلامونکو تار |
| جب عرض ہو کہ چکا تحریر | دیکے ہر کار سے کو یہ کی تحریر | در دولت پلو اسے لایا | جلد تر یاں جواب لا اسکا |
| ایکے اوسکوا اور وہ ہر کار | مثل مصر گیا وہ ہر کار | جیکہ وہ بادشاہ ہوا آگاہ | ہو لا خوش ہو کر لایا جان |

کمالیہ کا نام ہے اور وہ جہاز کا نام ہے

| | | | |
|--------------------------------|-----------------------------|-------------------------------|------------------------------|
| عزیز گداز دی سہار کبار | اور کبابا دشاہ بین دل شاد | روزا خون موہیر اجلال | پرتو شہزادہ بلند قبیل |
| فضل خانی سے ہو گیا نعل | جلوہ افروز سہل حاصل | یک ایک جو کھیر فرورہ من پالیا | فرشتہ ایسے اسکون فیل پالیا |
| ہو شکر یا تو خط پر یا لیسکر | ہوا داخل محل میں وہ مضطر | ملک نے سنا جو کھیر مضمون | ہو گئی شاد شاد وہ مخزون |
| پرہیز میں وہ ساقی تھی ہا | میں میں وہ بربانی لاتی تھی | جلد میری سواری سنگو ادو | مجلوہ دیریاہ جلد ہو چکا دو |
| یون لگا لکھنے اور سکری ڈاہ | چلنا گل جیج کو میر سے ہوا | وانسے دربار عالم میں آیا | میں دیریر ولسے اوستہ دیا |
| جلد آستہ ہو شہر تمام | بدلیں بلوس سب نو خصل | وارث تاج و تخت آکھو سنا | اضرار جیج تخت آپھو سنا |
| ور دیان رزق برق پینہ پیا | لب دیریا ہو خیمہ و خیر گاہ | خود کو دنگا میں اور کسا آستہ | میری گل نے مجھ سے کیا پینہ |
| جب شاد بادشاہ کا کھیر کلام | ہوے مصروف کار سہا فدا | کو کوشہ میں ادوری خیمہ فدا | ایک سو ایک کھیتا تھا پینہ |
| مہ لقا شہزادہ آریا سہ | پھر خدائے محمدی ہے | ایسے جاتا سہ بادشاہ ادو | سوتہ جاتی میں ہم ہی چلتے ہو |
| اس قدر شاد مان رعیت تھی | جس طرف دیکھو نرم عزت تھی | غسل کے بعد جو کھیتا تھا | سوی دیریا وہ قصد کیا تھا |
| اسین وہ بادشاہ عالی جاہ | ایکے اپنے محل کو ہی آسہ | جلد کے دریا پر خیمہ میں ادورا | تھا جو شہنشاہ دیریا سہ |
| لب دیریا کھسی وہ جاتا تھا | کھسی خیمہ میں اپنے آتا تھا | جمع جانی وہاں خیمہ خلقت تھی | ادو کوشہزادہ سو ہوا فدا تھی |
| رو قبیلہ وہ ہاتھ پھیلا کر | یون دعا مانگتی تھی جیلا کر | اب نہو دیریا سے میر سے اللہ | جلد آستہ نظر وہ غیرت ہا |
| آتش بھر کر رہی سہ کباب | نہیں اب دل کو ہی ضبط کی تبا | ہو رہی تھی دیریا سب مضطر | آیا اسے میں وہ جہا نظر |
| اشتیاق اور گس کو ایسا تھا | خود بھی غرضی پر آسے نہ تھا | چاہتا تھا اگر دیکھوں رو پدا | ہر گز نہی کھیتا تھا ادو کھیر |
| دیکھا جب باپ کو بحال بقیم | جہا گیا وہ ہم سے تسلیم | سب رعیت ہی کس انجرا | خل ہو ادو جہا زاپہ پینا |
| انہیں باتوں میں تھے وہ اہل وطن | نہو اتھا زبا سے قطع سخن | دم میں باد مراد سے وہ ہوا | لب ساحل پر آیا صورت ہا |
| توب چلنے لگی سلامی کی | ہوئی حد سے زیادہ سکون کی | تھا مگر اسکی مانکایہ احوال | ولسے ذیل پہاڑ خون طلال |
| کتنی تھی خادونس لوہن تھیں | نہیں کر دیر میری دھن نشین | کچھ سچ میں نہیں آتا سہ | کیون میرا دل بدو ہوا جانا |
| ولسے آسے تھیں سکون ہوا | دست بستہ میں رو رہو دیا | سوی دیریا جو کھلی ہون میں | نظر آتا ہے سارا آب سہ |
| خیمہ میں پکارا وہ اسچلی ہے | نگ شادی بنا چھ لالی ہے | یون ہرک کتنی تھی پے لکھ | داری جاؤں اب ہون میں |
| دیریا وہ جہا سہ دیکھا سہ | اس میں یہ خیال آتا سہ | تھی میان تو خوشی کی خیمہ سانا | دفعہ اسین آگیا طوفان |
| دیکھو قسمت کمان پستی ہی | نہو عشق کب اولیٰ ہی | ساحل دعا تھا تھوڑی دیر | اور کنا را رہا تھا تھوڑی دیر |

| | | | |
|-----------------------------|----------------------------|----------------------------|----------------------------|
| بوی کہ تھہرتے آشنا تھئے | لگے بنے جدا جدا تھئے | سین ہوا درہ برابر شل جابم | پہنچا اوٹکو چڑایا اندک |
| چرخہ اٹھانہ دستیکر و سکا | کسی تھئے یہ تھا وزیراد سکا | ایک تھئے یہ نہ لہتا مضطر | جسٹے آراہی ایک تھئے پر |
| اور کنارے پر آب کوئی | کسی جانب کو کھچلا کوئی | صورت درویشیہ کو تھہر آب | تھا اور جتنے تھے اجاب |
| لکین گیرے کسی کو غم کی فوج | کوئی تھانے تھا دستہ ج | ایسا یا غوطہ کھینے گہرا کر | کوئی اور چماڑو این بنیا کر |
| ڈال لی اور سنے نہ چا در آب | جو کوئی خوف سی ہوا قیاب | اچو گیا مرگ آشنا کوئی | جس کے گرد این پھنسا کوئی |
| مثیل ماسی نہی اک کو بنیا لی | | | بنگیا کوئی مردم آ بے |





| | | | |
|--|---|---|--|
| <p>سوی درین ایام است که زمین بیک است و است آسمان در او زمین است او زمین است و زمین است زمین است و زمین است زمین است و زمین است زمین است و زمین است زمین است و زمین است زمین است و زمین است</p> | <p>نماز و عبادت و دعا و استغفار رنج و مشقت و محکوم است هر که یک یک بیک بیک و افروخته که خالق اگر تباری جیاد میر و غم من نه چشم تر کر تا بولی چه سست و ده اسیر بخدا ای بیک آرزو و محبت خدا عجب وقت او سگرمی پنهان اک طایفه براتنا ساحل پر اگر یک طرح کوئی اگر ایان سیک و دی جان او جان است</p> | <p>سوی و ای کاهی بگریه ای رو کرد و بر سر و بر سر با و نیست و با و نیست زمین اب زندگی کی صورت گوشه عاقبت دکن است روح کو بگو گام او اسوگ چرخ و سطر چه جفا کرد بگریه و غم چه جفا کرد هر یک یک یک است و بر سر سب عیبت او ای سب عیبت بخت بد است و بخت بد</p> | <p>ای ای ای ای ای ای ای ای بگریه و غم چه جفا کرد دلبسته ای ای ای ای ای ای زمین اب زندگی کی صورت گوشه عاقبت دکن است روح کو بگو گام او اسوگ چرخ و سطر چه جفا کرد بگریه و غم چه جفا کرد هر یک یک یک است و بر سر سب عیبت او ای سب عیبت بخت بد است و بخت بد</p> |
|--|---|---|--|

| | | | |
|---|----------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| یہ پھر تے تھے شستیان طالع | بس لڑائی ہوئی تھی جان طالع | نہر ہاتھ ہر ایک سونے شاہ | لائیکا اور سکو جو کوئی داند |
| نہر سے دھن میں دکانہ رنگا | بلکہ جاگیر والے زرد رنگا | نہی کہتا تھایوں بھائی ملال | ہاتھ آتا ہوا دس دھڑکا |
| ایسے ڈوبے کہیں بھڑکے | ہم ہی اب دیکھو سارے مرتدین | نہیں منظور زندگانی اب | اس ضعیفی میں ہوتے عجب |
| ملکہ ہی بچا رہیں کھانی تھی | خاک مثل صنباوڑانی تھی | کہیں کھتی تھی ہای غرنکئی | کیوں مفر اوس ہوا کر |
| خانہ آرزو تباہ ہوا | روز روشن مہجور سیاہ ہوا | خلق سب دھڑکا ہوا | آیا تھا کس خوشی کو ہاتھ |
| ایک ہی آرزو نہ برآئی | ہاں اوسکی دلہن میں لائی | کون لکھ گا اگر سنیہ سحر | موت بہتر ہوا لیکن چہرے |
| آتش غم سے دل چلنا پڑا | مشعل شعلہ مانتا کاسے | کسی منت بڑا دنگی ہو کر | کسکو دولا بنا دنگی ہو کر |
| میں سے اوسکے حشر برپا تھا | سنگدل ہی ہر ایک دوتا تھا | فرط غم سے فقیر شاہ ہوا | لکھ ہی سارا وہ تباہ ہوا |
| چوڑا کی سلطنت کو وہ درکس | بچھا دریا پر صورت پرکش | سحر غم کا سچا لیا پوش ہوا | شہر سارا سیاہ پوش ہوا |
| ہو گیا کل جو سلطنت کا چراغ | گھر بندے لگے جین میں رنج | ہوا اندیر شہر میں ایسا | رات کیا دنگو ڈانگا ڈانگا |
| زندہ پہونچنا حسن آرا کا ہر سر کر ایک جزیرہ میں اور زہرانا مہر شہزاد کا نکالنا | | | |
| ساقیا آج ناحشت دلی کر | بہر غم سے مری رانی کر | گزنا مل گیا غضب ہوگا | اب ہوگا شریک کب ہوگا |
| پیش آتی ہر آب بڑی شکل | نظر آتا سین لب ساسل | زندگانی حباب آسان ہے | اب نہنگ بلاسنے گہر ہے |
| ہو رہا ہے بہت سقم ساقی | دخت رز کی تھے قسم ساقی | کشتی می کو دوڑنا لیکر | دیکھو طوفان اوجھار ہوا |
| حسن ارا کا حال کیا کہیے | اوس پری کا مال کیا کہیے | ہر گڑھی اوسپنا زہ آفتی | جانبری کی نہ کوئی صورتی |
| چرخ کھاتا تھا گاہ وہ تختہ | ہو رہا تھا تباہ وہ تختہ | کہ بھنوسے کنارے آتا تھا | کہیں گرداب میں جا تھا |
| دوہتا تھا کہلی و ستر تھا | اتھان ہر جان کر تھا | حسن ہی کہ عیب دلیت کر | دیکھنا کیا خدا کی قدرت ہے |
| جس کی شخص کو شیر ہے | قدر اوسکی ہر ایک جا پر ہے | مضطرب تھی جو وہ پری اور | اوسکی خاطر وہاں تباہان |
| رو کوئی دست موج چاڑھ | تا کہ او سپر سچو دیشم جاب | تھا جو گرداب بنگیا تھا صا | پاس باجی کوئی یہ تھا صا |
| حبیب بھنوسے میں ہنختہ در | صاف بحر فنا نظر آیا | ماقت اوسے مضطرب ہو | کی دایوں خدا سے دور |
| دستگیر غریب اور گنی | بہر روح حبیب اور گنی | پار ہوا میرا لگا یارب | ساحل مدعا دکھا یارب |
| کی دعا جو گرہ داری | جوش پرائی رحمت باری | اوسکی رحمت ہوئی پوشیدہ | بنگیا دست موج کشتیان |
| راہ پرا یا تخت گمراہ | اک جزیرہ میں پہونچا وہ گاہ | جسکے ماتحت وہ جزیرہ تھا | اوس پریر کا نام ہوا تھا |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|------------------------------|----------------------------|
| لب دریا اگر او سکی کوئی تھی | چاندنی بین بان و طبی تھی | ساتھ قص فرس بریم نصیر | موشین پہلو و موشین میں |
| سوی دریا اٹھی چو سکی گئی | دیکھا اوس میں شک گل وینا گئی | آتا ہوا ایک نور کا تختہ | ہی وہ گو یا بلور کا تختہ |
| برق کی طرح سر چلنا ہے | شکل شعلہ کہیں دکھنا ہے | لاکھ اوس میں غور ہو گیا | اوسکو ہر ایک بلور سے دیکھا |
| نہواد و سر کے سبب سونامی | ہوئی اوس وقت وہ بہت غوم | بولی حیرت سے وہ بہت غوم | جھکو بتلا دے یہ ارے لوگو |
| روشنی سے کیسی روشن ہے | نہیں یہ مجھ پہ حال کتنا ہے | چاند سورج جاب سے نکلا | نور باطل آب سے نکلا |
| ایک بولی کر ہی یہ کچھ سار | اپ دیکھیں اوس طرف زینا | کوئی بولی سمجھی چھین | حضرت خضر نے کیا ہر طہر |
| گوتی بولی ارے نہیں بات | صبح صادق ہوئی گزری | اسکو طری آفتاب نکلا | فی الحقیقہ علیہ السلام |
| اٹھیں کہنی تھی جو یاد ہو | بولی وہ سب اوس چل چڑھ | تم سہو نکا گان بجا ہے | کچھ نہیں عقل میں آتا ہے |
| فاصلہ ہر سیان کو سون کا | کام کرتی نہیں گاہ ذرا | دیکھ لینگے قریب آئے دو | نکد البسی بائیں جانب زدو |
| یہ ہوا اوسکو شوق نظارہ | گئی ساحل پہ خود وہ بارہ | ہاتھ میں دو زمین کو لہکا | اوس پر پروں کی ہوا چپ |
| دیکھا اک نار نہیں سمجھتا | ماہر و مہ جبین سمجھتا | مثل تصویر پیشی ہر خاموش | دل پر دے ہر بحر و گاموش |
| سین کو کم ہو گھر ہر جسم | جان پراو سکی ہٹ پڑا | دیکھ کر محدود نگار ہوئی | فرط الفت سے ہوا ہر ہوئی |
| یوں کہا ماہیوں کو بلو کر | جلد اسکو نکالو تم جا کر | طی جانب سے جا کر پا کر | انچ اوپر کوئی نہ آئی پای |
| چمکا اوس رکاب خواہر اوج | شکے لاج و درجہ و نور | حاکم کو وہ بجا لائے | مع تحنہ اوست اوٹھا لائے |
| پر یہ اوس غمزدگی تھی | جسم میں اوسکو تھی کچھ کنت | رحم آجاو اوسکی حالت پر | گئی کوٹھی میں اوسکو دیکر |
| جب کیا طرح علاج اوسکا | رو بھوت ہوا مخرج اوسکا | پوچھا پراو سون کراؤ | جھکو بتلا دو جلد اتنی بات |
| پہول ہو گیس چنگ کیا ہو | کر رہا ہے ہر پنج کام تمام | منہ پر حادثہ ہوا کیونکر | خاک میں پیش مل گیا کیونکر |
| شکے یہ بات آؤ نہ تائی | اشک لنگو میں ابڑی لائی | بولی کہا پوچھتی ہونا نام | ایک ہونا نام تو کر موشین |
| فلک دار ہا درینہ قدم | غم کثیدہ غرق جہالم | سخت جان بد صبح ہو گئی | نفسہ دل بنای آفت |
| جو جو لکھتا تھا اپنی قسمت | اگلا پیش سب غریب میں | اعطرت جہا و شری گفتا | بولی یوں پیار کرہ بڑی |
| حال تم اپنا صاف صاف | ہمکو پیو اگر خلافت کہو | اس قسم سے وہ ہو گئی مجبور | گرد یا اپنا حال سب فکر |
| شکے ایسا دل و سکا ہوا | لین ملائیں یہ اوسکو چھٹا | وہ بھی فضل خدا سے زندا | دل ہوا گواہی دیتا ہے |
| ای ہن کچھ نوکی فرشتہ | پہر ہی تم وہی سرت | سمجھو اس گھر کو تم باپنا گھر | دلکو بتلاؤ کچھ نہ مفسد |

| | | | |
|--------------------------------|------------------------------|------------------------------|----------------------------|
| شکوہ عاشق سے مین ملا دوں گی | جس جگہ ہو گا وہ بلا دوں گی | جان بچار وہاں یہ نہیں لگی | یاس جو مہلقا کی رستہ ہو گی |
| پڑھی رہتی تھی مہر پر آگیا | تھے نہ اوسکے دین ہو تو اوس | بہن دیوانہ وار کرتی تھی | ہر گنہگارہ سر د بھرتی تھی |
| رہی چند روز نہیں غریب | نہوئی ایک روز بھی مسرور | جبکہ نہ ہر ہرے مال بہ کھا | اوس حرمین کا مالان کھا |
| بولی گیسرا کے کیا یہ صورت | ابو کچہ اور غیر حالت ہے | دلوں ہلا دای بوا اوٹھو | نہیں سنتی ہو کیا ہوا اوٹھو |
| میری سرحد میں ایک صحرانہ | ہر طرح کا شکار اوجھا ہے | کرن صیدا لگنی دمان چل کر | رہیں اس شعلہ میں ہم دمن |
| بولی اس طرح وہ اسیرالم | دل میں ایسا لگا ہے تیرالم | ایسی آنکھوں میں ہے جہاں | کشتی دل ہے بحر غم میں |
| باز غم صید کر چکا ہے مین | کس طرح سے شکار ہم کھیلین | سیر کیسی شکا کیسا ہے | غم میں ہوں مرغا کیسا |
| جب کہ اوسنے کیا بہت مرا | اور حد سے زیادہ کی کرار | بولی وہ گویہ شاق نہیں ہے | پر ہمتاری خوشی ہی کہہ رہا |
| سہی ہیوت اوسکی بقرہ | پھر تو کی اوس کی تیرہ | اوسکو پہنا کر کپڑے مرد نے | کوئی دیکھ اگر نہ بھائی |
| سجھیں اپنا اوس طرح بلا | پہنا مردانہ خود بھی اک چوڑا | ہو کے گھوڑو نہ وہ ہوا کیا | جاسکے صحرا میں کھلیں بھار |
| جن کا کام ہوا تھا غم | ویریا آسمان سے تازہ غم | دن نہیں جب کیسے آؤں | نی آت اوسے دکھاؤں |
| وخل کیا ہے وہ بچہ جسکے | نہ بچے اکدم مصیبت سے | چھوٹے سونا تو خاک ہو جا | زیست چاہے ہاک ہو جا |
| جن میں پر کھڑا ہوں مین ہو | جادو راہ مار رہن ہو | بلکہ برگشتہ اوسکی منت تھی | جھیلنا اور بھی مصیبت تھی |
| آند ہی اک زنجیر سوتلی | خون کی ریکی چار سو چھائی | بلکہ آند ہی نہ تھی قیامت تھی | دشمن جان عین رات تھی |
| چلی اس زور سے ہوا ناگاہ | اور گئے کو ہمار صورت کاہ | اور تھی جاتی تھی مثل گدین | رہی باقی نہ حار مین |
| رہو قائم نہ اسے پام نہات | اور مین اوچا سے دوزخ تھی | تھی جو وہ نہرہ نام سنہر | پشت مرکب و جگر تھی |
| قدرت تھی سو تھا جو کمال کا | گری جا کر وہاں مہر سیا | حسن آرا کا لپیہ کیا احوال | تھا جو گردش میں نہ تھا |
| معہ کر گیا دیکھی ہو وہ بھی بیا | جا کر اک دشت پر فطرت گری | ہو گئی شب تو دل میں گہری | پشت سحر گھوڑا کی اور تھی |
| چڑھ گئی اک تجربہ وہ اور | عجیب مین تھی اوسکی حال | ہوے کیونکر ہلا نہ ہرہ پ | جیسے دیکھا نہو کہی بخواب |
| شب نار کیا وروہ پناٹا | وہ کھڑکنا ہوا سے پتوں کا | دلوں ہلاتی تھی ہوا کو | ڈنارہی تھی ستم صدا تھی |
| کہیں شیر زان کا رستہ تھی | بچیں قیل دمان بھی رستہ | شعلہ زن تھی کسی جگہ زور | ہل رہے تھے ہوا کی لکھو |
| وہ چمک برق کی وہ بکاشو | رات تاریک مثل غلت گور | سمی جاتی تھے دیکھ کر حال | ہو گئی تھی اوسے وہ رات بل |
| گزر رہی اتنے میں صبح ناگاہ | دیکھا تازہ یہ صدمہ بجا ناگاہ | شیر نہ گھوڑے کو کیا میل | نرنا اور ا خفا میں دل |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|----------------------------|---------------------------|
| صورت بید تھر ترانے لگی | خوف سے جان لب پڑ لگی | الی دعا اوستے بقراری سے | عوض کی یون جنانا لگی |
| اس بلا سے مجھ پر یارب | سج کی شکل بھی دکھایا یہ | نہوئی مستجاب ہونے میں دیر | مثل روبا ہوا کا خود شہر |
| شب تیرہ بھی ہو گئی کانور | پو پھی ہو گیا سحر کا طور | خوش ہوئی دیکھ کر وہ سحر | یاس سے دیکھتی تھی سوی |
| دلین کہتی تھی کس طرف جان | اسنے ہدم کو کس سے بلوان | کوئی بھی جب وان نظر آیا | دل بہت اوجھڑا کر گیا |
| جا پڑی سوی دشت اچھ نظر | دیکھی گئی یہ اک پر ہی ہیکر | مثل برقی ہر طرف کو ال ہے | نہیں ثابت کہ یہ کو ال ہے |
| دیکھتی تھی اوستے چرسک | دیتی تھی پر صد اندر ہیکر | سیونچی جیوقت وہ قیر ہے | پڑی اوسکی ہکا بھی ہے |
| پھر تھی جو یہ مرد کی پوشاک | اوستے بچا نا کچ نہ اسکو خاک | دیکھا مرد جو ان شجر پر ہے | اوسکی غم لگ رہا ہے |
| جا کر مرد اسکو ہیکر ال | یہ نہ بھی غلام ہے میری | ہی فقط دیکھنی کا یہ سچول | ہوئی اس سے اور باجھول |
| جان لیگا میری یہ اولا | ہو گا کل دشمن آج ہو گیار | دیکھا اوسکو پھر نہ تالائی | پاس لکھ کر بی جا لائی |
| یون لگی کہنے اس دھنک | جلو گر کیون میں اپھی | کیسے تو کون سی بلا گئے | ایسے تو میں جو کس لائی |
| جس جگہ ہونہ بوسی عمرات | ہوٹان ہوتا ناز فیک ہات | یہ جو الی حسن اور یہ من | رنگ اوستے دشت پورٹان |
| حسن میں تم ہو یون کین | عقل میری یہاں پہ چیرا | کا رد ان کس طرف کو چھوٹا | کوہ غم کس طرح ہو لٹا ہے |
| دھنک نہ کہے کو کسکے نکلی ہو | پیش کیا آیا مادہ تم کو | سنے تقریر اوسکی جیدم | جیسے دلین یہ بولا عالم |
| جا کر مرد دھنک لولی ہے | ما تھ میں ابواسکے پوں ہے | رونا کچہ آیا کچہ منسی آلی | دلین آخر یہاں ٹھہری |
| ان تیرا نہ اس سے بظاہر ہو | رہے دھوکے میں یہ نہ ہاڑ | مرد کس طرح کہ دقت ہے | ما پھنٹ خوب دام میں ہے |
| آخر اس طرح اوس کی گفتار | ادھر آیا تھا میں جس کا شمار | ہوں اس دشت میں جو بھڑا | جو میں اس میں اخطار ہے |
| اس شجر میں چڑھ کر ٹھہرنا | گئی جیوقت اصد شب سحر | آیا گردش میں بخت کا تارا | سیر گھوڑ کو شیر نے مارا |
| کہا اوستے نہ آپ سچ کرین | اوس سے بہت حضور گزرا | میری خاما گر یہ کچھ ضرور | باغ ہے خاما کا تھوڑا |
| اکھنچن گلدی ہوئی سارنا | مثل جا رہی باری ت | وٹان آرام چلے فرما | ما تھ نہ دھوکے کو نکلا |
| ہولی دل مونی جی بگتار | میں نے اس سے اگر کیا انکار | نہیں معلوم کس طرف جاؤں | کیا معویات راہ میں آؤں |
| مرد ہوتا اگر تو کھٹکا تھا | یہ بھی عورت ہے دفن ہوا | دلین اپنے یہاں ٹھہر کر | چڑھ گئی یاوتر کے گبی پر |
| اوستے جیدم ہر اول پائی | باغ میں اپنے وہ ایوانی | اک جہاں سے تھا وہ زلال باغ | تھا افسانہ کا وہ سارا باغ |
| حسرت دیکھو پھر شجار | نئی صورت کی تھے گونجنا | توڑا جا ہے جو کوئی اوسکا | آپ آجاسے اوسکے پاس شجر |

| | | | |
|----------------------------|---------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| ایک کو ایسی ہزار دہائی | دو تہ پھر بگے بارہون ہید | فصل فی فصل بارہون ہید | برہون ہے ایک نگہ بشار |
| ایک جانب کو دھوپ لگی تھی | چاندنی ایک سمت چھبکی تھی | ایک جانب کو دھوپ لگی تھا | منہ نے رنگ ایک طرف کیا تھا |
| عورتیں بھی ہزاروں مبارہ | سب ہنسن ساز اور عیشاہ | کار کے وقت طاریاں بھر | کام کرتی تھی آدمی بن کر |
| دیکھا سالان یہ عجیب و غریب | دل سے کہنے لگی کہ غریب | واہ کیا بخت رنگ لایا ہے | سحر میں اب مجھ پر چھنسا ہے |
| کاش میں سے ہوں میں بانی | جانتی اگر نہ میدان آتی | بنکر واس سے سینے کی تفریق | نہیں معلوم دی یہ کیا ہے |
| چاہو سی اب اس کو یہاں | سجھ سے زور کسکا چاہتا ہے | یوں لگی کہ فریغ کی توہین | واہ کیا ابکی ہے عقل لغت |
| چشم بدور وہ کیسے بجاو | ہے خجل جس سے گلستہ خند | سکے تعریف وہ نہائی ہوئی | خیر عشق سے حلال ہوئی |
| لال بارہ دہی میں فرکار | باد غوری کی بزم کی لہار | ماہر سے اپنے بھر سکام ہمار | بولی یوں ناسے وہ غمخوار |
| پی او جام شراب میں مست | کہا لو تو ان کباب میں مست | تا مزا آئے کہ طبیعت میں | رہو خالی نہ ایسی صحبت میں |
| وہ دیکھ کا یہاں سے کیا | جام می کو کس طرح نہ پیا | کھاسے کہ لہو و دھیم پھر دیا | پگنی اوسکو خود وہ غمخوار |
| اوسکی آنکھوں میں جب ہو گیا | پھر تو سارا حجاب دور ہوا | کر کے باتیں کہ اس سے لفظ | ہوئی خواہان شراب صلیت کی |
| لگی کہنے کہ داخل نہ دار | ہوشت گفتم نہ کہ بہت اناہ | اوسے ہر چند اخلاط کیا | اوسے مطلق نہ رتا بل کیا |
| آتش زان سے بولی جھلکار | خوب پچھتاتی ہیں اسے لاکر | ظاہر تو جہاں اچھا ہے | لیکن اسکا بطور ٹھنڈا ہے |
| بولی اوتین سے ایک منہ | ہے غلط اککا گان جندہ | مبتلا و حجاب ہیں یہ ابھی | تا زہ همان جناب ہیں بگنی |
| جس گری ہوگی شرم ان کی | ہوگی امید دل حصول خرو | اوسکے دل کو یہ گیا باور | جندہ چپ ہو رہی وہ خرو |
| خواہش وصل میں ہوئی لنگ | اوس چھا جوئے بکا لنگ | منتظر تھی وہ بی حجابی کی | جانی کہک ہوں شرابی کی |
| اوسکو سچاں اک فریب دہی | خود بھی اوسے شراب دہی | اوسکے کھاتے ہی یہ ہوئی ہوش | ہوگی اوس سے پھر وہ ہم غوش |
| جیکہ اوس نے دیا کی بن آئی | لوٹ میں بگنی وہ ہرجانی | ہوئی حد سے زیادہ تباہ | یوں لگی کہ پھر وہ خانہ خراب |
| تکھو ہر ہے کہ ہن بٹو | تکھو محترم اب نہ تم کو | جب اوسے سنا کلام اوسکا | جھی نشہ میں نہ لقا آیا |
| نہیں دیکھ پکار کر تپتے | جانی میں شاکر تپتے | بولی میا ختم یہ ماہ تمام | نہ کر و مجھے بھر حق یہ کلام |
| اوسے نہ نیا سے پتہ دے | تم سلامت رہو پھر والی | تا قیامت ہر مہار سنگ | ایسی باگو کو اب لگا دو لگ |
| غمز و کونہ در و مندر و | بس میر سجان زبان بکرو | سنی اوسے خیل وکی لیر | تمہارا کر یہ بولی شہر |
| تکھو وہ کا نصیب باجوان | بی چہرہ می فرج اب کیا جان | تکھو کیسا بے لگ گمان ہوا | گل کا چھو کھلی یہ دیمان ہوا |

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------|-----------------------------|---------------------------|
| جانتی کرتی نہیں کہ عورت ہو | بھیس بدلی ہو میری صورت | کوی الفت میں منہ کی کیون | زندگی ہر نہ میں تین لالی |
| ڈھونڈ رہا اب برا تمہارے | فکرت تازہ ہوتی ہمارے لیے | جب سننے اوس شہر کیو | ڈرے سے اوسکا لڑ گیا اندھا |
| بیٹھی سیا خنہ یہ پھر اٹھ کر | کیا اوس سے بیان درجہ | بولی وہ ہنس کے تم نہ سچ کر | آج سے ہکو نہ ہمت بھر |
| عورتیں دوستی بھی کرتی ہیں | جان دیتی اور مر تی ہیں | اسیوں کہ عیب دیکھان نہیں | اب تو دنیا میں ہر درجہ کو |
| کہا اسنے کرو نہ ایسا کر | نہیں بھاتا نہیں یہ جھوٹ | بھٹ نہ جانی زمین خدا کو | ارے کہ مگر کیا پیسہ سے رو |
| امت لوط کا یہ شیوا تھا | او کو شیطاں لڑیکہ یا تھا | ایک لڑکھو یہ نہیں عادت | دوسرے ہو گناہ بی لذت |
| کچھ بھی تم کو خیال نہیں ہے | یوں کتابوں میں مل لکھا ہے | اک پیر سے بولایا دل شیطاں | حرم سے کرتا ہوا لیکھا لیا |
| سب گناہوں میں وہیں لگا | جس سے کہا ہے عین اللہ | اور نہ تو ہونیں بہت شہ | کہ نہیں بھٹتے جانیکی قصور |
| اک تو عورت سوچ کر ہی عورت | ٹھنڈی کرتی ہے آتش عورت | دوسرے مرد مرد و مرد | خواب میں ہی نکال دیتے ہیں |
| بلکہ سہ سے ہر جگہ بھی بھر | گئے معراج میں جو نہیں بھر | سیر ہر اک مقام کی کوئی | جسکے سی سیر کی نہیں کے |
| عورتیں کہ وہاں نظر آئیں | اپنی چوٹی کے بھل لگتی ہیں | منہ سے اوسکے زبان کھلی تھی | اس لذت سوجاں کھلی تھی |
| یوں فوٹے مذاک تھی تھے | اگ اوسکے بدن میں بھر رہے | پونجا حضرت تو جبکہ حال رکھا | اوسکے نہ توں نہیں پان کیا |
| اسیے ہیں یہ ایسی لڑکھیں | فل بد کر تی تھیں یہ نیاز | سہیں ایسے فعل لعینت | جس سے ہوا بعد مرگ اسیت |
| بچھا بھکو یہ میں منظور | بگانی ہوں میں کہ اسے سوز | لکھو گی تو وہ کمال لکھی | یاں اپنی ابھی گنوا دگی |
| اوسنے جس وقت پتی تقریر | دل میں مایوس ہو گئی تھی | مٹی جو وہ فعل خست ہوا | نہوئی دوستی کی دوزاں |
| ہوئی مٹی جب کین کی شہ | اوسکو جانی بھی کہ کبر ہیں | مٹی یہ دہشت نہ کوئی کیجا | جز تاسف نہ اور با تھا |

مرشدہ پشکنا مہ لقا کا دریا اور پچا نامور شاہ بادشاہ کا اور رازنا ساحر اڑو کا اور دھرم شاہ سے لکھنا تو

| | | | |
|----------------------------|-------------------------|----------------------------|------------------------------|
| ساتیا اتیو نکساری کر | کچھ ادا جسے حق یاری کر | اس تلام سے دل کو جڑ ہو | قید غم کی اجز دت ہو |
| کر تو اب ایسی رہی رہی | مٹی آشفہ خاطر دل سے | خضر ہو وادی ہدایت کا | منظر ہوں تیری عنایت کا |
| کتنی ہے یوں کہ لقا نظر | بہتا سیر تاتھا ایک تنہا | نور چل سکتا تھا نہ پانی سے | یاں مٹی اوسکو زندگانی |
| ہر گڑھی اوسکی غیر حالت تھی | تازہ آنکھ نہی حبیب تھی | آب و دانہ نہ کچھ شہ تھا | حال فاتور سے اوسکا ہر |
| نان آبی کر تھا ایک گروہ | یہ خداست موج جام جاب | بعد کچھ نہ کے وہ غرق بلا | بیکے پھر اک جزیرہ میں پہنچا |
| ضعت سر کر یہ حال تھا | بیٹھا آخر نفل کے ساحل | دبیدم غش سال و سکر آتا تھا | دل بھی ہر لحظہ ڈوبا جاتا تھا |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|----------------------------|------------------------------|
| ایک سلطان مع فقی و بار | آیا اوس صحت کو بعد مہم کا | لوگ اوسے کہتے تھے منو شاہ | رحم دل تھا بہت ہمایا |
| بیر سعد اوس کا جو آیا | اوسکے پاس اوسکو کھینچ لایا | اوسے دیکھا جو اوسکا ماٹا | انکلی بی ساختہ دہر کا آہ |
| رحم جو اسکی حال پر آیا | دل سے اپنہ وہ یوں بہا لایا | گو فقیر انا اوسکی صورت ہی | برجیاں جہر سے نرا کٹے |
| شک اوس شاہ از شک کیا | اک جو اداس پر سو اکیسا | وال سے اپنہ مکان میں لایا | بیت الفت دیوان بھی پڑا |
| بیکہ قانون سے غیر حالت تھی | بات کر نیکی بھی نہ طاقت تھی | تھا جو کھانا لاندیکہ لایا | برن کا بانی خوب بلوایا |
| اکی حیوت اوسکی جانیں مان | اپنی روداد کردی اوس پر | اوسے جسم سماج کا مال | دین لگا کئے وہ بخون مال |
| ہو بہ بندہ بھی مبتلا ہے | اس حزمین پر بھی ہر جفا کا | نہم تو ہر رواد و رولس ہو | حال میر بھی گوش دل سنو |
| عہد پیری کی ایک خبر ہے | مبتلا غم میں وہ گل تر ہے | بد ریا تو تمام اوس کا ہے | غم سے لیکن ہلا آں سا ہے |
| ایک ساحر شبک لڑ ہے | جان و دین سے فدا وہ آہ ہے | چاہتا ہے یہ بات وہ بدو | کہ میری ساختہ عقد کا کا ہو |
| بات یہ کس طرح کروں منظور | کر میں ارشاد شعفی سے حضور | میں سلطان ہوں وہ کا تو | اوس پہ طرہ یہ ہر کہ سا جو ہے |
| گر میں کہتا ہوں تو مسلمان | تو بتایا اکی یہ سامان ہو | بات میری نہیں نہ مٹا ہے | فیض میں آگے سر کو نہ مٹا ہے |
| میں خنوت سے ہر ویسا | کہتا ہر بین کرد گالات بہت | بیکے اردو محل میں آتا ہے | پہنچن وہ زبان پہ لانا ہے |
| گر نہ کھلی گی کوئی دل کی | شہر سارا کر لگا خاک سیاہ | بس گڑھی کہ کچا وہ سارا | کہا اسے کہ نہ اسکا لالی |
| میںے مارے ہیں سیکڑ و سار | کیا حقیقت وہ رکھتا ہو کافر | کل جو اکی محل میں وہ بدو | اوس کہتے تھے گا فانی بات |
| جو منگینے بد ریا تو کا | آیا ہے یہاں وہ کراں | وید کہنا ہے سخن ہون | کون کہتا ہے عقد کو کھینچ |
| ہاں جو غالب ہر جہہ ہو جا | شوق سے اوسکو عقد میں لگا | گفتگو اسطر علی سکھ لگا | سور یا خواجگاہ میں جا کر |
| میں کو آیا جبے ہر کردار | شاہ نے اوس کی جی گتار | تھما مار کر مہنا وہ شدید | خشکین ہوئے کہہ پر یہ کی تویر |
| دیکھ لو لگا اوسے میں کل اگر | دینا اوسکو جواب یہ جا کر | کوئی حیلہ نہ محل کرنا | آج وہ کرے جو ہو کل کرنا |
| کر چکا جب اسطر حکم | ہوا راہی وہاں پر پیام | بادشاہ لقا کے پاؤں پا | اوس کا حال سارا دہر پا |
| کہا اسنے کہ میں سمجھ لوں گا | اب جواب اوسکو تیغ سو دگا | بیکے یہ بات وہ محل میں گیا | ملکہ سے یہ حال سارا کہا |
| اوسکی دفتر نے جینا چال | یوں لگی کہنے وہ قمر نال | اگر اجازت یہ فاد مر پائے | اپنے محسن کو جا کر دیکھ پائے |
| اس لڑائی میں خون جاکھ | وہ تو سا حیرت یہ آہ لگا | کہا اوسنے کہ خیر بہت ہے | گرا رادایہ میرا خوش ہے |
| جب اجازت ملی تو چوسوں | آئی وہ رشک آہ اسکی پال | اس قمر پر پڑی جو اسکی نگاہ | ہو گئی دوستی کی رسم و راہ |

| | | | |
|---------------------------|----------------------------|----------------------------|----------------------------|
| بہوش جسم وہ حور پہلو میں | نر بادل پھر اس کا قابو میں | شوق سے خوب باتوں کی پیمائش | وسوسہ دل میں بکارتوں کے |
| بولی یوں اس سوزہ زبان | کیا کروں عرض اگل غدا | رحم دل تشا کوئی آنہ میں | میر کر نیکی حبیلے میں |
| میں یہ کہتے کہ سوائی ہوں | دل تو پھر ہوتی ہوں میں گلو | جنگ کہتے تو ہم جو ساحل سے | جان کہتے ہو میری خاطر |
| تو پھر یاد رکھو ای گل تر | ہو گئی انجیاب اگر اوپر | نہ اوٹھا تو گلی سڑا طاعت | کہی ہوڑو گلی تیرے درخت |
| اور جو دشمن پہنچو تمہارے | تو جو پہنچو میرے دوسم خاک | ساتھ ہی جان اپنی بڑی | رخ موزی کہی دیکھو گلی |
| ہوتی خست عرض کہ گلو | ہو گیا جگر کی سحر کا طور | ٹھہرا یہ غارت باغ میں جگر | آیا اپن سنا حسارت |
| شکل انسان جب اوٹھ گیا | بات سخت کی پھر تو کیا کیا | صورت اپنی بناؤ تھا غلو | کہتا تھا اس طرح پکار پکار |
| آتے میرا رعب کس جگہ | سنا چھا کر کہاں دھجھا | بچکے زندہ نہ بان میں گلو | خون میں آج وہ نہاں گلو |
| گناہی کھیل جسے ژباہ | ملک الموت سے جگہ ناخ | ان جو کردوں ہلاک جو | خود بخود چلے خاک ہو جا |
| شکے خود دیا یہ اوٹھو جا | آؤ ہر سیرہ اس قدر مینا | ڈنگ کی کیوں توانی کیا | جان کہوں غنت اپنی دینا |
| دیکھو اسے میں بکارتوں | ابھی مجھے نہیں ہے تو بار | شمس جادو کو سننے مارے | تھی سے اس کا عارت تارا |
| کی ہر دوہن کی فوج میں | رکعتی تھی سب ساحر و گلو | اوٹھیں کیا ایک ساحر لیتا | جو جھڑائی کا کرتا تھا دیتا |
| باغ اس سحر اٹھا تو تیرے | ورنہ تیرا کلا سچے خبر سے | زندہ جھکے بھی میں جھوٹا | تسہ نہ رنگ سے نہ سحر سے |
| دیر سے نظر میں تیرا ہوں | تیرے لئے سے پہلے آہوں | کرتے حریہ جو تیرا ہی چاہے | تا نہ اسان دکن سے جہاں |
| چاہتا تھا جی تو وہ بدبو | مارا اک گز تالان کراسکو | موت ہوتی اگر نہ اسکو پاس | قتل و سزا کیا تہا سو پاس |
| دیکھو غامی پہر و شمش کاوا | شکے کہتے لگا کہ شمش ہمار | اسی ہی ایسا ہاتھ اڑو مارا | کھل گیا او میں لیں کا بھڑا |
| پہلو اسکا تھا وہ شعلہ باب | ایک ہی ہاتھ میں ہوتی لہا | لگے سلطان و خوب بیار | ہاتھ سے سلے ز زنا کیا |
| فخر شاہی میں چھپا سولا | ہر دم عیش و طرب میں بھلا | ناچ گانے میں نہ دھام | ناکھو لے جب کیا آرام |
| کیا نہ نے وزیر کو بیا | نہیں لگے کا سطر کھا جان | اسو احسان بڑا کیا مہیہ | اسمیں مری ہی ہو رانی گر |
| اپنی دختر کسانہ عقلمند | ملک دولت تمام اسکو دے | گنا اوٹھو یہ بات بہتر ہے | رای اسب بند ہو درت |
| اوس سکر تانوں میں جا | دیکھو کہ تہا ہو کیا وہ شک | عرض یہ کہ کہ اسکے پاس یا | ذکر اس بات کا جو دلا با |
| لہا اس پر مجھے نہیں منظور | سب اسکا میں کرتا ہوں کو | کے یہ اپنا سارا حال کیا | اور یہ کہ لہا لک |
| نہا معشوق ایسا چنٹا | اوسکی فرقت نہ دیکھو | نہیں تھلاؤ دھچکو نہ بجا | باد ناؤ نکا یہی تھیلہ |

| | | | |
|-----------------------------|------------------------------|---------------------------|-----------------------------|
| اوسو بھی دلیں خیال کیا | شاہ سو جا کے غرض حال کیا | سینکے خاموش ہو گیا وہ پیر | اسو بیباک سطرے کی تقریر |
| مہوی چپ وہ بھی موت لہو | اپنی زور سے کدی سبیر | مہوی کی مایوس محل میں گیا | کچھ بھی اوس کا جواب |
| ہو جو بھر جواب اسکا دل | اور سکو جو آفتگو میں کردل | بولی اگر ازل دیکھ اسکل | اوسکی دختر کی چپ سلیہاں |
| کی یہ تقریر جب کہ وہ آما | آخر اوس گل کو اوسو بلوایا | اور سیکے بلو کی اجازت سی | سنی تقریر پر بھیہ دختر کی |
| گوش سے سنو یہ میری بات | نہ اگر ہو خلاف مرضی بات | تسے امید ہو گئی فرسودہ | مہوی اس گفتگو میں خوش ہو |
| نہ کو تم خیال یہ اسے ماہ | خند کرتی ہوں اسکا میں تار | سبھی میں کچھ بھی نہ ہوتے | کیون نہیں عقد مجھ سے کر لیا |
| دلیسے کرتی ہوں کما میں نظر | مجھے اعلان رکھنا کچھ ضرور کا | نہ سے جینک وہ جو خصال | اگر اسی بات کا ہے تلو خیال |
| زیست کو وہ لگی میں بسرا پاہ | ایک گز میں میں ہر کر دانت | عقد سے غم میں مبتلا ہوگی | دوسری وہ اگر خوف ہوگی |
| اسیے ہو قبول سب جنت | مجھ کو تسے جو ہو دل افنت | نفس ہر وہ سراوٹھا گے | رشتک ہر گز نہ چھو آئے کا |
| رکھی اوس حور سے گرد و | کر لیا عقد پر مجبور سب | کو بہت اپنی دلیں تنگ ہوا | سینکے تقریر اوسکی رنگ ہوا |

بلانا مال کو مطلقا کا اور اوس سے دریافت کر کے ڈھونڈنا حسن آرا کا اور ملاقات

| | | | |
|------------------------------|--|----------------------------|------------------------------|
| ساقیا آج دن ہو عشرت کا | ہو خافیز را دی سے اوپر ملنا حسن آرا کا | بدلی ٹیوٹ کو تو پلا کر لال | دل سے تنہا بند دل غرضت کا |
| مہو چو ہر قریب نہ ہوا | بہتر سے سب اور ستا ملتین | پر ہوا شادمان نہ اسکا دل | دختر کے بول سکاتے ہیں |
| گو کہ تھ آئے اک مہ کامل | میں ہر تہا تہا روز شاد دلا | ایک دم چین تھانہ فرقت میں | دلیں آتی تھیں سیکوٹوں ہواں |
| غرق ایسا تہا سحر الفت میں | حشر کے دل بلا کی دلیں میں | جانیکی کس طرف کو وہ مضطر | ہجر دلدار میں بھیہ باتیں میں |
| زندہ دیرا سنی کھلے ہو گے اگر | خاک جنگل کی جانتی ہوگی | کسے زندہ نکلتے دیکھا تھا | ہو کہ زندہ نہ جانتی ہوگی |
| کبھی اس طرح دل سے کتنا تھا | روز چلتا ہے کس کا پانی سے | پھر دن ظموش گاہ بہتا تھا | گئی ہو گے جان فانی سے |
| جان دیدن کبھی بھیہ کتنا تھا | رنگا چھ دیکھ کر سوز شاہ | وہ تبا دیکھا اوسکا سلا حال | اوس سے کہنے لگا کاسے زجاہ |
| ملک میں میرا ایک ہے سال | حکم خالی میں گیا اوس کل | دیر اس امر میں نہ نہر ماؤ | بارہا امتحان ہوا اوس کا |
| کھا اسو کہ اوسکو بلو او | ہوا حاضر غرض وی زوال | کہیہ اوسنی جو کہ ہوا مختا | اوس کا ظاہر کیا اس کے حال |
| عاقبتی با کمال ایسا تھا | کما پھیلے گا ابن وزیر | مبتلا بلایا پر اب بھی سہ | باتہ آئیگی یہیہ وہ مہ تنویر |
| زندہ دیرا سے تو وہ کھلی ہے | قید میں ساہو کہو وہ خود | کچھ ترو نہ دلیں دلیں تاپ | غم دہری سے بہت رکھو |
| سنت موزیک یا نہ جانے کب | سینکے سن تلو ہو مضطر | | ہو گیا خواب و خور حرام آہ |

| | | | |
|-----------------------------|-----------------------------|----------------------------|------------------------------|
| اوسے جانب گیا بحال تباہ | ہو گیا بادشاہ بھی ہمسرا | جو کہ مونس فریر زادہ تھا | وہ بھی دریا سوزندہ جب کلا |
| پھر تاتھا جگلو میں لیل نہا | یہ دعا مانگتا تھا وہ ہر بار | شانہ زادہ بچا ہوا آفتنا سے | دیکھو نہ وہ میں تیری رحمت سے |
| حسرتی زبانی زندہ نکلی ہو | دینا یا رہنا و سکا غم محو | کاہ کرتا تھا اس طرح گفتار | ملتی ہوں میں تجھ سے اے غمنا |
| راہ میں جگلو وہ قمر بھاسے | شاد ہو جاؤں وہ دگر بھاسے | دگر گیا ہو خدا کی رحمت کا | ہو سکے کیا بیان قدرت کا |
| کستہ جلد و سکوت دیکھا | نام ادا سے باہر دیکھا | یہ تو مضطر و دگر آتا تھا | شانہ زادہ اس دگر جاتا تھا |
| پڑ گئی اوس پر اس کی نظر | ہو گیا دور سے دور دگر | نہایت ہو گیا بیتاب | اپنی آفا کی تباہی اس پر کا |
| دیکھا بہم و سوزی وہ ابن ذیر | کو داکڑ سے وہ بھی تیر | سوالفت فی الیسا مارا جوش | ہوئی دل کو لکڑہ ہم آغوش |
| چھٹی تھی چاشنی جفاقت کی | دو لونجہ وہ بیان حبیب کی | ایک دن او بگدہ قیام کیا | دیسے اوس گل فی یونان کیا |
| راہ میں یہ سکون ہو گیا تھا | ہو بہن جلد اب سے محبوب | اب دلا اضطراب سے بکا | بھر غم سے ہوا یہ میرا پار |
| کڑے و تھینے خود دن خوش سے | آواہام عیش و عشرت کے | دیسے شب بہر تو سیدہ سازا | صبح ہوئی ہی وہ روانہ ہوا |
| ہوا اک دشت پر فضا گیند | کئی ستارہ خیمے اور سجاہر | رکھتا تھا دشت نور کا عالم | مثل انجم تھے قطرہ شبنم |
| صبح کا وقت اور وہ عالم نو | زمرہ سنج ہر شجر پر طیور | خس و خاشاک سے مینا | آئینہ کی طرح چمکتا تھا |
| لعل تھا سبزہ کو سون تک | پڑے بھی تھی درد وادب ملک | آہ فراش بنکے باد بہار | کرتے تھے دور وقت خوش گزار |
| کیونچ دسویں تھی جلوہ گری | تھی خراگان کہیں یہ کیک | تقدار ان چکورا ک جانب | تھا پیو کا شور اک جانب |
| کسی چار چوہم بلبل تھا | اور کہیں شور خندہ گل تھا | گل خود رو پڑے در جہن تھا | سارا حور و دہشتا گلشن تھا |
| ہو گیا محوہ نظار | سیر کو اطراف گیا تھا | ایک گلشن اسے نظر آیا | رشتک باغ ارم اسے پایا |
| بیکل آغوش و سکا دروا | دیدہ انتظار گویا تھا | دیسے بولا آخر آ کر تو ہو | سیر اس غلی بھی کر سکے طو |
| رکھا جھوٹ اس آئینہ میں | ہو گیا دور دسویں رخ و اطم | اپنی گل کی جو پائی دان بنو | دیکھا ہر سو اس کی جو ہر شو |
| رنگ خیار تھا گل میں | رنگ جانان کا غور شل میں | سیکڑوں تھو طلسم کے شعل | نئی سوئی اوسین برگ و با |
| شعبہ دھڑکیں تھے عیان | دیکھ کر جسکو عقل ہو حیران | مالین بھی نہ رولن ہر بار | ایک سی ایک اوسین حیار |
| اوسنی کوئل تھی اشیان | سب سے سر پر سوار شوق کا جن | ہتین کر کے سب غضب طار | ایک اونکو کو شامین ہزار |
| سر نہ آنکھو یمن اب سرخی پا | کچھ چاند بدہ اور کچھ نادان | کرتیاں وہ پشی ہو پشیز | گوشت ہر رنگ کی خفہ نہ پشیر |
| یہ سب بڑا ہوتا تھا گستا | مشتی تھیں وہ دیکھ لگتا | نوجوانی کی تھی دلونین | فرود تھیں ہر قسم تار و کاٹ |

| | | | |
|---------------------------------|-----------------------------|----------------------------|-----------------------------|
| چو میوه نازین لبش بر لب تو شکست | قالبی دیو تو تاراک کا نکند | دست و پامین طے ہو نندی | رنگ پر او سکے تھی غضب تھی |
| و ام گیسو میں لکسی کا اسیر | تاو کی عشق سے کوئی بچیر | سرکین چشم پر کوئی تھی تیار | شقیقت گل پر کوئی ہمیشہ تیار |
| کوئی آواز صورت نشا | کوئی برہم مائل بیدار | جان آراش چمن پر لڑی | صاف کرتی تینوں روشنی |
| سیر کرتا تھا جسے گل خدا | صاحب باغ اسین فی دہان | اتفا کا میہ سحرہ تھی وہی | قید میں جسکے حسن آرا تھی |
| نظر آیا جو چہرہ سے طلعت | ہنسکے گئے لگا وہ بد خلعت | ہو کہ یہ صاف صاف بتا دو | مرد ہو اصل میں کہ عورت ہو |
| کھا اسنی تجھے ہو کیا ہے | ہوش میں اپنی ہی کہ سودا ہے | شیر چشم سے بتا جلد ہی | کیا ہی مطلب تیرا بتا جلد ہی |
| ہیں ہری رنگین سن کر ہے | خشب تیرہ نہیں ہو یردن ہے | بولی پر وہ کہ میں ہوں ناقص | نہیں کرتی یہ بے سبب پر |
| کل کی سی بات ترکا دھانی | کیا بتاؤں بوند کی کہانی | سنکے حیرات اسنی سی آئی | اسکے ہاتھ ایک دل لگی آئی |
| بولی کر چکو اسین ہو کا ہے | آزمائے ابھی گیا کیا ہے | تجسس و من ہوتی میں بچ | تیری قسمت کی پر میں ہے |
| یہ بتا دی کہ مر خاکیا ہے | نہیں میری بوند میں آتا ہے | بولی بارہ دین یا نیسے چلو | الیں کی کسی دکھاؤں میں نکلو |
| مثل بابل ہو شقیقت اسیر | نہ گوارا اسراق ہو دم ہیر | سنی حیوت او سنی گرفتار | دل میں کہیے لگا میہ گل رضا |
| نہ کہیں ہو دوسے سا جو یہی | حسن آرا ہے قید میں جسکی | جو کہ رمال کے کیا نہایا | پایا جاتا ہوا دکھا صاف شان |
| دل میں یہ سوچو ہو مضطر | یوں لگا کئے اس کے گہر کر | چلو جلدی نہ زب بیاں تھمر | دور جانا ہے اسگری ہو |
| اپنی کوئی مین اس لانی | خوش تھی دل میں بہت وہ بچا | ہیں جو اسکی معذرتیں | دیکھتے ہی یہ بستی کی گرفتار |
| ظاہر اسے جو ان اچا ہے | خوب صاحب پرا و مارا ہے | پرا بھی دھندلے سے ہو کر | نہ کیا ہو کہیں نگہ سے فقور |
| استحان کی عیا میں گلو | کہیں اپنا نو سلیع ہو | بولی وہ ہر طر سے دیکھا ہے | ای لو آگے اب انیسبا ہے |
| پھر مخاطب ہوئی ادھر کو وہ | لگی دم میں اس کو وہ | بولیہ گل کہ ای پری پیکر | ہو رہا ہے ہمارا دل مضطر |
| جسکا مشتاق کر کے لائیں تین | رو برو میری ادس کو لا دین | کھا اسنی کہ لیجئے صاحب | پر یہ اقتدار کیجئے صاحب |
| دیکھا اس کو میں یہ پسندو گا | باؤں پسے گا ہی تو نہ لو گا | نہیں کہنی میہ ای قمر خاں | نہ کہیں آپ دس بوس کنا |
| باری ہاں سو وصل جان | ایک کی سمت کو نہ مائل ہو | کھا اسنی مجھ سے نہ منظر | نہ کو لگا کہی میں اپنا قصو |
| بات یہ سکے دل میں ہو گئی | اور انجام کار بھول گئی | منہ کی مانگی مراد جو پانی | حسن کو جا کے سے آئی |
| دیکھا اس کو شاد ہوئی | گو خوشی حد سے بھی زیاد ہوئی | دور انیش تھی وہاں میں | ہوئی اس کے دکھا ہو گلوں |
| کی یاد سے ہر سو تیرا ہر | الامان کہ قدر ہے تو ہی تیرا | سانے غیر مرد کے لائی | بات تیری نہ چکو میہ بہائی |

| | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|----------------------------|--------------------------------|
| کیونکے تیری ہو دیکھو تو جو بن | ہنیں بہتری اتنی ہر دہری | سرد کرتی تیری میری گری | بولی اس طرح ادس وہ ہن |
| پو اسپر دتار کر یا فی ہ | اس سے بہتر ہنیں رہا سہن | لطف ادھو کا دل لگا زین | اچھری ہی میری کوسیف ثانی |
| حسن میں سب کو کجا اچھا ہے | ہوئی وہ نور تم میرے ادس گھو | جو طلب کار ایسی بات کا چو | اس میں کیا عیب تھی دیکھا ہے |
| ہنیں انکی پسند کوئی بات | چپ ہوئی جب یہ بات وہ لکھ | مرا تھا دلین ہو گیا مضطر | کیجیے گا کہی نہ ایسی بات |
| دلے اپنی یہ باتیں کرنے لگا | کوشی ہو گئی خطا مجھے | میرا دل ہوا خفا مجھے | بار بار وہ سرد ہونے لگا |
| لیکن فی نہ عقل میں کچھ بات | دل تھا سینے میں نیسا جا بو | میں کرتی نہ تھی کسی چسپا | اسی اوہوں میں گزری تھی |
| سو ہی جبکہ سحر ہر لذت | حسن آرائے وقت یہ پا کر | اپنی محبوب کس خسیرین جا کر | کئی آنکھوں میں دسکی ساری |
| سوچے خوب ادھوا جلدی | ادس پر رو کا جب سنا کر | ادھوا گھر کے تھکے تھکے نام | شاد ادھوا کھانا کھنے لگی |
| مجھے آرزو کیلئے تم ہو | ہوئی وہ کچھ ہنیں خفا ہوں | کیا کہوں سور دہلا ہوا ہوں | کھا ادھوا میری جلد تہلا دو |
| دلین صلا کہہ خیال کرو | مصلحت تھی تھکا جھٹھ صفا | ایسے تھے کی نہ کوئی بات | تم نہ اس بات کا حال کرو |
| تازہ دار دہلا اور نا واقف | کیا کہوں تھے سکی کیفیت | ساحر ہو غضب کی میری دور | حال ہی اس کے تم ہو کیا اور |
| دشمن جان ابھی یہ ہو جاتی | اس طرح نکالو کوئی راہ | اس فسون کے ہو نہ جاتا جا | کیہ ظالم لگا کہ پانی |
| یہی اپنی لپٹ پر جا کر | ہوئی تھی جبکہ درون میں گستا | ساحر کی نہ اس تھی بہتار | حال سارا وہ اسکو بتا کر |
| ساحر ہی کھا وہ سارا حال | سینکے میرے باجرا وہ آگ ہوئی | دشمن جان غبی راگ چوئی | ادھو دیکھا مناسب لگا حال |
| بولی اس طرح ادس ہن لگا کر | اپنی چاہتی کو بلا میں آپ | حال پنا دلا دیکھا میں آپ | پاس خود لقا کر وہ اگر |
| وہ چکھا دن کی اب ہر تھک | رہی تھکا حشر ذالعالی پر | گور میں بھی رہے نکال پ | سامنے اسکو دن نہ تھک |
| نہا عہد کا ہی اصل ہوش | حاکم میں ادھو کوئی ہوئی | آنکھ میں حلاقی ہوں | ادھو کی الفت فی ایسا کہو یا ہو |
| ہو فن سحر میں مجھے وہ کمال | بچو تو جو باندی بیٹھا ہے | اسے دت سے میرا قبضہ ہے | تو نہیں جانتا میرا حال |
| مجھے نکھاسے اڑ دیا ہنر | لکے میرے چاہا اسپر کرے | خون تھی سے دست ظلم ہر | کہوں اپنی زبان سے میں اگر |
| گری ہر کر زمین پر عید را | ہوئی جس وقت وہ سر ہلا | نہا ادھو کے باغین کچھ خاک | بڑے اسے وہ بچہ مارا |
| اشک آنکھوں میں اپنی ہلائی | بولا میرے کہوں ہونم مضطر | بائے نزدیک سے مرا لکھ | وہ پریر میرے دل میں گہرائی |
| ابھی ہر کہ بیان میں آتا ہوں | کھا ادھو کی چائے حب | بلد تر پہر کے آئے صاحب | جاکے واسے سوار سی تاروں |
| لیگیا ادھو کو ادھو کی آوا | ہوئی غم میں جیبا سردا | ہو گیا شاد شاد ادھو کا دل | جا کی لکھ سی ایسا میرے کھپا |

| | | | |
|-------------------------------|---------------------------|---------------------------|----------------------------|
| سپر لودن بس ہی دیر وایا | جہک کر تسلیم وہ بجالایا | آیا جس وقت دلان منو شاہ | یون لگی پونچھو وہ غیر شاہ |
| لون ہن آجی بے سنا | حال کہہ لے تیکے رشتہ | اوس پریر کی سنگی تقریر | یون لگا کنہ شاہ مالگیر |
| مہ نقار آج آب کا شور | اوس کا خادم ہوین ہی در | بدر بانو جو میری بیٹی ہے | وہ ہی اس شک گل کی لکڑی |
| بیچ کی اس جیسے تقریر | اس طرح مہ نقار کی تقریر | نہیں جو ہی میں اس کی | تم ہو ذی فہم مجھ کو بجا د |
| سکے آج بھی لکین نہ لکین | جب بہت اورتی تو تھیر | کدیا اس نے عقد کا احوال | آتش رشک سوزہ ہوئی ل |
| بعد مہر ہر کچھ کی گفتا | میں لازم تھا ای تقریر | کیون جی شہنشاہی ہوئی تہا | یہی راغب میری طرف دل |
| اب میں دینی ہوئی دین | ہو جو منظور اور کر گذر | رہی کیون دلیں گے زرد باقی | اس میں جابی گفت گویا |
| تسے میرا کلام ہی بجا ہے | اس جوانی میں میں ہی ہوا | لیچا اپنے دل کے پاس | سمن ادا مہ نقار کا پاس |
| ہم ہی کیسے تو کیسی رشتہ | کیسی سیرت ہو کیسی گفت ہے | دیکھا جو مثل لاف اویں ہم | نہ دیا اوس کو کچھ جواب دہم |
| دوسرے دن غصہ کم پایا | اوس کو یہ اوسن پاروں لایا | در شاہی پہ پونچھو جہا کر | لبائی ہاتھوں ہاتھ سبک کر |
| دور بالو کو جب ہوئی خبر | بہت اوس وقت وہ ہوئی مضطرب | اور تو کچھ نہ بن پری تیر | آئی یون رو برودہ تر تیر |
| باندھے مجرم کی طرح اپنی تہ | سرخ کای ہوئی حجاب کر تہ | بولی اوس سو کاوی بہت خوشو | اپنی مجرم کی تم خط بخشو |
| عقد اسنے کیا بے مجبوری | بچا آج تک تو ہی دوری | میری خواہش سوزہ ہوئی عقد | اسنوں دل نہیں کیا عقد |
| جب سچو تیرے پاس کلام | کا پنا تون خدا سے باندھام | گو چہا دین سنگی رشک نا | آدمیت سے پر ہوئی ناچا |
| کو لا خود اور نکو اسکے ہاتھوں | ہو گیا دل سوزہ در سچ تھا | خوب اوس کو گوسو لپٹا یا | مار سوسو سکر اس کے فٹا یا |
| کیون گندگار مجھ کو کر دہو | میں سچ نہیں جو دے ہو | بجھ دل ہو میرا تم سوسو | جرم کیسے خطا ہو سکی |
| تیرے سر اسر خلاف کتنی ہو | کیون نہیں صاف تھا کتنی ہو | کر رہی ہو صفائی دگر کوئی | رہو کوئی بات جگڑے کی |
| کوئی کتنا ہے تمہ سدا کر دہ | شوشتے اپنی جان تشار کر دہ | دیر تک یہ ہنسی ہی اوسم | لگے رہنے یہ سب خوش دہم |

عاشق ہونا منوسن میرزا دہمہ نقا کا زہرہ وزیر اوی بدر بانو
 پراور آگاہ ہونا مہ نقا کا وزیر زادے کے عشق سے

| | | | |
|-----------------------|----------------------|------------------------|-------------------------|
| ساقیاد و غراب عشق مجھ | آجکا ہر خطاب عشق مجھ | عشق بازی کا ایسا لپکاٹ | خالی زہر سے دل او بھٹاٹ |
|-----------------------|----------------------|------------------------|-------------------------|

| | | | |
|----------------------------|-----------------------------|----------------------------|------------------------------|
| بہیچری دخت زر کار لکھا | تا کہین سلی سہی پین پیچوار | نامہ خشک کہین ہون میں | عاشق روی چہ بین ہون میں |
| چاہتا ہوں بس برون اوقات | سہم غفل دخت زر زری درت | کہدی سطر سچ پشیری جلدی | اب کمالا چاہتا عشق کا مار |
| بر بانی کی تھی جو دخت دیر | سوروش شک گل قمر نویر | اوس پرید کا نام زہرہ تھا | حسن کا اوس کی ایک شہر تھا |
| آیا سونس کہین جو وقت بھر | پر گئی اوس میں پراوس کی نظر | سو کا وہی تھی وہ پری صورت | قابل دید اوس کی تھی صورت |
| آنکھیں کچھ کچھ سارا لودہ | بادہ حسن سے بین آنسو | لب پراوس کی جو شک سے تھی | وہ بھی اوس وقت تھر کرتی تھی |
| سرخ روشن پر بال بکھر گئے | اب کے یا قمر پر کے تھے | دیکھا مجھ تک اوس کی کارنگ | دفنہ اوس کے دل کا دلارنگ |
| تیرا لفت جگر کے پار ہوا | بلخ عشرت نگ میں خار ہوا | خوف سلطان جو سد باب ہوا | آتش غم سے دل کی باب ہوا |
| ضبط آہ و فغان کو کرے لگا | مرض عشق سے وہ مرے لگا | کہا افسوس روز نما تھا | شیخ سان منو غم سے جلتا تھا |
| حال سکا کمالا جو زہرہ پر | اوس کی خور زینہ باندی کمر | روز رنج اداسے وہ قاتل | دل عاشق کو کرتی تھی لہلہ |
| سید سی تو نہ تیرے تھی تھی | نیشتر دلیں چہو تھی تھی | آخراک روز تخلص پا کر | گر پڑا اوس کے پاؤں پر جا کر |
| اس قدر شکل تھی وہ خود | کی نظر پہ نہ پیرا سی پر | لگی کہنے کہیں سے کیا ہے | ایکے پاؤں پر تھکاتا ہے |
| بیرہ آہیں تیرا مطلب دل | جو عسار سی ہو گا کیا حال | عشق اپنا کسی جتا ہے | بیقرار سی کہے دکھانا ہے |
| مچو باور کہی نہ آئے کا | گر تڑپ کر تو مر بھی جاے گا | کون تجھ کو کہے کہ مرنا ہے | سب بناوٹ ہی تھا گدھا ہے |
| باندہ تھی ہون میں تڑپ کا | ایسی بات نہ کر تو میرے ساتھ | ہو ارا دیر ایسی صورت پر | ہو لگی مائل نہ ہونڈی صورت پر |
| نہیں تفصیل سن تیری ہے | منہ لگانی کی اپنے خوبی ہے | کتاب ذات مردوی تو ہے | خدا کہ تقدیر ہی خوش ہے |
| اری بدنام کیوں ہو کر سیلے | دوستی زہرہ پر میرے لیے | کہا اوس کی کہ بت مخدور | اب نہ زیادہ نہ کیجیے رجور |
| ایک دن جان لگا لنگ اگر | خون نافی یہ ہو گا گردن پر | بولی بیوری چہ ہاؤن شریر | یکہ کسی اور تو کہ فسریر |
| وہی دیتا ہو سکوا وید ذات | مانی کی سن میں تری بات | میری جوتی یہی نہ ہو گا خون | یہ نہیں کہتی ہیں کون بل خون |
| نہیں کرنا تھایہ دگیس | دی رہی تھی جواب آؤ شریر | حسن ارا دیا نہ انگلی | پھر تھی پھر تھی اور پھر چلی |
| اوس کی دیکھا عجیب سامان | ایک خند آئی ایک گریان | بیٹھی اوس جا پہ پری پسیر | بولی زہرہ اس طرح ہنسیر |
| کیون نہیں تھی ہو قبول اسکو | کر دیا کیلے بدل اسکو | چاہتے والا کہ میرے ہے | سچو تو کیا نہیں بدل پر ہے |
| عقد ہو گا کیسے ساتھ ضرور | ہو میری جاتھا اگر دگر ضرور | اس کو لو اگر ارا داسے | یہ بھی صاحب زرا داسے |
| سکے یہ بات لا جو تھائی | فر خجست سب آب آب ہوائی | بولی یون باندہ کردہ دست | حکم سی کرتی ہون دل میں |

| | | | |
|---------------------------------|-----------------------------|-------------------------------|--------------------------------|
| ہا ہا ہا زنجیر کو پیا کر | اپنی کمر میں بیٹھی وہ جا کر | سنا سنا جب وہ یاد آتا تھا | دل کو اسکے وہ گد گدانا |
| ہنسلی سدرہ جادو سگوائی تھی | مثل لعل وہ بولی جاتی تھی | دل میں کہنی تھی دنگی تو تھی | عقد زہر کا ہو خوش سے |
| جس کو پیہر تھا فانی وہ بیکہ رنگ | فرہیرت ہو گیا وہ دنگ | پونہما جھستے ہو کیسے کیا | کیا مین یان کمانی دیتا |
| جونی دیکھ کر بولی کی بات | کسی دیتی ہو مین تیر کی بات | اپنی مونس کی بوجہ جا کر | دیکھ کر تو تم بھی اک نظر جا کر |
| شفت ہو گیا سہرہ زہر پر | دل غصہ کا پیا سہرہ پر | سہرہ میں او سیکہ ہوا سہرہ | لو کہ طبع اشکبار سہرہ |
| آگ کی طرح وہ ہی لایا رنگ | ریا ہو کر کہا ان جا پارنگ | اوس پر لیسے سنا دیا حال | شیشے کے گدے لگا وہ مٹا ل |
| پہو ہوا درہن لگی ہو گی | رات دن اسکی اک تہی ہو گی | جس کا اپنی وطن میں پہنچو گنگا | عقد اس کا میں اس کی گد گدا |
| اوس پر گدے کے بچہ تقریر | یوں لگا کہنے بچہ عمر تقریر | کہ دن اک بات اب جو مانو تم | کچھ نہ اوس میں فریاد مانو تم |
| اس بچہ بچہ کے گدے گدے | نقطہ آرزو کی سے دوتا ہوں | بولی وہ ماہوش تھا کیا | کہ دن بچہ اس قدر بنا لے |
| تھہرے خیالی مین تیری بات | کہ بیان کو کسی ہی ایسی بات | جس کے اظہار میں ہر وقت | جس کے اظہار میں ہر وقت |
| کھا اس کی بجا میرا خوف | دلہ چایا ہوا ہے تیرا خوف | بولی کچھ سوچ کر وہ غرت | چلا چلا کر دن کی میں غرت |
| جس کی ہی اس کی بجا میرا خوف | نشا و ہو کر دیا اس کی تقریر | اس بچہ بچہ ادھائی تھی | جس بچہ بچہ ادھائی تھی |
| گدا جارت خوشی سے جلاو دو | تو بلا جارت یان بون لڑن کو | کہ وہ محسن تیری سارے میں | بلکہ ششاق ہی تھا میں |
| اوس کی بجا میرا خوف | دل میں تو کچھ کی وہ غرت | پر کہا یوں بلاوا دگو تم | بات میری مگر بچہ سناو تم |
| میں نے کہ فریاد میں کون کون | یہ کی تاہم میرے دلوں میں | سوٹ مارا شک بیکو ہوتا | پاسدار کو دلوں کو تاہم |
| سہرا کدن کر لگی چھ ضرور | یاد کر کہ چھ بات ہو گاتھ | کھا اس کی نہ خیال کرو | دل میں مکان نہ کھ لال کرو |
| میں نے چکارا کسی سے کچھ | تو بلا لگا اون کے لب بچہ | وقت بہترین میری تھی | قدرت تھی میری تھی |
| اوس کے باعث ہوا میری | در نہ تھا سدا فرق حبیب | نقش ہوتا ہوا دلی طبع | قدرت تھی میری تھی |
| جو کراش کی ساتھ نہیا | یہی شکی کا نمرہ ہوتا | سینکے بیات کچھ تھی | دل میں اوس دم اسوا جارت |
| یہ بچہ دلوں کو لگا اس کی خط | جس کی روئی باسحق پہ خط | نہ کیا ایک فی مہی کا کار | کر کے سامان سفر کا سب تیا |
| میں نے جو چیر میں طلسم کی | لیکن ہر اندر کے خاطر | خدا و ان ہو کے دل میں | چند دین میں بیان ہو میں |
| دو دنوں میں نہ لگا کو جب لگا | تھی لیاقت جو اندر سے | باری بار لیسے کو نہ میں | وہ ہی دل کہ کو خوشی میں |
| نہی بات کچھ کہورت کی | ہوئی قاعہ بنا محبت کی | ساغر دوستی کا دور ہوا | بڑھ گیا رابطہ اور طور ہوا |

دیکھنا سہ لقا کا حنا سپین والدین تو اور روانہ ہونا اپنے وطن کو ۔

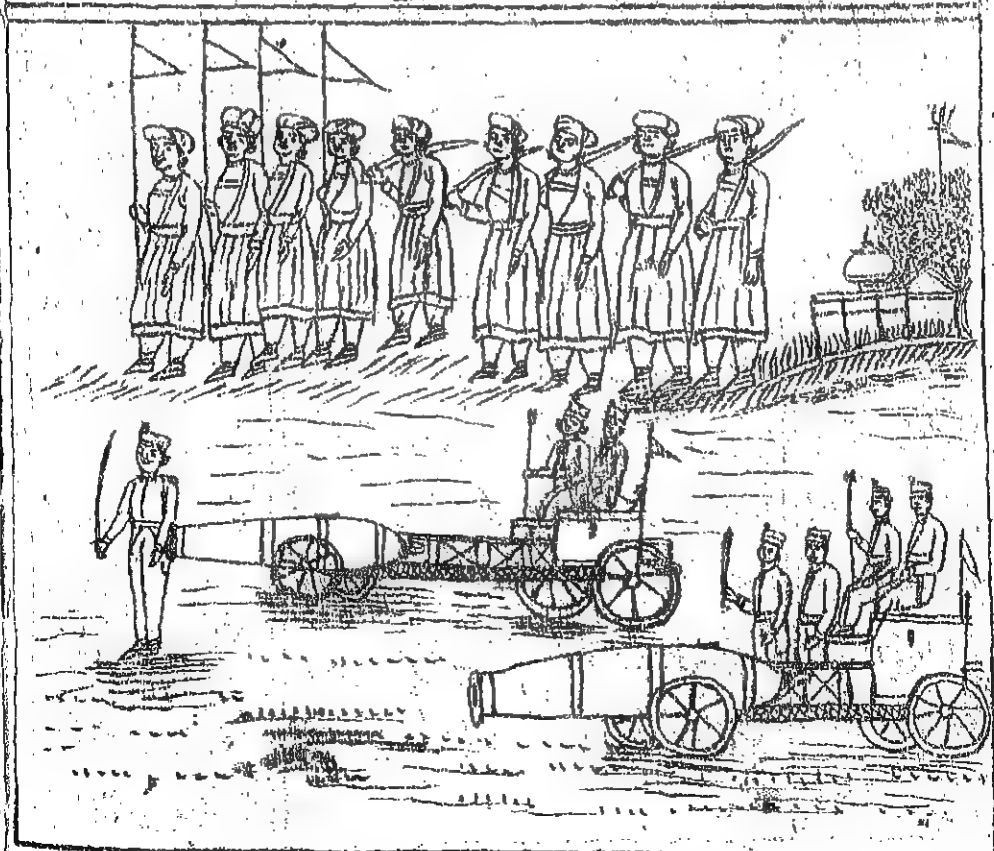
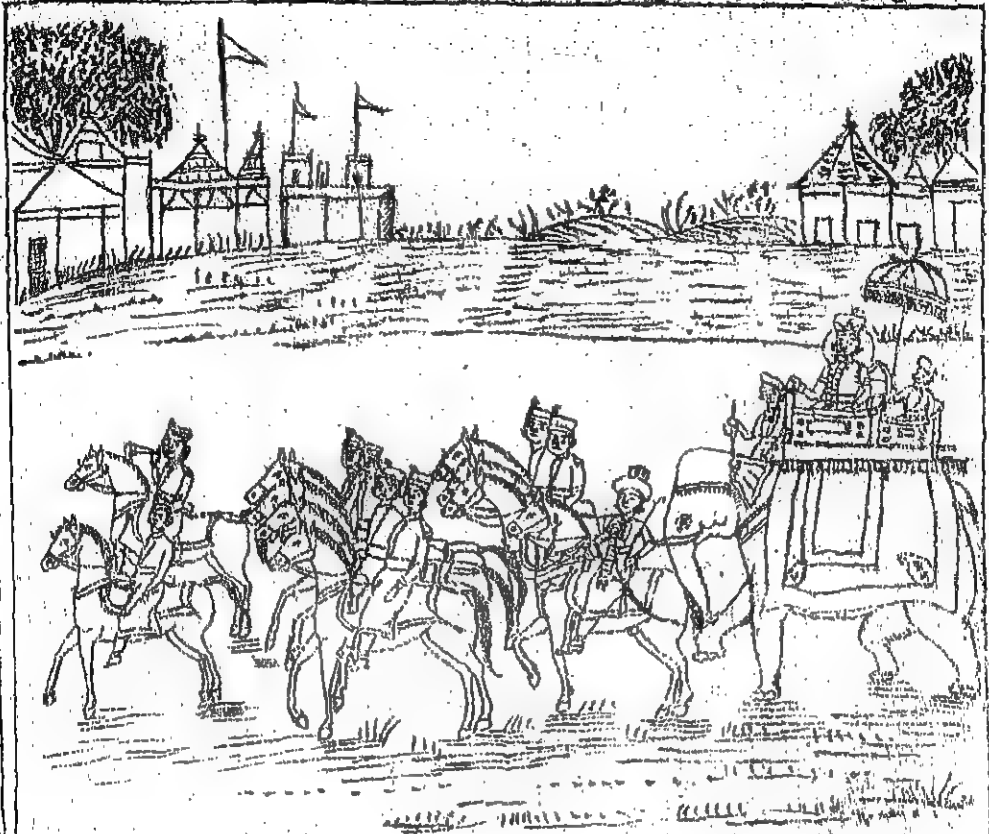
| | | | |
|-------------------------|--------------------------|------------------------------|-----------------------|
| ساقیا دے دہ جام شہیار | جسے حاصل ہو دلوں پر | دیکھیں انہیں میں اور کیا کیا | کر دہو رہا ہمارا خواہ |
| سدا یاد رکھو ہوتا | خواہ میں والدین کو دیکھا | کہ بہت حال اذکلاست | بلکہ درستی دہو رہا |
| کسی گئی آنکھ اسکی گہرا | رویا دوست خوب چلا کر | ہوش باور کو بلوایا | چہرہ دہو رہا ہمارا |
| انتہا دم بہرین ہو گاہ | سچ ہو گا جان رہو گاہ | پس از ہوی وطن چلا کر | سچ ہو رہا ہمارا |
| جلد سدا سفر کا ہوتا | ویر ہو فی پناہ اب نہ | یاد آئی ہوں والدین | غم میں انکی ہوں |
| پر ہی دیا ہے اب خطر ہو | راس آواز دہو سفر ہو | نقہ مروت اور گاہ | اب میں شکی کی راہ |
| اپنی آقا کا جب سنا بیان | اوستو دوزخ میں کیا سنا | کہ نہ اس بلکہ نہ مانہ | پیشہ خیمہ اور دہو رہا |
| ہوئی گاہ سب غریب دہو | کی سفر کی ہر ایک سنہ | تھا جو زین جہاد اسطفا | وہ بھی تھا اسکا نام |
| بہر گاہ اسکو باوایا | پرہ کے حرف طلب چلا | عطر تھا اسکا کونج کیا | چہرہ دہو رہا ہمارا |
| دوسرے روز بھی غیرت | ہوا راہی مروت شاہ | ساتھ جوئی شمار تھا | نہ نہ تھا اسکا نام |
| اسطرف تھا والدین کی | بہر فرزند تھی زیست | آنرا ملا مروت سے | اتحاد ہو رہا ہمارا |
| گدا جب ایک سال دہو | نہ ملا کہ نشان کسی | اوستو دہو رہا ہمارا | تخم غم کشت دہو رہا |
| سب رعیت ہی ہو گئی | جب ہم دیکھی وزیر | عرض کیا یوں ایشہ | استقامت بیان ہو |
| ملک میں آپ پچھلے تھے | کری سترا کی تانہ | رکین انہر حنفی | یکہ سدا ہمارا |
| جبکہ اسطرح اسنے | دانشہ وہ اپنے | سلفیت میں سدا | کر دیا اس دہو رہا |
| ایک گوشہ میں آپ | تھا ہی شغل اسکو | سرو شعلہ کی طرح | آنکھیں غم دہو رہا |
| برق کی طرح بھاری تھی | ابر کی طرح اشکباری | ایک مدت کے بعد | پھوٹا پاس اپنی |
| ہو گیا شایوں کیا | بہر خیمہ ہمارا | حکم یہ مٹو ہی | خدا مٹو گیا |
| جا بجا فوج بھی | ہر جگہ پیغام | ساتھ تھا جو طلسم | اوترا اس فوج |
| کہ کو ملک میں ہو | بادشاہ کو بھی | ایک کس غنیمت | فوج تھا اسکا |
| ہوئی جہد میں | عرض کی اسنے | سینے میں حال | ہو دہو اسکا |
| اپنی شے نمیرے جاؤ | آخری کار بھی | اوستو شہر | انکے صاف شایوں |

| | | | |
|--|--|--|---|
| بہشت کشور کی فوج اگر لڑتے غم فرزند سے ہے دل نگر بے خطر تاج و تخت لو اگر دروازہ سرسبز تھیں تھیں گفتگو کو وزیر آتا ہے خود بھی دربار عام میں آیا یو لالا صلا کوئی مانع ہو پڑی اسلہ پر ہوا کی نظر خود ہی کچھ سوچ کر کیا ہے وہ جو ہوتا عیسام کیوں کرتا | جس بھی اس ملک کو تھم پائے ہوش کس کو ہی کون آ کی کرے جس کو چاہو سر اچھی دو اگر آبدیدہ چلا دیا فتنے وزیر کچھ نہ بانی پیام لانا ہے تخت زمین پر جلو ہنر مایا جس طرح آئی یا نہ آنے دے دل سے بولا بھی مضطرب ہو کر ایسا پایا ہے منہ بخت کہاں جنگ کا انصرام کیوں کرتا | سرکشی کا خزاں کھس دیتا بہنی خود سلطنت کو چھوڑا جنگ منظور خود نہیں ہو ایک ہر کاری نے ادھر اگر جب عید اس مازی ہو آگاہ عرض کی مرد بھی پھر اگر روبرو اسکے جب وزیر کیا میری تنہا دی کی عید صورت ہے کہ نظر آئے وہ مسرور ایک صورت کے ہیں ہزار ہر | خاک میں فوج سب ملا دیتا اس حکومت سی منہ کو مڑا دو جگہ رہنے کی کہیں ہو اوسلہ کی مدد کو دی بیخبر اوسکے کہی کو بھی تو مری بہا آیادہ آستان دولت آباد کونش با اوپ بجا لایا وہی میرت ہی وہی نصرت لانہ ایسا خیال تو دل پر بہر عدوی کہاں وہ رنگ نہ |
|--|--|--|---|



| | | | |
|--|--|--|---|
| لبور دم بہر کی ہر وہنگ آپ کے آئی کی سنی جو خبر کیکے عید کہد یا پسام شاہ میکو دات عید خیال نہیں گر ٹپا پا جان چھو سکے ظلم شک نہ تھا دامن کو ہر | متمس یون ہوا بجز سلال میکو پہنچا ہے ای فردین فر جینا اسنے وہ ملام شاہ سرکشی کچھ کردن جمال نہیں ہو گئے درد سے سب آلام کیسی ماہ سے چہرہ راج دیا | ہی ہارا جو خبر دم جاہ ہو جو منظور کیچھ ارشاد خوب رویا رنگ لا پر ہوا حیت نہ تھی کچھ عیب نا باندہ کہ راتھ کو عید کی تقریر پہنچ ایسا تھا دو روزہ | غم فرزند سے بہشتی بہا تاکر سے عرض تھا کے خانہ ناہ کی عید اسکے جو امین گفتا بلکہ اپنا عدد وسیع جا نا عفو فرمائے میری تفسیر کوئی نہ کر رہا تھا میرا خیال |
|--|--|--|---|

| | | | |
|-------------------------------|-----------------------------|--------------------------------|-----------------------------|
| چو اسد شکر لنگ میہ آباد | تھا لیر کے ہر اک بر باد | ہو رہیں تین بھیم میہ باتین اہر | امین ولس بھی آبا سنبھ |
| باپ کے بحر کو جکایا سر | پاؤں پر چاخریے رکھا سر | دیکھا اوسنے بھی جب رخ فخر | بھت اوس دم وہ ہو گیا فخر |
| خوب سنہ سے اوسکو لپٹایا | مید زبان پر کلام وہ لایا | بھی لازم تھا تھکواسے دلبند | سجھ سے والدین ہو افسر |
| تو نے آقا سے جو رفاقت کی | تمنی نشانی بھی شرافت کی | میر میر شہزادہ کیے گزشت کی | حاجت باب کہیں نہ گزشت کی |
| بدل خادم کو کچھ رخصت | تائنائے میہ فردہ عسرت | ہو گئے نشوون میں شہ جہاہ | دیکھتے ہو گئے وہ غلام کی |
| جب سنی میہ وزیر کی تقریر | دیکے خلعت اوسو بعد تو قیر | کہدیا یوں کہ اسے بختہ صفا | عرض کرنا میہ بعد تسلیمات |
| کل سحر کو میہ خانہ زاد ضرور | چوے گا آکے آستان حضور | کھلے میہ اوسکو کر دیا رخصت | کر کے آداب ہو کیا رخصت |
| شاہ کے پاس و شاد آیا | ہر طرح سے وہ باعرا د آیا | عرض کی میہ کہ اوی فریدون بخت | ہو مبارک ہمیشہ تاج اور |
| تھا میہ بالکل غلط کہ آیا نیم | لائے تشریف وہ خدا ہو عظیم | رونی ملک حرا د جہان | ماتہ زند گائیے سلطان |
| دار فوج تاج و تخت آیا ہے | دن میہ القاد نے دکھایا ہے | جسکا الیا سپہر ہو با اقبال | اوسپہر آوی غنیم کیا ہو جمال |
| کہدیا وہ بھی سپہ پیام و سکا | جب شاہ نے کلام اوسکا | پرہیز میں وہ ساتا تھا | فرط شاد سے مسکراتا تھا |
| شاد ہو ہو کے ہر کیا ارشاد | نکے ہاتھ سے ہو ہر اک بر باد | گلیان سنان شہر ویران | سبہر عایانک پریشان |
| حکم میہ کو نوال کو بدو | ملک آراستہ میہ سارا ہو | ہر گلی کو چہ اس طرح ہو پک | رہنما کیمن خوش خانہ |
| ہیں سریرا جیتی دو کانین | سب دولہن کی طرح سچی جائین | طلبے یوں جو شہر میں بہتر | تھہر میں کمر و نمونگ کے نام |
| ہر مکان پر خوشی کی نوبت ہو | ہاتھ میں سبکے جام شہرت ہو | کرہن پوشاک ماتمی سب | یہ عشرت سے ہو ہر اک مسرور |
| مابودت کہ چٹے ہیں نوکر | ورویان آج سب کی ہون نہ | ہر مکان اس طرح سجا جائے | فخر جنت کو جہیز نہ کٹائے |
| تخت پر اوسکو اب نہاؤ لگا | سلطنت سے بن ہاتھ اوسکا | دو گری راست میں ہو لگا سوا | درد و لبت پہ سب رہیں تیا |
| جب سنی میہ وزیر نے تقریر | کی اوسوقت اوسنی بہت تیر | اوسکی وائے عمل میں گیا | جلد کے زوجہ ہو یوں م کیا |
| لو مبارک ہوا سے نمر اندام | کو خالق نے دوسب الام | بیم ساعت میں کل ہو گزرا | چرخ اس بات کا جو ہر جانتا |
| ملک یعنی غنیمت کیا ہے | خدا بات سب میہ بچا ہے | سہ لقا اس ترکے آئے ہیں | فوج بھی بے شمار لای ہیں |
| گھنہ نہیں یا نیسے وہ قریب لگے | دیکر آیا وزیر بھی جا کر | کو بکوبوں سیکی شہرت | حق نے اپنی دکھائی پختہ |
| کسکو اسدن کی بھی پہلا آید | نہی نہ اس بات کی ذرا امید | ہو گا داخل یہاں گل اگر | لائیے اوس فقر کو ہم جا کر |
| یک ایک سنکے فردہ جہان | | | فرط شاد سے کر گئی ویش |





| | | | |
|-----------------------------|-------------------------------|------------------------------|-------------------------------|
| بعد دم بہکے ہوئے جی آیا | اوس جلی سا خیر فرمایا | مجھ کو لند جلد پہنچا دو | میرے نورِ نظر کو دکھلا دو |
| ضبط کی عجز میں اپنے بلات | قتل کرتا ہے صدرِ وقت | کہا اوس نے ذرا صبر جاؤ | اب خدا کر لے نہ گھبراؤ |
| صبر لازم ہے کیوں پشیمان | ولین اپنے ذاب ہر سال | ہو خلاف خدا نہ کوئی بات | تھوڑا سا دل ہی اور پھڑکیا |
| سچے سچ کی جتنی کشتی جلی | راس آئی نہ وہ مگر جلی | اپنی منت سے ہر نظر کا خام | اس خوشی کا بغیر ہوا انجام |
| ہوئی خاموش سکے یہ تقریر | رہ گئی ضبط کر کے وہ لکیر | شوق دیدار میں نہ تھا آگاہ | نہ کیا ایک دم ذرا آرام |
| سمی بہ اوس غمزدہ پیر ہی | کچھ عجیب بے سوگنداری ات | ہو گئی جگہ میں نورِ حشر | باد نہ خود الجاہ سے اوسٹھک |
| اپنے دربار عام میں آیا | جمع ہر ایک کو جو وہاں پایا | اس طرح کی وزیر سے گفتا | کہو سامان تو ہر سب تیار |
| ذکر و دیر اب خدا کے لیے | دل تڑپتا ہے رہا کو لیے | رات کاٹ ہے ہنسی فرم کر | کیا کہیں جسطرح ہوئی ہر بحر |
| عرض کی اوسویان میں بنایا | شوق سے اب حضور پھوٹا | سننے ہی پر سوار شاہ ہوا | ساتھ ہر ایک خیر خواہ ہوا |
| رو کی اوسے سواری لگا کر | وان لگا کر نے انتظار سپر | استدراشا دے بیت نمی | حیضون دیکھو نرم غشت نمی |
| ہی کہتے تھے شکر اسے غفار | تو نے آبا و بچہ کیا یہ دہار | جگہ مشہور ہو گئی یہ خبر | کہ گیا بادشاہ ناسک پر |
| اللہ ہی چارون طرف سے خلقت | ہو گئی ایسی اوس جگہ کثرت | دخل کیا جا سکے اوس پر اور | بڑہ نہ سکنا تھا آگے کیا نظر |
| دن خدا انھیں دیکھایا تھا | کون تھا جو وہاں نہ پایا تھا | اڑہ کر برقع گہری نشین | بھر دیدار اوس جگہ بین |
| پہلے پہلے ہی جو کہ تھوڑا | دیکھنے وہ بھی اچھو کو سوار | مثل زکس ہر ایک تھا | تا نظر آو وہ میرا بان |
| ستنی نوریت کی انتہیوں کو | دیرہ شوق سے ہو گئے باز | نظر آیا طمس کا سامان | ہو گیا دیکھ کر ہر اک حیران |
| فوج کا اوسکو نماز اٹھا | کبھی ایسا نہ دیکھا تھا | کار چوبی تو رو دیاں ساری | بگڑیاں سب سر نہ رنگاری |
| فوج کے آگے آگے لکھ ابر | وہ سپاہی میں غیرت دل گیر | برق کی وہ طرپ ابر کا شو | جاگ اٹھتے تھے خفاگان گور |
| ابر کے نیچے ایک عورت تھی | ملج سر پر تھا خوبصورت تھی | ایک ملاوین پر سوار وہ ماہ | ڈالتی تھی غضب بہت لگا |
| تھے زمرہ کے کافورین بندے | ہیر کے ہاتھوں میں جڑاؤ کرے | قشقہ سینہ در کا تھا مانے | رہت چپ اوس کے لکھ جاوگر |
| بعد ان سے کہ لکھایا تھا | نہ ہنگ اوس کا بھی پر لکھا تھا | بدلے بیلوں کے تھے جی ہو پھر | اور جامل گلوں میں منی شیر |
| اوس پہ بیٹھا تھا اک بڑا درد | تھا وہ سوگند سے بھی سوا درد | مڑے سے تھلی بھی نہ نکلتے تھے | دیکھ کر اوسکو سب ہنستے تھے |
| بعد اوس کے نفیر و فتاد | تخت تلم پہ ایک مہ پارو | لیشت پر شیر کے وہ دیکھا تھا | اسی صورت میں ساڑ کا تھا |
| سہرہ اوس جگہ میں ہوا تھا | اگر رہا تھا وہ نور باری تاج | ساحرہ وہی پائیں تھیں ہوا | ملی تھیں تہہ میں منیوں کی رکھ |

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------|-------------------------------|----------------------------|
| ایک جاوید سحر شمس | سبکی سبب ہر زمان | صور تین تین کہ کچھ طلسم کبیر | گنگا جمنی تھے ماحو مین ل |
| شب تیرہ بن شمس | جھولیں سب بڑی | کوہ سے بھی فروغ اور کبیر | دیکھ بھراؤ کو کچھ ایسے فیل |
| تہا خواہر نگار | آگے آؤں گے ایک نل لان | یہ جو اہر کی تین سب پران | سب مریض سرور کبیر |
| شان و شوکت مٹا دی | برق بھی شمس ہوتی تھی | جسکری وہ ہوا سو اڑتا تھا | کاہ لاتی کاہ پھر ہر اٹھا |
| تھا بندو مانو بنیں اپنی تھی | اک قرینے سر شمس اسوار | فلک جاہ کاہ تر باٹھا | باد لہ کا جو اوسیں گہا تھا |
| نسل طاعت کبیر | سب جو اہر نگار اوسکے ساز | جال میں تین وہ فون ہر | ساتھ ہی بھی ہر ایک پر تھی |
| اک داسہ برنگا بر مریض | کتنے سفر بھی رشک ہا ہر | کرتی تھی دل کو کبیر لاتی | تھے کلو مین جو اٹھ کر لٹا |
| مشکین کاہ بول پڑی | پکڑے بال باز جنو کی تھی | گردہ کو بیٹھا لاتی تھے | آگے چتر کا کرتے جاتے تھے |
| نرکی و روی و روی زنگی | تین قرینے سر شمس | کیوڑا اور سید مشک لٹا | تھا ہر مشکون میں بجا آب |
| طرز میں اپو وہ بھی کیا تھا | آگے ماہی مراتب ایسا تھا | کچھ رسالہ تھے نیزہ دار تھے | سکھ و دن دس تھے سو اڑ |
| پیش پس خوب برق پڑا | بال بھوری سو اڑتے تھا | البتہ چرخ کرتے نور نگاہ | گھوڑی خاصہ کر ایسے تھے |
| دہویہ سکتی قیسے تھی | آندھی طبعی تو تھو کر تھی | باد صر بھی جال میں تھی | کیا کہوں اڑکی تیر نکلی |
| عمر ہر تیر نشان کھل دیا | نازبا دلی گر ہوا لگا | تھی نہ کیا اڑ کو حاجت جیت | اک اشا یکہ ساہ جیت |
| اوس جاہ و چشم تھا اڑکھانہ | ڈنکے والے جو چڑھ کر تھے | سازاؤں کے تمام تھے نیزہ | سب سب شکل میں پر تھے |
| مڑہ دل کو دم سیا تھ | کیسے شمس اڑاؤں کی کیا تھی | کار چو ل لباس کچھ سارے | چو میں ہر زطلالی تھا |
| بشیر دتھے وہ کھل پائے | چو میں والے جھڑیوں | سبک ماحو مین گنگا جمنی | چو بار و کھا کھا تھے |
| سر سے پانک برک تھی | خوش نگہ خوش بیاں | سوئے چاندی کی دلی تھی | چند شاطر بھی ایسے تھے |
| | بوی خوش سو دماغ تھا | عود و عنبر کا کرتے تھے وہ نور | |



| | | | |
|--|------------------------------|-----------------------------|-----------------------------|
| بھڑا وہ تر شاہی وطیری کا | سریر کے تھا خود ہیر کا | زیر ان ایک ہی تو قرار | بھڑا کیا وہ مقرر حسرت |
| کر رہے تھو نثار زہر ہر اک | تھے تپ در ہست او کو کھلا | کہ دیوین میں بھان کھانکھ | تھارہ پہنہ وہ سر پانکھ |
| ساتھ اپنے جلیوس کا اک دل | جیسے اونکے بڑی تکی محل | وہ بھی ہر ایک مثل ماہینہ | پیش رہیں نوجوان میر پور |
| لنگو گردانے گائیان ہار | ہر زراونکے لباس تھارے | کیسے بھتیں کی سواری تھی | وہ ہر زہر اک کھاری تھی |
| وہ ملائی او بھائی تھے کھیا | جن کھارونکی و دیان تھیں | ٹھا سٹھ ہر ایک کے زراوتھے | موتیوں کے سر پہ چھپکے تھے |
| اوسین ناگوری تھے ہنر بل | پھیراونکے رتھوں کے تھے ارنبل | کہہ مہانے بھی اور نالکیان | کتنبہ لوچے بھی اور بالکیان |
| پاؤں پر اوسکے گریزا لکیا | اور تراگھوڑے سو وہ قناریا | یوگی اوجھلہ پر پھنسنہ | اس طرح یونہی جیتا کے |
| آگنی جسم میں تو اتانی | خود کر لئی اوسکی بنیانی | خوب سینہ سوراوٹے لپٹا یا | بھڑا سخت جگہ تھا تھا |
| اوسکو دو لستہ میں دھلا | بھڑا نور نظر جو ہاتھ آبا | سکویا داسی ویسٹ دیو قویا | دونوں باہم لپٹ کر رہے تھے |
| گر دیتا بی سے پھر کئی بار | خوب اوسوقت اوسکو کرکے | لپٹی بیتاب ہو کر وہ مضطر | مان سے لپٹی ملا وہ جب کر |
| میرا دکر لیے برات آیا | کایسے یہ ہنسکے سنرایا | کر کے تسلیم او بھونچ کر دین | دونوں تھنہ دیان بھار دین |
| آگے کے کھل گل شاداب | اقربا اور جتنے تھو اجاب | ہاتھ سے اینو زرنار کیا | باری باری سے او کو کیا |
| شاد ہر سہرنا زہونے لگی | بھڑا تو زہر و نیاز ہونے لگی | بنگیا ساہ جی ہر اک کنگال | مانٹا اسد رجب شاہ دیو مان |
| ایک مہر دے کی خدائی رت | دل جو وہ گدرا اور لئی رت | اک زور گاہ میں جڑا باہم | درد دل سے ہو ہوئے خوں و لہم |
| فقر اوسٹے رہے دزات | برسون جاری رہی تھی تھو | فکر منک کی کوئی کر لگی | کوئی منت کے کوئی نہ کر لگی |
| شادی کر نامہ لقا کو مان باب کا اور آنا جہینے کر وزیر زادی حسن آرا کا | | | |
| وقت رز سے نکاح کرنا ہے | میکشی کو مباح کرنا ہے | آئے ہیں ایمون بھی عشق تھو | ساتھ دے می طرف لگیز |
| لوٹن راجن کی ملک پالیش | کدے سے مستقیم سے کر لیں | مطلب دل ہوا سب کا حصول | رہے میخانہ میں نہ کوئی بول |
| دختر رز سے کیلینی جو تھی | موتی کی اگر چھری منی | دیکھ بیزنٹان کو نقول بنا | گر ہی دور ہے دھما کر بنا |
| مان نے اوسکی یہاں سے لگا | مر لقا ایک روز بیٹھا تھا | دختر زکا آج چالا ہے | کہو دینے کو کیا لگا لہے |
| دلکی دل ہی میں رہی تھی | پر زکچہ اپنی کر زونکھے | اوسے ہر ایک دیکھ ہاں چکے | تم تو ارمان سب لال چکے |
| سورہی ہون میں اجنبی بھو | دیکھو نون سہر بھی تیر ہو | انہیں بہو کو بیاہ لاؤن | مر مئی ای منت دل جو پانکھ |
| ہل میچم کو کیا چھریا د | شاہ بہان سٹھکے ہو گیا تھا | بولا حاضر ہے سبط حسن غلام | جب ستارہ بات اسی کلام |

| | | | |
|------------------------------|--------------------------------|--------------------------------|-----------------------------|
| رکعتی تہی سونے میں جو کمال | ہو جو حاضر بخوی و مال | کہا او سنے جو دے مائے دل | سب سے الہا تہی لڑا کر دل |
| بہر اکھول کر بجا کیس | او نگہ بون پر بھی کچھ شمار کیا | عرض یوں سنو کی کلائی بجا | چندر رام شہری عطارد و |
| بہت تارے پہاچو آوین | مزدہ پیش سا تھ لائے بین | ہیں یہ تار و تین و میان کی خوب | شوق تہی کیجیے جو ہر سطلہ |
| عرض یہ کر کے وہ ہوئی تخت | پایا ہر ایک نے زر و خلعت | لگی شادی کی ہو گئی تیری | ہو جو سرگرم کار در باری |
| تھا پد جو کہ بندر بالو کا | شاہ نے یہ کلام اس کی کیا | باغین مہ لقا کر جا تین سب | ابو شادی کو دن بہشت بون |
| ایک تو جو تھا سہے تخت جگر | دوسرے کو بھی جانو تم خستہ | اوسطون ہو کر تم کو شادی | ہو سین بہ کمال بودل کی |
| بات یہ سننے ہی سنو شاہ | لیکے اول ماہر و لیکو دہ | اوس گل ترک باغ میں آیا | شاہ کا حکم سب سب لایا |
| مہ لقا نے جو دیکھا بیابان | ما تھ سوا جو لکھ کے خطا کوں | حسن آرا کی تھی جو خستہ | ملک میں او سکھ تھی وہ تیر |
| او سنو وہ نامہ و سکھ بھوایا | ور و دولت پر سب لپے باولہا | او سکھ شادی کی جگہ پوچھی | لے آئے سامان جیہ کا لیکر |
| روبر داوس پر کی جگہ کی | جگہ کے تسلیم وہ بجا لائی | کر داوس کی پری بلاتین لین | پڑی سید سوار و عا تین لین |
| چوڑی یوں او سنو داستان | اسطے کیا بیان الم | ملک الموت جب کو رفت تھی | ہر گز تہی تازہ اک قیامت تھی |
| بولی پس سکھ وہ پری پکیر | تہا ہی رنج و غم مرے دلہ | جگو دالند زندگی تھی شوق | سچ تو یوں ہو کر بد بلا زور |
| مہ لقا نے جس دم کہا جادو کا | ہوئی وہ بتلا کر رنج و ملال | مار کر ما تھ لپے سنیہ پر | بولی جو ہو جو ہوئی خیر |
| گر کہی خاموشی میں باقی | ہو لکھا کر تپ کر مر جاتی | شکر خانی کا زندہ دکھایا | پھر سلامت حضور کو پایا |
| مہ لقا کو ہوئی جو اوس کی خبر | ہو گیا شاد مانہ شکر | تھی جو منظور او سکھ اور ہی | بیوی عورت وزیر زاد نکاح |
| تھی وہ دعوت کہ سلیم لفت | او سکھ تھی کچھ عجیب بحث تھی | دیکھ کر او سکھ حاضر پر نور | ہو گئی شیفہ وہ غیرت جو |
| ہوین گیل گیل کی جو پائی | لگی چلنے وہ اور ہی گمان | شاہزادی کی تھی یہ میں مراد | سکھ اس کی ت کو ہوا و شاد |
| روز رات سب کچھ کا جو دیا تھا | جگا آیا وہ دن بھی فرکا | ہو گئے جمع سارے خوشیا | دونوں شہزادیوں کو لیکو باہ |
| تک ساعت میں مانجو بھلا یا | اور دو کو مانجو بھلا یا | رنگ عشرت لایا مارا جوش | رفقا ہو گئے بسنتی پویش |
| استقد رتبے کے لکھ لکھ | لکھ لکھ یوں کا بد لارنگ | دہوم سوا سطر دہ تھی ساجن | ایسی کیشی او سنی سا پتی |
| نہری جو گھر تھی پانچو ار | شوگر کے سبب ہینا کا | لگا جی گھر تھی تمام اوپر | نے انداز کار تھا کام اوپر |
| چاندی جو شکر ساری شہر | قالہ پیدا و نی زیا پیش | آئی ہندی ہی پھر کشت | تانا جی کی ہو گئی شہر |
| کر دن ہندی کیا میں گنا | اوسکی تعریف میں ہر لال | سیناں لاکھوں تھی نیکی | بعض لفتی تہی بعض تہی |

| | | | |
|------------------------------|---------------------------------|------------------------------|-----------------------------|
| نصافت رنگ شمعین اور پیر معین | سب سے اونکی جدا تھی کو پیر معین | نور کے سراج میں بنی دل میں | آنا تھا اونکی روشنی عجیب |
| لیے تھی سر پہ ماہر و مہر و | کوسوں پھیلا ہوا اونکا نور | الغرض آئی جب برت کی رات | تھی وہ ہمسر شیب برات کی |
| روشنی کا ہوا نرا لالہ شام | اک نئے ڈھنگ کی نکالا تھا | نقروی اور طلالی سے شام | لعل و یاقوت کی چرائی اور |
| جہاز روشنی بلور کے ناباب | کنول اور پیر پر ہو کر خوش | بیچ میں تھا ٹھوکر ٹھوکر تھے | نئے انداز انکے طور تھے |
| فقر شاہی سے تار و گھوار | دونوں جانب سر کر لگوئی | درد و دلت پہ از دام کثیر | مجمع مسکروں صغیر و کبیر |
| لاکھوں خدام ایک سونو | مستعدا ہتمام میں ناظر | جمع تھیں ایک جا جملہ | کر رہی تھیں وہ چمکائیں |
| سرخ کرتے تھو جادائی کے | تھے دوپٹے بھی کامدائی کے | صورتیں بھی نفیس اور متوال | کام میں اپنی سب کشتوں |
| ورسے آگے کھڑے نکادہ | پیلے اسباب سیکڑوں مژدہ | انرا زاد یوں کا وہ آنا | ہر قدم پر یکے کا بل کھانا |
| نقشہ کیا اونکا کیجیے تشر | تھی ہر اک ماہ قابل نقشو | پہننے تھیں وہ لباس سبز | رب و خن اور کبھی جہاز پور |
| یوں بیان تھو خوش شایا | جیسے سر دھوب ہو تھیں | اس سجادہ پر بھی وہ مکی | دل نظر باز تھے ہر عریال |
| بچی تھو کیسے تھے جہان | اور کیسے جہین تھے انسان | شاہ کی پر کیسے تھا عالم | تھا کیسے بناؤ تھو قسم |
| چالیں چلیں تھیں لوگ آتے | رحم بھی اونکا تھا جاکسا | ملتی تھی اک سے ایک چوہن | شکوہ آمیز کرتی تھی یہ سخن |
| دیکھنے کو ترس گئیں انہیں | نہ کیا یا د بھول کر بھی ہیں | مندی باز کی کو پھینک دیتی | دو گھڑی کو اگر چیل آتی |
| آگہ اوچی کروا دہر دیکھو | دل میں اپنی بہت خفیت ہو | میری تھو اگر زلفت تھی | کچھ جیت تھی کچھ مر تھی |
| رہی کیا کیا مایل دور و نزدیک | اکیں بھی ذرا نہ کیا خیال | آدمی ہج کر چکا میں خبر | کس قدر یو گیا ہے دل بھر |
| باتیں یہ کر کے ناز کی باہم | بیشمین محفل میں جا کر ویدیم | طاہر بقدر کہتے ممتاز | ہو جو حاضر وہ لیکر اپنی ساز |
| گاہ گاتے تھے کہہ سجاتے | سیکڑوں طرح سے جھلکتے | تھا قوس کی طرف تو بلبلان | بزم نواشاہ کا بھی کیجیہاں |
| قابل دید وہ بھی محفل کے | ہر جوان رشک ماہ کامل ہے | یہ زمین آسمان سے چوڑی | ہر اک شخص نہایت سرفراز |
| دل سپا جاتا ہو غفلت پر | جان صدقہ نشان نکلتی پر | زبیر ہند میں شاہ ہفت ایم | دست بستہ ہیں سب یہ ویدیم |
| بیچ میں اس طرح سے ہو شاہ | وال نور میں ہے گویا ماہ | روشنی کی ہے ایسی فانی | بہت خوشید ہو وہ بارہوری |
| جہاز مر و گجہاں لاکھوں | بازار لان لائیں اور شل | کیا ہوا غبار روشنی کا و نور | پچی تھی ہر طرف کو جا و نور |
| طاہر سیکڑوں میں جہان | کار ہے تھو اداسان | اونکے گاؤں کا یہ بند تھا رنگ | ساری غل تھی شکل کیسے رنگ |
| جس طرح دیکھو قوس بل تھا | تھا نرا نہ کہ تیغ قابل تھا | بھرتے تھے ایسے تیج کے وہ | بار بند کو نہ پاو تھے وہ گز |

| | | | |
|---------------------------|----------------------------|----------------------------|---------------------------|
| جگر رات گئی کچھ پر سوا | سہرا گھر سے عروس کے آیا | عرض خواہجہ سرانے لگا | بھر نکلا مہر پہلے ای گل آ |
| عسل کیواستے کیا وہ ماہ | بٹیکے آیا دیا سنہ وہ نوشتہ | زیب تن تھا وہ خلعت بزر | سختے گلے اور ہر اہل درگاہ |
| سر پہ مندریل وہ مہر کا | گل خوشید جسے کچھ خوش | نہیں سہرا تھا روی نو بہ | کیہ تھا وہ ہجوم تا نظر |
| غیرت مہر تھارے شیون | مختی عیان گرد آفتاب کن | مختی جواہر کے جیوہ و مہر | بٹیکے آگے تھو نہ وہ کتنی |
| مختی نو اسن کیطرت ہی تھی | مہر انوکھا حد ہی بڑھ کھجور | جلوہ آراختی جیہا پر دہن | تھیں جہانڈہ ہر جگہ اور |
| تھا او تھیں لوگوں کا دیا | کر ہی تھیں وہ سب کا بنا | کچھ جہانڈہ بھی دید کی خاطر | او سنگھری او ہنگہ تھیں |
| ٹوٹے جاوے کر یہ ہوئے | دو دہن لٹ ڈولن کی کچھ | چھٹکئی کی منہا ہی تھی | سب یہ تاکید ہوتی تھی |
| ایک اک بات پر ہی بسم اللہ | مانگتے تھو دھامین و خواہ | کوئی اپنے سنگھار میں | کوئی اپنے نگار میں |
| مہر انداز سے کوئی نہ کر | ہاتھ میں اپنے آئینہ لیکر | مردم دیدہ سیر لڑائی تھی | قد ست گند و سہو کمانی تھی |
| کوئی کہتی تھی انہیں کچھ | دکوا نیگی ای بواہر بات | ساعت نہرہ نکل جاتی ہی | وٹکیہ کہ برات آتی تھی |
| منظر دل ادب ہر ایک کا تھا | اوسین و دلہا و ہر سوار ہوا | اہل محفل تو بیٹھے تھے | ہوئی ہر سہو پلو جہوں کا |



کوئی بولا کہ جلد بکھی بٹھاؤ کوئی بولا کہ گے گھوڑا لاؤ
 اہل خواہ سے یہ کہتا تھا کہ ہوا دار جلد میسر لا

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------------|-----------------------------|--------------------------------|
| کوئی بولا کسی سے یوں ہنسکر | بیتھیں گے ہم تم ایک ہاتھی پر | کوئی گستاخان اسے روکو | ابھی نوبت نہ آگئی ہے دو |
| ہو چکا جب سوار خرد و دلان | ہو ستر پہلے شتر سوار دالان | درد بیان رخ پہنے سب پرزہ | تخنہ لاؤ گا تھا کیلا کبہ |
| سر پہ اداں سب کو شمشاد | پانوں میں ہی چڑھو ہو شوخ | سانڈنی ہی ہر اک پری پکر | مثل مغرور کے اٹھائی ہو |
| نئی وہ دلکش کو نوبت کی | جان ہندو تھی جب حقیقت کی | ایسے شہناواز تھے لودار | بوعلی کی تھی جتنی روح نشا |
| ایسے زمین میں گار ہی تھی | بہا خیمہ تالی بجا کرتا تمال | بوق و قرنا ہی اور دہل تاشا | اک ادا سجدہ بجا جانا تھا |
| آگے ماہی مرا تبا و زنگا | سار و سامان سب بناؤ کا | پائین لاکھوں دنگی بعد رون | باکا تر چھا ہر ایک دین جوان |
| اور زیہ اردن کو جو رسا کر | ہر طرح سے وہ دیکھو بھاکر | انقرنی سیکڑوں تھوخت و | اونپال اک پری تھی جلوہ گاہ |
| اونگرا گئے کا کیے کیا عالم | کہ پھر کتا تھا سنو دوا کو کا دم | تخت اوٹھا کر ہوئی چتر کما | وردیان وہ ہی پہنچتہ تار |
| پا بس نوشاہ کو تھا خان جلور | پہنچتہ وہ نقیب سب بلور | بیشرو چار سو کنول بردار | شعلہ و کتنو کتنے نہ رخسار |
| شمع جتن ادا و کمانے تھے | سیکے دلا کنول جھلکاتے | لالہ نینو تھی یہ آگے تاب | جھلملاتی تھی شعلہ متاب |
| لاکھوں روشنی ہیں رو تھے | پہنچتے نالک کو تار سے تے | خاص بردار ہی بہت تھے | او گرا طوار ہی بہت تھے |
| ماں بردار چہاں دلا | اس داس کے نہ دیکھو اور بھا | خوشی پر بر جیو گے تار و تار | مرد و دلہا و دلہا یہ کرن |
| سٹھا ٹھہرے سپاہیوں لاکھوں | اک ترسے سے سب ندیم و شیر | تہین نانی سوار پاں لاکھوں | ساتھ لاکھوں کھار پاں لاکھوں |
| پہنچتے اب طرح برات دہاں | دیکھتے آگے اسکو خرد و دلان | آگے تہنا نہ دیکھو کو ملا | خدا سے آگے تہین چہاں تہین |
| غظ و جوش تھے شہنشاہ | شعری نوبت کی جگہ تھی آوا | استغینہ چہاں کے کام کیے | قلعہ جتنے کھڑے تھے وہاں |
| جا ہی جوئی انار متالی | پہنچتے اور ہوائی چرتی | دانا بھروسے کے بعد ان بکرو | کر دیار و زرخیز و شاد و خوش کو |
| تھی ہوائی کی چوکر پہ ہوا | کہ نہ پاسے نشان ہی برچا | لطف دکھلا رہا تھا تہ پہول | گنتی بلبل بہار باغ کو پہول |
| ایسا چرخ لطف دکھلا رہا | دل طاووس پسینہ شرابا | شجر سرو کی تھی طرف بہار | چوٹ کر لائی نظری وہاں |
| تھے جو ہاتھی کئی مقوی کو | خیمہ بچھول وہ بنا تھے | اوس گھڑی ایسے تھا تھوڑے | ہوئے پل فلک لگان بکھر |
| سوڑا دیں کو جو بکھر تھا نا | چوٹے طرح وہ ہی رکھا | تھیوے اثر دیا شر افشان | یار گراہ سے تھی برق عیان |
| اسمیں نوشاہ ہی قمر سجہ | پہنچا در پردہ دس کر جا کر | شور اوٹھا محل سے پنا گاہ | لو چلو دیکھیں ہمیں نوشاہ |
| پھر تو دریاں از دھام ہوا | ریت ریمو کا اختتام ہوا | سمند میں کراؤ تڑپاں جان | خوب کھل کھلین سیکے وہ چہاں |
| جو کہ یہ نہیں محسوس ہیں | بے نقط گالیان دیکھیں | تھی جو مردانی او بکھر غفل | وہ گل تر ہوا دہان غفل |



| | | | |
|---------------------------|----------------------------|-----------------------------|---------------------------|
| کیا نہیں انکے پاس اسکا | یہ پریراد وہ سلیمان ہے | بٹھے پہلو میں اوسکے ساتھ | زیب سندھو اوہ جب اگر |
| جن میں غیرت مہتابان | جنوہ اکا سوسیدین جہان | بزم اکرم کو بھی نہ رہتا تھا | قابل دید وہ بھی جلیسا تھا |
| بھرتی تھی ساری محبت کا | بزم میں تھا غنیمت کا کام | قابل دید اوں کا دم خم تھا | بیچو اونہ بھی وہ عالم تھا |
| اؤ کو سب بی پر تو خیر | لعل و الماس کی وہ گزیر | بیچے پر در تمام اوں کو کئے | حسین محفل بھی کتنے حق تھے |
| نور و دستگی کی لی بوت | بیچ سوسب ہو کیا دم محبت | خوشنما بی نظیر تحریک | اور کلیو میں مثل گل تھی |
| گلین جن کی کھلی دھن | خوبصورت ہر ایک بھی تھا | بیچ ہے جو بہن خود کھن | کیا میں دستگی کا تو کہوں |
| چنبرہ زینت سوجھی بہت تھا | خوشنما وہ ہر ایک چنبرہ تھا | بوسے ہر ایک لب کلبی تھیں | مثل و مبارک وہ دینی |
| اوج ستائی تھے یوں نظر | تھے تشبیک جو کتنی ہی چنبرہ | حسن محفل کو تاج بختا ہے | گر یہی پتی کو تو دیا ہے |
| رنگ اپنا بدلتی تھی ہر بار | صورت طبع نازک و دلدار | یامی سرخ سا جو جم میں | یہی جگہ ہو ہر آن کو |
| کسی محرم کی ہر مگر چڑیا | حسن طالع و حسن بیان اب | مرغ زون سے نکلیں ہر | تھے جو خاں دس لاکھ دھن |
| دل عاشق اس پر کیسے تھے | نہیں دسمین کو گنڈ دھن | کیے ہر زلف حور کی تصویر | قابل دید ہر آن کی تصویر |
| دس رہے تھے ہر بار بوج | تھے جو اپنے گل گل بوٹے | سب جو اپنے گل گل بوٹے | خوشنما خوش ہر بار بوج |
| جس سر پر تھی شان کی بو | حق نہیں وہ جہاں تھا کوا | اور آئی میں پکا کشتان | تھا ہر ایک کوا کشتان |

| | | |
|----------------------------|-----------------------------|---------------------------------|
| دو دلیان کجا دو شمع لور | هر طرف فرشت تا فرم و سحاب | کبریا کسین بهیچ کس سے باناتا |
| جس پر تھی تھی چشمش دگر | اک فرشتہ سے لاکھوں سرنگین | مختلف رنگ بچیاں ان میں |
| یا آتی تھی روشنی طور | کھتی تھی ایاب نور فرشتی جا | من و عن مثل نور فرشتی جا |
| ایک پستان خور کا میں جو | سیکڑوں لایے بھی ایسے تھے | نہ زانیہن جنکے شہر سے تھے |
| بابھی او نور جلد ہو تیل | منظر میں تیار سب جادو | چوئی کوہ کو اب بد لوادو |
| بہی او نکو وہ شمع پڑندو | سزین کی گنگہ پان ہی کتا | لب پیر خرمی غضب کی وہ لایا |
| ہو چکی جب در دست آخر کا | نار کی سے چڑھ کے چھ اندر | پاؤں میں اپنے پندہ ہانہ کی گنگو |
| چلے ساز سے سا لیکر ساز | باکھچ چلی وہ چوون کی بیل | ہر قدم پر دکھاتی تھی چل بل |
| تیج ابرو سے تنکی کر ڈالا | یونین سرک سے آنکھ پڑتی تھی | آئی وہ ہر دم میں اکوئی ہوئی |
| رہی اس تھر پر ہی کی امان | ہو مبارک لگتی یہ شادی کی | گامین اسل میں ہم آپر تھی |
| بیسے کئی تھی سب ہر بار | جھاؤ کا ایک کھو اب اپنا | دم ہر اک نفس اپنا دیتا تھا |
| ہو گئی بند سیکے جسکے ساز | مہر تابان سے جو دکھ نہ لایا | پھر قواضی راسے عقد آیا |
| ہو امو قوف نایع اور گانا | رہی تادیر سے ہر تکرار | بعد ترو بدول کے آخر کار |
| سو کر و سائری پیچھے بندیا | ہو چکی جبہ کلج سے در | یاد دل و دل کے ہر شہرت |
| حال کیا اون کا کیجئے ترقم | وزیر خوش اوچہ تھر تھر تھر | دور میں تھی وہ کی سب جہاں |
| جسکی صنعت پر سادہ کار تھا | ہو گئی جمع طابہ لیتا تھا | عقار پر وہ میں سے سطرچا تھا |
| دیتی تھی آسمان سے نرہ | قو میں ہی سرور میں تھا ساز | ہو میرا کہنا اور تھی آواز |
| نرہ اور نیک و مین جھڑک نام | اسین دولہ ہوا چل میں طاب | لگسین وہ ان کویت میں سب |
| وان بہا یاد میں کوئی لار | بیشے وہ دولہ جیکہ ایک پر | دیکھو کہ او کو لوسلہ اعل نظر |
| سرخو شد کا ہوا ستر قرآن | قابل دیدی وہ ہر دم اور ان | نشین میں چو تھاپرا کہ انسان |
| وہ نمود و نمود صورت نہا | بعضی بدنی دامن کی وہ لایا | وہ حشر شہانہ اور کالہ اس |
| کرتی تھی نیک کی طاب میں | حسب ستورا و سنگر تھی شہان | لگا سب کرتی میں طاب خوا |
| بلکہ عمل ساز مارتھی | دیکھو کہ اچھی بات کا صرف | لای تا تھو تھر کسی مصحف |

| | | | |
|--------------------------|--------------------------|---------------------------|----------------------------|
| او زمین دو فوگنی سچ بکین | ڈالا پھل رو شاہ کام سپر | بولی دولہ سے وہ کرین فریا | تو تم اس طرح دو فوگنی بیان |
| تم ہیں دیکھو تمہیں کہین | کوئلہ داپنی تر گسی آکھیں | الغرض دستہ را جو سکھایا | اوسی ہوسے وہ عجب لایا |



| | | | |
|------------------------------|-----------------------------|-------------------------------|------------------------------|
| شرم سے بند کی تھی ایسی گھم | اوس پر سچی گونہ کوئی آنکھ | یوں لگتی تھیں دو سنی اوس لٹ | کہ کرد اب جہاں میں قربان |
| ابو لبت آگہو گونہ کوئی | دیکھو دولہ کے رو کو نور کو | بہر دم بھر کے پھر وہ یوں بولی | کیون میں کیسی آنکھ لگتی |
| بولو شاہ بان برائی مراد | بلکت الحمد جلد پائی مراد | ہو گئی شاد سینکے دم چل | سر سیاہ کے اعلیٰ دیا پھل |
| وہ چنوا فی اسطر سے بنا | رہا پکے اگر لکھوں وہ بات | گر دن کچھ صفات اوس کی تم | نوشاخ نبات نال تسلیم |
| شاہ ہو کر دھری کا کمانا | اک ادا سے وہ اوسکا وہ کمانا | اوس کے سمون فرحت آخر کا | ایا محفل میں وہ فرخار |
| حسن آرا کی جبکہ دخت ذوق | اس طرف آئی تھی وہ ترنور | اوسی شہزادی کی کھڑی غلام | آئی تھی اوس کے ساتھ اوس گلام |
| دیا سب سلام میں وصال | لول ہو کر لکھوں میں محفل | دولہ والو کو میر ہوئی محفلت | کو وہ جلد ہی لکھوں اب خصلت |
| پھر تو میر اسنہاں ہو کے جہم | پاہنے گاہے اس طرح اوس دم | ہو گئے فرط غم سے دل مٹا | سبکی آنکھوں سے گریزی کٹھن |
| افرا سب لکھنے لگے | روئی ایسا کہ دل پہنچے لگے | کوئی بولی برگریہ ضراری | بھاری کرنا نہ اپنا دلی دار |
| جیلہ ایمان نہیں بلاؤں گ | یا میں خود دیکھنے کو آؤنگی | کہ کیسے پھر ناگوارا ہے | بیاری لڑکی پر گیا اجارا ہے |
| پھر ہی تھی ادھر تو بھیہ گفتا | روئی تھے سب برنگی بر بھار | گنا خواجہ سرائے بھار | جسکو چہ پناہ ہو وہ چہ جہاں |
| حاصو ہم چہا تو چاہے ہیں | دیکھو تو شاہ بان آب تی ہیں | ہوئی شہزاد سب خبر پا کر | جسکو چہ پناہ تھا وہ چہ جہاں |
| اسین تو شاہ ہی دیاں آ گیا | سائن کو کر نشس بچا لایا | اوس خوش ہو کر پیرا لایا | چوٹی پتہ تانی اور دھما لایا |

| | | | |
|---------------------------------|--------------------------------|-------------------------------|------------------------------|
| یونانی کی کشتی اور سب کو روک کر | لوندی یہ دیکھی ہو سکو گی | میں تو اس طرح تم ہی ہوں آدم | اسکی دہلوی ہے مگر لازم |
| اگر کوئی ناز و نفوس سے بالاپت | وہ تو پتہ میں بھی نہیں لگتا ہے | نہیں اس میں مبالغہ و التذ | راست کہنی ہو نہیں سکتا اگر |
| اگر کائنات دیکھ کر گزرتی ہے | مستہرک بات پر یہ کہتی ہے | اللہ آمین کی ہے یہی فخر | جانتی ہو نہیں اسکو تو نظر |
| اگر ہی کم سن ہو اور بڑا دان | ایسا کروں اسکا حال تو ہی | وہ بھلا میں جبکہ ہوتی ہے | ہو سکے بی اختیار روتی ہے |
| ایک ریز جاتی نہیں دانت | دوست و دشمن جو بھی نہیں آتا | اگر نہ یہ سے بھریم تو دلتی ہے | خوف تو انھیں چھوڑ کر تکتی ہے |
| لاڈلی ہے یہ سب گھر بیٹے | نہیں ہو کر ہے رخ و بھانگی | سخت دینا اگر خطا ہو جائے | خود منانا اگر خطا ہو جائے |
| اوسکو سمجھا کے یہ کیا نصرت | ایسی بہا اور اک یہ خلعت | اوسنے ہر ایک کو سلام کیا | اپنی آغوش میں دلوں کو لیا |
| اسکے شکبہاں میں سو گیا | سچی بھر بھر کے نہ خنار کیا | اوسکے ٹری خود بھی وہ ہوا ہوا | ساتھ ہر اک رہیں وہاں ہوا |
| ہو گئی پھر جلوہ کی دہم | ہو اور یہ سوار لوگ کاجو | ہو گئیں جب سواریاں تری | ہوئی وہاں سے برات کوہ |
| خوب اوسنے جین بھی پایا | گھر میں اپنی وہ بیاہ کر لایا | اگر لگوں اوس جین بھی لیا | جہم اس دہستان کا ہو لیا |
| باب اسکا ہوا اٹھا لیا نہ | سیکڑوں قیدی کر دیو کر | دی دہن کو وہ دیکھائی | جی جی جی جی جی جی جی |
| چوتھے چارٹے جب ذہن کی | اوسکی ایک بنیم شہرت کی | بدربانو کو بیاہ کر لایا | اوس سے بڑھ کر نہ ہوا تھا |
| کتنے وہ محروم اسکی وصیت سے | کتنی اسی آرزو میں رہتے | جب وہ باہم ہوئے مسہری پر | کتنی گئی اور اسکی کچھری پر |
| آرزو اور کہہ سچا ہے لگی | طبع ششانی رنگ لگ لگی | دل نہ لگا کر وہ برس کی | دونوں ہاتھوں پیش پیش کی |
| دیکھا چاہوں پھر ایسا دل | بولی وہ ناز سے بڑھو لا حول | خود تو دنگی کر بڑھا یا ہاتھ | چکیاں لوگی اب جو کیا ہاتھ |
| واہ کیا طرز مضرابی ہے | ارو ان پانچوں خرابی ہے | ہوا یہ راستی سے بوسہ دو | بھرتے ہو کر کیا جی جلدو |
| جب نہ راضی ہوئی وہ نہ ہو | کی پھر لگو بیل کی تدبیر | اپنے احسان کو جاننے لگا | یون زبان پر سخن نہ لگو لگا |
| کیسے ہے یا دسا جواز | میں ہوتا تو جتین تم کو کر | ہے کیا کیا جانفشانی | نئے اصلا نہ تو روانی کی |
| ضنی اوسنے جو یہ بڑکی بات | سختی نہ جو ہر او کی خالی بات | بولی ہنس کر کہ مان بھارت | نئے اب بھلو کر دیا معتدل |
| یا در کچھ گایا ہماری بات | ہے غلط آگئی یہ ساری بات | ایک تو قرص منی احسان | نہیں رہتا ہوتا احسان |
| پر زگو لگا قول سچا ہے | جودہ کہتے ہیں پرین آتا ہے | ارض فی صبر او جگر کا احسان | لے نہ بھلا بھلا کر احسان |
| سامناں جہ اور کیا ہے | تھے کل دیو سنا ہے | کردہ خویش را خدا جی | حال لگھن جی جی جی |
| نہیں کہ یہ بات سار ہوا | یران سخن جودہ گلوں ہوا | تم جو بھی ہو وہ غلط ہوگا | بات آمین غلط ہو یہ بھلا |

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------|-----------------------------|---------------------------|
| تا نظر کر کے جانفشانی پر | ایک جسم چپای گل تر | اگر می چہ قول و عمل نصیر | اب نہ ایسی کرد نگاہین غور |
| بس حیرت مثل تیر مطلب پر | وہ رنگ کسان کشیدہ اندر | کسی نمی مشکبازان و ذر تر | الوق عفوین نہیں پر تصور |
| اب یہ بیکار سب بنارنگ | اپنے مطلب کی یہ گلاوت | حبلسازی سپای کر تو ناز | جاستے ہو کہ بنون و مبار |
| کسی احمق کو دو یہ دم جا کر | مجھے سیکو نہ تو تیسرے | مانون بہ بات تو کھو دور | جلد اب تم رہا تے ہو کافور |
| منین ہولی ہون یاد ہو کر | میری رغبت اور لکھا انکار | کیا ہم کر سہا اب گلاوت | خوب سمجھو ہر بن بنارنگ |
| جلو اب ہنسکے مجھے بات کرو | کسی نادان سے یہ گمان کرو | در دس میں ہتے ہو کھو دور | دل تو میرا نکا رہے نہ دور |
| پھر گیا میرا قسا بکھو اور | اپنے مشوق پاس ملے | جنگی خاطر گر بڑ کرتے تھے | غم نہیں جس سرور نہ کر |
| اشی جھوٹ دیکھا ایسا | اور ہو اخل عقدہ میں رنگ | دل سے یہ سوچ کر نکال مال | اسکو سو جانے پر بھی نیا |
| نہین میں جب یہ جو غافل ہو | پھر نکالو جو حسرت دل ہو | دل میں اپنی یہ بات شکر | ہو انا خوش یہ مرہ نور |
| وہ پریر وادے جلائے کو | نازد مشوقی بھی کہہ دیکھو | پھر کر مرقعہ کو اک نکھو | سوہر پر دفعہ نہاوتے |
| وقت ایسا یہ اور سکے ہاتھ | اوس پریر کو نہین میں پایا | دیکھو اوسکو نہین میں ہوش | لپٹا آخر یہ کھول کر آغوش |
| اوس پریری نے نہراہ واکا | اوسگری لی اوس کو گویا | بولیوں سسکہ اودہ اوتم | ماختہ سیر عریاںک میں ہم |
| پاکے غافل نکال لی حسرت | اوس میں چپای پر حسرت | سینے اوس حیلہ ساز کا کھار | یوں لگا کہنے یہ قمر اندام |
| منین بہتر ظلم ای غور | اب تو کو میری عاجز نہ نظر | زخم دل پر نہ اب نہک چکر | سابل لبوس کہ نہ یوں چکر |
| سنے ہی یہ سخن ہر نہراہ | بولیوں ہنسکے سچ کو دلا | اور اب کچھ ہی آڑو باقی | کیوں اوٹھا کھی جگمگی |
| اب ملک دل نہیں ہوا تو | در وادے ہی میری ہون | نہین کو پانی مای کیا کوسون | جسکی باعث ہو مشعل ہون |
| ڈنٹا تھا اوس دل چڑگی کو بھی | بھول کر جو میں نہ آئی بھی | کچھ اوس دم کا کیا بیان نقشا | مخاطب طرح کا وہاں نقشا |
| شرم اودہ وہ نگاہ شہر | رنگ رخسار خوف تو نصیر | ماختہ پانی وہ اوہی شہر | سنتی تھی وہ نہ بات مطلب |
| سائنس حیدم چڑی کھت ہو | یوں لگا کہ نہ پھر وہ نہ | تھی حد اوٹ نہ کی کچھ نہ | صاف کرتا ہے کو چھپر ہاتھ |
| اوری کیوں ضد ہے چمچاوتے | سینہ زوری یہ نا تو لوتے | سر کو سنگ غضب ہو کھوئی | مودی اس بات کی نہ اوڑھ |
| بھیر لالند ایسی گسا لوتو | اگ لگای تیری باتوں کو | دیکھ ہر دم اپنی سنگدلی | ہونی گل سے کلائی نہ ملی |
| نہین میں ہر گئی ہے جو | کیوں میں کجست ہو کھو دور | کائناتی تھی کہی دہلے لب | کہی کہی تھی اڑکیا کھنکھ |
| کہی کہی ارور تمکین ہو ہاتھ | کیا کیا ہر سکو میرے ساتھ | ہیں گستاخی بڑا وہ تیری | شامت کے کہیں اس پر تیری |

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------|---------------------------|--------------------------|
| کاہ توری چھرا کے کچھ کھینسا | لاہ اکھیں دکھائے چپ رہنا | دقین گو ہو عین بہت ظاہر | اوس منہ کو حل کیا آئندہ |
| کرچکے فوش جبکہ جام موال | ہو گیا دل سو در سنج و مال | اوس گل تر کا یہ نام حل | نہ کھا دو لون بی ہونہ کو |
| جو کہ مونس وزیر راوستا | دلے اسکو خیال اچھا تھا | بہلی حرم سے اوسکی شادی | لیند نہ ہو عی عقدین آئی |
| کیا بیان ادسکا کچھ بیان | اوشیں چھین کر وائشرا | یہ دولت عیش ہو گئی چھو | زمانام کو بھی کوئی نول |
| مہی آبادی وہی پر جاتا | جس طرح دیکھو نقش بر پاتا | اپنی رحمت کا ایذا صدقہ | اور اپنے جیب کا صدقہ |
| جس طرح غرض کیا ہو افکار | شاد کردی وہی ہر ہار اول | گوہر مدعا عطا کر دے | دہن آرزو دل بہر دے |
| توسن طبع ای سفیر اب موٹ | شدیشہ دل نہ ماسد و نکاوٹ | دیکھ لی سب سے خوب جو دیکر | تا قیامت رہیگا تیرا ذکر |
| اہل نصرت دعو پر ہر دو | منعمی سے یہ کر آہن استاد | ہے دہرم ساری لو مانگے | دائیں اپنے وہ خو جانگے |
| مثنوی کا نیا دکھایا رنگ | توسن آہن سہرا جو کیا رنگ | جو ہو مرغوب آہن پیڑیا | اس موقع میں سب ہنسیا |
| لوہ کے آئین سب مضائقہ | لفظ و معنی دشو رنگیں میں | چو چوہر جاہن خوب شہر سجا | سج ہے خالق کی یہ عنایت |

در مذمت دنیا

| | | | |
|-----------------------------|---------------------------|---------------------------|-------------------------------|
| ساقیا ہر یہ بچتے فرمائیں | باطنی چاہتا ہوں کہ پیش | نام دنیا کا دار فانی ہے | چار دن کی یہ زندگی |
| بہر حال لغت ہزار دنیا پر | کب مرین ذی وقار دنیا پر | کردی اکادہ غاصی پر یہ | آئے دی بھر نہ داجی پر یہ |
| اسنے مقبول کو کیا مردود | دل سے لازم ہے ملامت و | رکھتے تفر جان فانی سے | مرگ بہتر ہے زندگانی سے |
| کچھ نہیں اپنی لاوا بالی بات | نہیں مطلب سے بھی غالی بات | شد ظاہر ہرین پر لون بن تم | بامست بخ و علم ہے یہ ظلم |
| دل سے دنیا کا تو ترید نہو | وہ چلن چل کہ تو بلید نہو | ہیاں ہر اکب جہنہ جہاں | بھول کر بھی نہ کر ادھر کو نظر |
| رہ نہ خاف مقام و مرتبہ | نہ گھا دل یہ جای و حقیقت | سیر تن ہن جانکی کھوئی | دکھ کوڑ زبان و لکھوئے |
| انکی خواہش میں کچھ خالی نہ | انکے سلیہ سے دور دور ہو | ترکی الفت جہانہ کی کو | یاد رکھ اوسکی بے نیادی کو |
| چاہتا ہے جو اپنا مرد و قار | بزم عشق خدا میں ہو بخوار | پھر تو اس نعل کا مڑ پائے | خدیف مڑا گھر پائے |
| عشق میں کبھی ایسی ہو تو سیر | خاک ہو جائے تو جی کبیر | در حق کی جسے گدائی ہے | ای سفیر اوسکو یاد دلتائی |

خاتمہ

الحمد للہ کہ ہر بخیر ان طلبہ حیرت عشق اہل امنی عشق سی گلشن عشق میں نصیب شاعر کی جان اور خراب خواہر بادشاہ کا متعلق نصیب خلیفہ الصدق خواہر زریں عشق و شہرہ ملیح انوار محرقی بن نصیب خواہر فضل حسین علیہ الصدق خواہر بادشاہ ملیح ہونے

قطعات تارخ طبع شتوی گلشن عشق سن تصنیف خواجہ بادشاہ متخلص

| | | |
|----------------------------------|---------------------------|-----------------------|
| قطعه تارخ طبع خواجہ بادشاہ متخلص | کین کسویں جن مضامین کے | تازہ باغ طلسم ہیں صد |
| کبیا چھی شتوی عجب غیب | گل کیلے تازہ تازہ ضرور کے | سال تارخ کا ہوا جو |
| مصرعہ سال و سفیر شتو | باغ چھوٹے یہ طبع نوہا کے | گلشن عشق پر بہار حبیب |

| | |
|------------------------------------|--------------------------------------|
| قطعه تارخ طبع خواجہ فضل حسین متخلص | شاگرد و خلف الصدق خواجہ بادشاہ متخلص |
|------------------------------------|--------------------------------------|

| | | | |
|------------------------|---------------------|--------------------------|-------------------------|
| سلیقہ ہوئی جو گلشن عشق | کین غنچہ دل ہو شگفت | ار لیکہ طلسم سے مملو | لکھ سال طبع کا قدیر اب |
| فائل ہوئی دہی سے مست | بہریت ہے گلشن محبت | بہر لفظ ہے سحر اور کرامت | سودا جو ہر اک طلسم الفت |

| | |
|--|---|
| قطعه تارخ جناب سید وزیر علی صاحب متخلص | شاگرد و میرزا محمد رضا صاحب عرف فتح الدولہ آباد |
|--|---|

| | | |
|-------------------------------------|-----------------------|---|
| دہ شتوی جناب سید علی محمد | کسے کان خراپنی آگہی | کسے نورانی منتقل ہیں بنام |
| کسے نورانی منتقل ہیں بنام | آب عشق و محبت کی لکھی | قطعه تارخ جناب شیخ محمد صالح صاحب متخلص |
| شاگرد و میرزا گل و صاحب دہلوی متخلص | چمن پر اسے گلشن عشق | رقم شتو ہر عہد تارخ ہر شتو |

| | |
|---|-------------------------------------|
| قطعه تارخ جناب شیخ محمد صالح صاحب متخلص | شاگرد و میرزا گل و صاحب دہلوی متخلص |
| چمن پر اسے گلشن عشق | بہار لایا باد گلشن عشق |

| | |
|----------------------------|------------------------|
| چمن پر اسے گلشن عشق | بہار لایا باد گلشن عشق |
| رقم شتو ہر عہد تارخ ہر شتو | ایک صفت سن عشق |
| چمن پر اسے گلشن عشق | بہار لایا باد گلشن عشق |

| | |
|----------------------------|------------------------|
| چمن پر اسے گلشن عشق | بہار لایا باد گلشن عشق |
| رقم شتو ہر عہد تارخ ہر شتو | ایک صفت سن عشق |
| چمن پر اسے گلشن عشق | بہار لایا باد گلشن عشق |

[illegible]

[illegible]

[illegible]



عبر ۳۵۵

۱۹۱۵/۳۱

DUE DATE



URDU STACKS

۱۹۱۵/۳۱

